تذکیر و تانیث

(اسمیں سات ہزار الفاظ کی تذکیر و تانیث بتائی گئی ہی)

جانشینِ امیر مینائی حافظ جلیل حسن جلیل سکریٹری امیر اللغات

سنہ ۱۳۲۶ ہجری

[illegible] پریس [illegible] لکھنؤ

بسم اللہ الرحمن الرحیم

نحمدہٗ و نصلے علیٰ رسولہ الکریم

بحمد اللہ کہ یہ کتاب آج تمام ہوگئی جسمین مجھے مدت سے مصروفی تھی۔ منشا اس تالیف کا محض خدمت زبان اردو ہے آدمی ایک کام کو مفید سمجھکر اُسمین امکان بھر محنت کرتا ہے۔ اُسکی محنت ٹھکانے لگجائے یہ مقدر کے ہاتھ ہے۔

قبول خاطر و لطف سخن خدا داد است

اردو مین تذکیر و تانیث بڑے جھگڑے کی چیز ہے۔ کیونکہ اسکے لیے کوئی قاعدہ کوئی معیار نہین ہے صرف بول چال اور استعمال اہل زبان پر مدار کار ہے۔ اگرچہ بعض اوزان کے الفاظ قاعدے مین آسکتے ہین۔ مگر اس سے مقصود حاصل نہین ہوتا۔ اسلیے کہ اردو زبان ع وہ دریا ہے جسکا کنارہ نہین۔ اس صورت مین سوا اسکے چارہ نہین کہ تمام وکمال ضرورت کے الفاظ جمع کرکے اُن کی تذکیر و تانیث بتادی جائے خواہ وہ الفاظ زبانون پر ہون یا نظم و نثر مین آتے ہون کسی قاعدے کے اندر ہون یا باہر۔ چنانچہ مین نے اس کتاب مین یہی کیا ہے۔

دو ایک رسالے اس باب مین لکھے جاچکے ہین لیکن میری نظر مین وہ مختصر اور ناکافی ہین کتاب جامع ہونی چاہیے۔ چنانچہ اس کتاب مین سات ہزار لفظ ہین جنکی تذکیر و تانیث

بتائی گئی ہے۔

گو اہلِ زبان و زباندان [illegible] استعمال لفظوں کو [illegible]
اور نظم میں شعر یا فقرہ دیا گیا [illegible] گیا ہے۔ [illegible] کے رہنے والے [illegible]
بہت حاجت [illegible] ہیں۔ یہ سمجھنا [illegible]
تانیث کے استعمال [illegible] معلوم ہو یا کچھ فائدہ
بخش نہیں ہے۔

نظیر میں شعر دیا گیا [illegible]
نہ ہوگی اس میں کوئی اور خصوصیت ہوگی [illegible] ردیف و قافیہ کے شامل ہونے [illegible]
ان قیود کے ساتھ جہاں تک ممکن ہوا [illegible]
رہ گئے ہیں۔

پہلے قصد ہوا تھا کہ کتاب کے دو حصے کیے جائیں۔ ایک اشعار کے ساتھ اور دوسرا بغیر اشعار کا
لیکن بعد کو یہ خیال ہوا کہ ایک لفظ کے لیے دونوں حصے دیکھنے پڑینگے اور یہ وقت سے خالی نہ ہوگا
لہٰذا وہ قصد فسخ کر دیا گیا۔

جن الفاظ کے لیے شعر نہیں ملے اُنکا استعمال نثر میں بتا دیا ہے۔ بعض جگہ ایک مصرعہ
لکھا گیا ہے۔ اُسکو بھی بمنزلہ فقرہ سمجھنا چاہیے۔ اسلیے کہ اُسمیں استحکام کے ساتھ ثبوت نہیں ہے اور
یہی وجہ پورا شعر نہ لکھنے کی ہے۔

کہیں کہیں صرف معنی پر اکتفا کی گئی ہے مگر اس طرح کہ وہ معنی تذکیر و تانیث کی تائید کریں اور
جہاں معنی تائید نہیں کرتے وہاں وثوق کے لیے مکرر بتا دیا ہے کہ مذکر مستعمل ہے یا مونث۔

ایک لفظ کے اگر کئی معنی ہیں اور تذکیر و تانیث میں فرق نہیں ہے تو ایک ہی معنی کے
ضمن میں لکھدیا ہے کہ سب معنوں میں مذکر ہے یا مونث۔ مگر ایسا بہت کم ہے۔ زیادہ تر اس کے خلاف
ہے یعنی ایک ہی لفظ اپنے معانی کے اعتبار سے جدا جدا قائم کیا گیا ہے۔ اس سے لغت کا فائدہ

مقصود ہے

جن لفظوں میں اختلاف ہے تحقیق کے ساتھ انکی صورت مقرر کر دی گئی ہے۔ اور جہاں دو صورتیں رائج دیکھیں ترجیح کی وجہ ہے وہاں کسی دلیل کے ساتھ اپنی رائے کا اظہار کر دیا ہے۔

مذکر الفاظ جن کے آخر میں الف ہے اور مونثات جن کے آخر میں ی ہے چھوڑ دیے ہیں۔ ایک تو طوالت کا خیال دوسرے اس لئے کہ الف اور ی علامت تذکیر اور علامت تانیث ذہنوں میں سمجھی ہوئی ہے لیکن اس کے خلاف جتنے الفاظ ہیں یعنی آخر میں الف ہے اور مونث ہیں جیسے دعا اور ہوا وغیرہ۔ یا آخر میں ی ہے اور مذکر ہیں۔ جیسے پانی اور موتی وغیرہ اُن سب کو چن چن کر لے لیا ہے۔

اس کتاب میں جو بات قابلِ ترمیم معلوم ہوگی انشاء اللہ طبع ثانی میں اس پر نظر کی جائیگی۔

جلیل کان اللہ له

۱۱۔ ربیع الثانی سنہ ۱۳۴۶ ہجری



دو ایک ضروری باتیں

(۱) حروفِ تہجی کی تذکیر و تانیث میں بعض مولفوں نے کچھ کا کچھ لکھ دیا ہے۔ اس لئے ہم نے حضرت امیر مینائی رحمۃ اللہ علیہ کے فیصلہ پر عمل کیا ہے۔ حضرت مرحوم اپنے ایک مکتوب میں تحریر فرماتے ہیں کہ جن حروف کا تلفظ اردو میں بے تے کے وزن پر ہے وہ [illegible] باقی مذکر الا ط و ظ مستثنیٰ ہیں یعنی ب پ ت ٹ ث ج چ ح خ ر ڑ ز ژ ط ظ ف ہ ی مونث ہیں۔ اور ا ج د ڈ ذ س ش ص ض ع غ ق ک گ ل م ن و ء مذکر ہیں۔ ط و ظ کو جو مستثنیٰ فرمایا یہ باعتبار تلفظ اردو کے ہے ورنہ عربی [illegible] میں بانا اور طا ظا کا ایک وزن ہے۔

(۲) عربی لفظ جو مونث مستعمل ہے اگر بقاعدۂ عربی جمع ہو تو اسکو جمع مذکر بولتے ہیں۔ مثلاً کیفیت کیفیات سنے گئے۔ [illegible] اشیا خریدے گئے۔ حضرت [illegible] لفظ مستثنیٰ ہیں جو اس کتاب میں آ گئے ہیں۔

تمام ثقاتِ دہلی و لکھنؤ کا اسی پر عمل درآمد ہے اور یہی زبان ہے۔ فی زمانہ بعض اخباروں اور رسالوں میں اسکے خلاف لکھا دیکھا جاتا ہے۔ یعنی کیفیات سنی گئیں۔ صفات پائی گئیں لکھتے ہیں۔ یہ دراصل ناواقفیت کا باعث ہے۔

(۳) اسم کے مطابق فعل کا مذکر یا مونث لانا معمول ہے۔ جیسے کتاب لکھی خط لکھا لیکن جب مفعول کے ساتھ علامتِ مفعول آجاتی ہے تو فعل مذکر ہی آتا ہے مثلاً

امیر ع اک ذرا شاخِ نشیمن کو جھکا رہنے دے

داغ ع پھرا ہوا جو تمہاری نظر کو دیکھتے ہیں

(۴) تانیث کی حالت میں علاوہ فعل کے مصدر کو بھی تغیر ہو جاتا ہے مثلاً بات کرنی نہیں آتی۔ اہلِ دہلی اسی کے پابند ہیں۔ اور اہلِ لکھنؤ بات کرنی نہیں آتی۔ بات کرنا نہیں آتی۔ بات کرنا نہیں آتا سب طرح بولتے ہیں۔

محاورے میں جہاں مصدر پورا نہیں آتا وہاں اسم کی مطابقت لازم ہوتی ہے جیسے بات کر نہیں آتی۔ قتل کر نہیں آتا۔ اس پر دہلی لکھنؤ کا اتفاق ہے۔

———— ◦+◦ ————



باب الف

الف - مذکر - امیرؔ سے آنسوؤں کا جوش یہ ذکرِ الٰہی میں ہوا - بن گیا سروِ کنارِ جُو الف اللہ کا -

آب - مذکر - امیرؔ سے احمدِ پاک کی میں نعت لکھوں کر کے وضو - آبِ کوثر مجھے ملجائے اگر تھوڑا سا (پانی)

آب - مونث - صباؔ سے عیاں جو یار کے دانتوں کی آب و تاب ہوئی - عرق عرق پہ فنا موتیوں کی آب ہوئی - (چمک)

آب - مونث - ناسخؔ سے دانت تیرے دیکھتے ہی ہو گیا ناسخ شہید - ہائے کیا ان موتیوں میں آب ہے شمشیر کی (تیزی، کاٹ)

آبجو - مونث - آتشؔ سے تشنۂ دیدار ہیں کس آئینہ رخسار کی - آبجوئیں مثلِ آئینہ مصفا ہو گئیں -

آبدست - مذکر - ذوقؔ سے وہ ایسے ہو گئے ہیں کہ اپنے ہاتھ سے آبدست نہیں لیا جاتا -

آبرو - مونث - امیرؔ سے روئے مری قبر پہ وہ آکر - میں خاک ہوا تو آبرو کی -

آبِ رواں - مذکر - جانؔ صاحب سے جان صاحب یہ فقط دیکھنے کا کپڑا ہے - خاک چلنا ہے یہ کیا آبِ رواں اٹکا رہتا ہے - (ایک باریک ریشمی کپڑا)

آبشار - مونث - نوازشؔ سے خیال قامتِ بالا میں ہیں رواں آنسو - بڑی بلندی سے یہ آبشار گرتی ہے -

آبگیر - مذکر - میرؔ سے اپنے روتے ہی رونے صحرا کے - گوشے گوشے میں آبگیر ہوئے - (تالاب)

آبگینہ - مذکر - غالبؔ سے ہاتھ دھو دل سے یہی گرمی گر اندیشے میں ہے - آبگینہ تندیٔ صہبا سے پگھلا جائے ہے -

آبلہ - مذکر - قلق سے الٰہی خیر ہو کچھ آج رنگ بے بیدار ہے - تپک رہا ہے کئی دن سے آبلہ دل کا -

آبناے - مونث - پانی کا وہ چھوٹا حصہ جو پانی کے دو بڑے حصوں کو ملا دے - مونث بولتے ہیں آ

آب بینی - مونث - فقرہ آپ بینی بڑی ہے اسو جہ سے حقہ بولتا نہیں -

آب و تاب - مونث - مسرور سے عارض نے ترے چمک چمک کر - آئینے کی آب و تاب کہو دی -

آب و دانہ - مذکر - بحر سے پیاسے جال کی ہیں تو ہوسکے وصال کے - خالق نے آب و دانہ ہمارا اٹھا لیا -

آب[1] و گل - مونث - مسرور سے شرافت تھی جو آب گل میں اسکی - جگہ تھی دوستوں کو دل میں اسکی

آب و ہوا - مونث - مصحفی سے باغ سر سبز ہے اور آب و ہوا اچھی ہے - کیجیے سیر کوئی دم کہ فضا اچھی ہے -

آتش - مونث - مومن سے تپش دل لو جان تک پہونچی - آتش سینہ زبان تک پہونچی -

آتش تر (شراب) - مونث - اختر سے پھر ساقی ہیں نہیں پینے پلانے کا مزہ - اور بھی آتش تر آگ لگا دیتی ہے -

آتشک - مونث - جان صاحب سے مرزا کے جیب سے نکلی نہ پھر آتشک گئی - ہا بات پیچ لی

چار مینا پہ یا نڈی پک گئی -

آتشکدہ - مذکر - غالب سے جاری تھی اسد داغ جگر سے مرے تحصیل - آتشکدہ جاگیر سمندر نہوا تھا -

آتشگیر - مذکر - منتظر سے ہمارا لخت دل ہے یا کوئی انگارہ دوزخ کا - اٹھانے کا جو کیا قصد آتشگیر جل جاتا -

آج کل - مونث - مسرور سے یہاں جان آئی ہے عاشق کے لب پر - وہاں آجتک آجکل ہو رہی ہے -

آخر - مذکر - تسلیم سے وہ مطلب انہیں لکھنے بیٹھا ہوں خط میں - نہ اول ہے جسکا نہ آخر ہے جسکا -

آخرت - مونث - ناصر سے رات دن غافل کیا کر نیک کام - اس سے تیری آخرت بن جائیگی -

آداب - مذکر - ناصر سے وحشت دل تھی مری طرز عبارت سے عیاں - اگر لفافہ نامے میں تو آداب نہ تھا

آدمیت - مونث - داغ سے عشق نے آدمیت آتی ہے - آدمی کو مروت آتی ہے -

آذوقہ
آزوقہ } مذکر - روزی - تذکیر کے ساتھ استعمال ہے -

آرٹ لاک - تو کدار ہوتی ہے جو پہلو سے چبھوئی جاتی ہے

آرام - مذکر - میر سے عہد جوانی رو رو کاٹا پیری میں

[1] بعض شعرانے مثل ذوق داغ کے اسکو مذکر بھی باندھا ہو مگر اب بالاتفاق مونث ہی ۱۲

لیں آنکھیں موند - یعنی بہت تھے راست کے جاگے
صبح ہوئی آرام کیا -

آرام جان[1] - مذکر - تسلیم سے ہمنے جو پان مانگا
ہاتھوں مین زہر گھولا - اور آگیا جو دشمن آرام جان گھولا -

آرائش - مونث - امیر سے طاعتِ حق مین گھلا جسم
کہ ہو قوتِ مرغ - روح گھٹتی ہے جو آرائشِ تن ہوتی ہے

آرد - مذکر - آٹا

آرزو - مونث - امیر سے کھنچی جو تیغِ ستم ہمپہ تُندخو
تیری - لپٹ گئی مرے سینہ سے آرزو تیری -

آڑ - مونث - امیر سے مین وہ وحشی ہوں کہ جب کوچۂ
جانان مین گیا - سایہ پوشیدہ ہوا آڑ مین دیوارون کی -

آڑو - مذکر - مزے مین آڑو بھی غنیمت ہوتی ہین

آڑھت - مونث - فقرہ - سیٹھ جی نے اب غلے
کی آڑھت بھی شروع کی ہے -

آزار - مذکر - وزیر سے ہر دم کی تاک جہانک سے بیمار
ہوگیا - روزن کو دیدہ کا تری آزار ہوگیا -

آزمائش - مونث - امیر سے تنگ آگئے کہنے مین تھی
زیست جو بھاری ہمکو - آزمائش ہوئی منظور تمہاری ہمکو -

آس - مونث - امیر سے امید نا خدا کی کہاں پھر
عشق مین - ہان اک خدا کی آس تباہی مین رہگئی -

آسائش - مونث - امیر سے عدم کے جانے والے
سنتے جاؤ - یہ آسائش نہ اُس منزل مین ہوگی -

آستان - مذکر - منیر سے سجدون کے زینے خرنے
لگا دیکھے بارہا - پر متصل کسی سے ترا آستان نہ تھا -

آستانہ - مذکر - اختر سے مجھے کعبہ و دیر سے کیا
غرض - مرا سر ہے اور آستانہ ترا -

آستین - مونث - نصیر سے لڑاتے آنکھ جو دیکھا
چمن مین نرگس سے - صبا نے برگِ ہزار کی آستین پکڑی -

آسمان - مذکر - امیر سے ہوئے نامور بےنشان
کیسے کیسے - زمین کھا گئی آسمان کیسے کیسے -

آسن[2] - مذکر - اسیر سے کرے یہ ابلقِ ایامِ شوخی
جس قدر چاہے - کبھی آسن بھلا ہم شہسوارون کے
گھبراتے ہین -

آسیا - مونث - برق سے گردشِ ایام بھی جاتی رہی
حرص و ہوا - آسیا سے آسمان سنگ قناعت ہوگئی -

آسیب[3] - مذکر - رند سے سر سے سودا سے خط
و خال نکلنا ہے محال - عشق لپٹا ہے مجھے آسیب پری
کا ہوکر -

آش جو - مذکر - یہ کو بجوش دیکر بناتے ہین - جسے
مذکر مستعمل ہے -

[1] آرام جان - آرام دان - اور حسن دان لکھنو کا ایجاد خاص ہے [2] ہر معنی مین مذکر ہے [3] ہر معنی مین مذکر ہے

آشوب مذکر۔ میر سے قیامت کر گئے اب تغییر جسکو کرتی ہے خلقت ۔ وہ اُس کوچے مین اک آشوب سا شاید ہوا ہوگا ۔

آشیان ۔ مذکر ۔ وزیر سے دیکھکر اُس سروِ گلشن مین بولا باغبان ۔ اس شجر پر مرغِ دلکا آشیان ہو جائیگا ۔

آشیانہ ۔ مذکر ۔ سالک سے میرا ہو آشیانہ اور آدہا جلا ہوا ۔ بجھ بہی گئی تہی آگ تو بجلی کو کیا ہوا

آغاز ۔ مذکر ۔ آتش سے خبر اوّل و آخر نہین مطلق آتش ۔ نہ تو انجام ہے معلوم نہ آغاز اپنا ۔

آغوش مختلف فیہ ظفر سے تھا مقصود ہر کسکی بغل مین اے ظفر ۔ دیکہ ہے آغوشِ چرخِ پیر بہی خالی پڑی ۔

اختر سے رہتا ہے تصور مین جو گلگون سا ہمارا ۔ فرقت مین بہی خالی نہین آغوش ہمارا ۔

آفاق ۔ مذکر ۔ سودا سے ٹکڑے ہوے جگر کے آستِ رہ بہلے کو ۔ خونابِ دل سے ورنہ آفاق بہگیا تہا ۔

آفت ۔ مونث ۔ سالک سے ٹھہرا ہون مین ہی موردِ آفاتِ روزگار ۔ اب اہلِ دہر پر کوئی آفت نہین رہی ۔

آفتاب[۱] ۔ مذکر ۔ ناسخ سے مرتبہ کم حرصِ رفعت سے ہمارا ہوگیا ۔ آفتاب اونچا ہوا ایسا کہ ہمارا ہوگیا ۔

آفتابہ ۔ مذکر ۔ منتظر سے ہاتھ جب تو نے لگایا ایسی پہلی ہی رستے مین ۔ آفتابہ سا ۔ نہ دیکھا آفتابہ ہو گیا ۔

آفرین ۔ مونث ۔ داغ سے وہ اپنی ہر ادا کی آپ ہی تعریف کرتے ہین ۔ نکل نے تیمم مارا زبان سے آفرین نکلی ۔

آفرینش ۔ مونث ۔ داغ سے نخلِ مراد پیونکدیا آہِ گرم نے ۔ آئندہ آفرینشِ برگ و ثمر گئی ۔

آکہر ۔ مونث ۔ تسلیم سے غیر ممکن ہے مرے سرسے جنون جاتا رہے (زنجیر کا مسکن) ۔ نہ زنجیر سے خالی کبہی دیکہی نہ آکہر زنجیر کی

آگ ۔ مونث ۔ اختر سے کہیلتے نہ ایسے گل جو یہ کرتی نہ گریبان ۔ پہولون مین ساری آگ لگائی صبا کی ہے

آگ ۔ مذکر ۔ ناصر سے مرکے بہی سوزِ دل کا ہے یہ اثر (ایک درخت) ۔ خاکِ تربت سے آگ اُگتا ہے ۔

آگبوٹ ۔ مذکر ۔ پانی پر آگبوٹ اس طرح جاتا ہے جسطرح خشکی مین ریل جاتی ہے ۔

آل[۲] ۔ مونث ۔ انیس سے بہ آس تہی جو آلِ رسالت مآب کی ۔ تہی آنکہ ڈبڈبائی ہوئی ہر حباب کی ۔

آلان مونث ۔ وہ زنجیر جس سے ہاتھی کا پاؤن باندہتے ہین مونث مستعمل ہے ۔

آلائش ۔ مونث ۔ سرور سے جان نکلکر تن سے ستہری ہوگئی ۔ جتنی آلائش تہی ساری دہو گئی ۔

---

[۱] آفتاب ہر معنی مین مذکر ہے [۲] آل ہر معنی مین مونث ہے ۔

آلو - مذکر - ایک مشہور ترکاری ہے - فقرہ - آلو خشک ہوتا ہے -

آلوچہ - مذکر - کسیقدر ترش ہوتا ہے -

آلہ - مذکر - اسیر ؎ قدم سے جو لگے ہیں آجکل دنگیر
تجھے ایذا - کہ نعلِ آہنی دیکھا ہے آلہ داغ توسن کا -

آم - مذکر - آم جو لذت رکھتا ہے وہ کسی میوے کو نصیب نہیں -

آماج - مذکر - اختر ؎ تیرِ غم ہے دل و جگر کی طرف آج
تیر کا - دیکھیں تو کون ہوتا ہے آماج تیر کا -

آماس - مذکر - ناصر ؎ چہرۂ لاغر پہ رنگِ یاس تھا -
ہاتھ پر اور پاؤں پر آماس تھا -

آمد - مونث - جانصاحب ؎ خرچ بہت آمد ہی تھوڑی (آمدنی)
آسے کہاں سے جبڑ ہینے کو جوڑی -

آمد - مونث - منیر ؎ آمد تصورِ بیدادگر کی ہے
دل کی ہے لوٹ خانہ خرابی جگر کی ہے -

آمد آمد - مونث - انیس - جب رن میں آمد آمدِ سلطانِ
دین ہوئی - نورِ خدا کے نور سے روشن زمیں ہوئی -

آمدورفت - مونث - نوازش ؎ پھر کبھی
راہ پر آئے گا الہی وہ بت - پھر کبھی آمدورفت
اسکی مرے گھر ہو گی ؟

آمدشد - مونث - اسیر ؎ آمدوشدِ نفسِ چند کی بیکار
نہیں - حالِ آئندہ و رفتہ کی خبر دیتی ہے -

آمرزش - مونث - اختر ؎ تھا سراپا جرم پر اللہ رے
رحمت تری - مجکو حیرت ہے کہ کیونکر میری آمرزش ہوئی -

آملہ - مذکر - آنولا

آموختہ - مذکر - جانصاحب ؎ آتو جی اب مجکو پٹی دیجیے
آپ نے تو سُن لیا آموختہ -

آمیزش - مونث - اختر ؎ لب کا بوسہ ترش رو
ہو کر دیا - زہر کی شربت میں آمیزش ہوئی -

آمین - مونث - اختر ؎ ہماری آہ جو شب آن
بان سے نکلی - دعائیں دل سے تو آمین جان سے نکلی -

آن - مونث - مومن ؎ وہ کینہ توز تھا مومن تو دل لگایا
(ادا)
کیوں - کہو تو کیا تھی کہ ایسی بھلی وہ آن لگی -

آن (لمحہ) - مونث - مومن ؎ ہر دم لب پہ جانِ حزیں تھی
ہر آن ان بازپسیں تھی -

آن بان - مونث - اسیر ؎ کیا کہیے جو آن بان
دیکھی - حقا کہ خدا کی شان دیکھی -

آن تان - مونث - داغ ؎ حسن کی جس میں شان
رہتی ہے - ساتھ ہی آن تان رہتی ہے -

آنت - مونث - دبیر ؎ مارا جو برچھے کے ہاتھ صفین
سب ڈہل پڑیں - بہنڈارہ کہل گیا وہیں آنتیں نکل پڑیں -

آنٹ - مونث - فقرہ - سنار نے آنٹ بھی لگائی
مگر کہوٹا کہرا نہ معلوم ہوا -

آنچ - مونث - امیرؔ ؎ غضب گرمی قیامت کی
جلن ہے عشق مین یارب - ٹپکتا جاتا ہے تیغ چمن
نکلتی ہین جہنم کی -

آنچل - مذکر - امیرؔ ؎ بجلی چمکی تو مین یہ سمجھا -
آنچل لٹکا کسی پری کا -

آندو - مذکر - پہلوانی و بہادری کا امتیازی نشان
مذکر مستعمل ہے -

آنسو - مذکر - امیرؔ ؎ دامن کشان وہ آئے سر قبر
شکر ہے - آنسو تو کچھ پچھے مری شمع مزار کے -

آنک - مونث - جلالؔ صاحب ؎ لمس نگوڑی ہو گئی کیا
ایسی قیمتی - دیکھون تو سیٹھ جی مین ذرا آنک تھان کی -

آنکس - مذکر - فقرہ فیلبان نے اتنے آنکس مارے
کہ ہاتھی بولا گیا -

آنکہ - مونث - بحرؔ ؎ آنکھین نہ جینے دینگی تری بیوفا مجھے
ان کھڑکیون سے جھانک رہی ہے قضا مجھے -

آنگن - مذکر - ناصرؔ ؎ یہان وہ ماہ روشن
ہو گیا - جس سے روشن گھر کا آنگن ہو گیا -

آنو - مونث - جلالؔ ؎ سیری بچی کو نہ چھیڑ نہ
یون ہی گرمی سے آنو آئی ہے -

آوبھگت - مونث - اخترؔ ؎ یا بدست دگر و دست
بدست دگرے - ہوئی رندون مین بڑی آوبھگت خضا کی

آواز - مونث - امیرؔ ؎ پھانگل کہتا ہے شب
وصل - آوازسون شور گجر کی -

آوازہ - مذکر - برقؔ ؎ قیامت ہر قیامت نالۂ بلبل
(شہرہ)
دلبر کا سنا کیجیے فقط آوازہ شور محشر کا -

آوازہ - مذکر - سرورؔ ؎ ہمزبان بیتوہ بیت شعر
(طعنہ)
کے - ہم پہ آوازے کسے جاتے ہین -

آواگون - مذکر - تناسخ - باعتقاد ہنود مرکر دوسری
شکل مین پیدا ہونا - تذکیر کے ساتھ مستعمل ہے -

آورد - مونث - اخترؔ ؎ حسینون کی آمد سے باندھے
مضمون - ہمارے سخن مین نہ آورد ہوگی -

آوہ - مذکر - سرورؔ ؎ بزم مین اُس شعلہ رو کی جو سے
بتلا آگ کا کسکو مین اچھا کہون آوے کا آوہ ہے برا -

آویزہ - مذکر - امیرؔ ؎ دہی تو چرخ اخضر ہے جو روز
خلقت آدم - گرا تھا تاجِ نورانی سے آویزہ زمرد کا -

آہ - مونث - سالکؔ ؎ کہتے ہین آہ شعلہ فشان
عرش تک گئی - لو آج پردہ داری اہلِ فلک گئی -

آہار - مذکر - کلف آہار وصلی پر دیا جاتا ہے

آہٹ - مونث - مسرورؔ ؎ سوتے مین آگئے
وہ دولتِ بیدار ملی - جاگ اُٹھے بخت جہان پاؤن
کی آہٹ پائی -

آہن - مذکر - اسیرؔ ؎ کیون نہ سمجھین تحمل

آتش مزاجی کو فروغ - آگ مین پڑ کر طلا سے سرخ آہن ہو گیا -

آہنگ - مذکر - منیر ؎ زندان میں جیب پارہ چلنے (قصد) کے آہنگ ہوئی - کپڑے بھی ہم سے عازم جنگ ہوئی -

آہنگ - مونث - اختر ؎ موذن لبس لب اب چپ (صدا - الاپ) ہو شب وصل - تری آہنگ بے ہنگام سن لی -

آہو - مذکر - ناسخ ؎ خشم آلودہ جو دیکھی آنکھیں صیاد کی - شیر آہو ہو گیا آہو چکارا ہو گیا -

آہ و بکا - مونث - میر ؎ جنات مین بلند آہ و بکا ہوئی - شادی کی بزم صحبت ماتم سرا ہوئی -

آیت - مونث - امیر ؎ بہر نظارہ جو قرآن مین دیکھی گئی فال - لن ترانی کے سوا اور نہ آیت نکلی -

آیہ - مذکر - برق ؎ آنکھ پر ابروئے قاتل کا جو نقشہ اترا - غل ہوا شان مین رخسار کے آیہ اترا -

آئین - مذکر - آتش ؎ ناز کیا کچھ کیے اُس بادشاہ حسن نے - عاشقوں کے واسطے ہر روز اک نیا آئین ہوا

آئینہ - مذکر - امیر ؎ داغ دیگا تجھے یہ شوق خود آرائی کا - دیکھ آئینہ ہے دشمن تری یکتائی کا -

ابا - مونث - اسیر ؎ دشمنی اس آدم خاکی سے عین (انکار) کفر ہے - کی جو سجدے سے ابا ابلیس مرتد ہو گیا -

ابابیل - مونث - فقرہ ابابیلین اکثر کہنہ مکانات مین رہتی ہین

اباحت - مونث - ناصر ؎ آب انگور مین اسکے شیخ تردد کیا ہے - میرے نزدیک تو آگی ہے اباحت اسکی -

اُبال - مذکر - منیر ؎ بڑھا ہے جوش جنون دل مین سر مرا کانو - اُچھالو دیگ سے سرپوش اب اُبال آیا -

ابتدا - مونث - وزیر ؎ ہوا ہے عشق تازہ ابتدا سے آہ ہوتی ہے - مبارک طفل دل کی آج بسم اللہ ہوتی ہے

ابتذال - مذکر - اختر ؎ اونچی چوٹی کے ہین بندھے (پامالی) مضمون - شعر مین ابتذال کیا ہوگا -

ابتلا - مونث - مسرور ؎ زمین ایک نہ اک بلا کے پابند جاتی نہیں ابتلا ہماری -

ابتہاج - مذکر - تسلیم ؎ گذر اُن کا ادہر جو آج ہوا - (خوشی) کسقدر دلکو ابتہاج ہوا -

اُبٹن - مذکر - فقرہ کئی روز سے اُبٹن ملا جاتا ہے -

ابجد - مونث - آتش ؎ گزرا مجاز سے تو حقیقت کھلی مجھے - قرآن کا سا تھا جو ابجد تمام کی -

ابر - مذکر - امیر ؎ رونے والا کوئی ہوتا تو کچھ آنسو چھڑکتا ابر ہی آ کے مری قبر پہ گریاں ہوتا -

ابرک - مونث - اختر (شاہزادہ) چھپتے نہین جو ذرہ جبین پر افشان - چہرے پہ عیان ہے غم کی ابرک -

ابرن - مذکر - زیور - ہندوستان مین بارہ ابرن

سولہ سنگار مشہور ہین -

ابرو - مذکر - سحر ؎ سینے کے داغون پہ عکس افگن ہین ابرو یار کے - یہ سپر کے پھول ہل پیدا کرین تلوار کے

ابرہ - مذکر - منیر ؎ تہا تفیس ابرہ کا مدانی کا - استراک تحفہ جامدانی کا -

ابریشم - مذکر - ریشم -

ابریق - مذکر - اس کا مرادف لوٹا مذکر ہے اسلیئے یہ بہی تذکیر کے ساتھ باندہا جائیگا -

ابطال - مذکر - ناصر ؎ حق سے بیگانہ ہے قول اغیار - کچہہ بہی مشکل نہین ابطال اس کا -

ابلق - مذکر - رند ؎ لگایا راہ پر ہر وقت اُس کو شہسوارون نے - اگرچہ ابلق ایام کیا کیا باگ پر چہنکا -

اُبہار - مذکر - اختر ؎ ترقیون پہ ہے ہر دم اُبہار سینہ کا - کمر اُٹھہائیگی کسطرح بار سینے کا -

اِبہام - مذکر - مسرور ؎ کہلے گا نہ مضمون صِفَت دہن کا - جو نکلیگی بات اسمین ابہام ہوگا -

اَبیر - مذکر - ابرک کا بُرادہ - جو ہندو ہولی مین اُڑاتے اور منہ پر ملتے ہین - مذکر مستعمل ہے -

اُپج - مونث - الشاہ ؎ اُپج جب ساربان نے لی حُدی کی - دِل مجنون مین گویا گدگدی کی -

اپیل - مذکر - اختر ؎ یہان نہ جرم ہوثابت مگر بڑی ہوگی - جو عہد التیہ محشر مین گر اپیل ہوا -

اُتار - مذکر - ناسخ ؎ یہی ذلیفہ ہے وزات مجکو مستی مین - چڑہاؤن جام کوئی نشہ کا اُتار آیا -

اُتار چڑہاو - مذکر - مسرور ؎ اُسی کو دل سے اُتارین چڑہائین سر پہ جسکو - اُنہین اُتار چڑہاو آتا ہے زمانی کا

اِتباع - مذکر - ناصر ؎ کرکے عصیان آنکہہ کو پرنم کیا - اتباعِ سنتِ آدم کیا -

اتحاد - مذکر - اختر (شاہ اودہ) ؎ سب آپس مین اتحاد بڑہا - نشہ کو دستی زیاد بڑہا -

اِتحاف - مذکر - تسلیم ؎ بہیجی ہے اپنی یاد جو دلمین دین جگہ ہے قابل سپاس یہ اتحاف یار کا -

اُترن مونث مذکر - اختر ؎ ہو کے خوش جامے سے باہر ہو جائے - گل کو ملجائے جو اُترن تیری -

اُترنگ - مذکر - وہ لکڑی جو دروازے مین چوکہٹ کے مقابل ہوتی ہے - تذکیر کے ساتھ استعمال ہے

اتصال - مذکر - رشک ؎ کہنے کے واسطے ہے شب وصل اسے فلک دیکہا ہے اتصال یہین صبح و شام کا

اتفاق - مذکر - مصحفی ؎ ایسا ہی اتفاق زمانے مین کم ہوا - قاصد کو موت آئی جو نامہ رقم ہوا -

اتفاق (موافقت) - مذکر - رشک - دو بادہ کش جو جلائے جگر جلانے دو - کہ اتفاق شراب و کباب بے ہتا ہے

اِتلاف ۔ مذکر۔ تلف اور ضایع کرنا۔ مذکر بولاجاتا ہے۔

اِتمام ۔ مذکر۔ ناصر ؎ دل لیا تو کیوں لیا
کیوں کرلیا۔ الغرض اِتمام حجت کرلیا۔

اُلّو ۔ مذکر۔ رشک ؎ مار کر تلوار اپنے تیرہ بخت
زار پر۔ پھبتی کہتے ہیں سیاہ اطلس پہ اُلّو ہوگیا۔

اِتّہام ۔ مذکر۔ انشا ؎ یقین مانیے بہتان ہے
یہ سب اُس پر۔ ہنسی کے واسطے میں نے یہ اتہام کیا

اَٹکاؤ ۔ مذکر۔ فقرہ ۔ کام میں ایک نہ ایک اٹکاؤ ہوجاتا ہے۔

اَٹکل ۔ مونث۔ فقرہ ۔ ہماری اٹکل اسجگہ کام نہیں دیتی۔

اَٹم ۔ مذکر۔ ڈھیر۔ انبار۔

اُٹھان ۔ مونث۔ مسرور۔ گڑے جاتے ہیں کیا
کیا سرو وشمشاد۔ کوئی دیکھے اُٹھان اُس نوجوان کی۔

اَٹیرن ۔ مذکر۔ وہ لکڑی جسپر سوت لپیٹتے ہیں اور
کاوے کی ایک قسم مذکر مستعمل ہے۔

اَثاث البیت ۔ مذکر۔ نوازش ؎ لےگئی
دل سے قرار وصبر تو دیدہ نظر۔ چور کے ہاتھوں
اثاث البیت لُٹکر رہ گیا۔

اَثاثہ ۔ مذکر۔ امیر ؎ خط عارض کر رہا ہے حسن
عارض کو تباہ۔ لُوٹتا ہے لشکر شاہی اثاثہ شاہ کا۔

اِثبات ۔ مذکر۔ اختر ؎ نہ گر لیتے وہ نہ کہلاتا دہن
کو مشکل تھا اثبات اس بات کا۔

اَثر ۔ مذکر۔ امیر ؎ یاد لب نے ہجر میں دی وصل کی لذت
مجھے۔ زہر قاتل میں اثر آب بقا کا ہوگیا۔

اِجارہ ۔ مذکر۔ منیر ؎ دوپٹہ دیکھ کر سکا ہوا عیب مجکو
شک گذرا۔ تو بولے کیا اجارہ ہے تری چاک گریبان کا۔

اِجازہ ۔ مذکر۔ فقرہ ۔ چند ہی روز میں استاد
نے اجازہ لکھدیا۔

اُجاغ ۔ مذکر۔ ناسخ ؎ تب غم کے اثر سے گرم
(جوہتا) ہوجاتا ہے بےآتش۔ جو مفلس ہیں بناتے
ہیں اُجاغ اکثر مری سگل کا۔

اِجازت ۔ مونث۔ صبا ؎ ناکرنے کی جو بندے کو
اجازت ہوگی۔ حشر ہوجائیگا ایجان قیامت ہوگی۔

اِجتماع ۔ مذکر۔ تسلیم ؎ خلوت کدہ گھر تو ہوتا تمہارا۔
غیروں کا سبے اجتماع کیا۔

اِجتناب ۔ مذکر۔ سحر ؎ وہ جانور ہے جوانسانکو
نہ پہچانے ہمیشہ پریوں کی صحبت سے اجتناب رہا۔

اِجتہاد ۔ مذکر۔ مسرور ؎ ہم اپنے فن کے نہ کیوں مجتہد
ہوں اے مسرور۔ کہ اجتہاد ہے مانے ہوے جہان دینا

اَجر ۔ مذکر۔ سالک ؎ ملے گا اجر جسدن شیخ کو طاعت
گزاری کا ۔ تو یارب پاس رکھنا کچھ ہماری شرمساری کا۔

اُجرت ۔ مونث۔ صبا ؎ زہد زاہد لاحاصل ہے
بیگاری کو اُجرت کیسی۔

اَجل - مونث - امیر سے چھٹیں جان شب وصل دستان آئی - اجل ہوا بھی ہو اسوقت تو کہاں آئی -

اِجلاس - مذکر - اختر سے گرد سے ہیں جو برگ درخت کے پرچے - چمن میں آج ہوا اجلاس کس گل تر کا -

اِجلال - مذکر - نواز ش سے دلوں پر نہ ظاہر کچھ جلال اُسکا - زبان سے بیان ہو نہ اجلال اُسکا -

اِجماع - مذکر - نوازش سے درد ہی سے ہر مرض کی بس دوا - اسپہ ہے اجماع اہل صد کا -

اِجمال - مذکر - تسلیم سے گفتگو سے نہ کھلا اُنکا دہن - ساری تقریر میں اجمال رہا -

اَجوائن - مونث - اجوائن ہاضم ہوتی ہے -

اجودھیا - مونث - فقرہ راجہ رامچندر کو اجودھیا بہت پیاری تھی -

اُجورہ - مذکر - اختر (شاداں) اجورہ پہلے ہی سے گورکن کو میں نے دیا - جو کچھ کہ کرنا تھا بہر قبور سے میں نے کیا -

اُچاپت - مونث - فقرہ اُسنے سارے گھر کی اُچاپت اٹھا رکھی

اَچار - مذکر - جانصاحب سے دوگانہ جان تمہیں انگنا بہت بہایا گو کہ کھٹا و گرم نگوڑا اچار ہوتا ہے -

اَچکن - مونث - تسلیم سے اُس نے جب زیب بدن کی اچکن - ہو گئی پرزے چکن کی اچکن -

اُچھل کود - مونث - جانصاحب سے نچلے کہیں بیٹھو اُدھم اتنا مچا رکھا ہے بھائی نہیں مجکو یہ اُچھل کود تمہاری -

اُچھو - مذکر - جلال سے پھیکے آنکھوں میں ہم کتنے ہی اشک حسرت - مردم دیدہ کو اک گھونٹ پر اچھو نہ ہوا -

اِحاطہ - مذکر - اسیر سے پری رخسار کوئی اس سے باہر ہو نہیں سکتا سا احاطہ تاف سے تا قاف ہے تصور کا -

اِحتباس - مذکر - نوازش سے یار جسدم نہ میرے پاس ہوا - دل گرفتار دم کا احتباس ہوا -

اِحتراز - مذکر - نواب سے جب وہ بدمست مجو ناز ہوا - صبر سے دلکو احتراز ہوا -

اِحتراق - مذکر - تسلیم سے اللہ اللہ گرمی سوز فراق - تب چڑھ آئی احتراق خون ہوا -

اِحترام - مذکر - امیر سے خاک غریب ہے مرتبے میں حرم - واہ رے احترام انکے کا -

اِحتساب - مذکر - سرور سے مرسگئے ہیں قمار حساب سے باہر - دم حساب بھلا احتساب کیا ہوگا -

اِحتشام - مذکر - ناصر سے جب خزانہ لٹ گیا پھر کیا رہا - احتشام ملک سب جاتا رہا -

اِحتضار - مذکر - مصحفی سے وہ اُٹھے اور میں بیقرار ہوا - ہنگئی دم پہ احتضار ہوا -

اِحتقان - مذکر - جانصاحب سے اُنکی بیماریوں کا کیا کہنا - آئے دن احتقان ہوتا ہے -

اِحتلام - مذکر - میرؔ ۔ شیخ کی سی ہی شکل ہے
شیطان - جسپہ شب احتلام ہوتا ہے -

اِحتمال - مذکر - سحرؔ ۔ بغل میں بیٹھکے دل لیگیو
کوئی صاحب - کیکو اُن کی طرف احتمال بھی نہ ہوا -

اِحتیاج - مونث - سالکؔ ۔ منت سے بھی
خزانۂ خسروی نہ لے کوئی - اب کسکو احتیاج ہے مال دُنیا کی

اِحتیاط - مونث - اسیرؔ ۔ دامن بچا کے چلتے ہو
میرے غبار سے - کیا احتیاط آپکو اللہ ہو گئی -

اِحرام - مذکر - انیسؔ ۔ دامن جو پاک صاف تھا
دھبّے سے معاف کا - احرام باندھا کعبے نے اُسکے طواف کا -

اِحساس - مذکر - فقرہ اُسکو تکلیف کا احساس بھی نہوا

اِحسان - مذکر - امیرؔ ۔ ایسا تری رحمت پہ بھروسا
ہے کہ مجھسے - احسان اُٹھایا نہیں جاتا ہے دعا کا -

اَحسنت - مونث - مثل آفرین کے اسکا
استعمال بھی تانیث کے ساتھ ہے -

اَحوال - مذکر - مصحفیؔ ۔ بہار آئی خدا جانے کہ
کیا گذری اسیروں پر - نہیں معلوم کچھ اسکے برس احوال نے انکا

اَخبار - مذکر - منیرؔ ۔ بیکسی میں تو نہ تھے کاتب
اعمال بھی ساتھ - کس نے اخبار لکھا عالم تنہائی کا

اِختتام - مذکر - مومنؔ ۔ زانوئے دست پہ جان
دی دیکھا - تو مومن انجام اختتام مرا -

اَختر - مذکر - صباؔ ۔ پستی سے اوج خاک میں ملکر گگیا
ذرّے سے لو نصیب کا اختر بدلگیا -

اِختراع - مذکر - منیرؔ ۔ چلن سینہ خستگانی کا بتایا
سوگوار و نکو - لہر نے اختراع اول کیا چاک گریبان کا -

اِختصار - مذکر - اختر ۔ شب فراق نے اسدرجہ
طول کھینچا آہ - کہ اپنی زیست کے قصے کو اختصار کیا -

اِختلاج - مذکر - اختر ۔ نکلکے گھر سے فضا باغ و دشت
کی دیکھوں - صلاح دیتا ہے یہ اختلاج قلب مرا -

اِختلاط - مذکر - منیرؔ ۔ کوئی تازہ کتوان جرتکائیں گے
اندنوں اختلاط گہرا ہے -

اِختلاف - مذکر - رندؔ ۔ خار و خس بھی تو ہیں
پیدا اسیجگہ سے سرو و گل - کیا چمن میں ہی اختلاف
آب و ہوا کا ہوگیا -

اِختلال - مذکر - منیرؔ ۔ ہمیشہ پنجۂ رنگین سے کے وصف
نظم کیے - حواس خمسہ میں کس روز اختلال آیا -

اِختیار - مذکر - سحرؔ ۔ خلاق خیر و شر ہے پروردگار
میرا - مختار جبر سے ہوں کیا اختیار میرا

اَخذ - مذکر - ناصرؔ ۔ فیض صحبت کا ہوا ہے کیا ظہور
مہر سے مہ نے کیا ہے اخذ نور -

اِخراج - مذکر - تسلیمؔ ۔ صبر ہو یا قرار و تسکین ہو
سب کا اخراج ملک دل سے ہوا -

اَخروٹ - مذکر - نقرہ سب میوون مین اخروٹ
ہی پسند آیا -

اَخگر - مذکر - ناسخ سے ۔ وسعت نہ ہر مجکو ہجر میں ساقی بجا
ہے - لازم ہے نقلدان مین اخگر بھرے ہوے -

اِخلاص - مذکر - انش سے باجی تم چاہتی ہو
بندی سے جیسا اخلاص - ابھی دو کنواریون مین
نوج ہوا ایسا اخلاص -

اَخلاق - مذکر - اختر سے ال ملکے گلے سے کر گئی قتل
اخلاق نہ ہوسکے گا چھری کا -

آدا - مونث - اسیر سے گلے پر جو رگ رگ سے چلتا
ہے خنجر - یہ گویا قضا سے ادا لی رہی ہے -

اُداہٹ - مونث - اختر سے گل سوسن مین رنگت
ہے غضب کی سا اُداہٹ ہے مسی آلودہ لب کی -

آدب - مذکر - آتش سے ادب تا چند اسے وحشت
جنون قاتل کے دامن کا سنبھل سکتا نہین اب وحشی
سے بار اپنی گردن کا -

اَدب - مذکر - ناصر سے اپنے علم و فضل کو کامل
(علم زبان)
کیا - ساتھ منعل کے ادب حاصل کیا -

اِدبار - مذکر - مسرور سے مرا یار تو ہے عدو یار تیرا
یہ اقبال میرا وہ ادبار تیرا -

اِدخال - مذکر - ناصر سے اوپر اوپر کام اُس کا
ہوگیا - فیض کا ادخال ہونے نہ دیا -

اِدرار - مذکر - فقرہ جسے پیشاب کا مرض ہے دوا سے
ادرار نہین ہوا -

اِدراک - مذکر - رشک سے وہ عقل نہین جو کرے
انسان کو اندھا - ادراک فلاطون و ارسطو نہین اچھا -

آدرک - مونث - میر سے کیا کہون میں تھی نہ ادرک
تھی - اُس محسن مین کچھ بھی بیدرک تھی -

اِدغام - مذکر - فقرہ پڑھنے آتا - ... ادغام
بھی نہین آتا -

آدھچہ - مذکر - میر حسن سے سراسر اسے تھوڑی بات
کے - کہ تجھے رشک آئینہ صاف کے -

آدمات } مذکر - رنگین سے جو سو شیر پہاڑون
آدماد } مین سے لاسکے یو فرہاد لگا شیرین
نے جبر سے کہا لاؤ اسکو بھی آدماد لگا -

اَدوائن - مونث - فقرہ پائینتی نہ بیٹھو
ادوائن ٹوٹ جائے گی -

اُدھار - مذکر - مسرور سے بوسے دو بوسے کے تقاضے
پر - کچھ تمہارا اُدھار آتا ہے -

اِدہم } مذکر - منتظر سے جائین کیا سیر کو ہم باغ
ادھم } مین کیا رکھا ہے - وان ادھم نالۂ بلبل
نے مچا رکھا ہے -

اُدھین۔ مذکر۔ نوازش سے سوا سے خام ہم کو پکانا
ضرور ہے۔ گرم اشک کا ادہن نہ چڑھایا تو کچھ نہین

اُدھیڑپن۔ مونث۔ سرور سے دل سے ہین
تمام رات باتین۔ رہتی ہے ادھیڑبن غضب کی

اَذان۔ مونث۔ انیس سے پڑھ کر درود فوج ملک
مداح خوان ہوئی۔ جب ہم گئے تو کعبے کی اندر اذان ہوئی

اِذن۔ مذکر۔ دبیر سے کچھ خبر ہے اس بچے کو دون اذن
مین نکلا۔ باقی کوئی سید نہ رہے نسل حسن کا۔

اَذیت۔ مونث۔ سالک سے نکلے بلبل سے قفس کی
وہ کہا کہ قفس مین۔ بچپن فشار کی بہی اذیت نہین رہی۔

آرایہ۔ مذکر۔ میر سے حکمت ہو کچھ جو گردون یکسان
پہرا کرے ہے۔ چلتا نہین وگرنہ شام وسحر ارایا۔

اِرادت۔ مونث۔ تسلیم سے غیبت پیر مغان اب
کیون ہے شیخ۔ وہ عقیدت وہ ارادت کیا ہوئی۔

اِرادہ۔ مذکر۔ امیر سے شیشون نے ہچکیون کی
لگائی ہوا اک کیون۔ مینا نے کو ارادہ ہے کس بادہ خوار کا

اَراروٹ۔ مذکر۔ فقرہ غذا چھوٹ گئی ہے صرف
اراروٹ دیا جاتا ہے۔

اَربعہ۔ مذکر۔ فقرہ ضرب تقسیم کیا اربعہ بہی سیکھ لیا۔

اَربعین۔ مذکر۔ نوازش سے عمل سے لئے چار ہی دن مین
اسے کیا تسخیر۔ اک اربعین بہی پورا نہ ہونے پایا تھا

اِرتباط۔ مذکر۔ سوسن سے یون ہی اک چند ارتباط رہا۔
دورہ عشرت و نشاط رہا۔

اِرتحال۔ رحلت کرنے کے معنی ہین اور مذکر مستعمل ہے

اِرتفاع۔ مذکر۔ منتظر سے جہک جہک کے آسمان
بہی لینے لگا قدم۔ اللہ رے ارتفاع مراتب جناب کا۔

اِرتعاش۔ مذکر۔ منتظر سے قلب مضطر کو سکون
آتا نہین۔ ارتعاش دست و پا جاتا نہین۔

اِرتکاب۔ مذکر۔ فقرہ ایسے مقدس سے کیونکر
ارتکاب جرم ہو سکتا ہے۔

اِرث۔ مونث۔ تسلیم سے انسان سارے حضرت
آدم کی نسل ہین۔ جنت ملی تو جانیے ارث پدر ملی۔

اَردب۔ مذکر۔ فقرہ کرشت دینگے تو تم گھوڑے
کا اردب دیدینا۔

اُردو [مع]۔ مونث۔ مصحفی سے خدا رکھے زبان ہم نے
سنی ہے میر و مرزا کی۔ کہین کس منہ سے ہم اے
مصحفی اردو ہماری ہے۔

اَرژنگ۔ مذکر۔ قلق سے مٹایا یار کی تصویر نے رنگ
اسقدر اسکا۔ قلق تقویم پارینہ ہوا ارژنگ مانی کا۔

اِرسال۔ مونث۔ منتظر۔ جمع ہو جائیگا دو دن مین
خزانہ تیرے پاس۔ سول یہ آتے ہین کہ ارسال چلی آتی ہے

مع اردو لشکر کے معنی مین مذکر ہے۔

ارشاد - مذکر - جرأت ع کچھ جو کہا سب نے اُس سے تو نے
ارشاد اسطرحکا - جو اسکے عقل مین سمائے دل ناشاد اسطرحکا

ارض - مونث - انیس ع سب ارض پاک غیرت
باغ جنان ہوئی - ایسا مکین ملا کہ رفیع المکان ہوئی -

ارغوان - مذکر - مصحفی ع کیون ہوا مہندی سے مین
بوسے جو لیتا پاؤنکے - ارغوان برسون اسی حسرت مین خون رویا کیا

ارغنون - مذکر - آتش ع مجھ صوفی کے جو لغزے سے
حال اُسکو آگیا مطرب نے ٹکڑے سر سے مرے ارغنون کیا

ارگن - مذکر - صبا ع چھیڑ کر دلکو وہ سُن لیتے ہین غل نیا
کیسا - کوک دیتے ہین تو بجتا ہے یہ ارگن کیسا -

ارم - مذکر - سالک ع شداد نے جب ارم بنایا یارب
ایسا تو نہ تھا کہ تجکو بہایا یارب -

ارمان - مذکر - امیر ع تمہین تم آئنہ خانے
مین ہو چارون طرف دیکھو - کہو جی اب بھی کچھ ارمان
نکلا خود نمائی کا -

ارمغان - مذکر - تسلیم ع جگر کو داغ کلیجے کو زخم دل
کو ملال - جناب عشق نے بھیجے ہین ارمغان کیا کیا

ارنڈ - مذکر - فقرہ - کوئی اور درخت نہین ارنڈ ہی
ارنڈ نظر آتا ہے -

ارہ - مذکر - منیر ع مچھلی تمہارے کان کی پھرتی
ہے آنکھون مین - بلکہ یہ ہمارے ارہ ہین پشت

ٹہنگنے کا -

ارواح - مونث - جانصاحب ع نوج تجھ سی
بھی ضدیدی ہو کوئی اسے بنو - تیری ارواح منہائی
مین پڑی رہتی ہے -

ارہر - مونث - انشا ع گھاس مین ارہر یا سی
بھول گئین - ہرنیان اپنے ہوش بھول گئین -

اڑان - مونث - نوازش ع خط اسکو لکھا ہے
پریون کو جو اڑاتا ہے - کبوتر ایسے ہون جنکی اڑان
اچھی ہو -

اڑواڑ - مونث - مصحفی ع شوخ چنون کو سنکر کہتے ہین
لوگ یہ کہے - توڑیگا ایک دن تو اڑواڑ آسمان کی -

اڑسیا - مونث - فقرہ - تمسے اڑسیا بھی نہین اٹھتی -

ازار - مونث - انشا ع جیتے رہو شیخ جی صاحب
کیا ازار آپکی اٹنگی ہے -

ازاربند - مذکر - انشا ع تقصیر کیا ہوئی تھی کہ انشا
پر راتکو - وہ کھیچے دار آپنے تولا ازاربند -

ازالہ - مذکر - تسلیم ع تمہین تو ضعف ہو سیتا تمہین
کیونکر کہون - مرض ہجر کا ایک تو ازالہ ہوا -

ازدحام - مذکر - آتش ع وہ کون ہے جو نہین انکو
دیکھنے آتا - نظارہ بازون سے اک ازدحام ہوتا ہے

اژدر - مذکر - ناسخ ع ایجان تیرے گیسوئے مشکین

کے عکس سے ۔ چاہ وقت ہیں دیکھے ہیں اژدر بھری ہوئے

اِزدواج ۔ مذکر۔ ناصر ؎ تمکدے میں عیش کا عالم
ہوا ۔ ازدواج اُن دونوں کا باہم ہوا ۔

اِزدیاد ۔ مذکر۔ تسلیم ؎ اُسکے رُک رہنے سے ہیا
اور بھی عالم ہوا ۔ کم ہوئی جتنی عنایت ازدیادِ غم ہوا ۔

اَزدہات ۔ مونث ۔ ازدہات میں آٹھ دہاتیں شامل
ہیں ۔ معلوم نہیں جلالِ لکھنوی نے اسکو مذکر کیوں
لکھا ہے اسلیے کہ دہات کی تانیث میں کوئی کلام
نہیں ۔ پھر ازدہات کے استعمال میں خلاف ہونے
کی کیا وجہ ہے ۔

اَسباب ۔ مذکر۔ میر ؎ آفاق کی منزل سے گیا کون
سلامت ۔ اسباب لُٹا راہ میں یاں ہر سفری کا ۔

اَسپ ۔ مذکر۔ ناسخ ؎ کسقدر نام خدا وہ طفل ہے
شیرینِ ادا ۔ اسپ نے بھی زیر ران اب شکر ہو جائیگا

اِسپات ۔ مذکر۔ فقرہ ۔ اس لوہے کے آگے
اسپات بھی کوئی حقیقت نہیں رکھتا ۔

اَسپتال ۔ مذکر۔ مسرور ؎ گلی میں بیٹھ مریضانِ
عشق کی دیکھی ۔ ہمارے یار نے کھولا ہے اسپتال نیا

اَسپغول ۔ مذکر۔ جان صاحب ؎ مجھے تو سہل
یہ نسخہ ملا ہے پیچش کا ۔ ذرا جو پیچ ہوا اسپغول
پھانک لیا ۔

اِسپند ۔ مذکر۔ منیر ؎ کوتاہ سوز دل کے سبب
حوصلہ ہوا ۔ اسپند کیوں نہ آگ سے بولے جلا ہوا ۔

اِسپیچ ۔ مونث ۔ فقرہ ۔ سرکار کی اسپیچ کا ایک عالم
مشتاق رہتا ہے ۔

اِستاد ۔ مونث ۔ میر حسن ؎ جڑاؤ وہ استادیں الماس
کی ۔ ڈہلی ایک سانچے کی اک راس کی ۔

اَستُت ۔ مذکر۔ ناصر ؎ گیا دل لوٹ استت ایسی
گا سئے ۔ نکیا بار بد کو رشک آئے ۔

اِستتار ۔ مذکر۔ نوازش ؎ عشق میں ہے ہمہ بہ ضبط
بکا ممکن نہیں چشم تر سے استتار اس راز کا ممکن نہیں

اِستحالہ ۔ مذکر۔ ناسخ ؎ باعثِ گریہ ہوئی فرقتِ چشم
مجکو میکشی ۔ ساقیا اشکوں سے مے کا استحالہ ہوگیا ۔

اِستحسان ۔ مذکر۔ منتظر ؎ ذبح کر کے خاک
کی چٹکی بھی اسنے ڈالدی ۔ اور بھی احسان میں
استحسان پیدا ہوگیا ۔

اِستحقاق ۔ مذکر۔ مصحفی ؎ غضب ہر اک تو لے
دل مفت ظالم ۔ جتائے اسپہ استحقاق اپنا ۔

اِستحکام ۔ مذکر۔ منتظر ؎ گری از خود عمارت تعمیر
تن کی ۔ ذرا اسمیں نہ استحکام دیکھا ۔

اِستخارہ ۔ مذکر۔ ناسخ ؎ شوق عزم بیابانِ جنوں
اب کیجیے ۔ دانۂ زنجیر سے بھی استخارہ ہوگیا ۔

استخراج - مذکر - ناصرؔ سیکھ لینا ریل ہو کس کام کا - کام استخراج سے احکام کا -

استخوان - مذکر - وزیرؔ استخوان کوئی بچا اگر اس ہمائے تیر سے - وہ پسند خاطر زاغ کمان ہو جائے گا -

استدراج - مذکر - نوازشؔ ہم بھی بنکر اڑلے بھی تو کرامت کیا ہوئی - ایسے جو مقبول استدراج ہو سکتا نہیں

استدعا - مونث - تسلیمؔ خبانے پر وہ بت آیا لب مرگ - ہوئی مقبول استدعا ہماری -

استدلال - مذکر - مسرورؔ ہیں وہ ہوں اہل سخن میں جو کبھی بحث ہوئی میرے اشعار سے لوگوں نے کیا استدلال

استر - مذکر - منیرؔ تھا نفیس ابرہ کامدانی کا - استر اک تحفہ جامدانی کا -

استراحت - مونث - اخترؔ عاشق شیدا کا دم نکلا ہے قد کی یاد میں - استراحت کی ہے برسوں سائیہ شمشاد میں -

استرہ - مذکر - ناصرؔ گل لینے سے چراغ کو جیسے ہو فروغ - گال اور بھی چمک گئے جب استرہ پھرا -

استصواب - مذکر - تسلیمؔ کر لیا تھا پہلے استصواب رائے - اب بلا میری خوشامد کرنے جائے -

استطاعت - مونث - اخترؔ دریا لخت جگر کھانے کو پینے کو لہو اپنا - تواضع کی غم جاناں کی جتنی استطاعت تھی -

استعارہ - مذکر - عاشقؔ موشگافی کی جو مضمون دہان تنگ میں - یار کے موئے کمر سے استعارہ ہو گیا -

استعجاب - مذکر - اخترؔ بیقراری کے سبب بیچارہ جو سمجھے تھے سمجھے - میرے مرجانے پہ گھر والوں کو انکو استعجاب تھا -

استعجال - مذکر - مصحفیؔ دیکھو میرا حال کچھ اچھا نہیں - ایسا استعجال کچھ اچھا نہیں -

استعداد - مونث - ناصرؔ کہا کہ خون دل کہیں تا صرف غزل - صرف کر دی جتنی استعداد تھی -

استعمال - مذکر - صریرؔ سمجھو مانا ہر مرض کی ہو دوا دارو ئے عشق - لیکن استعمال اسکا سب سے بہت اچھا نہیں -

استغاثہ - مذکر - مسرورؔ بتوں سے ظلم کی ہر گز ہوئی نہ شنوائی - خدا کے گھر میں بہت میں نے استغاثہ کیا

استغراق - مذکر - تسلیمؔ ہوش اپنے بھی سر و پا کا نہیں یارب نہیں - کسکی دھن میں مجھکو استغراق ایسا ہو گیا

استغفار - مونث - ذوقؔ مرے حسن عمل سے سیہ بھی عار کرتی ہے - مری توبہ پہ توبہ استغفار کرتی ہے

استغنا - مونث - میرؔ کام ہوئے ہیں سارے ضائع ہر ساعت کی سماجت سے - استغنا کی چوگنی اس نے جوں جوں میں ابرام کیا -

اِستفادہ ۔ مذکر۔ رشک ؎ پوچھتے ہی پوچھتے
پہونچے مکانِ یار تک ۔ استشارہ کرتے کرتے
استفادہ ہوگیا ۔
اِستفاضہ ۔ مذکر۔ مسرور ؎ اللہ اللہ رے فیضِ
حضرتِ عشق ۔ مجھسے مجنون نے استفاضہ کیا ۔
اِستفراغ ۔ مذکر۔ داغ ؎ رقیب روسیہ کے حُسن
کی تعریف کیا کہنا ۔ بس اب جانے بھی دو سننے سے استفراغ ہوتا ہے
اِستفسار ۔ مذکر۔ قلق ؎ کچھ کسی نے کیا جو استفسار
خفقان کا مرض کیا اظہار ۔
اِستفہام ۔ مذکر۔ تسلیم ؎ رہی ہے گفتگو برسون مگر
وہ ایسے بھولے ہین ۔ نہ استفسار ہی سمجھے نہ استفہام
ہی جانا ۔
اِستقامت ۔ مونث ۔ فقرہ ۔ مردون ہی مین
اِستقامت ہوتی ہے ۔
اِستقبال ۔ مذکر۔ جلال ؎ وہ آتے ہین مرے گھر
کیون نہون مین آپ سے باہر ۔ کہ صاحب خانہ کو لازم
ہے استقبال مہمان کا ۔
اِستقرا ۔ مذکر۔ فقرہ ۔ کلام اساتذہ کا استقرا مشکل ہے
اِستقلال ۔ مذکر۔ اختر ؎ مری توبہ مین وعدے
مین تمہارے ۔ مزہ ہوتا جو استقلال ہوتا ۔
اِستمداد ۔ مونث ۔ تسلیم ؎ جھوٹی باتین ہین خوشامد
کی رہین عادت نہین ۔ کس نے استمداد کی جو
آپ نے امداد کی ۔
اِستماع ۔ مذکر۔ مسرور ؎ کہتے ہین بس بس مجھے
ہے دردِ سر ۔ استماعِ حال ہو سکتا نہین ۔
اِستمزاج ۔ مذکر۔ ناصر ؎ پہلے استمزاج اُن سے
کر لیا ۔ پھر وہ سارا بار اپنے سر لیا ۔
اِستناد ۔ مونث ۔ تسلیم ؎ نہ غیر کی پئے تصدیق یاد
کی ہوتی ۔ ہمارے حال ہی سے استناد کی ہوتی ۔
اِستنباط ۔ مذکر۔ فقرہ ۔ احادیث سے مسائل کا
استنباط مشکل ہے ۔
اَستہان ۔ مذکر۔ مصحفی ؎ جب جا ہوئی شام اُنکو
کردیا قیام اُنکو ۔ پوچھو نہ فقیرون سے استہان فقیرونکا
اِستیصال ۔ مذکر۔ تسلیم ؎ عشق کے ہاتھون
گئے دل سے مرے صبر و قرار ۔ ہوگیا دو دن مین
استیصال اس اقلیم کا ۔
اِسٹاف ۔ مذکر۔ فقرہ ۔ سارا اسٹاف قابلِ تعریف ہے ۔
اِسٹام ۔ مذکر۔ فقرہ ۔ دریافت کرو کتنے کا اسٹام
اس مقدمہ مین درکار ہے ۔
اِسٹیٹ ۔ مونث ۔ فقرہ ۔ یہ فضول بار اسٹیٹ
اُٹھا نہین سکتی ۔
اِسٹیج ۔ مذکر۔ فقرہ ۔ اسٹیج خوشنما بنا ہوا ہے ۔

اِسٹیشن ۔ مذکر۔ بمبئی کا اسٹیشن قابلِ دید ہے
اِسٹیمر ۔ مذکر۔ سمندر کے کنارے اکثر اسٹیمر چلتے
پھرتے رہتے ہین ۔
آسد ۔ مذکر۔ مونس ؎ کس قہر کی ندی کو جری
جھیل رہا تھا ۔ سرلون سے ترائی مین اسد کھیل رہا تھا
اِسرار ۔ مذکر۔ مسرور ؎ سایہ ہے پری کا یہ کوئی کہتا
ہے آسیب مجکو ۔ کہتا کوئی ہے اسے اسرار نظر کا ۔
اِسراف ۔ مذکر۔ نوازش ؎ فضول اشک بہاکر
ہوئین خراب آنکھین ۔ لٹا وہ جسنے کہ اسراف اختیار کیا ۔
اِسفنج ۔ مذکر۔ اسکو ابر مردہ کہتے ہین ۔ تذکیر کے
ساتھ استعمال ہے ۔
اِسقاط ۔ مذکر۔ حمل کے ساتھ اسقاط آتا ہے
اِسکول ۔ مذکر۔ فقرہ اس ضلع مین ایک نیا اسکول
قائم ہوا ہے ۔
اَسگند ۔ مذکر۔ اسگند بہت بو دیتا ہے
اسلام ۔ مذکر۔ میر ؎ میر کے دین و مذہب کو
اب پوچھتے کیا ہو اُس نے تو ۔ قشقہ کھینچا دیر مین
بیٹھا کب کا ترک اسلام کیا ۔
اُسلوب ۔ مذکر۔ جرات ؎ اُس بت کو خدا لایا ہے ہم
پاس وگرنہ ۔ بے جلنے کا ہمارے کوئی اُسلوب نہ ہوتا ۔
اِسم ۔ مذکر۔ صبا ؎ ہو گیا مین قتل اُس کا نام لیکر
پیارے ۔ مجکو سیفی یار کا اسم جلالی ہو گیا ۔
اسناد ۔ مونث۔ سند۔ خصوصاً احادیث
کی سند ۔
اِسہال ۔ مذکر۔ فقرہ ایسی حالت مین اسہال
بہت مضر ہوتا ہے ۔
اِشارہ ۔ مذکر۔ نسیم ؎ حیا بڑھنے نہین دیتی ارادہ
نوجوانی کا ۔ اشارہ ہو کے رہجاتا ہے ہمپر مہربانی کا
اِشاعت ۔ مونث۔ شعور ؎ ہمپر آئی ہے
طبیعت اسکی ۔ چاہتے ہین وہ اشاعت اسکی ۔
اِشباع ۔ مذکر۔ فقرہ اسکی اضافت کا اشباع بدنما ہے
اِشتباہ ۔ مذکر۔ اختر ؎ اس ادا سے چمک کے
وہ نکلے ۔ سبکو بجلی کا اشتباہ ہوا ۔
اِشتداد ۔ مذکر۔ صریر ؎ مرضِ عشق کی دوا گر کی ۔ اور
اور بھی اُنمین اشتداد ہوا ۔
اُشتر ۔ مذکر۔ شتر۔ داغ ؎ دیکھ کر غیر کو کہو شیطان
ہے یہ ۔ اُشتر مری سواری کا ۔
اِشتراک ۔ مذکر۔ نوازش ؎ یا تمہین دل مین
رہو یا غم رہے ۔ بندہ پرور اشتراک اچھا نہین ۔
اِشتعال ۔ مذکر۔ نوازش ؎ سنی جو اُس نے تو غصہ بڑھا
ستمگر کا ۔ ہوا جو پاگئی آگ اور اشتعال ہوا ۔
اِشتعالک ۔ مونث۔ صبا ؎ خیالِ نوکِ مژہ

سنے وہ اشتعالک دی۔ شبِ فراق مین کھینچے رہا کٹار
چراغ۔

اِشتعال۔ مذکر۔ ناصر ؎ لاکھ واعظ بیٹھے سر
مارا کرین۔ اشتعالِ مئے تو اب جاتا نہین۔

اِشتقاق۔ مذکر۔ محسن ؎ کبھی پہلے تری تصویر
ازل مین دستِ قدرت سے۔ ہوا لفظِ خدا سے
اشتقاق اول ترے خد کا۔

اشتہا۔ مونث۔ مصحفی ؎ کہا گئی عمر سے ہزارون
ہی زمین۔ اشتہا لیکن نہ اسکی کم ہوئی۔

اِشتہار۔ مذکر۔ ظفر ؎ داغ کیا دلکو اسے نگار لگا۔
عشق کے گھر پہ اشتہار لگا۔

اِشتیاق۔ مذکر۔ سالک ؎ بھرے ہین دلمین
خدا جانے مدعا کیا کیا۔ بڑہا ہوا ہے بہت اشتیاق کہنے کا

اِشراق۔ مذکر۔ اسیر ؎ گھر بیٹھے وہ سب جانتے
ہین حال ہمارا۔ الہام ہوا ہے کہ انہین اشراق ہوا ہے

اِشعار۔ مذکر۔ تسلیم ؎ عاشقانہ شعر کیون محفل مین پڑہتے
تھے وہ آج۔ کسکی جانب تھا اشارہ کسطرف اشعار تھا۔

اشک۔ مذکر۔ وزیر ؎ حالِ بیتابئ دل پیشِ نظر
ہونے لگا۔ اشک جو نکلا وہ عینک آنکھ پر ہونے لگا

اِشکال۔ مذکر۔ ناصر ؎ رحمت خدا کی ہم پر کیا کہیے
کسقدر تھی۔ آسان ہوگیا جو اشکال پیش آیا۔

اُشلاک۔ مونث۔ جانصاحب ؎ گر میان مجھسے تمہاری
یہ نہین بے تعلیم۔ شعلہ بیگم کی لگائی ہوئی اُشلاک ہوگی

اِشلوک۔ مذکر۔ فقرہ پنڈت جی کوئی نیا اشلوک
سنائیے۔

اَصالت۔ مونث۔ جانصاحب ؎ بس بس اب
رہنے دے شیخی نہ بہت مجھسے بگھار۔ مرد وسے مجکو
ہے معلوم اصالت تیری۔

اَشنان۔ مذکر۔ فقرہ گنگا کا اشنان منہ اندھیرے
اچھا ہوتا ہے۔

اِصرار۔ مذکر۔ اختر ؎ کیا مزے کی تھی لڑائی وصل
کی شب یار سے۔ اسطرف انکار تو اصرار ادھر بڑہتا گیا

اِصطباغ۔ مذکر۔ عیسائیون کی ایک رسم خاص
ہے تذکیر کے ساتھ مستعمل ہے۔

اِصطبل۔ مذکر۔ دبیر ؎ اصطبل وان تھا رخشِ نبی
کے سوار کا۔ جھولا پڑا ہوا تھا یہان شیرخوار کا۔

اُصطرلاب۔ مذکر۔ کہتے ہین کہ اصطرلاب
ارسطو نے بنایا تھا۔

اِصطلاح۔ مونث۔ تسلیم ؎ خدا نے دی ہے عجب
تازگی سخن کو مرے۔ محاورے ہین نئے اور اصطلاح نئی

اَصل۔ مونث۔ جانصاحب ؎ اب اُسکی نگاہ مین
رہی قدر یہ میری۔ ہر بات پہ کہتا ہے وہ کیا اصل ہے تیری

اِصلاح۔ مونث۔ آتش ؎ شاعر ہوں بوی سبب
زنخدان ہوں سونگھتا۔ اصلاح رہتی ہی مجھے اپنی دماغ کی
اَصل الاصول۔ مذکر۔ نوازش ؎ اب مانو
یا نہ مانو تمہیں اختیار ہے۔ اصل الاصول جو کہتا تھا
سب مین نے کہدیا۔
اصل السوس۔ مونث۔ مُلہٹی۔
اصلیت۔ مونث۔ ناصر ؎ بات اُس کی قابل
نتھی۔ مہربان کچھ اسکی اصلیت نتھی۔
ا[illegible] ذکر۔ تسلیم ؎ ہمارا پیچ چلنے کا نہین ہے
اصول [illegible] نے کا نہین ہے۔
اِضافت [illegible] تسلیم ؎ لگی اچھی اضافت
شاعری کی۔ [illegible] شہرت شاعری کی۔
اِضافہ۔ مذکر۔ مسرور ؎ بوسہ اک ملتا تھا مجکو آج اُسنے
دو دیے۔ شکر ہے تنخواہ مین میری اضافہ ہوگیا۔
اِضطراب۔ مذکر۔ صبا ؎ فرقت مین ضبط نالہ ہمسے
نہوسکے گا۔ قابو مین دل نہو گا جب اضطراب ہوگا۔
اضطرار۔ مذکر۔ رنگ ؎ رنگ ہی اے کرم شعار اپنے
کیے سے شرمسار تجھسے مٹے گا اضطرار تیرے گناہگار کا۔
اِضمحلال۔ مذکر۔ ناصر ؎ کچھ طبیعت کو جو اضمحلال
تھا۔ کیا کہوں اُس حور کا کیا حال تھا۔
اِطاعت۔ مونث۔ داغ ؎ زور و زر سے بھی

کہین داغ حسین ملتی ہین۔ اپنی نزدیک تو ہی سبب اطاعت اچھی
اِطریفل۔ مذکر۔ دماغ کے لیے اطریفل مفید ہوتا ہی
اِطلاع۔ مونث۔ ناسخ ؎ دیکھتا ہی قاصد نامہ رسنتا
ہے پیام۔ کسطرح ہو اطلاع اُسکو ہمارے حال کی۔
اِطلاق۔ مذکر۔ سالک ؎ تو بھی گرایا۔ ہے جو خوشی [illegible]
نہ نکلے گا ہے۔ مجبیر اسے آہ نہ اطلاق ہو گویائی کا۔
اَطلس۔ مونث۔ مسرور ؎ اُس ستمگر کو قبا کی خاطر
اطلس چرخ پسند آئی ہے۔
اِطمینان۔ مذکر۔ نسیم ؎ مدتین گزرین کہ اطمینان اُسکا
کردیا۔ نالہ بے سود نے فریاد بے تاثیر نے۔
اِظہار۔ مذکر۔ محسن ؎ سرتاکید منظور خدا ہو لام کاکل
سے۔ ہوا اظہار دو ابرو سے اک نون مشدد کا۔
اِعادہ۔ مذکر۔ سالک ؎ جب اُسکی زلف دام لطافت
ٹھہر چکی۔ پھر کیونکہ ہو چمن مین اعادہ شمیم کا۔
اِعانت۔ مونث۔ منیر ؎ تیر سے تیر نے ضعف مین
کی اعانت۔ عصا تھام کر دل سے ارمان نکلا۔
اِعتبار۔ مذکر۔ غالب ؎ ترے وعدے پر جیے ہم تو یہ
جان جھوٹ جانا۔ کہ خوشی سے مرنہ جاتے اگر اعتبار ہوتا۔
اِعتدال۔ مذکر۔ اسیر ؎ عجب نادان ہے جو مغرور ہے
عمر دو روزہ پر۔ بدن مین چار دن ہے اعتدال اس چار عنصر کا۔

؎ خواجہ آتش نے ایک جگہ مذکر باندھا ہی۔ مگر خلاف جمہور ہے۔

اِعتراض - مذکر - ناصر ؎ ہوئی کلام کی اصلاح نکتہ چینی سے - بڑا سلوک کیا جسنے اعتراض کیا -

اِعتراف - مذکر - عاشق ؎ زیب قصور غلط اگر ہو وہ رشک حور - ہوا اعتراف حور کو اپنے قصور کا -

اِعتقاد - مذکر - آتش ؎ کرون مین شکر الٰہی کہان تلک آتش - درون صاف دیا پاک اعتقاد دیا -

اِعتکاف - مذکر - تسلیم ؎ کسی حسین کو ہی چھپ چھپ کے دیکھنا منظور - اسی غرض سے ہے یہ اعتکاف زاہد کا -

اِعتماد - مذکر - آتش ؎ کہون جو حالت دل یار سے تو کہتا ہے - جو کچھ کہ تو بے لئے کہا مین نے اعتماد کیا

اِعتنا - مونث - اسیر ؎ نہ اٹھا نہ حضرت کی تعظیم کی - نہ کچھ اعتنا کی نہ تسلیم کی -

اِعجاز - مذکر - برق ؎ جلا دیتی ہین مردونکو یہ باتین روح افزا ہین - لب جان بخش مین اعجاز ہے عیسی مریم کا -

اِعراب - مذکر - نوازش ؎ موے خط رخ نہ تھے زیر و زبر - مصحف رخسار مین اعراب تھی -

اَعراف - مذکر - ناصر ؎ کچھ غم ہجر تو کچھ وصلت دلبر کی خوشی - جبتلک مین رہا میرے لئے اعراف رہا -

اِعراض - مذکر - اختر ؎ جو دلبر نے اغماض مجھسے کیا - مرے دل نے اعراض مجھسے کیا -

اِعزاز - مذکر - تسلیم ؎ پوچھا جو مجھے آپ نے کی بندہ نوازی - نامہ جو لکھا آپ نے اعزاز بڑھایا -

اِعلام - مذکر - سودا ؎ تیری بھی جوانی تھی وہ ناصح کہ نہار روز - قاضی کا تیرے واسطے اعلام نہ آیا -

اِعلان - مذکر - ناصر ؎ قتل مجکو کیا اچھا ہوا احسان ہوا - پر برا ہوگا ترے حق مین گر اعلان ہوا

اِغراق - مذکر - رشک ؎ لکھا ہے جو مدحتِ جانان کو چوب عود - تقصیر چوب خامہ سے اغراق (مبالغہ) اگر ہوا -

اِغلاق - مذکر - مصحفی ؎ مرے روز مرہ پہ غش ہے فصاحت - سخن مین مرے کیونکر اغلاق ہوتا

اِغلام - مذکر کہا جاتا ہے -

اِغماز - مذکر - غمزہ کرنا -

اِغماض - مذکر - اختر ؎ جو دلبر نے اغماض مجھسے کیا - مرے دل نے اعراض مجھسے کیا -

اُف[1] - مونث - اسیر ؎ کہتے ہین اسے ضبط کہ دل غم سے ہوا خون - اُف منہ سے نہ ہمنے کبھی زنہار نکالی -

اِفادہ - مذکر - رشک ؎ جو کہا جس نے کیا اچھا برا جانے دیا - دوست دشمن مجکو دونون سے افادہ ہو گیا

افاقہ - مذکر - انیس ؎ راحت سے کٹے شب و روز علاقہ مجھے ہوگا - فاقہ جو کرونگی تو افاقہ مجھے ہوگا -

[1] خواجہ آتش کے کلام مین مذکر بھی دیکھا گیا ہی مگر اسکا اتباع

اُفتاد - مونث - امیر ؎ کیا جرم ہوا تھا کہ گرے اُسکی نظر سے - کچھ ذہن مین اپنے تو یہ اُفتاد نہ آئی -

اِفتتاح - مذکر - اختر ؎ پہلے مجھپر تیغ کھینچو میان سے ہو مجھی سے افتتاح اس کام کا -

اِفتخار - مذکر - داغ ؎ وہ بات کر جو کبھی آسمان سے ہو نہ سکے - ستم کیا تو بڑا تو نے افتخار کیا -

اِفترا - مذکر - مومن ؎ بیان اُسنے کیا جو ماجرا تھا - ہوا ظاہر کہ وہ سب افترا تھا -

اِفتراق - مذکر - اختر ؎ تم جدا مجھسے ہوئے تو جان لو - افتراقِ جسم جان ہو جائیگا -

اِفراط - مونث - انیس ؎ تھا شور کہ افراط ہے یان آبِ بقا کی - جنگل مین ملے خضر یہ قدرت ہے خدا کی -

اَفزایش - مونث - اختر ؎ دان تری زلفون کی آرایش ہوئی - یان پریشانی کی افزایش ہوئی -

اَفزون - مونث - میر اپنا سابق ورقم حال کا مجموعہ مونث مستعمل ہے

اَفسانہ - مذکر - امیر ؎ فرہاد پہ کیا گزری جو مجھپر نہین گزری - مین اپنے سوا کیون کہون افسانہ کسی کا -

اَفسر - مذکر - ناسخ ؎ کشورِ عشق مین مین برہنہ سر شاہ ہوا سلطنت کا مرے سر پر جو نہ افسر آیا -

اَفسوس - مذکر - سالک ؎ رازِ دل گُمشدگی بسکہ کسی پر نہ کُھلا - خود کیا کرتے ہین افسوس ہم اکثر اپنا -

اَفسون - مذکر - جرات ؎ کیا تماشا ہے کہ لاکھون ہین مسخّر اُسکے - جس فسون ساز نے سمجھا نہین افسون اپنا

اَفشان - مونث - مونس ؎ تارون کے ٹوٹنے کی جو سیر اُنکو بھا گئی افشان لگا لگا کے چھڑائی تمام رات

اَفشرہ - مذکر - فقرہ افشرہ پیا تسکین ہو گئی -

اِفضال - مذکر - اختر ؎ نام مہ سے تابا ہی ہو گیا - مجھپر افضالِ الٰہی ہو گیا -

اِفطار - مذکر - مسرور ؎ مے پینے کا غم کھاتے رہے ہم رمضان بھر - اور دن کا جو روزہ تھا تو افطار ہمارا -

اَفعی - مذکر - صبا - گیسو ؎ یہ سے کس کس کو گزند پہونچین - اُڑکے کاٹا کیا یہ افعی رہزن کیسا -

اَفغان[1] - مذکر - مومن ؎ بے سبب کیونکہ لب زخم پہ افغان ہوگا - شورِ محشر سے بھرا اُسکا نمکدان ہوگا -

اُفق - مذکر - نوازش ؎ بحر اشک آج جو چڑھتا ہوا آتا ہے نظر - اُفقِ چرخ بھی ڈوبا ہوا آتا ہے نظر -

اِفلاس - مذکر - منتظر ؎ گھر مین تو خورد و نوش کا سامان نہین کچھ بھی - کیا دیکھ کے مہمان ہوا افلاس ہمارا

اَفواہ - مونث - تسلیم ؎ وہ نہ آئے ہین اور نہ آئینگے - یون ہی افواہ روز اُڑتی ہے -

[1] مومن کے شعر سے افغان مذکر لکھا گیا ہے مگر امیر اللغات سے ترجیح تانیث کو پائی جاتی ہے بہ معنی اسکے آہ بجہ

اَفیم - مونث - جانصاحب ؎ کچھ کہو تو سہی یہ حال ہے کیا - بہنگ پی ہے افیم کھائی ہے -

اَفیون - مونث - سودا ؎ زاہد مین کہہ رہا کہ پی اسکے عوض شراب - اتنا نہ اسے گرہے سمجھے افیون چڑ گئی -

اِقامت - مونث - ذوق ؎ یہ اقامت ہمین پیغام سفر دیتی ہے - زندگی موت کے آنے کی خبر دیتی ہے

اِقبال - مذکر - اسیر ؎ خدمتِ آئینہ داری ہمین کی اسنے عطا - واہ رے بخت کہ اقبالِ سکندر پایا -

اِقبال - مذکر - آتش ؎ المنۃ للہ بصد منت اُدہر سے - انکار تہا جس شے کا اب اقبال ہوا ہے - [بہ اقرار]

اِقتباس - مذکر - اختر ؎ تیرے عارض سے آیۂ خوبی - مہر نے اقتباسِ نور کیا -

اِقتدا - مونث - مسرور ؎ ہم آج امامِ فنِ زرین مسرور سب کرتے ہین اقتدا ہماری -

اِقتدار - مذکر - تسلیم ؎ سامنے ساقی کی چشمِ مست کے اقتدارِ جامِ جم جاتا رہا -

اِقدام - مذکر - تسلیم ؎ مین آپ مر رہا تہا تمہارے فراق مین - اقدامِ قتل تم نے کیا بہی تو کیا ہوا

اِقرار - مذکر - سحر ؎ سامنے تیرے کبھی عشق کا اظہار نہ تہا - اسطرح وصل کا ایک سے اقرار نہ تہا -

اِقلیم - مونث - ذوق ؎ ہر مزاجِ اہلِ عالم یہ قریب

اعتدال - سات ان اقلیمین ہین گویا اب بخطِ استوا -

اَکت - مونث - جرات ؎ تم اُکٹھے بر سے تو دل بیٹھ گیا - بیٹھے بیٹھے یہ اکت کیسی لی -

اِکتساب - مذکر - اختر ؎ آدمی بننے کو انسان کے لیے - اکتسابِ علم لازم ہو گیا -

اِکتفا - مونث - تسلیم ؎ تمنا نے نہ اسپر اکتفا کی - بڑہی حسرت حصولِ مدعا کی -

اِکرام - مذکر - رشک ؎ جو قدر نبی پیشِ خدا سے دو جہان تہی - اتنا ہی نبی کرتے تہے اکرام علی کا -

اَکڑ - مونث - اختر ؎ دکھا دو چل کے تم اپنا چمن مین - اکڑ شمشاد کی جاتی ہمین ہے -

اِکسیر - مونث - منیر ؎ زردار ونکو اکسیرِ قناعت نہین ملتی - جب تک نہ گنٹے کوئی یہ دولت نہین ملتی -

اَکلِ حلال - مذکر - تسلیم ؎ فاقہ تہا تین دن کا نہ پیتا مین کیون شراب - واعظ مرے نصیب مین اکلِ حلال تہا

اَکل وشرب - مذکر - تسلیم ؎ گزک کے ساتھ ہے لالہ فام اُڑتی ہے - بہشت لوٹ سو یہی اکل وشرب اپنا ہے

اِکلیل - مذکر - تاج - سرپیچ تذکیر کے ساتھ مستعمل ہے -

اُکھاڑ پچھاڑ - مونث - اختر ؎ کبھی ہو رنگ جما غیر کا کبھی میرا - وہان اُکھاڑ پچھاڑ آئے دن یہ ہوتی ہے

اُگال - مذکر - سحر ؎ کسی کو بزم صنم مین خدا نہ لیجائے
گلوری کیا کہ میسر اُگال بھی نہ ہوا -

اُگالدان - مذکر - فقرہ - کس نے اگالدان گرا دیا -

اَگر - مذکر - فقرہ - یہ اگر کچھ خوشبو نہین دیتا

اَگردان } مذکر - وہ ظرف جس مین اگر کی بتّی جلائی
اَگرسوز } جاتی ہے - مذکر مستعمل ہے -

اَگر مگر - مونث - فقرہ ایک بات کہدو اگر مگر اچھی نہین

اَگن - مذکر - ایک پرند - اگن خوش آواز ہوتا ہے -

اَگن باؤ - مونث - فقرہ گھوڑے کو اگن باؤ ہوگئی
ہے -

اَگن بوٹ - مذکر - آگبوٹ

اَگیا بیتال - مذکر - غول صحرائی -

آلاپ - مونث - اختر (شاہ اودھ) طبلو نپہ لگین وہ
پڑھنے تہا بین - پہنچین گرد تپہ وہ الاپین -

اِلاچی دانہ - مذکر - فقرہ ایسی محفلون مین الاچی دانے
تقسیم ہوتے ہین -

آلاؤ - مذکر - فقرہ ہولی کے دن مین جابجا آلاؤ
لگے ہوے ہین -

اِلاؤنس - مذکر - ملازم کو تنخواہ کے علاوہ جو
رقم دی جاوے - مذکر مستعمل ہے

اَلبم - مذکر - فقرہ - یہ البم دیکھنے کا ہے -

اَلپین - مونث - فقرہ اب نئی قسم کی الپین نکلی ہے

اِلتباس - مذکر - نوازش ؎ جو لکھا جو آپ کو
تم نے - جور کا اُسپہ التباس ہوا -
(تشبیہ)

اِلتجا - مونث - وزیر ؎ نہ آیا منتون سے یار
جسدم - تو پھر کیا کیا اجل کی التجا کی -

اِلتزام - مذکر - منیر ؎ التزام ایسے قواعد کے
کیے ہین مین نے - جن شرائطین حریفون سے مشکل ہو عمل

اِلتفات[1] - مذکر - منیر ؎ پہلے تو التفات اُنہے کیا
حکم پھر بادشاہ نے یہ دیا -

اِلتماس - مختلف فیہ - تسلیم ؎ اُٹھا ہر طرح رسم
آبرو کی - ادب سے التماس گفتگو کی - یہ استعمال
اہل لکھنو کا ہے - مومن ؎ مین نے منت سے التماس
کیا - کہ محبت نے بے حواس کیا - یہ استعمال
اہل دہلی کا ہے -

اِلتہاب - مذکر - تسلیم ؎ ہاتھ سینے پر مرے رکھیے
تو کچھ معلوم ہو - التہاب شعلہ عشق آپ نے دیکھا نہین

اِلتیام - مذکر - بحر ؎ کبھی نہ اُنسے ملے ہم جدا ہوے
جب سے - پھٹا دل ایسا کہ پھر التیام ہو نہ سکا -

---

[1] بعض شعرا نے مونث بھی کہا ہے مثلاً میر ؎ پژمردہ اس
کلی کے تئین واشدن سے کیا - آہ سحر نے دلپہ عبث التفات
کی - مگر اتفاق تذکیر ہی پر ہے -

اُلٹ پلٹ - مونث - رجا صاحب سے بڑا ہو عشق کا کا بیکو زندگی ہو گی - اُلٹ پلٹ جو رہیگی یہی طبیعت کی -

اُلٹ پھیر - مذکر - تسلیم سے ابہی رقیب کے شکوے ابہی رقیب کا وصف - یہ کون سمجھے اُلٹ پھیر تیری باتون کا -

اُلجھاو - مذکر - ظفر سے سلجھے گا کیونکہ دیکھئے دل زلف یار سے - بے طرح اسمین پیچ میں اُلجھاو پڑ گیا -

اُلجھن - مونث - امیر سے بڑہی قید غم دیکھکر زلف یار ؛ مرے دلکی اُلجھن سلاسل ہوی -

اِلحاح - مونث - نوازش سے خوشامد کی منت کی الحاح کی ؛ جب اُسنے کہین جاکے اصلاح کی -

اِلحاد - مذکر - منظر سے غیر کے دل سے نہین جاتا مری جانب سے بغض ؛ جسطرح الحاد ملحد سے جدا ہوتا نہین

اِلحاق - مذکر - امیر سے تل مشک کا وہ روے کتابی پہ بنا کر ؛ کہتے ہین کہ مصحف مین یہ الحاق ہوا ہے -

اِلحان - مذکر - مصحفی سے جو یاد مصحف رخ مین مرا دل نالے کرتا ہے ؛ وہ کہتے ہین مزہ دیتا ہے کیا الحان قاری کا -

الحمد - مونث - مصحفی سے دم کر کے پلایا ہے مجھے تیغ کا پانی ؛ قاتل نے مرے ذبح مین الحمد پڑہی ہے -

اَلخالق - مونث - ایک قسم کی قبا تانیث کے ساتہہ مستعمل ہے -

اِلزام - مذکر - ہلال سے ناتوانی کی شکایت جو کبھی کی اُنسے ؛ بیٹھتے اُٹھتے ہماری طرف الزام آیا -

اَلسیٹ - مونث - فقرہ - کام ہو رہا تہا تمنے ایک السیٹ لگا دی -

اُلش - مذکر - سودا سے صف مجلس کو گر دیکھو تو گویا ؛ اُلش ہے تا جار فقا در سی کا -

اِلصاق - مذکر - ملانا چسپان کرنا - مذکر مستعمل ہے

العبد - مذکر - فقرہ آپکے العبد کے بغیر دستاویز مکمل نہو گی

اَلغیاث - مونث - مصحفی سے بلائین آتی ہین گردن سے تیرے بن ہنگر ؛ تمام رات یہان الغیاث رہتی ہے -

اَلف بے - مونث - مصحفی سے قیس و فرہاد کو ہم طفل دبستان سمجھے ؛ یاد نہی ہمکو الف بے جو قد و ابرو کی -

اُلفت - مونث - امیر سے ہو گئے ہم تو بنا آئینہ خانہ مین فرار ؛ دل سے اُلفت نگئی آئنہ رخسار و نکی -

اَلقاب - مذکر - نیر سے وحشی و سبے خبر و خانہ خراب و گمنام ؛ خط تقدیر مین لکہا ہے یہ القاب اپنا -

اَلم - مذکر - وزیر سے دور ہو دل سے الم اسمین لگی پوشاک کا

خوب ہو جائے سفید اسے ضعف جامہ خاک کا۔

الماس۔ مذکر۔ منتظر سہ دانتون سے چبائی ہے جو
پانون کی گلوری ؛ یا تو ہے رنگین تر سے الماس ہوئے ہین

النگ۔ مونث۔ سمت۔ جانب تانیث کے ساتھ
اسکا استعمال ہے۔

اُلو۔ مذکر۔ مصحفی سہ رات کو سُنکے صدا دشمن کی ؛ کہہ
اُٹھے وہ کہین اُلو بولا۔

الوان۔ مذکر۔ ناصر سہ قیمتی اسکا دوشالا واہ واہ
اور پھر الوان اسکا واہ واہ۔

الوپ انجن۔ مذکر۔ ایک قسم کا کاجل۔

الوداع۔ مونث۔ دبیر سہ ناگاہ الوداع بھی آغاز
ہوگئی ؛ آکر بتول اپنے نواسے کو رو گئی۔

الہام۔ مذکر۔ مومن سہ وہ مشق رہی اور وہ شوق
ہے مومن ؛ کیا شعر کہین گے اگر الہام نہو گا۔

الہیا۔ مونث۔ ایک راگنی ہے۔

اَلیل۔ مونث۔ تسلیم سہ گرچہ توڑا ہوا سمند فلک۔
ہے قیامت مگر اَلیل اسکی۔

امارت۔ مونث۔ سحر سہ گور مین خاک نشین تخت نشین
یکسان ہین ؛ قصر منظر ہی تنگ ہے یہ امارت تیری۔

ام الصبیان۔ مونث۔ بچون کی ایک بیماری
وجدان چاہتا ہے کہ تانیث ہی کے ساتھ اسکا استعمال ہو

اُم الکتاب۔ مونث۔ سورۂ فاتحہ۔ اور قرآن شریف
کو بھی کہتے ہین ہر معنی مین مونث ہے۔

امالہ۔ مذکر۔ قدر سہ خلقت اول مین سلالہ کیا ؛ آب
سے اور گل سے امالہ کیا۔

امام۔ مذکر۔ ناسخ سہ بجائے دانہ ہین ساقی جو دانہ
انگور ؛ کہ ہم اپنے سبحہ مین ڈالین امام شیشے کا۔

امامت۔ مونث۔ صبا سہ صبا مہر و مہ کیطرح سے
ہے روشن ؛ نبوت نبی کی امامت علی کی۔

اَمان۔ مونث۔ انیس سہ چرچا ہے اسکا بھی کہ
مظلوم نے جان دی ؛ طالب جو امان کا ہے تو لے
تجکو امان دی۔

امانت۔ مونث۔ سحر سہ پاس کچھ بندۂ آزاد نہین
رکھتے ہین ؛ نقد دل بھی ہے تو وہ بھی ہے امانت تیری۔

اُمت۔ مونث۔ انیس سہ رو کے ہوئے تھی
نہر کو امت رسول کی ؛ سبزہ ہرا تھا خشک تھی کھیتی بتول
کی۔

امتثال۔ مذکر۔ فقرہ سینے تو امتثال امر کیا ہے

امتحان۔ مذکر۔ وزیر سہ ہر رگ و پے مین سمائے
ہو تمہین کھینچو نہ تیغ ؛ امتحان میرا تمہارا امتحان ہو جائیگا

امتداد۔ مذکر۔ فقرہ۔ مقدمہ مین امتداد زمانہ (درازی)
مضر پڑے گا۔

اِمتزاج - مذکر۔ تسلیم سہ شراب کا یہ زمانے مین
امتزاج ہوا ؛ کہ اب مزاج شراب اپنا بھی مزاج ہوا۔

اِمتلا - مونث۔ اختر سہ غم ہے وہ چیز کھاتے
ہین ہر روز ؛ اور کبھی امتلا نہین ہوتی۔

اِمتیاز - مذکر۔ سالک سہ اُس در پہ جبہ سا ہون
کہ اگر مری طرح ؛ ذرّون مین امتیاز نہو مہر و ماہ کا۔

اَمچور - مذکر۔ فقرہ۔ ان امبیون کا امچور بنا لو۔

اِمداد - مونث۔ داغ سہ ہے الفتِ دشمن مین برا
حال کسیکا ؛ اے حضرتِ دل کیجیے امداد کسیکی۔

اَمر - مذکر۔ نسیم سہ غیر ممکن ہے کہ آسان ہو سکے ؛ بگڑ گیا
جو امر مشکل رہ گیا۔

اِمرت - مذکر۔ تسلیم سہ دیکھے بوسہ اُسنے جب دشنام
دی ؛ میرے حق مین زہر امرت ہو گیا۔

اَمرس - مذکر۔ آم کا رس نچوڑ کر امرس بنایا جاتا ہے۔

اَمرود - مذکر۔ فقرہ۔ امرود بازار مین آنے لگے۔

اِمروز فردا - مونث۔ مصحفی سہ عاشقون کو دیکھ
لینے کی تمنا ہی رہی ؛ روزِ محشر بھی وہان امروز فردا
ہی رہی۔

اُمس - مونث۔ تلق سہ ضبطِ آہِ سرد و گریہ سے
نہ کیون دم پر بنے ؛ سچ ہے کیا تکلیف دیتی ہے اُمس
برسات کی۔

اِمساک - مذکر۔ منیر سہ بادل کو ادھر عارضۂ حبس البول
امساک اُدھر آسمان نے کہا یا ہے۔

اِمکان - مذکر۔ ظفر سہ دل کے جانے کا بڑا غم
ہے ظفر ایسا رفیق ؛ جسکے جانے کا نہ تھا امکان بھی
جاتا رہا۔

اَمل - مونث مستعمل ہے۔

اِملا[عہ] - مذکر۔ تسلیم سہ عالمِ وحشت مین جب لکھا کوئی
خطِ فراق ؛ ربط بگڑا میری انشا کا غلط املا ہوا۔

اِملاک - مونث۔ سحر سہ کیا خاک سے پاک ایک
ایک کو ؛ عنایت کی املاک ایک ایک کو۔

اَملتاس - مذکر مستعمل ہے۔

اَمن[عمہ] - مذکر۔ اختر سہ دورِ آصف مین امن ایسا ہے۔
پاؤن پھیلائے فتنہ سوتا ہے۔

عہ بعض لوگ اسکی تانیث کے بھی قائل ہین جیسا کہ
رشک کے اس شعر سے پایا جاتا ہے سہ نامۂ جانان سے
یا لکھا مری تقدیر کا ؛ خط کی انشا اور ہے لکھنے کی املا اور ہے
مگر ترجیح مذکر ہی کو ہے۔

عمہ جلال لکھنوی اور مؤلف فرہنگ آصفیہ نے اسکو
مونث لکھا ہے مگر امیر اللغات کا فیصلہ یہ ہے کہ۔ امان
مونث ہے اور امن مذکر ہے۔ اور کلام شعرا بھی اسکا موید ہے

اُمنگ - مونث - امیرؔ - کیا ہے مُردہ فلک نے اگر ہے دل زندہ ٭ وہی اُمنگ ہے پیری میں نوجوانی کی۔

اُمید - مونث - سالکؔ - مشکل سے لب پہ آہ جہاں سوز لائے ہم ٭ دلمین کوئی امید مگر سدِ راہ تھی۔

آثار - مذکر - ناسخؔ - لب اُسکے پستہ دفن سینہ کہیں ہین بادام ٭ کھُلے جو دانت ہنسی مین نظر انار آیا۔

انانیت (غرور) - مونث - فقرہ - خدا بخشے اُنمین انانیت بہت تھی۔

انبار - مذکر - برقؔ - ہرطرف پھولون کے انبار ہا کرتے تھے ٭ گلفشان گلشنِ رخسار رہا کرتے تھے۔

انبساط - مونث - ناصرؔ - ہرطرف سے یاس کے آثار ہین ٭ انبساطِ طبع بھی جاتی رہی۔

اَن بَن - مونث - تسلیمؔ - ابتدائے عشق تہا چشم و دل مین اتحاد ٭ آج سُنتے ہین کہ ان دونون مین اَن بَن ہوگئی۔

انبوہ - مذکر - نوابؔ - خلوت ہوئی نصیب نہ مرنے کے بعد بھی ٭ چھوٹے جو حسرتون سے تو انبوہ یاس تھا۔

انبہ - مذکر - آم۔

انبیا - مونث - فقرہ - بازار مین انبیا آنے لگی۔

انتباہ (آگاہی) - مذکر مستعمل ہے۔

انتخاب - مذکر - بحرؔ - چُنے ہوئے ہین جو دیوان کائنات مین بحر ٭ مزا ولت مین ہماری وہ انتخاب رہا۔

انتزاع - مذکر - فقرہ - ۱۸۵۶ء مین انتزاعِ سلطنت اودھ ہوا۔

انتساب - مذکر - داغؔ - زاہد کا دختِ رز سے گر انتساب ہوتا ٭ وہ بھی ہماری صورت آج آفتاب ہوتا۔

انتشار - مذکر - رشکؔ - عشق مین حرف آیا دانش پر ٭ انتشارِ حواس وال رہا۔

انتظار - مذکر - غالبؔ - یہ نتھی ہماری قسمت کہ وصالِ یار ہوتا ٭ اگر اور جیتے رہتے یہی انتظار ہوتا۔

انتظام - مذکر - برقؔ - ختم تجھپر کام ہے تیرا واہ ٭ واہ کیا انتظام ہے تیرا۔

انتفاع - مذکر - اخترؔ - عوضِ دل اگر ملا بوسہ ٭ ہم یہ سمجھے کہ انتفاع ہوا۔

انتقال - مذکر - مومنؔ - دوسری رات بھی وصال ہوا ٭ روزِ فرقت کا انتقال ہوا۔

انتقام - مذکر - مومنؔ - کس صنم کو چھیڑا دیا داغ لے خدا تجھسے انتقام مرا۔

انتہا - مونث - امیرؔ - لگا ہے تجھ مین جو قید جہت وہ کافر ہے ٭ نہ ابتدا ہے نہ اے یار انتہا تیری۔

انجام - مذکر - صباؔ - سرکش ہو کوئی گر کبھی برپا نہین ہوتا ٭ انجام بُرے کام کا اچھا نہین ہوتا۔

انجل - مذکر۔ فقرہ۔ چہوٹا انجل ہے غلہ کتنا آئیگا۔

انجمن - مونث۔ رشک سے ارباب بزم انجم گردون بہی کہتے ہین ؎ اسے رشک مہر تجکو عجب انجمن ملی۔

انجن - مذکر۔ آنکھون مین لگایا جاتا ہے۔

انجن - مذکر۔ فقرہ۔ ایسے تیز جاتے ہین جیسے ریل کا انجن

انجیر - مذکر۔ فقرہ۔ اس درخت کے انجیر بڑے ہوتے ہین۔

انجیل - مونث۔ بحر سے محظوظ ہوا روح جان بخش یا مسیحا پر انجیل نازل ہوئی۔

انچ - مذکر۔ ایک فٹ مین بارہ انچ ہوتے ہین۔

انچہر - مذکر۔ جان صاحب سے مجہسے آ آکے جو لڑتے ہین میان کے شاگرد ؎ یہ تو انچہر ہین پڑہائے ہوے استاد کے

انحراف - مذکر۔ صبر سے عشق مین غیر کی سماجت کیا ؎ دل نے بہی مجہسے انحراف کیا۔

انحصار - مذکر۔ جان صاحب سے کیا مراد رکوئی یا نہ تہا ؎ کچہ اُسی پر تو انحصار نہ تہا۔

انحطاط - مذکر۔ تسلیم سے مراغ دل مٹ چلا بڑہاپے مین ؎ ماہ کامل کو انحطاط ہوا۔

انداز - مذکر۔ نواب سے رو دیا جسنے لوٹتے دیکہا ؎ ہائے انداز تیرے بسمل کے۔

اندازہ - مذکر۔ اختر سے ہمیشہ دل نے اندازے سے لبہائے ہو ؎ تمہارے ناز کا اندازہ ہو نہین سکتا۔

اندام - مذکر۔ وزیر سے ہے آب وخاک ونار وہوا مین بہی تفرقہ ؎ اسقدر جو اضطراب مین اندام ہوگیا۔

اندرائن - مذکر۔ فقرہ۔ اندرائن غضب کا کڑوا ہوتا ہے۔

اندمال - مذکر۔ سحر سے یہ کیا مرہم زنگار سبزہ خط تہا ؎ جگر کے زخمون کا کچہ اندمال بہی نہوا۔

اندوختہ - مذکر۔ اختر سے صبر تون کا خون کیا دل مین ہوا ؎ جسقدر اندوختہ تہا لٹ گیا۔

اندوہ - مذکر۔ غالب سے گر نہ اندوہ شب فرقت بیان ہوجائیگا ؎ بے تکلف داغ مہ مہر دہان ہوجائیگا

اندہادہند - مذکر۔ تسلیم سے گیسوئے یار نے جبدن سے چڑہائی کی ہے ؎ کشور دلمین اندہادہند رہا کرتا ہے

اندہڑ - مذکر۔ تیز وتند ہوا کا چلنا۔

اندہیر - مذکر۔ امیر سے مسجد مین گئے وہ بال کہولے ہوئے اندہیر کیا خدا کے گھر مین۔

اندیشہ - مذکر۔ سالک سے ہے اُس سے ملتے ہی اندیشہ جان جانے کا ؎ ورنہ تہا مجہے کیا شوق دل لگا لینے کا۔

انزال - مذکر مستعمل ہے۔

انزجار - مذکر۔ مصحفی سے غیر کے ساتہہ دیکہکر اسکو کیا ؎ طبیعت کو انزجار ہوا۔

اُنس۔ مذکر۔ میر سے عشق ہو حیوان کا یا اُنس ہو
انسان کا ؛ لاگ جی کی جس سے ہو دشمن ہے اپنی
جان کا۔

آنس۔ مذکر۔ فقرہ۔ بدن مین اُنس نہین رہا۔

اِنسان۔ مذکر۔ رشک سے آئینۂ ہستی مین سب
اسرار ہین روشن ؛ انسان خبردار گیا بے خبر آیا۔

اِنسانیت۔ مونث۔ اختر سے وہ نہین ملتے کسی
انسان سے ؛ اتنی بھی انسانیت جاتی رہی۔

اِنسداد۔ مذکر۔ تسلیم سے آہین رُک سکتی ہین رو کے
سے مگر ؛ انسداد اشکون کا ہو سکتا نہین۔

اِنشا۔ مونث۔ تسلیم سے قاتل کو اپنا حال لکھو گا
کہان تلک ؛ خط کی جگہ مین بھیجدون انشا قتیل کی۔

اِنشراح۔ مذکر۔ اختر سے خط کو پڑھکر وہ انشراح
ہوا ؛ کہ درِ دل کا افتتاح ہوا۔

اِنشقاق۔ مذکر۔ فقرہ۔ دیوار کا انشقاق تردد سے
خالی نہین۔

اِنصاف۔ مذکر۔ اختر شاہزادہ سے ہمکو بےموت
تو نے مارا ؛ انصاف ہے حشر پر ہمارا۔

اِنصباب۔ مذکر۔ جانصاحب سے دمبدم
آ رہی ہے اُبکائی ؛ ہے غضب انصباب صفرے کا۔

اِنصرام۔ مذکر۔ مسرور سے کام کا خوب انصرام کیا۔
حق تو یہ ہے کہ اُسنے نام کیا۔

اِنضباط۔ مذکر۔ نوازش سے اشکباری دن کو ہے
شب کو فغان ؛ ہے یہان خوب انضباط اوقات کا۔

اِنضمام۔ مذکر۔ فقرہ۔ اس محکمہ کا انضمام ہائیکورٹ
مین ہوگیا۔

اِنطباع۔ مذکر۔ فقرہ۔ انطباعِ رسالہ وقت پر
ہوتا تو کیا اچھا ہوتا۔

اِنعام۔ مذکر۔ انیس سے بے قتل سوار و نکو نہ آرام
ملیگا ؛ مسلم کا جو سر لاؤ تو انعام ملیگا۔

اِنعقاد۔ مذکر۔ فقرہ۔ کہیے انجمن کا انعقاد کب ہوگا۔

اِنعکاس۔ مذکر۔ نوازش سے رُخِ روشن کا پرتو
دل سے غم کا داغ دھوتا ہے ؛ فروغِ مہ کا باعث
انعکاسِ مہر ہوتا ہے۔

اِنفراغ۔ مذکر۔ اختر سے جب تک نہ محبت مین فنا
دل ہوگا ؛ دنیا سے نہ انفراغ حاصل ہوگا۔

اِنفصال۔ مذکر۔ جلال سے مرے دل کا اور میرا
وہی بس چکاتے جھگڑا ؛ جو کچھ انفصال ہوتا دمِ انفصال
ہوتا۔

اِنفعال۔ مذکر۔ سحر سے نگاہ تیر ہے ڈریے تمہارے
دیدے سے ؛ شہید کر کے بھی انفعال کچھ نہوا۔

اِنفکاک۔ مذکر۔ داغ سے اب سرِ ساقی ہی اُڑے تو ہے شیخ

انفکاک رہن ہو سکتا نہیں۔

انقباض۔ مذکر۔ صریر۔ شگفتہ ہو کے جو اک دن ملے نہ تم مجھسے ٭ مہینوں غنچۂ خاطر کو انقباض رہا۔

انقسام۔ مذکر۔ اختر۔ باری باری دونوں لفظوں میں رہیگا دل مرا ٭ بندہ پرور انقسام جائداد اچھا نہیں۔

انقطاع۔ مذکر۔ تسلیم۔ مزے سے کاٹتے ہم اپنی زندگی ہمدم ٭ عدو سے اُسکے اگر انقطاع ہو جاتا۔

انقلاب۔ مذکر۔ صبا۔ نالوں سے اپنے اک دن وہ انقلاب ہوگا ٭ دم بھر میں آسمان کا عالم خراب ہوگا۔

انقیاد۔ مذکر۔ صریر۔ سر جھکاتے کیوں نہ پیش تیغ ناز ٭ انقیادِ امر واجب تھا ہمیں۔

انکار۔ مذکر۔ اختر۔ زبان دینا نہ دینا ہم ترا یکساں سمجھتے ہیں ٭ ادھر اقرار ہوتا اُسطرف انکار ہوجاتا۔

انکسار۔ مذکر۔ صریر۔ زمین سے سو گردوں مرا غبار بڑھا ٭ بلند رتبہ ہوا جتنا انکسار بڑھا۔

انکشاف۔ مذکر۔ ناصر۔ چیر کر سینہ اُسنے دل دیکھا ٭ تیغ سے انکشافِ حال کیا۔

انگ۔ مذکر۔ بھاکا زبان میں بدن کو کہتے ہیں۔

انگبین۔ مذکر۔ ناسخ۔ میرے آقا کو امیر النحل ملنا تھا خطاب ٭ خانۂ زنبور میں تب انگبین پیدا ہوا۔

انگشت۔ مونث۔ اسیر۔ دعوی خون ہمیں رکھا ہے کیا عشق کے دن ٭ سرخ مہندی سے ہے انگشت شہادت تیری۔

انگشتانہ۔ مذکر۔ فقرہ۔ سوئی سے انگلی زخمی ہوگئی انگشتانہ کیا ہوا۔

انگشتر۔ مونث۔ اسیر۔ جو دہن ہے نقش ہے اُس میں تمہارا نام پاک ٭ کوئی انگشتر جہان میں بے نگین ملتی نہیں۔

انگلش۔ مونث۔ پنشن۔ فقرہ۔ اُنکو سرکار سے انگلش ملتی ہے۔

انگلیٹ۔ مونث۔ جانصاحب۔ کوئی پوشاک بدن پر نہیں پھبتی باجی ٭ نوج انگلیٹ ہو ایسی بھی کسی کی باجی۔

انگور۔ مذکر۔ سحر۔ اچھلا کلیجا زخم کا انگور پھٹ گیا ٭ گیسو کی یاد میں تن زار اور لٹ گیا۔

انگیا۔ مونث۔ منیر۔ نالے سے میرے سہم گیا اسقدر وہ شوخ ٭ دل کے دھڑکنے سے نئی انگیا مسک گئی۔

انناس۔ مذکر۔ فقرہ۔ ابھی ابھی انناس چلے ہیں۔

انوٹ۔ مذکر۔ پاؤں کا ایک زیور ہے۔

انہدام۔ مذکر۔ اختر۔ یہ خدا کا گھر ہے اسے کافر بتو ٭ انہدام قصر دل اچھا نہیں۔

انہماک۔ مذکر۔ تسلیم۔ کوئی مزے کہ جیسے انکو ہو

غیر کیونکر ٭ کہ دلبری مین انہین انہماک رہتا ہے۔

اُوپ - مونث - مسرور ۵ رونق جبا بمین ابر دکھا آ
سے ہوئی ٭ قاتل کی ساری اوپ اسی تلوار سے ہوگئی

اُوٹ - مونث - انشا ۵ کی جو شرما کے اوٹ تکیے
کی ٭ لگ گئی آنکو چوٹ تکیے کی۔

اَوج - مذکر - صبا ۵ پستی سے اوج خاک مین ملکر
بدل گیا ٭ ذرے سے لو نصیب کا اختر بدل گیا۔

اُوجھ - مذکر - جانصاحب ۵ مردوے ایک بلا نوش
ہے تو ٭ اوجھ کیون اتنا بڑا رکہا ہے۔

اَوجھڑ - مونث - سحر ۵ ابرو کی یہ جنبش ہے کہ
تلوار کی لچک ٭ پتلی کی یہ گردش ہے کہ اوجھڑ ہے
سپر کی۔

اُورچھُور - مذکر - اختر ۵ زبان کھلتے ہی دیا
سا بجھنے لگتا ہے ٭ کچھ اُورچھور نہین یار تیری باتونکا۔

اَورنگ - مذکر - ناسخ ۵ مین ہون کیا چیز لا
خاکنشین مور ضعیف ٭ کر دیا موت نے اورنگ
سلیمان خالی۔

اَوزار - مذکر - یہ لفظ جمع ہے مگر واحد ہی بولا
جاتا ہے۔ جیسے اوزار خراب ہو گیا۔

اُوس - مونث - مونس ۵ پانی کے عوض
ظلم کے تیرونکی جھڑی تھی ٭ گلدستۂ زہرا پہ عجب
اوس پڑی تھی۔

اَوسان - مذکر - برق ۵ رستم کی رستمی یہ چلے
تیرے سامنے ٭ اڑ جائین تجکو دیکھکے اوسان سور کے

اُوسر - مونث - شور زمین کو کہتے ہین۔

اَوسط - مذکر - فقرہ - اسکا اوسط کیا ہوگا۔

اَوقات - مونث - سحر ۵ وہی دن خوب تہے
جب جوشِ جنون رہتا تہا ٭ لبسر اُس لطف سے
اوقات نہونے پائی۔

اُوک - مونث - مذکر - چلو خاص دلی کی زبان ہے۔

اُوکھ - مونث - جیسے پورب مین اوکھ بہت پیدا
ہوتی ہے۔

اَول - مذکر - کسی کو ضمانت مین دینا - مذکر مستعمل ہے

اولاد - مونث - امیر ۵ مضمون سے پس مرگ
مرا نام ہے زندہ ٭ کس کام کی ہے کام جو اولاد
نہ آئی۔

اُون - مونث - فقرہ - اون کشمیر سے آتی ہے۔

اُونٹ - مذکر - داغ ۵ چکنی باتو نپہ غیر یون
پھسلا ٭ جیسے کیچڑ مین اونٹ گرتا ہے۔

اُونچ نیچ - مونث - مسرور ۵ بہت ہی سیدہے
ہین نام خدا میان مسرور ٭ کچھ اونچ نیچ سمجھتے نہین
زمانے کی۔

اَوِنس - مذکر - ایک انگریزی پیمانہ ہے۔

اُونگھ - مونث - فقرہ - اُونگھ آرہی ہے بیٹھا نہین جاتا -

اِہانت - مونث - تسلیم ؎ امتحان غیر کا لینے مین قباحت ہوگی ؛ اُسکے ساتھ آپکی بھی مفت اہانت ہوگی -

اِہتمام - مذکر - امیر ؎ خوفِ محشر امیر کیا مجکو ؛ ہے وہان اہتمام احمد کا -

اَہرن - مذکر - لوہے کی نہائی - جسپر لوہار کام کرتے ہین -

اَہلیت - مونث - فقرہ صاحبزادہ مین بڑی اہلیت ہے -

اِیاب وذہاب - مذکر - آمدورفت - جیسے راہ ناہموار تھی ایاب وذہاب مشکل تہا -

اَیاغ - مذکر - صبا ؎ دلِ پُرداغ باغ کسکا ہے ؛ دیدۂ تر ایاغ کسکا ہے -

اَیال - مونث - فقرہ - لمبی ایال گھوڑے کا عیب ہے -

اِیثار - مذکر - اختر ؎ ہاتھ ہے دربار آصفجاہ کا ؛ واہ رے ایثار آصفجاہ کا -

اِیجاب - مذکر - منتظر ؎ دمِ سحر کی تھی فریاد خالی کیا جاتی ؛ دعا ادہر سے تو ایجاب اُس طرف سے ہوا -

اِیجاد - مذکر - سحر ؎ اسے سحر شعر بہت تمنے نیا کرکے کہا ؛ قوتِ آخذہ کے حصہ مین ایجاد آیا -

اَیڈرس - مذکر - فقرہ - حضور مین ایڈرس پیش کیا گیا -

اِیذا - مونث - سحر ؎ تمہارے ہجر مین ایجان مر مرکر جیے ہین ہم ؛ نصیبِ دشمنان ہمنے بڑی ایذا اُٹھائی ہے -

اِیراد - مذکر - اختر ؎ جس سخنور کی پڑی آنکھ وہ اک صاد ہوا ؛ مصرعِ قد پہ نہ تیرے کبھی ایراد ہوا -

ایرپھیر / ہیرپھیر - مذکر - سحر ؎ جو گردشین ہمین دکھلائین اُسکی آنکھون نے ؛ یہ ہیرپھیر نہ لیل ونہار مین دیکھا -

اِیڑ - مونث - صریر ؎ چالاک ہے یہ ابلقِ ایام آجتک ؛ کہائی نہ اسنے ایڑ کسی شہسوار کی -

اِیزاد - مذکر - فقرہ - پیامبر نے کچھ اپنی طرف سے بھی ایزاد کر دیا -

اِیصال - مذکر - مسرور ؎ مدفنِ عشاق کو روندا کیا ؛ اسنے ایصالِ ثواب اچھا کیا -

اِیمان - مذکر - امیر ؎ حلقۂ زلف مین وہ رخ جو جھلک دکھلاتا ؛ جلوہ گر کفر کے آغوش مین ایمان ہوتا -

اِیمن - مونث - ایک راگنی کا نام ہے -

ایمن۔ مذکر۔ وہ دشت جسمین کوہ طور واقع ہے۔

این۔ مذکر۔ فقرہ۔ بھینس کا این دودہ سے بھر گیا ہے۔

اینٹ۔ مونث۔ اسیر سہ کس واسطے یہ جمع زر و سیم اے بخیل ۔ اینٹین بنین گی کیا ترے پختہ مزار کی۔

اینٹھ۔ مونث۔ فقرہ۔ سب تیری اینٹھ نکالدیجائیگی۔

اینٹھن۔ مونث۔ اختر سہ بل کی اب تک لیے جاتا ہے مرا دل مجھسے ۔ جل گیا پہر بھی تو کمبخت کی اینٹھن نہ گئی۔

ایندھن۔ مذکر۔ فقرہ۔ برسات مین ایندہن نہین ملتا۔

ایوان۔ مذکر۔ منیر سہ گلشن فردوس اس کو بھی کا پائین باغ ہے ۔ پست تر تہ خانے سے ایوان ہے فغفور کا۔

ایہام۔ مذکر۔ درد سہ از بسکہ ہمنے حرف دوئی کا اٹھا دیا ۔ اے درد اپنے وقت مین ایہام رہگیا۔

باب بای موحدہ

ب۔ مونث۔ منتظر سہ یہ میکشی کے مضامین لکھے کثرت سے ۔ کہ اب شراب مین باسے موحدہ نرہی۔

باب۔ مذکر۔ مونس سہ جہونکے چلے نسیم کے باب جنان

کھلا ۔ فوج حسین مین علم زرفشان کھلا۔

باب۔ مذکر۔ غالب سہ (حصہ کتاب) فرش سے تا عرش وان طوفان تہا موج رنگ کا ۔ یان زمین سے آسمان تک سوختن کا باب تہا۔

بابت۔ مونث۔ اختر سہ اس طرفداری کے صدقے جائیے ۔ ہمسے لڑتے ہین وہ بابت غیر کی۔

بابرلوٹ۔ مذکر۔ جالی کی قسم ایک کپڑا ہے۔

بابرنگ۔ مونث۔ ایک دوا ہے۔

بابن۔ مونث۔ باریک ڈوری۔ مختلف رنگ کی ہوتی ہے۔

بابونہ۔ مذکر۔ ایک دوا ہے۔

بات۔ مونث۔ غالب سہ ہے کچھ ایسی ہی بات جو چپ ہون ۔ ورنہ کیا بات کر نہین آتی۔

بات چیت۔ مونث۔ بحر سہ کبھی ہر بات لطیفہ کبھی نو معنین ۔ بات چیت آپ کی حضرت کبھی ایسی تو نہ تھی۔

باٹ۔ مونث۔ فقرہ۔ رفا رہزن بنکر دوسرونکی باٹ (راہ) مارتے ہین۔

باج[۱]۔ مذکر۔ خراج۔ زمین کا محصول۔

باچھ۔ مونث۔ دبیر سہ باچھین کھلی جاتی تھین

۱ باج ہرمعنی مین مذکر ہے۔ ۱۲

تُنی کہ ذرتی کی ؛ شادی کی تھی عدالت حسین ابن علی کی

باد - مونث - ناسخ سے باغ مین آج جو اس گُل کی
سواری آئی ؛ شورِ بلبل نے کیا بادِ بہاری آئی -

بادام - مذکر - برق سے ہونٹھونسے تیرے آنکھ نے
پائین حلاوتین ؛ شیرین دو چند قند سے بادام ہوگیا -

بادبان - مذکر - ظفر سے جہازِ چشم تباہی مین آگیا
جو ہین ؛ مژہ کا بادِ مخالف سے بادبان ٹوٹا -

بادکش - مذکر - پنکھا -

بادل - مذکر - امیر سے توبہ کرنی تھی کہ بوچھار ملامت
کی ہوئی ؛ خوب ہی جھپہ برستے ہوسے بادل آئے -

بادنجان - مذکر - بیگن - تذکیر کے ساتہ مستعمل ہے -

بادہ - مذکر - نیر سے روزِ ازل ہی نشۂ الفت یادہ
تھا ؛ انگور باغ مین تھے نہ شیشہ مین بادہ تھا -

بادیان - مونث - سونف تانیث کے ساتہ استعمال ہے

بادیہ - مذکر - سرور سے نکلے جب بادیہ پیما تیرے ؛
ہر قدم بادیہ مجنون تہا -

بادیہ - مذکر - گہرا کٹورہ - فقرہ - بھرا بادیہ کس نے
اوندہا دیا -

بار - مذکر - سالک سے شہید ہونے کی یہ تمنا نہ دل
سے نکلے گی دیکھ لینا ؛ اُٹھائے خنجر وہ ہاتھ مین کیا نہ
بار سنبھلے جب آستین کا -

بارِ ثمر - مذکر - رشک سے بہم راست ہے ترا آنا پھلا
مجھے اے سرو ؛ نہالِ خشکِ تمنا سے دل مین بار آیا -

بار - مذکر - ناظم سے اُسکے در پر جو مجھکو بار ہوا ؛ اپنے
(رسائی)
صدقے ہزار بار ہوا - اور رفعہ کے معنی ہوں یا مونث ہے

باران - مذکر - رند سے ستھرائی دمی نسیم نے
میرے مزار پر ؛ بارانِ رحمت آنکے پانی چھڑک گیا -

بارتنگ - مونث - اسیر سے شہیدِ عشق ہون
کسکے دہانِ تنگ کا مین ؛ بجائے سبزہ لحد پر جو
بارتنگ لگی -

بارش - مونث - اسیر سے بارش جو دیکھی ہے
مری چشمِ تر آب کی ؛ دریا مین آنکہ رہتی ہے نہچی
حباب کی -

بارِ عام - مذکر - امیر سے جب قیامت آئی اژدحام ہوا
ہم یہ سمجھے کہ بارِ عام ہوا -

بارک - مونث - فقرہ - دور تک بارکین بنی ہوی
ہین -

بارگاہ - مونث - امیر سے ترے فقیر دکہائین جو
مرتبہ اپنا ؛ نظر سے اُترے چڑہی بارگاہ شاہونکی -

بارود - مونث - فقرہ - گرمی پاتے ہی بارود لے اُڑی

---

[1] رند نے مونث کہا ہے سے روز و شب خورشید و مہ رہتے ہین چکر مین لگے
بار تجھ تک نہ ہوئی شمس و قمر ملتی نہیں - مگر کثرت استعمال تذکیر ہی کو چاہتی ہے

باڑہ - مونث - تسلیم سے کل جو فتنہ تھا قیامت (بالیدگی)
آج ہے ٭ دیدنی ہے باڑہ قدِ یار کی -
باڑہ - مونث - امیر سے مشکل آسان نہوئی تیرے (دیوار)
گنہگاروں کی ٭ حیف مُنہ موڑ گئی باڑہ بھی تلواروں کی -
باڑہ - مونث - ظفر سے پیار سے جھڑکی کبھی دے (بوچھار)
بیٹھتے تھے وہ ہمین ٭ اُسے ظفر یہ گالیوں کی باڑہ تھی
جھڑکی نہ تھی -
باڑہ - مونث - حد بندی کے لیے باغ کے گرد باڑھ
لگائی جاتی ہے -
باز - مذکر - امیر سے تری نگہ سے طیورِ فلک بھی
نہ بچین ٭ بلند ہوکے ہوا مین یہ باز ڈوب گیا -
بازار - مذکر - برق سے ہین وہ دیوانہ ہون نرالی
رہی جیتے جی ٭ مرگیا مین تو مرے شہر کا بازار کھلا -
بازپرس - مونث - اختر سے دم حساب شفیع آو رہے
تھے پڑے پر ٭ نہ بازپرس ہوئی کچھ مرے گناہوں کی -
بازدید - مونث - فقرہ - پہلے وہ آئے تھے پھر ادہر
سے بازدید ہوئی -
بازگشت - مونث - واپسی - فقرہ - جو کو گئے
تھے مفتی کو بازگشت ہوئی -
بازو - مونث - ناسخ سے آج مولد ہے جناب حیدر
کرار کا ٭ ہوگیا بازو زبردست احمدِ مختار کا -

بازو - مذکر - داغ سے مرثیہ ہم دلِ مقتول کا (جوڑ)
پڑہتے اسے داغ ٭ اُنکی مجلس مین مگر کوئی بھی بازو نہوا
بازوبند - مذکر - فقرہ - بازوبند میلے ہوگئے ہین
اُجلوا لو -
بازیچہ - مذکر - داغ سے گا ہے زمین پہ پھینکا گا ہے
زمین پہ پٹکا ٭ مُشتِ غبار اپنا بازیچہ ہے صبا کا -
باس - مونث - انشا سے اُسکی زلفون کی بو سے
ہے اپنی ٭ باس پر جان لوٹ تکیے کی -
باسن - مذکر - برتن - بھاکا زبان ہے -
باشہ - مذکر - ایک شکاری پرند ہے -
باطن - مذکر - داغ سے خدا نے دیا ہے صفائی کا
جوہر ٭ جو ظاہر ہمارا وہ باطن ہمارا -
باعث - مذکر - امیر سے سکونت کیجگہ در کار تو
مخلوق کی تھی اُنکو ٭ یہی باعث ہوا بنیاد دِ طاق
زبرجد کا -
باغ - مذکر - سحر سے عجب باغ سلطان عالم کا ہے ٭
وہ موتی ہے جو قطرہ شبنم کا ہے -
بافتہ - مذکر - ایک ریشمی کپڑے کا نام ہے -
باک - مذکر - فقرہ - حق بات کہنے مین کچھ باک
نہین ہوتا -
باگ - مونث - دبیر سے اس حرف نے اک آگ

کلیجون مین لگائی ٭ شیرون نے پری پیکرونکی باگ اُٹھائی -

باگ ڈور - مونث - فقرہ - باگ ڈور کمزور تھی گھوڑا تُڑا کر بھاگ گیا -

بال - مذکر - اسیر سے زینت ہوی بدن کی جوہر بال پک گیا ٭ گویا پھری مکان مین سپیدی چمک گیا -

بال (خط) - مذکر - امیر سے یہ مرادل ہے کہ ہے اس مین نہان الفتِ زُلف ٭ دیکھو آئینے سے اک بال چھپایا نہ گیا -

بال (خوشہ) - مونث - فقرہ - گیہون کی بالین پک گئی ہین - اسکو بالی بھی کہتے ہین -

بالا بر - مذکر - فقرہ - اچکن مین بالا بر خراب لگا ہے -

بالاخانہ - مذکر - مسرور سے دل مین پہلے تھے اب ہین آنکھو نمین ٭ بالاخانہ انہین پسند آیا -

بالچھڑ - مذکر - بالچھڑ خوشبودار ہوتا ہے -

بالش - مذکر - بحر سے زیرِ سر پھٹ پھٹ کے سارا بالشِ پر اُڑ گیا ٭ ہم یہ تڑپے دہجیان ہو ہو کے بستر اُڑ گیا -

بالِشت - مذکر - فقرہ - آپکا بالِشت چھوٹا ہے -

بالو - مونث - ناصر سے وہ ہوا اور وہ دُہوپ گرما کی ٭ اور بالو وہ گرم صحرا کی -

بالین - مذکر - امیر سے آئی بالین پر جو مجھ بیمار کے خوب رُوئی موت دھاڑین مار کے -

باہم - مذکر - برق سے نہ سدِ راہ اگر باہم آسمان ہوتا تو آپ دیکھتے اسوقت مین کہان ہوتا -

باہم - مونث - مچھلی کی ایک قسم ہے -

بان - مذکر - نیر سے بٹھا کے پاس جو تو دل مرا جلائے گا ٭ ہر ایک بان چھپّے گا تری کھٹولی کا -

بان (آتشبازی) - مذکر - میر سے نالہ تا آسمان جاتا ہے ٭ شور سے جیسے بان جاتا ہے -

بانات - مونث - فقرہ - یہ بانات کس قیمت کی ہوگی ؟ -

بانٹ - مذکر - سنگِ ترازو - مذکر مستعمل ہے -

بانٹ - مونث - گنجفہ مین پتّون کی تقسیم جیسے ابکے بانٹ تمہاری ہے -

باندہ - مذکر - فقرہ - باندہ مضبوط بندھا تھا پھر بھی پانی نہ رُک سکا -

باندھنون - مذکر - رشک سے ہون وہ سرگشتہ جسے ہوشِ سروسامان نہین ٭ باندھنون یارون نے باندھا ہے سرِ دستار کا -

بانس - مذکر - منیر سے بڑہا یہ تیری سواری کے ساتھ قلزمِ اشک ٭ کہ تھاہ لے نہین سکتا ہے بانس

ڈولی کا۔

بانک - مونث - فقرہ - آپکو بانک بھی آتی ہے۔ ہر معنی مین مونث مستعمل ہے۔

بانکپن - مذکر - امیر سہ صانعِ قدرت کی ہے عالم مین صنعت سے نمود ؛ بانکپن نقاش کا ہے بانکپن تصویر کا۔

بانگ - مونث - رشک سہ کاروانِ عیش بھی ہے ہمرو شبہاے عیش ؛ بانگِ مرغانِ سحر بانگِ درا ہوجاے گی۔

بانھ - مونث - امیر سہ رکھیا اپنے گلے مین ڈال کر بانھین غریب ؛ عید کے دن جسکو غربت مین وطن یاد آگیا۔

باؤ - مونث - ہوا۔

باور - مذکر - امیر سہ آنکہ اُسکی پھرے مجھسے یہ باور نہین آتا ؛ کیا ضعف سے بیمار کو چکر نہین آتا۔

باہ - مونث مستعمل ہے۔

بایان - مذکر - چھوٹا طبلہ - جیسے بایان بج رہا ہے۔

ببول - مونث - ناسخ سہ دل کو خوش آتی ہین صحرا کی ببولین پُرخار ؛ اب کسی سرو گل اندام سے کچھ کام نہین۔

بپت - مونث - امیر سہ رہا کچھ دیر دونون کو سکوت آخر بناچاری ؛ کہی آنکھون نے دل سے دل نے آنکھون سے بپت ساری۔

بُت - مذکر - امیر سہ اسقدر مشتاق ہون زاہد خدا کے نور کا ؛ بُت بھی ہوا یا کبھی مین نے تو سنگِ طور کا۔

بُت - مذکر - مُکا - گھونسا۔

بُتام (**بوتام**) - مذکر - فقرہ - یہ بُتام اچھے نہین ہوتے۔

بتکدہ - مذکر - رشک سہ دلِ حریمِ صنم دشمنِ ایمان نکلا ؛ بتکدہ مشترکِ گبر و مسلمان نکلا۔

بتیا - مونث - فقرہ - خربوزے کی بتیا کیا خوشنما ہے۔

بَٹ[۱] - مونث - فقرہ - کسقدر موٹے موٹے بٹین پڑگئی ہین۔

بٹن - مذکر - بُتام۔

بٹیا - مونث - فقرہ - بانٹ کیا ہے ذراسی بٹیا ہے۔

بٹیر - مختلف فیہ - دلی مین بالتخصیص مونث ہے اور لکھنؤ مین مونث و مذکر دونون استعمال کرتے ہین۔

بجٹ - مذکر - فقرہ - آئندہ سال کا بجٹ بن رہا ہے۔

بجو - مذکر - ایک صحرائی جانور جو مُردے کو قبر سے نکالکر کھاتا ہے۔

بجوگ - مذکر - مسرور سہ نامہ بر آجتک نہین پلٹا ؛ اُسپہ کیا جانے کیا بجوگ پڑا۔

۱؎ بٹ ہر معنی مین مونث ہے۔ ۱۲

بُجھاؤ - مذکر - ناصر سے ابروِ قاتل سُجھا ہے زہرین
پوچھیے کیا ہو بُجھاو اس تیغ کا -

بُچ - مونث - ایک لکڑی کی جڑ ہے جو دوا در استعمال
کیجاتی ہے -

بچار - مذکر - مسرور سے اے برہمن ملیگا کب وہ
صنم ؛ اسمین کہتا ہے کیا بچار ترا -

بچاؤ - مذکر - اختر سے عیسے جسے سمجھے تھے وہ قاتل
ٹھہرا ؛ اب جی کا بچاؤ سخت مشکل ٹھہرا -

بچپن - مذکر - تسلیم سے ادائین ہین سادی تو
باتین ہین بھولی ؛ ستم ڈہا رہا ہے یہ بچپن تمہارا -

بچت - مونث - داغ سے کیا آپنے ترک اپنا
سنگار ؛ چلو صرف مین کچھ بچت ہو گئی -

بچہ - مذکر - امیر سے کتنا ہے سخت قلب رقیبِ
سیاہ رو ؛ نطفہ یہ شمر کا ہے کہ بچہ یزید کا -

بچھناک - مذکر - ایک درخت کی جڑ ہے جسکا
استعمال تذکیر کے ساتھہ ہے -

بچھو - مذکر - رشک سے وہی عارض جو زیر زلف
تھے اب بیت خط مین ؛ جہان تہا اژدہ سانپون کا
وہان بچھو نکلتے ہین -

بچھیا - مونث - گائے کا مادہ بچہ -

بچھنت - مونث - صبا سے سخت باتون کا تری
کیا دین جواب ؛ بحث ہوئی دو بدو اچھی نہین -

بحر - مونث - امیر سے آئیں اب کہان شعر مین کوئی
کامل ؛ رہی ہے تو اک بحر کامل رہی ہے -

بحر (دریا) - مذکر - نوازش سے دیکھکر عشاق کی چشم پُر آب
پانی پانی بحر اعظم ہو گیا -

بحران - مذکر - شعور سے آیا ہے وہ نگار مرا پوچھنے
مزاج ؛ بحران ہی مرے لئے راحت کا دن ہوا -

بحیرہ - مذکر - جھیل -

بخار (غبار) - مذکر - صبا سے بحث نالہ رہی مرغان چمن
سے کیا کیا ؛ اے صبا پر نہ بخارِ دلِ نالان نکلا -

بخار (بھاپ) - مذکر - سحر سے پیری مین بھی ہے باقی اس
عشق کی حرارت ؛ مانند شیر کسدن اٹھا بخار میرا -

بخت - مذکر - امیر سے آسیائے چشم لیلی نے
یہ پیسا دشت مین ؛ بخت مجنون سرمۂ چشم غزالان
ہو گیا -

بخرہ - مذکر - حصہ - زیادہ تر حصہ بخرہ بولتے ہین -

بخشش - مونث - ظفر سے ظفر روتا ہے جو اپنے
گناہون کی ندامت سے ؛ وہ ہے کیسا ہی عاصی
اسکی بخشش ہونے والی ہے -

بخل - مذکر - صبر سے ایک بوسہ بہی نہ عاشق کو
ملا ؛ بخل اتنا مہربان اچھا نہین -

بُخور - مذکر - ناصر ؎ ہمین ہے عشق جو اُس گیسوِ معنبر کا ؛ بُخور کرتے ہین ہر روز مشک و عنبر کا ۔

بَخیہ - مذکر - قلق ؎ خندۂ دندان نما کے عشق مین ایذا رسان ؛ مثلِ ناخن بخیۂ زخمِ جگر ہونے لگا ۔

بَدْ - مونث - دُنبل - فقرہ - ران مین بد نکلی ہے سخت تکلیف ہے ۔

بُدّہ - مذکر - فقرہ - کل بدہ تھا آج جمعرات ہے ۔

بَدر - مذکر - ناسخ ؎ جلوہ فرما بام پر وہ ماہ جب شب ہو گیا ؛ بدر ایسا گھٹ گیا دم مین کہ کوکب ہو گیا ۔

بَدْرَرَو - مونث - فقرہ - بدررو ہر روز صاف ہونی چاہیے ۔

بَددُعا - مونث - رند ؎ پڑ جائیگا کہین کسی عاشق کا کوسنا ؛ مرجاؤگے جوان اگر بددعا لگی ۔

بَدرَقہ - مذکر - فقرہ - اس دوا کا بدرقہ دودھ ہے ۔

بِدعت - مونث - انیس ؎ دینِ مُبین سے کفر کی بدعت جدا ہوئی ؛ ایمان کے راستے سے ضلالت جدا ہوئی ۔

بَدَل - مذکر - مسرور ؎ لبِ شیرین سے اُسنے دی گالی ؛ لینے بوسے کا یہ بدل پایا ۔

بَدن - مذکر - امیر ؎ حُسن کھلتا ہے حسینون کا جسے جتنی نگاہ ؛ جسقدر دیکھو اُبھرتا ہے بدن تصویر کا ۔

بِدرہ - مونث - اختر ؎ غیر نے یہ شگوفہ چھوڑا ہے ؛ میرے اُنکے جو بدرہ نہین ملتی ۔

بَدھیا - مونث - آختہ بیل - مثلاً بدھیا مری بلا سے آگرہ تو دیکھا ۔

بَدَل - مذکر - اختر ؎ تم وہ بادل ہوئے آشفتہ صفت ؛ بدل خود تمپہ ناز کرتا ہے ۔

بَر - مذکر - تلوار کی چوڑائی - رشک ؎ ہر کسی سے تیز ملتا میرے لاشہ کو کفن ؛ حیف چوڑا بر نہین سفاک کی تلوار کا ۔

بَر - مذکر - جانصاحب ؎ جنگلو کے خصم سا ہے نہین جانور اپنا ؛ جھبّاب جوڑا جو چاند کا ٹکڑا ہے بر اپنا ۔

بَر - مذکر - مونس ؎ لپٹی ہوئی تھی چُست زرہ جسم برسے دیو کے ؛ چار آئینہ بھی تنگ تھا بکتر سے دیو کے ۔

بَرآورد - مونث - فقرہ - ابھی دفتر سے برآورد نہین آئی ۔

بَرآمدہ - مذکر - فقرہ - بارش سے برامدہ گر پڑا ۔

بَرات - مونث - داغ ؎ ساتھ حورون کے ہے شہید ترا ؛ کیا عدم کو برات جاتی ہے ۔

بُرادہ - مذکر - نوازش ؎ صندلین رنگ یار کا ہون مریض الفیا ؛ ہو دوا مین برادہ صندل کا ۔

براءت - مونث - اختر سے جرم الفت تو ہو ثابت
ہم پر پکسطرح اس سے براءت ہوگی -

براق - مذکر - شعور سے وہ شہسوار رسالت وہ
شاہ عرش وقار ۔ براق جسکی سواری مین ناز کرتا تھا -

برآمد - مونث - فقرہ - یہ میری برآمد تسلیم سے
بنا کر نہین لکھا -

بربط - مذکر - ایک ساز ہے جسکو عود بھی کہتے ہین -

برت - مذکر - فقرہ - آج ہندؤن کا برت ہے -

روزہ

برت - مونث - حجامی - فقرہ - یہ گھر فلان حجام
کی برت مین ہے -

برتاو - مذکر - امیر سے ایسی سرکار بھلا کسکو خدا
دیتا ہے ۔ جو وہ برتاو کہ الفت کا مزا دیتا ہے -

برتن - مذکر - ہلال سے ساقی رنج روان کا بھی
نرالا ہے چلن ۔ ہر طرف چن دئیے ہین بادہ کشی
کے برتن -

برج - مذکر - عاشق سے نکلے جو میرے نالۂ سوزان
و اشک گرم ۔ برج فلک بھی گنبد حمام ہوگیا -

برج - مذکر - فقرہ - برج کرشن جی کے نام سے
مشہور ہوا -

برد - مونث - فقرہ - اچھی برد ملی -

برداشت - مونث - ناسخ سے لطف ترک
ہے خبر پر مین کیا کرون ۔ برداشت سا قیا نہین مجکو
خمار کی -

برزخ - مونث - مسرور سے دیکھکر رند لوٹے جاتے
ہین ۔ کیا ہی برزخ ہے شیخ صاحب کی -

برزن - مذکر - کوچہ - محلہ -

برس - مذکر - رند سے ابتک وہ ایک ایک
سے کرتے ہین تذکرہ ۔ ہر چند ترک عشق کو برسون
گزر گئے -

برسات - مونث - سحر سے وصل مین ایک بھی
برسات نہونے پائی ۔ کچھ بھی ساقی کی مدارات نہونے
پائی -

برش - مذکر - معجون کی قسم ایک مرکب دوا -

برش - مذکر - بالون کا ہوتا ہے اس سے کپڑا
وغیرہ صاف کرتے ہین -

برش - مونث - داغ سے چشم قاتل کو مگر سنگ
فسان ہے سرمہ ۔ اور بھی برش شمشیر نظر بڑھتی ہے

برشکال - مونث - تسلیم سے پیالے عیش کے
چھلکاتی برشکال آئی ۔ شراب خوارون کو کرتی ہوئی
نہال آئی -

برص - مذکر - سفید داغ - تذکیر کے ساتھ بولا جاتا
ہے - فرہنگ آصفیہ مین مونث لکھا ہے اسکی کوئی

وجہ خیال مین نہین آتی۔

بَرف - مونث - ناسخ ۵ ہوکے پانی جو برف بہتی ہے ؎ چشمہ و نہر مین وہ جاری ہے۔

بَرق - مونث - سالک ۵ کاش ہل جاے ہمین کوچۂ اغیار مین جا ؎ کہ جہان رہتے ہین وان برق گرا کرتی ہے۔

بُرقع - مذکر - دبیر ۵ بُرقع جو اٹھ گیا تہا رخِ آفتاب کا ؎ پردہ تہا فاش صبح ملمع نقاب کا۔

بَرَک - مذکر - وہ اُونی کپڑا جو اونٹ کے بالون سے تیار کیا جاتا ہے۔

بَرکت - مونث - سحر ۵ رنجون کی مُحرّم مین جو افزونی ہے ؎ اب شہر مین دیکھو برکت دُونی ہے۔

بَرگ - مذکر - صبا ۵ فصلِ گُل نے نہین مدت سے کرم فرمایا ؎ نعرہ زن باغ مین ہر برگِ خزان رہتا ہے۔

بریگ - مذکر - ریل کی وہ گاڑی جسمین مال روانہ ہوتا ہے - مذکر مستعمل ہے۔

بَرگد - مذکر - ایک مشہور درخت ہے۔

بَرَن - مذکر - ذات - قوم - بہا کا زبان ہے۔

برنج - مذکر - چاول -

برنج - مونث - شاخ - شعبہ -

بَروٹ - مونث - جانصاحب ۵ آرام ہو جو جہاڑنے والا کوئی ملے ؎ آنا دوا علاج سے بَروٹ نہ جائیگی۔

بُرودت - مونث - میر ۵ بُرودت بہت جسم مین آگئی ؎ مزاجی تھی گرمی سو ٹھہرا گئی۔

بُروز - مذکر - ظاہر ہونا - اُبھر آنا - تذکیر کے ساتھ مستعمل ہے۔

برَوگ - مذکر - مسرور ۵ کس سے جا کر کہون یہ رُوگ اپنا ؎ کوئی سُنتا نہین بروگ اپنا۔

بُرہان - مونث - نیر ۵ کہون اک شعر مین ہجری و مسیحی تاریخ ؎ یہی برہان نیر اپنے تبحر کی ہے

بَرَّ - مونث - شعور ۵ کب ہے پابندی کسی اسلوب کی ؎ ہے کلام اپنا کہ بَرّ مجذوب کی۔

بَڑ - مذکر - برگد -

بڑباگڑ - مذکر - جھینگا در کی ایک بڑی قسم - تذکیر کے ساتہ مستعمل ہے۔

بُڑہابس - مونث - جانصاحب ۵ شب و روز دیگر انیا ڈھونڈہتی ہے ؎ بڑہاپے مین انا کو بُڑہبس لگی ہے۔

بَڑہل - مذکر - بڑہل کہٹ مٹھے ہوتے ہین۔

بُزہ - مونث - بکری -

بزرگداشت - مونث - داغ سے شیخ صاحب
جو میکدے میں گئے ؛ خوب انکی بزرگداشت ہوئی۔

بزم - مونث - سحر سے گوش گل کان بنے سنکے
غزل حضرت کی ؛ ایسی رنگین کہاں بزم طرب
ہوتی ہے۔

بزن - مذکر - جنگی فوج کا حصہ -

بس - مذکر - میرانیس سے حکم خدا میں بس ہے
نہ ماں کا نہ باپ کا ؛ پہنو گلے میں طوق یہ حصہ ہے
آپ کا -

بس - مذکر - شوق سے اپنے ہمراہ مجکو بھی کہو یا
عاشقی کرکے خوب بس بو یا -

بساط - مونث - برق سے کوہ گراں اٹھاتے ہے جیونٹی
ہیں الفت میں کاہ نے ؛ سچ ہے کہ کیا بساط بھلا
کوہکن کی ہے -

بساط - مونث - تسلیم سے شوق شطرنج کا نہ
کچھ پوچھو ؛ رات دن واں بساط بچھی ہے -

بساہند - مونث - فقرہ - گوشت کی بساہند
آتی ہے -

بساوٹ - مونث - اختر سے ہو گئی خوشبو
یہ میسر نہ کبھی پھولوں کو ؛ تیری پوشاک میں جو
پہنے بساوٹ دیکھی -

بستار - مذکر - انشا سے کروں بستار کیا اپنی
دوگانہ کی رکھائی کا ؛ دماغ آکر انہیں میں گھس رہا
ساری خدائی کا -

بستان - مذکر - جرات سے یاں اس گلی سا
کب کوئی بستان ہے دوسرا ؛ ہاں کچھ جو ہے تو
روضۂ رضوان ہے دوسرا -

بستر - مذکر - سالک سے واہ کس شان سے
سالک کو نکالا تم نے ؛ خوش رہو ہم بھی لیے جاتے
ہیں بستر اپنا -

بستہ - مذکر - فقرہ - ایک دو شل کیا بستے
کا بستہ غائب ہو گیا -

بسر - مونث - تسلیم سے ایک دو بوسے لب یار
کے ملجاتے ہیں ؛ اسی تنخواہ پر اب اپنی بسر ہوتی ہے

بسط - مذکر - وسعت - پھیلاؤ - تذکیر کے ساتھ
استعمال ہے -

بسکٹ - مذکر - فقرہ - ایسے بسکٹ ولایت
سے آتے ہیں -

بسم اللہ - مونث - سالک سے جو قصہ کا ترے
انجام ہے قیس ؛ وہ بسم اللہ ہے یاں داستاں کی -

بسنت[1] - مختلف فیہ - اختر سے دھوم سے اس

[1] یہ اختلاف دلی لکھنؤ کا ہے۔ دلی میں مونث بولتے ہیں اور لکھنؤ میں مذکر۔

سال آیا ہے بسنت پہ سارے عالم نے منایا ہے
بسنت ۔ داغ ؎ صبا یہ مژدہ شادی چمن مین لائی
ہے ٭ بہار گائین عنادل بسنت آئی ہے ۔

بشارت ۔ مونث ۔ میر ؎ مین بھیگی ہین
اُسکی سبزۂ خط کی ہدایت ہے ٭ مسیح و خضر کو پہونچے
بشارت زہر کھانے کی ۔

بشاشت ۔ مونث ۔ انیس ؎ دم ہونٹھون پہ
آئے تو شجاعت نہین جاتی ٭ مرنے پہ بھی چہرے
کی بشاشت نہین جاتی ۔

بشر ۔ مذکر ۔ برق ؎ زندہ ہین تجھسے نام مسیح
و کلیم کے ٭ دیکھا نہین بشر کوئی اس بول چال کا ۔

بشرہ ۔ مذکر ۔ ناصر ؎ نامہ بر کوئی مژدہ لایا ہے ٭
اُسکا بشرہ گواہی دیتا ہے ۔

بشریت ۔ مونث ۔ اختر ؎ شعر کے فن سے
ہین ماہر اختر ٭ ہو جو لغزش بشریت ہو گی ۔

بصارت ۔ مونث ۔ رند ؎ اب آئے ہو
صورت دکھانے مجھے ٭ بصارت جب آنکھون کی
زائل ہوئی ۔

بصیرت ۔ مونث ۔ تسلیم ؎ چار سو جلوہ
ہے اُسکا لیکن ٭ دیکھتے ہم جو بصیرت ہوتی ۔

بضاعت ۔ مونث ۔ انیس ؎ مضمون بکا

ہوئے گھٹ گئی طاقت میری ٭ لوٹ لی نانا کی اُمت
نے بضاعت میری ۔

بط ۔ مونث ۔ صبا ؎ پئے گزک جو ہوا گرم یار ساقی
پر ٭ کباب آتش مے سے بط شراب ہوئی ۔

بطلان ۔ مذکر ۔ فقرہ ۔ واقعات کا بطلان
نہین ہوسکتا ۔

بطن ۔ مذکر ۔ فقرہ ۔ شہریار نور جہان کے
بطن سے تھا ۔

بطون ۔ مذکر ۔ گلزار نسیم ؎ ظاہر کیا بطون
اپنا ٭ طالع سے لیا شگون اپنا ۔

بعث و نشر ۔ مذکر مستعمل ہے ۔

بعد ۔ مذکر ۔ سالک ؎ راہ گم کردہ ہون پہلون
جتنا ٭ بعد ہوتا ہے مجھے منزل کا ۔

بغاوت ۔ مونث ۔ داغ ؎ آنسوون نے
ڈبو دیا دل کو ٭ فوج نے شاہ سے بغاوت کی ۔

بغچہ ۔ }
بقچہ ۔ } مذکر ۔ صبا ؎ جامۂ یار کی پائی نہ صبا
نے خوشبو ٭ بقچہ غنچہ و گل باغ مین
کھولا باندھا ۔

بغض ۔ مذکر ۔ تسلیم ؎ دوستی کر کے بھی تو
دیکھ چکے ٭ بغض جاتا نہین ہے دشمن کا ۔

بغل ۔ مونث ۔ اسیر ؎ جنت نصیب ہم سا

گنہگار کون ہے ؛ آغوشِ حور ہے بغل اپنے مزار کی -

بغل - مونث - فقرہ - درزی نے بغلین تنگ کر دین -

بغل گند - مونث - بغل کی بو -

بغیا - مونث - باغ کی تصغیر - چھوٹا باغ -

بفا - مونث - سر مین مثل بھوسی کے جو خشکی ہو جاتی ہے - مونث مستعمل ہے -

بقا - مونث - صبا سه موسم عیش کو دنیا مین نہین کچہ وقفہ ؛ کم ہے یان برق کی چشمک سے بقا ساون کی -

بقایا - مونث - فقرہ - خشک سالی سے موضع مین بقایا بہت رہگئی -

بقرعید - مونث - فقرہ - ابکے بقرعید جمعہ کے دن ہوئی -

بقعہ - مذکر - نیرسه دو کربلا مین مجکو جگہ ایک قبر کی ؛ جو نور کا مقام ہے بقعہ ہے نور کا -

بقیہ - مذکر - نیرسه لیگئے کو بکن وقیس تبرک کیطرح ؛ کچہ بقیہ جو رہا تہا مری رسوائی کا -

بک - مونث - اخترسه تم اپنی کہو جناب ناصح ؛ کیا کم ہے جنون سے بک تمہاری -

بک - مونث - کلپ دار باریک کپڑا - تانیث

کے ساتہہ مستعمل ہے -

بکا - مونث - مونس سه سر سینے سے لپٹا کے جو زینب نے بکا کی ؛ بیہوش ہوئین سب یہ جانا کہ قضا کی -

بکائن - مذکر - ایک درخت ہے جسکے پہل کڑوے ہوتے ہین -

بکتر - مذکر - دبیرسه ڈوبی جو خود مین تو مہ نو گہن مین تہا ؛ کی جب کڑی زرہ تہی نہ بکتر بدن مین تہا -

بکٹ - مذکر - پہرا -

بکر - مذکر - دوشیزگی - تذکیر کے ساتہہ مستعمل ہے

بکس - مذکر - صندوق -

بکواس - مونث - ظفرسه مضمون یہ آگیا تہا خموشی کا اپنے ہاتہہ ؛ یارون نے کی جو آن کے بکواس کہو دیا -

بکھان - مذکر - تسلیم سه غیر کا تمنے جو بکھان کیا ؛ مینے کچہ اور ہی گمان کیا -

بگاڑ - مذکر - ذوق سه ہاے سمجھاتا ہون کیون اُس سے کیا مینے بگاڑ - کہ جواب پہرتا ہون اس طرح سے بیتاب بنا -

بگل - مذکر - فقرہ - اُسطرف دہاوے کا بگل ہوگیا -

بگھار - مذکر - فقرہ - دال بدمزہ ہے بگھار نہیں لگا۔
بلؔ - مذکر - سحر سہ قد راست کو خوب سیدھا کیا۔ اگر زلف کا بل نکلتا نہیں۔
بل - مذکر - صبر سہ کون پہنے گا ایسی تنگ قبا۔ آستین ہے کہ بل ہے چنبٹی کا۔
بل - مذکر - اختر سہ کپڑے ہر روز لیے جاتے ہین بل ہو کانون سے چلے آتے ہین۔
بلا - مونث - صبا سہ رخ یار پر جب چھٹی زلف یار ٭ بلا اے صبا ہمپہ نازل ہوی۔
بلاغت - مونث - انیس سہ نمک خوان تکلم ہے فصاحت میری ٭ ناطقے بند ہین سن سن کے بلاغت میری۔
بلاق - مذکر - قدر سہ اسقدر چھوٹا ہے یہ زیور کی کچھ حاجت نہین ٭ ہے دہن گویا بلاق اسے یار تیری ناک کا۔
بلاو - مذکر - تسلیم سہ یہ بھی قدرت کا اک تماشا ہے ٭ اپنے بچے بلاو کہتا ہے۔
بلاول - مونث - ایک راگنی ہے۔
بلبل - مختلف فیہ - امیر سہ لی کار وان گل نے خزان مین عدم کی راہ ٭ بلبل پھڑک پھڑک کے گلستان مین رہ گئے۔ صبا سہ اے صبا باغ مین تم نالۂ موزون نکرو ٭ رشک سے بلبل بے برگ و نوا جلتی ہے۔
بلتوڑ - مذکر - صبر سہ شکر ہے منہ نہ دیکھا نشتر کا ٭ خود ہی بل توڑ آج ٹوٹ گیا۔
بلچک - مونث - نوازش سہ دل سنبھل سکتا نہین اسکے اشارے دیکھکر ٭ جنبش ابرو کو بلچک جانئے تلوار کی
بلدہ - مذکر - شہر - جیسے بلدۂ حیدرآباد چمن ہو رہا ہے۔
بلغم - مذکر - جانصاحب سہ خشک کھانسی نہین رہی ہنوا ٭ اب تو بلغم بھی کچھ کچھ آتا ہے۔
بلم - مذکر - اختر (شاہ اودہ) سہ آنکھ کے ڈوروں نے پلکون مین دکھایا لطف اور ٭ برچھیون مین حسن کا بلم نظر آنے لگا۔
بلور - مذکر - شعور سہ عکس لب لعل جب پڑا آئینہ بلور عقیق ہو گیا ہے۔
بلوط - مذکر - تسلیم سہ لشکر جنون کا جان کے بھاگے وہ رات کو ٭ چارون طرف بلوط جو دیکھے کھڑے ہوے۔
بلوغ - مذکر - جوانی پر پہونچنا - تذکیر کے ساتھ مستعمل ہے

سلہ بل ہر معنی مین مذکر ہے - ۱۲

بلون بلون - مونث - صبر سے
الله ره کیا بُری گھڑی تھی ۞ ہر سمت بلون بلون پڑی تھی -

بلوہ - مذکر - مصحفی سے
دو پہول کوئی رکھکر گزرا تہا یہان سے کل ۞ تربت پہ مری بلوہ مرغانِ چمن کا تہا -

بلی لوٹن - مذکر - جانصاحب سے
بلیان لوٹتی پہرتی ہین تماشا کیا ہے ۞ بلی لوٹن تو نہین سر مین لگایا باجی -

بم - مونث - تسلیم سے
اُسطرف گاڑی کی بم ٹوٹ گئی ۞ راس گہوڑے کی ادہر چہوٹ گئی -

بم - مونث - اختر سے
اُنپہ کثرت سے جو دل آتے ہین ۞ کہتے ہین کیا کوئی بم پہوٹی ہے -

بمبخ - مونث - داغ سے
دیکھو تو محتسب کا ہوا ہے نزول کیا ۞ کیون میکدے مین آج ہے بمبخ مچی ہوی -

بن - مذکر - نیر سے
ہر طرف تہا غضب کا سناٹا ۞ بن پڑا سائین سائین کرتا تہا -

بُن - مذکر - تہوہ - منظر سے
رقیب روسیہ کو بن پلایا ۞ مجھے بن آگ کے تونے جلایا -

بنا - مونث - انیس سے
کیا بات اُس ولی کے قدم کے ثبات کی ۞ قائم بنا انہین سے ہے صوم وصلواۃ کی -

بنات النعش - مونث - غالب سے
تہین بنات النعش گردون دنکو پردے مین نہان ۞ شب کو انکے جی مین کیا آئی کہ عُریان ہوگئین -

بناگوش[1] - مونث - تسلیم سے
تونے جس روز سے بالا پہنا ۞ ہوش اُڑاتی ہے بناگوش تری -

بناؤ - مذکر - اختر سے
بناؤ حُسن کا کیا کیا شبِ وصال نہ تہا ۞ سحر ہوی تو وہ جوبن نہ تہا جمال نہ تہا

بناوٹ - مونث - مومن سے
یون الگ رہنے مین عاشق سے لگاوٹ کب تہی ۞ روز بیوجہ بگڑنے مین بناوٹ کب تہی -

بُناوٹ - مونث - فقرہ - اس کپڑے کی بُناوٹ اچھی ہے -

بناؤ چناؤ - مذکر - اختر سے
وہی ہو تم کہ سنورنے سے جی چُراتے تھے ۞ تمہین بناؤ چناؤ اس قدر کب آتے تھے -

بنت - مونث - نیر سے
نکل دل سے دل مین تری محرم نکل گئی ۞ چٹکی سے اسے پر بہی بنت

---

[1] میر نے ایک جگہ بناگوش کو مذکر باندہا ہے سے "جب بناگوش اُس نے دکہلایا ۞ صبح کا سا سمان نظر آیا" - مگر اب بالاتفاق مونث ہے -

انگیا کی مل گئی۔

بنت العنب - مونث - مسرور سہ دُہائی ہے پیر مغان کی دہائی ؛ کہ اب تک نہ بنت العنب ہاتھ آئی۔

بنجر - مونث - شور زمین۔

بنچ - مونث - صریر سہ سامنے ورکے اک پڑی ہے بنچ ؛ خوشنما ہے بہت بڑی ہے بنچ۔

بند - مذکر - امیر سہ کپڑے سے خوشبو سے نہ پھولوں کی بسے رہتے تھے ؛ بند انگیا کے نہ یوں چست کسے رہتے تھے۔

بند (دریا) - مذکر - نیر سہ تر دامنی سے اٹھتی ہیں موجیں گناہ کی ؛ دریا کا پاٹ بند ہے میرے حساب کا۔

بند (جوڑ) - مذکر - وزیر سہ وصل ہوا جب ہی شمشیر سے ؛ بند سے بند اپنا جدا ہو گیا۔

بندال - مذکر - ایک پھل ہے۔

بندر - مذکر - جانصاحب سہ جب چھوٹ گیا کاٹا ہلے ہین کئی کو ؛ گھر والے نے گھر سے مرے بندر نہ نکالا۔

بندریا - مونث - جانصاحب سہ یہ کیوں آنچل (ایک گہناس) اپنا جھٹکتی ہو باجی ؛ لپٹ کر بندریا کہیں چھوٹتی ہے۔

بندش - مونث - سحر سہ پائیچوں کا کبھی یہ نہ در کسی دور میں تھا ؛ بندش ایسی نہ تھی جوڑے کی جواب ہوتی ہے۔

بندولبست - مذکر - دبیر سہ دیکھے ہیں بندوبست کہیں یہ لڑائی کے ؛ آخر بہن کے بال کھلے غم میں بہائی کے۔

بندوق - مونث - امیر سہ کہلاتی ہے لگا کر گولیاں کیا پھول زخموں کے ؛ تری بندوق قاتل خوب گلچھرے اُڑاتی ہے۔

بندہن - مذکر - میر سہ گل کے بندہن ہوئے ہین ڈھیلے سب ؛ پاکے رہنے لگے ہین گیلے سب

بندہنوار - مذکر - شور سہ مژہ نے آنسوؤں کا تار باندہا ؛ در الفت پہ بندہنوار باندہا۔

بندہیج - مذکر - جانصاحب سہ کروں بند کیوں غیر کا آنا جانا ؛ مجھے تو یہ بندہیج بہانا نہیں ہے

بنڈل - مذکر - تسلیم سہ صرف کیا پوچھتے ہو کاغذ کا ؛ روز دس بیس بنڈل آتے ہیں۔

بنسلوچن - مذکر - جانصاحب سہ اے بی کسنے تمہیں بتایا ہے ؛ بنسلوچن بھی گرم ہوتا ہے؟

بنفشہ - مذکر - تسلیم سہ ایک دو دن زور تر لے کار رہا ؛ جب بنفشہ پی لیا جاتا رہا۔

بَنک - مذکر۔ صریر سے جمع کرتے ہین جسر تن دل مین ٭ بنک بھنے بنیا نکالا ہے -

بَنگ - مونث۔ ظلفر سے نہ توپی بنگ کبھی اور نہ بیہوش بنے ٭ سبزہ رنگون کی نگاہون سے ہی بیہوش بنے -

بَنگاہ - مونث - سودا سے چھینے ہے غم عشق شکیبائی و آرام ٭ اسے دل یہ پڑی کٹنی ہے بنگاہ کسو کی ٭

بنوٹ - مونث - اختر سے اسمین محنت بہت اٹھائی ہے ٭ مدتون مین بنوٹ آئی ہے -

بُنیاد - مونث - امیر سے ہوائے عشق سر مین دلمین سنج دیاس کا طوفان ٭ بھلا بنیاد کیا ہے ایک مشت خاک آدم کی -

بَنیان - مذکر - صریر سے چست مین خوشنما ہن ہلکے ہین ٭ خوب بنیان اب یہ نکلے ہین -

بُو - مونث - سالک سے آئی صبا کے ساتھ جو بوئے زلف یار کی ٭ کیا کیا نہ بن پڑی دل امیدوار کی -

بَو - مونث - جانصاحب سے ادا مین ادا یون نکالو دوگانہ ٭ کہ بیلون مین جس طرح بَو پھوٹتی ہے -

بَواسیر - مونث - ایک مشہور بیماری ہے -

بوباس - مونث - انشا سے بوباس نکلتی ہے کچھ شعر مین انشا کے ٭ جامی کی نظامی کی سعدی کی سحابی کی -

بُوتات - مونث - جانصاحب سے اس گھر سے تھا ہمارا ہمیشہ کا لین دین ٭ اب کیا ہوا جو سیٹھ نے بوتات بند کی -

بُوتل - مونث - ناسخ سے سوجھی یہ مجکو نشہ مے کے ترنگ مین ٭ قاضی کے سر سے توڑ دیے بوتل شراب کی -

بُوتہ - مذکر - داغ سے خدا کے فضل سے گردن بڑا کر ٭ بنا ہے مدعی بوتہ شتر کا -

بُوتیمار - مذکر - تسلیم سے دیکھنا کس ادا سے بوتیمار ٭ مچھلیون کا شکار کرتا ہے -

بُوٹ (جوتا) - مذکر - داغ سے بر مین ملبوس شان وشوکت کا ٭ پاون مین بوٹ ہے ولایت کا -

بُوٹ (چنے) - مذکر - منتظر سے نوکرون مین جو بوٹ رکھے ہین ٭ دیکھنا سستے ہین کہ مہنگے ہین -

بُوٹ (کیڑا) - مذکر - داغ سے یار پر دل حسد کا یون آیا ٭ شمع پر جیسے بوٹ آتا ہے -

بُوجھ - مونث - ناصر سے کیا طلسم جہان کسی پہ کھلے

بوجھ مشکل ہے اس پہیلی کی۔

بوجھ - مذکر۔ امیر۔ اللہ رے اُس گل کی کلائی کی نزاکت ؏ بل کھا گئی جب بوجھ پڑا رنگ حنا کا۔

بوچھار - مونث۔ انیس۔ دم بھر میں صفیں صاف تھیں بیداد گرون کی ؏ تھی منہ کیطرح خاک پہ بوچھار سرون کی۔

بود - مونث۔ ناسخ۔ بے مقولہ ملاحدہ کا یہی ؏ بے مدبر ہے بود عالم کی۔

بود و باش - مونث۔ مومن۔ کی ہمنے بہت تلاش اسکی ؏ پر پائی نہ بود و باش اسکی۔

بور - مذکر۔ یہاں کا زبان ہے فصحاے اُردو مور کہتے ہین۔

بوستان - مذکر۔ امیر۔ منعم کہاں ہے فرصت اکدم کی ہے یہ ہستی ؏ شداد کی طرح سے کیون بوستان بنایا۔

بوستان - مونث۔ کتاب۔ کا نام ہے۔

بوس و کنار - مذکر۔ مسرور۔ ہمسم لعل گلعذار رہتا ہے ؏ روز بوس و کنار رہتا ہے۔

بوسہ - مذکر۔ امیر۔ خوش ہون کہ ترے کوچہ کی مین خاک ہوا ہون ؏ بے مانگے ملا کرتا ہے بوسہ کفِ پا کا۔

بوغبند - مذکر۔ رنگین۔ اے دوا اطلس کی زنگاری نہالی کیا ہوی ؏ وہ نہین ملتی ہے سب مین سنے ٹٹولا بوغبند۔

بوق - مونث۔ کرنا۔ بگل۔ تانیث کے ساتھ آتا ہے۔

بول - مذکر۔ شوق۔ عشق اک روز رنگ لائیگا ؏ یہ بڑا بول پیش آئیگا۔

بول چال - مونث۔ تسلیم۔ ہاے کیا بول چال پیاری ہے ؏ تیغ ہے تیر ہے کٹاری ہے۔

بوم - مذکر۔ بحر۔ وہ کون لوگ ہین جنپر ہما ہے سایہ افگن ؏ یہان تو بوم بھی بالاے سر نہین آتا

بوند - مونث۔ انیس۔ ہے ہے لہو بھری ہوی زلفین لٹکتی ہین ؏ ہے ہے رگون سے خون کی بوندین ٹپکتی ہین۔

بوبام - مذکر۔ مرتبان کی قطع کا ایک ظرف ہے۔

بہہ - مذکر۔ ناک کان اور موئی کا سوراخ مذکر مستعمل ہے۔

بہا - مونث۔ لوازش۔ بڑھتی جاتی ہے لب لعلین کی قدر ؏ گھٹتی جاتی ہے بہا یاقوت کی۔

بھاپ - مونث۔ دبیر۔ پڑتی ہے دھوپ

تھری کی لُو تیز چلتی ہے ؛ اور گرم گرم بھاپ زمین
سے نکلتی ہے۔

بھات ۔ مذکر۔ خشکہ۔ بھاکا زبان ہے۔

بَہار ۔ مونث۔ ناسخ سے جنون پسند مجھے چھاؤن
ہے ببولون کی ؛ عجب بہار ہے اِن زرد زرد
پھولون کی۔

بَہار ۔ مونث۔ صبر سے بلبلون مین ملار اُڑتی
راگنی
ہے ؛ فصلِ گل ہے بہار اُڑتی ہے۔

بھارجا ۔ مونث۔ موسیقی مین جسطرح راگ کی
جورو راگنی ہے اُسی طرح پُتر کی جورو بھارجا ہے۔

بھاڑ ۔ مذکر۔ اسیر سے چنے کیطرح سے بھُنتے ہین
دشمنانِ علی ؛ لگی ہے آگ مزارون مین بھاڑ جلتے
ہین۔

بھاشا ‏| مونث۔ ہندی زبان ہے برج
بھاکا ۔| کی بولی۔

بھاگ ۔ مذکر۔ میر سے آنکھ ہر ایک کی دوڑ رہے
ہے کفک پر تیرے ؛ پاؤن سے لگ کے ترسے
منہدی کو کچھ بھاگ لگے۔

بِہاگ ۔ مذکر۔ اختر (شاہ اودہ) جسوقت
بہاگ وہ بجایا ؛ زہرہ کو بھی چرخ پر غش آیا۔

بھاگا بھاگ ۔ مونث۔ تسلیم سے فوجِ دشمن
پر برستی آگ تھی ؛ ہر طرف لشکر مین بھاگا بھاگ تھی۔

بھاگڑ ۔ مونث۔ اسیر سے پیری کی اگر فوج اسیر
آئی ہے نزدیک ؛ دل مُردہ ہے بھاگڑ صفِ دندان
مین پڑی ہے۔

بھال ۔ مونث۔ انیس سے چھوٹے تو ہین
کیا مُنہ سے بڑی بات نکالین ؛ ان سینون پہ کھدتے
کوئی سو نیزونکی بھالین۔

بھالو ۔ مذکر۔ داغ سے اسطرح دشمن بدخو آیا ؛
مین یہ سمجھا کوئی بھالو آیا۔

بَہانہ ۔ مذکر۔ اسیر سے بہانہ جو ہے خدائے غفور
کی رحمت ؛ بہے جو نزع مین آنسو اُسے بہانہ ہوا۔

بھاو ۔ مذکر۔ مسرور سے دل کو تسخیر کیا بزم مین
گا گیا ایسا ؛ لے لیا مول ہمین بھاو بتایا ایسا۔

بھاو ۔ مذکر۔ ظفر سے بکتا ہے ایک بوسے پہ
نرخ
خوبان کے ہاتھ دل ؛ اس جنس کا بھی اب تو یہی
بھاو پڑ گیا۔

بَہاو ۔ مذکر۔ خفرہ۔ نربدا کا بہاو جنوب سے
شمال کیطرف ہے۔

بھبک ۔ مونث۔ تسلیم سے یہ کیونکر کہون
پی نہین تو نے واعظ ؛ کہ مُنہ سے تو مے کی بھبک آ
رہی ہے۔

بھبوت - مذکر - اختر (شاہ اودہ) اس
بادیہ گرد کا یہ نقشا ۔۔ منہ پر تھا بھبوت موتیون کا -

بہبود - مونث - داغ سے لڑائی ہے یارون
سے بے سود تیری ۔۔ جو بہبود اپنی وہ بہبود تیری -

بھبھاس - مذکر - ایک راگ ہے -

بھبھڑ - مونث - مسرور سے شیخ جی کیا آئے
آیا زلزلہ ۔۔ محفل رندان مین بھبھڑ مچگئی -

بہتات - مونث - جانصاحب سے کہو تو
ہوئی آج کیا بات ایسی ۔۔ نہ تھی ناز غمزے کی بہتات
ایسی -

بہتان - مذکر - آتش سے شب فرقت مین
کافر ہون جو میری آنکھ جھپکی ہو ۔۔ عبث بہتان غش
نے اُسکے مجھپر خواب کا جوڑا -

بھٹ - مذکر - وہ غار جسمین بھیڑیے اور
گیدڑ وغیرہ رہتے ہین -

بھٹکاو - مذکر - ظفر سے جو کعبہ مین ہے شیخ
وہی بتکدہ مین ہے ۔۔ ناحق کا تیرے دل مین یہ
بھٹکاو پڑ گیا ہے

بھٹکٹیا - مونث - انشا سے بھر گئی مُلِش و
پر سے ہر کیاری ۔۔ بھٹکٹیا سی لگ گئی ساری -

بہجت - مونث - خوشی -

بھجن - مذکر - صریر سے وہ بھجن سب کا دل
لبھاتے ہین ۔۔ مندرون مین جو گائے جاتے ہین -

بھجیا - مونث - ساگ - ترکاری -

بہدانہ - مذکر - ایک دوا ہے - تذکیر کے
ساتھ بولا جاتا ہے -

بھدرک - مونث - سلیقہ شعور کے معنی
مین مستعمل ہے - میر سے کیا کہون مرنج تھی
نہ ادرک تھی + اس مچھندر مین کچھ بھی
بھدرک تھی -

بہرام - مذکر - تسلیم سے اس شان سے
میدان مین وہ آتا ہے ۔۔ بہرام فلک دیکھ کے
تھراتا ہے -

بھراو - مذکر - فقرہ - زمین ناہموار تھی بھراو
پڑ رہا ہے -

بھرت - مونث - ایک مرکب دھات -

بھرکس - مذکر - شعور سے فقرہ مرا جو یار کی
محفل مین چل گیا ۔۔ اتنا پٹا کہ غیر کا بھرکس نکلگیا -

بھرم - مذکر - ظفر سے بولتے جو ہم نہین منہ سے
کچھ اسمین بھید ہے ۔۔ بولنا اچھا نہین سارا بھرم
کھل جائے گا -

بھرمار - مونث - اختر سے آج مجھپر تھی عنایات

یار کی ؛ گالیون کی خوب ہی بھرمار کی ۔

بھرن ۔ مونث ۔ تسلیم سے نکلے جاتے ہین یہ دن بارش کے ؛ کاش اب کوئی بھرن پڑ جاتی ۔

بہروپ ۔ مذکر ۔ صبا سے عاشق کبھی بنتی ہے کبھی بنتی ہے معشوق ؛ بہروپ ہر اک رنگ مین لاتی ہے نیا خاک ۔

بہرہ ۔ مذکر ۔ ناصر سے کیسی فرفر چھانٹتا ہے بیٹھکر باتین رقیب ؛ کان مین کیا کہدیا تجھنے کہ بہرہ کھلگیا ۔

بھڑ ۔ مونث ۔ سودا سے بندے کے حال کی تو ناصح کو کیا خبر ہے ؛ پہر سوتی بھڑ یہ کسنے میرے لیے جگائی ۔

بھڑاس ۔ مونث ۔ اختر سے جو روسنے سے نہ مجھے روکتے تو اچھا تھا ؛ بھڑاس دل کی مرے جان کچھ نکلجاتی

بھڑک[1] ۔ مونث ۔ بحر سے شعلہ حسن مین ایسی نہ بھڑک تھی آگے ؛ رانون کی مچھلیون مین کب یہ بھڑک تھی آگے ۔

بھُس ۔ مذکر ۔ داغ سے بہکی بہکی ہین جو ساری باتین ؛ آج کیا غیر نے بھُس کھایا ہے ۔

بہشت[2] ۔ مذکر ۔ برق سے اگر تجھکو نہ دیکھینگے جلین گے تیرے کوچے مین ؛ جہنم ہمکو فرقت مین بہشت جاودان ہوگا ۔

بہک ۔ مونث ۔ اختر سے بادۂ الفت پیے مدت ہوئی ؛ تیرے مستون کی بہک جاتی نہین ۔

بھکراہند ۔ مونث ۔ فقرہ ۔ سیل کی وجہ سے گیہوون مین بھکراہند آنے لگی ۔

بھگت ۔ مونث ۔ رشک سے اُس بُت نے اپنے گھر سے نکلوائے اپنے دوست ؛ بیت الصنم مین برہمنون کی بھگت ہوئی ۔

بھگدڑ ۔ مونث ۔ تسلیم سے جمع تھے اغیار بھی مقتل مین آج ؛ میان سے جب لی تو بھگدڑ پڑگئی

بھگل ۔ مذکر ۔ وضع قطع ۔ فقرہ ۔ یہ تمنے کیا بھگل بنا رکھا ہے ۔ اس جگہ بھگت بھی بولتے ہین ۔

بہل ۔ مونث ۔ بیلون کی ایک گاڑی جس کو بہلی بھی کہتے ہین ۔

بہلاؤ ۔ مذکر ۔ فقرہ ۔ عورتین مردون کے دل کا بہلاوہ ہین ۔ اسی جگہ بہلاوا بھی کہتے ہین ۔

بھلاوان ۔ مذکر ۔ جانصاحب سے آپ کا مُنہ آج کیون پھولا ہوا ہے خیر ہے ؛ مکھیون نے کاٹ کھایا یا بھلاوان مل لیا ۔

بھنک ۔ مونث ۔ اختر سے اور کچھ وجہ صبا کو

---

[1] بھڑک بمعنی مین مونث ہے ۔ ۱۲ [2] بہشت کو بعض لوگ مختلف فیہ کہتے ہین مگر تانیث کی کوئی سند نہین ملتی جناب داغ کا شعر ہے ۔ رہی چاہتا ہے جنکو وہ یار ہے نصیب ہو ؛ کیا بہشت جھکو تمنا ہی اور ہے ۔ اس سے ثابت ہے کہ دہلی مین بھی مذکر ہی مستعمل ہے ۔ ۱۲

نہین اترانے کی ؎ کچہ بھنک پاگئی گلشن مین ترے
آنے کی ۔

بھنکار ۔ مونث ۔ مکھیون کا کثرت سے جمع
ہونا ۔ بھنکنا ۔

بھنگ ۔ مونث ۔ جانصاحب ؎ لپٹا پڑتا
ہے مرُدوے ہٹ بھی ؎ آج کیا تونے بھنگ
کھائی ہے ۔

بھنگراج ۔ مذکر ۔ ایک سیاہ پرند خوش
آواز ہوتا ہے ۔

بھنور ۔ مذکر ۔ انیس ؎ ہر سنگریزہ نور سے
دُرِ خوش آب تھا ؎ لہرین جو تھین کرن تو بھنور
آفتاب تھا ۔

بھبو ۔ مونث ۔ گھونگھٹ کا چراغدان ۔ تانیث
کے ساتہ استعمال ہے ۔

بھوبھل ۔ مونث ۔ شعور ؎ قبرِ عاشق پہ
وہ ٹھہرتے کیا ؎ خاک کا ڈھیر تھا کہ بھوبھل تھی ۔

بھوت ۔ مذکر ۔ مسرور ؎ اے پری کوش
ترا غصہ ہے بلا ؎ سر سے یہ بھوت اُترتا ہی نہین ۔

بھوج پتر ۔ مذکر ۔ ایک درخت کی چھال ۔
تذکیر کے ساتہ استعمال ہے ۔

بھوجن ۔ مذکر ۔ کھانا ۔ بھاکا زبان ہے ۔

بھور (صبح) ۔ مونث ۔ مسرور ؎ کافی نہین نظارے
کو بھی رات وصل کی ؎ رُخ سے جہان نقاب اٹھی
بھور ہوگئی ۔

بھور (فائدہ) ۔ مختلف فیہ ۔ صبا ؎ سحرِ وصل کی
مانگون جو دعا ؎ بھور کردے شب ہجران میرا ۔
ناسخ کہتے ہین ع ۔ صبح ہوتے ہوتے اپنی بھور
ہے ۔ مگر ان معنون مین تذکیر کو ترجیح ہے ۔

بھوڑ ۔ مونث ۔ ریتلی زمین ۔

بھوک ۔ مونث ۔ نیر ؎ اس سال بھی
مانگتی ہے اچھا کھانا ؎ ہے قحط مین بھی پیٹ بھری
بھوک اپنی ۔

بھوگ ۔ مذکر ۔ کھانا ۔ ہندو بولتے ہین ۔

بھوگ ۔ مذکر ۔ گالی ۔ جانصاحب ؎ مردوے
چھیڑ رہے تھے جو دوگانہ تمکو ؎ بھوگ دو چار
الفتون کو سنائے ہوتے ۔

بھول ۔ مونث ۔ نوازش ؎ کوئی وعدہ ہتیا
نہین تمکو یاد ؎ قیامت ہے ایجان بھول آپکی ۔

بھول بھلیان ۔ مونث ۔ اختر ؎ گلیون
مین گیسوون کی بھٹکتا ہے رات دن ؎ دل کے لئے
یہ بھول بھلیان بلا کی ہے ۔

بھول چوک ۔ مونث ۔ تسلیم ؎ عدو کے

دہو کے مین دیڈا الو ایک بوسہ مجھے ؛ یہ بھول چوک
بھی تمنے کبھی نہین ہوئی۔

بھون ۔ مونث ۔ داغ ؎ بھوین تنتی ہین
خنجر ہاتہ مین ہے تنکے بیٹھے ہین ؛ کسی سے آج
بگڑی ہے جو وہ یون بنکے بیٹھے ہین ۔

بھونپو ۔ مذکر ۔ تُرہی ۔ چھوٹا سا بگل ۔ تذکیر
کے ساتہ بولا جاتا ہے ۔

بھونچال ۔ مذکر ۔ میر ؎ پوچھو کہ لوگون
کا کیا حال تھا ؛ جو رکھے قدم وان تو بھونچال تہا ۔

بہیا ۔ مونث ۔ صریر ؎ ہم جو تڑپے چرخ سے
بجلی گری ؛ آئے رونے پر تو بہیا آگئی ۔

بھید ۔ مذکر ۔ رند ؎ ہو جائے ابھی کافر و
دیندار کی اک راہ ؛ کھل جائے اگر بھید ترے
رازِ نہان کا ۔

بہیر ۔ مونث ۔ میر ؎ عجب کشمکش درمیان
آگئی ؛ بہیر اک بلا تھی جہان آگئی ۔

بھیرون ۔ مذکر ۔ ایک راگ ہے ۔

بھیروین ۔ مونث ۔ داغ ؎ آجکل لگتے
یہان پچھلے سے ؛ بھیروین روز اڑا کرتی ہے ۔

بھیڑ ۔ مونث ۔ اسیر ؎ "اثیر حسن کھینچے لاتی
ہے قافلہ ؛ یوسف گرا تو بھیڑ لب چاہ ہوگئی ۔

بھیڑ ۔ مونث ۔ مثل ۔ بھیڑ مُنڈتی ہی رہتی ہے

بھیڑ بھاڑ ۔ مونث ۔ انشاء ؎ انشاء اللہ
شاید آیا ؛ اُس کوچہ مین بھیڑ بھاڑ سی ہے ۔

بھیس ۔ مذکر ۔ اسیر ؎ سُنا ہے غیرت
نوشابہ ہے وہ حُسن و خوبی مین ؛ چلون جشنِ سکندر
مین بدلکر بھیس قاصد کا ۔

بھیک ۔ مونث ۔ قدر ؎ یہ جو سُنا مانگنے
گھر سے چلی ؛ بھیک ملی لاکھ پر اُسنے نہ لی ۔

بھینٹ ۔ مونث ۔ نذر ۔ جو دیوتا پر چڑھائی
جاتی ہے ۔

بھینس ۔ مونث ۔ گاؤمیش ۔

بیابان ۔ مذکر ۔ سالک ؎ لیچلا جوشِ
جنون کیون مرے گھر سے مجکو ؛ کیا خرابی مین سوا
اس سے بیابان ہوگا ۔

بیاز (سود) ۔ مذکر ۔ جانصاحب ؎ جیسے بیٹی مجھے
داماد کے دم کا سہارا ہے ؛ مثل ہے مول سے
بی جان ہوتا بیاز پیارا ہے ۔

بیاض ۔ مونث ۔ رشک ؎ باندھا جو
خاکساری و افتادگی کا حال ؛ تھی جس بیاض
مین یہ سبب اشتہار گر پڑی ۔

بیاض (سپیدی) ۔ مونث ۔ اسیر ؎ دشتِ وحشت مین

بیاض چشم جانان یاد کی ؛ شاخ آہو مجکو قچی ہوگئی
اُستاد کی۔

بُیان ۔ مذکر۔ غالب سے ذکر اُس پریوش کا
اور پھر بیان اپنا ؛ بنگیا رقیب آخر تہا جو رازدان
اپنا۔

بُیاہ ۔ مذکر۔ اختر (شاہزادہ) منظور نہ تھا جو
بیاہ اپنا ؛ حال اُسنے کیا تباہ اپنا۔

بیوپار } ۔ مذکر۔ سرور سے دیا نقدِ دل اور
بیے پار } لی جنسِ الفت ؛ یہ سودا ہے اچھا
یہ بیے پار اچھا۔

بَیت ۔ مونث۔ اسیر سے کیا بات حُسنِ مطلعِ
ابروے یار کی ؛ جو بیت منتخب ہوی مشہور ہوگئی۔

بَیت ۔ مذکر۔ مکان ۔ تذکیر کے ساتہ آتا ہے۔

بَیت الحرام ۔ مذکر۔ تسلیم سے دل اپنا مسکن
صنمِ گلبدن ہوا ؛ کبیت الحرام بتکدہ برہمن ہوا۔

بَیت الخلا ۔ مذکر۔ مسرور سے کچہ نپوچھو مکان
کیسا ہے ؛ اُس سے بیت الخلا بھی اچھا ہے۔

بَیت المال ۔ مذکر۔ نوازش سے دل
مین جو کچہ تھا سوا نذرِ جنون ؛ آج بیت المال
خالی ہوگیا۔

بَیت المقدس ۔ مذکر۔ صبر سے قدمِ
شہِ دین سے معراج مین ؛ شرفیاب بیت المقدس
ہوا۔

بَیت اللہ ۔ مذکر۔ تسلیم سے فرشتے چوم کر
زائر کی آنکھون کو یہ کہتے ہین ؛ یہ وہ آنکھین ہین
جنسے تونے بیت اللہ دیکھا ہے۔

بیٹ ۔ مونث مستعمل ہے۔ جیسے کبوتر نے
بیٹ کر دی۔

بیٹھک[1] ۔ مونث۔ نیر سے پریون مین شادیان
ہون تو جلسہ کرے اگر ؛ بیٹھک ہو کوہِ قاف
مین تیری نشست کی۔

بیج ۔ مذکر۔ ناسخ سے جب کچہ آفت درختونکو
پہونچے ؛ بیج بوئین زمین مین اُسکے۔

بیچک ۔ مونث۔ فقرہ۔ بیچک دیکہی تو قیمت
اصلی معلوم ہوی۔

بیچا ۔ مونث۔ کاغذ وغیرہ کی مصنوعی ڈراونی
صورت تانیث کے ساتہ مستعمل ہے۔

بیخ ۔ مونث۔ ظفر سے لی جو زیرِ خاک کروٹ
عاشقِ بیتاب نے ؛ بیخِ خارا بدلِ اندوہگین
ہل جائیگی۔

بیہڑ ۔ مذکر۔ ناسخ سے سرو پر سایہ پڑا تیرا وہ

---

[1] ہر معنی مین مونث ہے ۱۲۔

موزون ہوگیا ⁂ میرے سایہ کے اثر سے بید مجنون ہوگیا۔

بیداد ۔ مونث۔ اختر سے ہے نرالی ہر ادا میرے ستم ایجاد کی ⁂ داد جب چاہی تو اُسنے اور بھی بیداد کی۔

بَیدک ۔ مونث۔ طبابت۔ بہا کا زبان ہے۔

بید مجنون ۔ مذکر۔ ذوق سے نام میرا سُنکے مجنون کو جماہی آگئی ⁂ بید مجنون دیکھکر انگڑائیان لینے لگا۔

بید مشک ۔ مذکر۔ فقرہ۔ اختلاجِ قلب کو بید مشک مفید ہوتا ہے۔

بَیر ۔ مذکر۔ رند سے جو دل کا حال ہے فرو بیان کرتی ہے ⁂ یہ بیر لیتی ہے مجھسے مری زبان کب کا۔

بیر ۔ مذکر۔ مشہور پھل۔ فقرہ۔ پیوندی بیر شیرین ہوتے ہین۔

بیر ۔ مذکر۔ موکّل۔ تذکیر کے ساتھ آتا ہے۔

بَیراگ ۔ مذکر۔ فقیری۔ مسرور سے مہرجان دنیا کو کیون تج دیا ⁂ کہو تو یہ بیراگ کب سے لیا۔

بَیرق ۔ مونث۔ انشا سے زلف پیچان نے تری کھو دی یہ رونق سانپ کی ⁂ مرہٹون نے توڑ ڈالی اپنی بیرق سانپ کی۔

بیساختہ پن ۔ مذکر۔ آتش سے کیون نہ بے ساختہ بندے ہون دل وجان سے ترے ⁂ قدرت اللہ کی بیساختہ پن ہے کسکا۔

بیسر ۔ مونث۔ انشا سے ایک رنڈی کا نام تھا کیسر ⁂ ناک کی اُسکی توڑ دی بیسر۔

بیسن ۔ مذکر۔ چنے کا آٹا۔

بیشہ ۔ مذکر۔ جنگل۔

بَیض ۔ مذکر۔ امیر سے نامے کا میرے بے سر پا لکھدیا جواب ⁂ نہ ٹھہر کی نہ بیض مرے یار نے کیا۔

بیضہ ۔ مذکر۔ نیر سے اپنی آتش قدمی بھی سبب طلسمِ تازہ ⁂ بیضۂ آبلہ بریان نہوا تھا سو ہوا۔

بیع ۔ مونث۔ فروخت۔

بیعانہ ۔ مذکر۔ امیر سے بو زلف کی لائی جو صبا مین نے پہچانا ⁂ دل لینے کو آیا ہے یہ بیعانہ کسیکا۔

بیعت ۔ مونث۔ امیر سے بیعت پیر مغان طرفہ مزا دیتی ہے ⁂ سلسلہ ساقی کوثر سے ملا دیتی ہے۔

بیع وشرا ۔ مونث۔ خرید و فروخت۔ لینا دینا۔

بیکنٹھ ۔ مذکر۔ ہندو بہشت کو کہتے ہین۔

بیگ ۔ مذکر۔ چمڑے وغیرہ کا تھیلا۔ مذکر بولا جاتا ہے۔

بیگار - مونث - برق سه کوسے قاتل ہین
نہ سر اُترا ہمارے دوش سے ٭ عرش پر جاتی نہین
بیگار اس مزدور کی -

بینگن - مذکر - ایک ترکاری - مثل - بینگن لوٹا
نہوگا تو روڑا بھی نہوگا -

بیل - مذکر - نرگاو -

بیل - مونث - بحر سه نشہ مین کرتا ہون اکثر
عالم بالا کی سیر ٭ نردبان آسمان ہر بیل ہے
انگور کی -

بیل - مذکر - کیتھے سے مشابہ ایک پھل ہوتا ہے -

بیلچہ - مذکر - کھودنے کا اوزار -

بیلن - مذکر مستعمل ہے -

بیم - مذکر - سالک سه شب وصل اسقدر
ہون مین بیخود ٭ بیم مرگ سحر نہین آتا -

بیمہ - مذکر - ذمہ داری - فقرہ - اُنہون نے
اپنی زندگی کا بیمہ کرایا ہے -

بین - مذکر - قدر سه دیر تلک یا دہین روتے
رہے ٭ بین بھی ماہین مین ہوتے رہے -

بین - مونث - اختر (شاہ اودہ) اک دو شالہ
پر اُسکے نور کی بین ٭ میزان جمال تھی نہ تھی
بین —

بین السطور - مذکر - نیر سه مرا خط لیکے تیّ صبح
کیون نہو دیوانہ رستے مین ٭ کہ ہے بین السطور
اس نامہ مین چاک گریبان کا -

بینٹ - مذکر - وہ لکڑی جو کلہاڑی وغیرہ
مین لگی ہوتی ہے تذکیر کے ساتھ مستعمل ہے -

بینڈ - مونث - سینہو کا مٹھا مونث استعمال ہے -

بینڈ - مذکر - انگریزی باجا ہے -

بینش - مونث - شعور سه یگانہ جسنے پایا
آپکو عقل و بصیرت مین ٭ نہ دانش ایسی ہوتی
ہے نہ بینش ایسی ہوتی ہے -

بیونت - مونث - تراش - قطع و برید فقرہ
اس کپڑے کی بیونت بن نہین پڑتی -

بیوہار - مذکر - معروف سه جب دعا دیگی
دی اُسکو شنی تب گالی ٭ باہم ایسا کہین بیوہار
نہ دیکھا نہ سُنا -

بیہڑ[1] - مونث - بحر سه کچھ پوچھو نہ زلف پُرشکن
کی ٭ بیہڑ ہے یہ وادی ختن کی -

باب بائے فارسی

پ - مونث -

---

[1] بیہڑ کو جلال لکھنوی مذکر لکھتے ہین - نہ کوئی سند ہے نہ قرینہ ہے -

پا انداز - مذکر - وہ فرش جو پاؤن کی گرد صاف ہونے کو بچھاتے ہین -

پابوس - مذکر - تسلیم سے گر سے قدمونپر اُسکے
سر مرا تن سے جدا ہوکر ؛ میسر کاش یون ہی ہو
مجھے پابوس قاتل کا -

پاپ - مذکر - مثل - پاپ اُبھر کے رہتا ہے -

پاپڑ - مذکر - رنگین سے عشق ایسا نہین کچھ
کھیل کہ ہر اک کھیلے ؛ بیٹے ارسٹھ برس اس عمر
مین پاپڑ بیلے -

پاپوش - مونث - شوق سے جان جائیگی
اُنکی جاسے گی ؛ میری پاپوش بھی نہ آئیگی -

پاتابہ / **پائتابہ** - مذکر - فقرہ - یہ پاتابے پاؤن مین نہین آتے -

پاتراب - مذکر - وزیر سے جا لگے گور کے
کنارے سے ہم ؛ کوچ کی ٹھہری پاتراب کیا -

پاٹ[1] - مذکر - ظفر سے ہوگیا پانی مرے نالون
کی گرمی سے یہ خشک ؛ پاٹ دریا کا ظفر صحرا کا
دامن بنگیا -

پاجامہ / **پائجامہ** - مذکر - قلق سے پائجامہ گلابی اطلس
کا ؛ عطر اُسمین ملا ہوا خس کا -

[1] پاٹ ہر معنی مین مذکر ہے - ۱۲

پاچک - مذکر - اُپلا - کنڈا -

پاخانہ - مذکر -

پاداش - مونث - ناصر سے مصیبت اُٹھائی
اذیت ملی ؛ یہ پاداش عشق و محبت ملی -

پارچہ[1] - مذکر - رشک سے اپنے ایمان کا لکھو
شہادت نامہ ؛ پارچہ پاؤن جو سفاک کے پیراہن کا -

پارس - مذکر - سرور سے وہ دل کو دیکھکر
خوش ہو رہا ہے ؛ سمجھتا ہے کہ پارس ملگیا ہے -

پارسل - مختلف فیہ ہے - مگر تانیث کے ساتھ
زیادہ بولتے ہین -

پارہ - مذکر - امیر سے نبی سب مجمع اعجاز کب تھے
مثل حضرت کے ؛ ملا تھا انکو تو ایک ایک پارہ
اس مجلد کا -

پاڑھ - مونث - فقرہ - معمارون نے کتنی اونچی
پاڑھ باندھی ہے -

پازیب - مونث - امیر سے طبیعت کہین آنکی
مائل ہوی ؛ جو پازیب تھی وہ سلاسل ہوی -

پاس[2] - مذکر - سالک سے ختم رسل شفیع امم سرور
دو کون ؛ بارکھ پاس حشر مین مرے شرم و گناہ کا -

[1] پارچہ ہر معنی مین مذکر ہے - ۱۲

[2] پاس ہر معنی مین مذکر ہے - ۱۲

پاس انفاس - مذکر - صوفیہ کی اصطلاح - مذکر مستعمل ہے -

پاسخ - مذکر - مومن ؎ کاش آپ وہ آئین جو سنون نازکی باتین ؛ قاصد سے ادا پاسخ پیغام نہ ہوگا -

پاسنگ - مذکر - امیر ؎ کسکو ہم پلہ گنے حسن مین وہ طفل شریر ؛ سمجھے یوسف کو جو پاسنگ ترازو اپنا -

پاشویہ - مذکر - بخار مین پاشویہ نفع دیتا ہے -

پاکھ - مذکر - حصہ - ایک مہینے کے دو پاکھ ہوتے ہین -

پاکھر - مونث - امیر ؎ چلنے مین کچھ درنگ نہ تلوار کو ہوی ؛ اسپ و سوار کٹ گئے پاکھر بھی دو ہوی -

پاکھر - مذکر - برگد کے مثل ایک درخت ہوتا ہے -

پاکھنڈ - مذکر - فریب - بھاکا زبان ہے -

پال - مونث - فقرہ - پال کھینچی تھی کہ کشتی ہوا ہوگئی -

پال - مونث - فقرہ - آمون کی پال اچھی نہین اُٹھی -

پال - مونث - فقرہ - کوئی بڑا دیرہ نہین ہے کچھ پالین نظر آتی ہین -

پالاگن - مونث - قدمبوسی - ہندوونکا استعمال ہے -

پالان - مذکر بولا جاتا ہے -

پالک - مونث - ایک مشہور ساگ -

پان - مذکر - امیر ؎ کہتے ہین عاشقون سے اب اٹھیے ؛ مرے جاتے ہین پان رخصت کے -

پاندان - مذکر - رشک ؎ پہنکے ہار غضب ہے گلوریان کھانا ؛ تری چنگیز ترا پاندان بھاتا ہے -

پانس - مونث - فقرہ - پانس بھی ڈالی گئی مگر زمین کی قوت نہ بڑھی -

پانی - مذکر - انیس ؎ کہنے مین بات آتی ہے یہ کچھ گلا نہین ؛ دن تیسرا ہے آج کہ پانی ملا نہین[1]

پاؤن - مذکر - امیر ؎ پھرتی ہے حسرت پابوس وہ عالم مین تباہ ؛ اک جگہ پاون ٹھہرتا نہین ہرجائی کا -

پایان - مذکر - آباد ؎ انتہا یون ہی نہین ہے میرے طول صبر کی ؛ جسطرح پایان نہین قائل تری بیداد کا -

[1] پانی بمعنی مین مذکر ہے - ۱۲

پاے تخت - مذکر - فقرہ - شاہان مغلیہ کا پای تخت دہلی ہے -

پائگاہ - مونث مستعمل ہے -

پایل - مونث - چھاگل - بھاکا زبان ہے -

پایہ - مذکر - صباؔ ۔ نہ چھوڑیے گا جو سونا بدلکے کروٹ کا ؛ تو سر ہے بندے کا اور پایہ ہے چھپرکھٹ کا -

پایہ - مذکر - برقؔ ۔ سب کو اُس روز دکھا بیٹھے ہم اپنا پایا ؛ پاوں پڑنے سے اگر یار کے پا پایا پایا -

پپرمنٹ - مذکر - ایک دوا کا نام ہے -

پپڑا - مذکر - دیوار کی کہگل کا وہ حصہ جو پھولکر علیحٰدہ ہو جاتا ہے -

پت - مونث - آبرو - جان صاحب ۔ گالی وہ نہ بھولیگی تمھاری ؛ ناحق کو ہماری پت اُتاری -

پت - مذکر - صغرا - فقرہ - استفراغ میں پت نکلے -

پتال - مذکر - تحت الثریٰ -

پتاور - مونث - پھوس جس سے چھپر بناتے ہیں - مونث بولتے ہیں -

پت جھڑ - مونث - سرورؔ ۔ لٹ گیا گلشن خزاں کے ہاتھ سے ؛ زیور اُترے نخل کے پت جھڑ ہوی -

پتر - مذکر - فقرہ - کاغذ ہے کہ چاندی کا پتّر ہے

پتلون - مختلف فیہ -

پتنگ - مذکر - اسیرؔ ۔ پھٹتی کبھی یہ دیکھکے انسان کا غرور ؛ لوچو پرا پتنگ اُڑا ایک تار کا

پتنگ - مذکر - میرؔ ۔ دم صبح بزم خوش جہان شب غم سے کم نہ تھی مہربان ؛ کہ چراغ جو تھا سو دُود تھا جو پتنگ تھا سو غبار تھا -
(پروانہ)
اسکو پتنگا بھی کہتے ہیں -

پتوار - مونث - کشتی میں ایک لکڑی ہوتی ہے جس سے کشتی کو موڑتے ہیں -

پتواس - مونث - پرندوں کے بیٹھنے کا اڈا - تانیث کے ساتھ مستعمل ہے -

پتھر - مذکر - وزیرؔ ۔ ہوں میں وہ بیتاب کھڑکتے ہی مری تاریخ فوت ؛ مضطرب ہوکر مری چھاتی کا پتھر اُڑ گیا -

پتھراو - مذکر - شعورؔ ۔ جان کر مجکو بتوں کا مجنوں ؛ خوب ہی لڑکوں نے پتھراو کیا -

پٹ - مونث - اختر ؔ ۔ جنون میرا نہیں بیکار ناصح ؛ کہ اسمیں پُٹ محبت کی پڑی ہے -

پٹ - مذکر - ظفرؔ ۔ وہ نہ ٹوٹا ترے مجنوں نے بہت سر پھوڑا ؛ ہیچ ترے دل کیطرح پٹ ترے

...دے کا مضبوطا۔

پتاس - مونث - فقرہ - پسینے مین پتاس اُڑ گئی -

پتاو - مذکر - فقرہ - دروازے کا پتاو مضبوط تھا کیونکر ٹوٹ گیا -

پتس - مونث - مسرور سے جب وہ آئے تنکے میرے سوگوار ؛ محفلِ ماتم مین پتس پڑ گئی

پتو - مذکر - اوڑھنے کا ایک گرم کپڑا -

پٹھ - } مونث - وہ بکری جو جوان نہ ہوئی ہو -
پٹھیا -

پتیج - مونث - شعور سے تم بھلا تعریف کرتے دشمنِ بدذات کی ؛ یہ کہو پتیج ہے تمھین اپنی بات کی -

پچر - مونث - صریر سے کرین کیا چاہ یارِ دبستان کی ؛ بڑی پچر لگی ہے امتحان کی -

پچھاڑ - مونث - تسلیم سے آج دیکھا بُتِ سنگین دل کو ؛ نعشِ عاشق پہ پچھاڑین کھاتے -

پچھوا - مونث - پچھم کی ہوا -

پچھوڑن - مونث - غلے سے جو کوڑا کرکٹ نکلتا ہے اُسکو کہتے ہین - تانیث کے ساتھ مستعمل ہے -

پچ - مونث - فقرہ - حقے پان کی بری پچ لگی ہے

پچخت - مونث - فقرہ - ایسی تقریب مین بڑی پچخت ہوا کرتی ہے -

پچخت وپز - مونث - فقرہ - جب خوب پچخت وپز ہو چکی تو خط لکھا گیا -

پدم - مذکر - ہاتھ یا پاؤن مین جو لہسن ہوتا ہے اُسکو کہتے ہین - مذکر مستعمل ہے -

پر - مذکر - جرات سے اسیر ایسا تھا طفلِ شوخ بے پرواکے بین ہاتھون ؛ کہ جب چھوٹا تو تا بہ ایک بھی اپنا نہ پر پایا -

پُران - مذکر - ہنود کی مذہبی کتابین - تذکیر کے ساتھ استعمال ہے -

پِران - مذکر - دم - جان - بھاکا زبان ہے -

پَرب - مذکر - الماس کی ایک قسم - تذکیر کے ساتھ کہا جاتا ہے -

پربال - مذکر - آنکھ کا ایک مرض - اس کو پروال بھی کہتے ہین -

پربت - مذکر - پہاڑ - بھاکا زبان ہے -

پرت - مذکر - ورق - جیسے پراٹھے کے پرت -

پرتال - مونث - جانچ - دیکھ بھال - تانیث

کے ساتھ استعمال ہے۔

پرتو ۔ مذکر۔ امیر؎ پرتو نہین کب اسمین کسی خوشجمال کا ٭ بزم پری ہے آئنہ اپنے خیال کا۔

پرج ۔ مونث۔ ایک راگنی کا نام۔

پرچاپ ۔ مونث۔ اختر؎ بڑھ کے غمزے نے اک چھری ماری ٭ نگہ ناز نے جو پرچاپ دی۔

پرچم ۔ مذکر۔ پھریرا۔

پرچہ ۔ مذکر۔ امیر؎ خزان غافل نہین ہے اسے جوانان چمن تمسے ٭ نہین گرتے ہین یہ پتے اسے پرچے گزرتے ہین۔

پرچھاوان ۔ مذکر۔ آتش؎ چمن آئینہ ہے گل عکس ہے رخسار تابان کا ٭ رہا جو سرو پرچھاوان ہے تیرے قد موزون کا۔

پرچھائین ۔ مونث۔ امیر؎ عنقا جیسے جانتا ہے عالم ٭ پرچھائین ہے وہ تری کمر کی۔

پرخاش ۔ مونث۔ ناصر؎ اور بھی تو ہین تیرے چاہنے والے لیکن ٭ اک مجھی سے تجھے پرخاش رہا کرتی ہے۔

پرداخت ۔ مونث۔ فقرہ۔ گستاخیون کی پرداخت نہین ہوسکتی۔

پرداز ۔ مذکر۔ امیر؎ کیون عاشقون سکے نامۂ عصیان نہون سیاہ ٭ پرداز ہین مسودۂ لطف یار کے

پردہ ۔ مذکر۔ امیر؎ کچھ نیند نے کچھ فتنہ نے شوخی کی کمک کی ٭ مشکل سے شب وصل اٹھا پردہ حیا کا۔

پردیس ۔ مذکر۔ غربت۔ وطن کی ضد۔ ہندی لفظ ہے۔

پرزہ (پارہ کاغذ) ۔ مذکر۔ داغ؎ گلی کوچے مین تمنے اشتہار عشق پھیلائے ٭ کہ اڑ اڑ کر مرے مکتوب کے پرزے بکھرتے ہین۔

پرزہ ۔ مذکر۔ نیر؎ موسے میان یار تصور مین ہے مدام ٭ ہر پارہ جگر نہین پرزہ ہے ڈاب کا۔

پرستار ۔ مونث۔ ناسخ؎ کبھی لیلی کبھی شیرین کبھی عذرا سلمیٰ ٭ تیری خدمت مین ہے روز ایک پرستار نئی۔

پرستان ۔ مذکر۔ اختر؎ اک پریزاد ہر انسان نظر آتا ہے ٭ جسطرف دیکھو پرستان نظر آتا ہے۔

پرستش ۔ مونث۔ بحر؎ بہفت اعضا سے پرستش کی ہے اس پرنور کی ٭ میرے مرقد پر

جلین گی سات شمعین طور کی۔

پرسش ۔ مونث۔ مومن ۔ کون ایسا کہ اُس سے پوچھے کیون ؛ پرسشِ حالِ دادخواہ نہ کی۔

پرشاد ۔ مذکر۔ تبرک۔ بھاکا زبان ہے

پرکار ۔ مونث۔ ناصر ۔ میری گردش کو دیکھکر پرکار ؛ چال ہی اپنی بھول جاتی ہے۔

پرکالہ ۔ مذکر۔ امیر ۔ بجا ہے خاک ہوجلکر جو دل اُسکے نظارے سے ؛ کہ جسکے عکس سے آئینہ پرکالہ ہے آتش کا۔

پرکھ ۔ مونث۔ تسلیم ۔ کیون نہو دل پہ نگہ دلبر کی ؛ جوہری کو پرکھ ہے جوہر کی۔

پرگنہ ۔ مذکر۔ ملک کا مختصر حصہ۔

پرمٹ ۔ مذکر۔ نمک کا محکمہ۔

پرمل ۔ مذکر۔ فقرہ۔ یہ پرمل خوب بھُنے نہین۔

پرن ۔ مونث۔ طبلے کی گت۔

پرندہ ۔ مذکر۔ اختر ۔ دھجیان ہین مرے گریبان کی ؛ یا ہوا مین پرندا اُڑتے ہین۔

پرندہ ۔ مذکر۔ ظفر ۔ اگرچہ طائرِ شوق اپنا ہے سبلے بال و پر لیکن ؛ پرندہ بھی نہین اسکے

برابر تیز جاتا ہے۔

پروا ۔ مونث۔ آتش ۔ غلمان و حور ہین مری خدمت کو خلد مین ؛ پروا نہین جہان مین کنیز و غلام کی۔

پُروا ۔ مونث۔ پورب کی ہوا۔

پروار ۔ مذکر۔ خاندان۔ ہندی زبان ہے

پرواز ۔ مونث۔ ظفر ۔ دے خدا گر بال و پر تو مثلِ مرغِ تیز بال ؛ یان سے ہم پرواز بام یار پر رسیدہ ہی کرین۔

پروانہ ۔ مذکر۔ امیر ۔ ملکِ وحشت مین ہمارا کیون نہو جائے عمل ؛ خطِ شمع رخ نے پروانہ (فرمان) دیا جاگیر کا۔

پروانہ ۔ مذکر۔ امیر ۔ نکلا ہے کسی شمعِ جہانسوز کی دُھن مین ؛ خورشیدِ قیامت بھی ہے پروانہ کسیکا۔

پرورش ۔ مونث۔ انشا ۔ لگا کر گلے رفع دل کی تپش کی ؛ بڑی آپنے آج یہ پرورش کی۔

پروف ۔ مذکر۔ فقرہ۔ پروف صاف نہین اُترا۔

پرول ۔ مذکر۔ ایک ترکاری جو پانون مین پیدا

ہوتی ہے۔ پلول بھی کہتے ہین۔ مذکر مستعمل ہے۔

پَرول ۔ مونث۔ وہ لفظ جو فوجی لوگون مین پوشیدہ طور پر مقرر کر دیا جاتا ہے۔ مونث مستعمل ہے۔

پَروین ۔ مذکر۔ تسلیم سے یار کے کان مین جھمکا جو نظر آتا ہے ٭ اسے فلک دیکھکے پروین اُسے شرماتا ہے۔

پَرویزن ۔ مونث۔ چھلنی۔

پَرہیز ۔ مذکر۔ آتش سے لذت کو ترک کرنو ہو دنیا کا رنج دُور ٭ پرہیزہی دوا ہے جو بیمار نے کیا۔

پَریت ۔ مذکر۔ بھُوت۔ آسیب۔

پَریت
پِریت } مونث۔ محبت۔ بھاکا زبان ہے۔

پَریڈ ۔ مونث۔ فقرہ۔ آج تمام فوج کی پریڈ ہے۔

پَریس ۔ مذکر۔ فقرہ۔ مرزا نے پریس قائم کیا ہے۔

پَڑاو ۔ مذکر۔ تسلیم سے یاس وحرمان ہین دل پہ چھائے ہوے ٭ جسطرح ہو پڑاو لشکر کا۔

پَڑوس ۔ مذکر۔ فقرہ۔ آپ کا پڑوس اچھا نہین ہے۔

پَڑہنت ۔ مونث۔ افسون۔ تانیث کے ساتھ مستعمل ہے۔

پُڑیا ۔ مونث۔ اسیر سے ہے مناسب انتہا تدبیر کی ٭ کیجیے پُڑیا روان اکسیر کی۔

پَژاوہ ۔ مذکر۔ اینٹون کی بھٹی۔ مذکر مستعمل ہے۔

پَس انداز ۔ مذکر۔ فقرہ۔ اتنی تنخواہ مین پس انداز کیا ہوگا۔

پَساو ۔ مذکر۔ وہ پانی جسمین چاول جوش دیے گئے ہون۔

پِستان ۔ مونث۔ برق سے ہوا آج ثابت بر نخل طور ٭ کہ پستانِ قامت ثمر ہوگئی۔

پُستک ۔ مونث۔ کتاب۔ بھاکا زبان ہے۔

پِستول ۔ مذکر۔ ہلال سے کب اُنکے ابرو و گیسو نکل گئے ٭ تلوارین چل گئین کبھی پستول چل گئے۔

پِستہ ۔ مذکر۔ مشہور میوہ ہے۔

پَس خوردہ ۔ مذکر۔ اسیر سے نہین دزد سخن سے نجل معنی آفرینون کو ٭ کہ روبہ کھاتی ہے پس خوردہ شیرانِ شکاری کا۔

پَسند ۔ مونث۔ ظفر سے اسلیے اُسنے طبیعت مری بند اپنی ہے ٭ کہ پسند اُنکو نہین وہ جو پسند اپنی ہے۔

پسّو - مذکر - ذرا سا کیڑا جو مثل مچھر کے کاٹتا ہے -
پسوج - مونث - ایک قسم کی سلائی -
پس وپیش - مذکر - آتش سے سودے
مین ترسے دھیان نہین سود و زیان کا ٭ مطلق
جو پس و پیش ہو ازران دگران کا -
پشت - مونث - مونس سے تیغون سے
نظر دقت زد و کشت نہ پھیری ٭ ٹکڑے ہوے
سینے کے مگر پشت نہ پھیری -
پشت - مونث - نسل میر سے مری میراث
مین کیونکر نہون جوہر صفائی کے ٭ سکندر سے
ہے مجھ تک ایک پشت آئینۂ دل کی -
پشتاره - مذکر - ناسخ سے اسے اجل دی
تونے بار جسم سے اگر نجات ٭ کب سے میری پیٹھ
پر یہ خاک کا پشتاره تھا -
پشت خار - مذکر - غالب سے اسد ہم
وه جنون جولان گدائے بے سر و پا ہین ٭ کہ ہے
سرپنجۂ مژگان آہو پشت خار اپنا -
پشتک - مونث - فقره - یہ گھوڑا پشتکین
مارتا ہے -
پشتو - مونث - افغانون کی زبان -
پشتہ - مذکر - اسیر سے وه بلبل ہون کہ
[illegible] گھات مین ایسی زمین پکڑی ٭ کہ پشتہ بنگیا
[illegible] دیوار گلستان کا -
پشمینہ - مذکر - اونی کپڑا -
پشواز - | مونث - نسیم سے پشواز کنار جوش
پیشواز - | اُتاری ٭ شب کی پوشاک پہنی
[illegible]ارہی -
پشتہ - مذکر - انیس سے پیتے ہین لہو دل کا یہ
پیشے ہین بلا کے ٭ جو ہر یہ نہین حرف ہین سیفی
کی دعا کے -
پکار - مونث - جلال سے پئے گلگشت ہے
کون آنے والا ٭ پکار اسکی صبا دل مین پڑی ہے
پکڑ - مونث - مثل - اونٹ کی پکڑ گتّے کی
جھپٹ -
پکوان - مذکر - مثل - اونچی دکان پھیکا پکوان
پکھال - مونث - بڑی مشک - تانیث کے
ساتھ مستعمل ہے -
پکھاوج - مونث گلزار نسیم سے اُسنے جو پکھاوج
اسکو دی ٭ کیفیت اتفاق نے دی -
پکھراج - مذکر - جواہر کی ایک قسم - پکھراج زرد
ہوتا ہے -
پکھیرو - مذکر - پرند - ہندی لفظ ہے -

پگاہ - مونث - صبح -

پگّڑ - مذکر - بہت بھاری پگڑی - فقرہ - یہ پگّڑ تمہارے سر پر نہین پھبتا -

پُل - مذکر - ظفر سے پیدا کیا وہ اُسنے بشر عروج بن
عشق پُل جسکی ساقِ پا سے بنا ڑودنبل کا -

پَل - مونث - فقرہ - ایک پل بھی نہ گزرتی تھی کہ کہان سے کہان پہونچگئے -

پلاسٹر - مذکر - فقرہ - دیوارون پر ابھی پلاسٹر نہین ہوا -

پلاسٹر - مذکر - ضماد - فقرہ - ڈاکٹر نے پلاسٹر تجویز کیا ہے -

پلاؤ - مذکر - فقرہ - کس مزے کا پلاؤ پکّا ہے -

پلٹّس - مونث - فقرہ - اِدہر پلٹّس باندہی گئی اُدہر پھوڑا ٹوٹ گیا -

پلٹن - مونث - بحر سے ذرا ہشیار ایدل
چشمِ خواب آلود جانان سے صفِ مژگان
نہین پلٹن یہ جنگی ہے کہ سوتی ہے -

پلڑا - مذکر - دو پلّی ٹوپی کا ایک حصہ -

پلک - مونث - امیر سے جب تک وہ پلک
برسر بیداد نہ آئی تجھ مین چمک اے خنجرِ فولاد
نہ آئی -

پلنگ (شیر) - مذکر - انیس سے گھر چھٹ گئے تھے
جانورون کا یہ رنگ تھا خشکی مین تھا نہنگ
تری مین پلنگ تھا -

پلنگ (چارپائی) - مذکر - ناسخ سے ہے مکانِ گور
تنگ سونے کا کیا کرون گا پلنگ سونے کا -

پلّو - مذکر - آنچل - مذکر کے ساتھ مستعمل ہے -

پلّہ - مذکر - امیر سے تولین گے اگر عشق مرا
حُسن تمہارا دونون مین کوئی پلّہ میزان نہ اٹھیگا -

پلّہ - (دامنِ تیر) مذکر - امیر سے ظالمون کو بھی ہوا
ماتم ترے نخچیر کا روتی ہے منہ پر کمان رکھکر کھلے
پلہ تیر کا -

پلّہ - (فاصلۂ تیر) مذکر - داغ سے تفرقہ پرداز تھی
کیا آنکہ اُس صیاد کی مجھ مین اور دل مین مرے
پلّہ ہے سو سو تیر کا -

پلّہ - (قوّت) مذکر - رشک سے ہوگئی رخصت
تکلّف کی بھی شیخی کرکری ایسا پلّہ بھاری ہے
سادی تری پوشاک کا -

پلیتہ / **فلیتہ** - مذکر - جانصاحب سے نہ اُترا ترے سر
سے اے جانِ جن پلیتے ہزارون جلائے
گئے -

پلیتھن - مذکر - جانصاحب سے بچپنا کی ہوگی

دلہن چھپا کر چھپاتیان ؛ اتنا پیٹین دواکہ پلچھین نکل گئیں

پلیٹ - مونث - بڑی رکابی - فقرہ - کھانے بیٹھے تو پوری پلیٹ صاف کردی -

پُن - مذکر - خیرات - ثواب کا کام - ہندی لفظ ہے -

پِن - مونث - گھنڈی دار سُوئی - جس سے کاغذ وغیرہ نتھی کرتے ہین -

پناہ - مونث - امیرسه سپر زد جکی ہوی جسکر مین حفاظت شاہ ؛ انھین جہم سے حال پناہ کیا ہوگی -

پنبہ - مذکر - وزیرسه عالم سودا مین جب آیا ترے رخ کا خیال ؛ پنبۂ داغ جنون خورشید محشر ہوگیا -

پنتھ - مذکر - طریق - ہندی لفظ ہے -

پنج آیت - مونث - فقرہ - ختم کے بعد پنج آیت پڑھی جاتی ہے -

پنجرہ - مذکر - منیرسه جوش جنون ہمیشہ ہے دلہاے چاک مین ؛ شیرون سے خالی ایک گھڑی پنجرے نہین -

پنجشاخہ - مذکر - ناسخ سه دست رنگین یاد آنے گرشب تاریک مین ؛ پنجشاخہ سامنے آنکھون کے روشن ہوگیا -

پنجہ - مذکر - وزیرسه گئی نہ تیرگی شام ہجر تا دم صبح ؛ دعا کو پنجۂ خورشید تک بلند ہوا -

پنجہ - مذکر - امیرسه تم گنجفہ کو پھینک کے صاحب جوا تُمھو گنجفہ کا چلو ؛ دامن پکڑ لئے دوڑ کے پنجہ غلام کا

پنچایت - مونث - فقرہ - اس مقدمے کا فیصلہ پنچایت کریگی -

پنچایت - مونث - شوروغل - ہجوم - فقرہ یہ کیا پنچایت لگا رکھی ہے -

پنچم - مذکر - ایک راگ کا نام -

پند - مونث - قدرسه پھر یہ واعظ نے پند فرمائی ؛ کہ یہ لو اک مثال یاد آئی -

پندار - مذکر - ظفرسه سرکشی کرتا ہے کیا کیا اپنی ہستی پر حباب ؛ دیکھنا اک دم مین یہ پندار کیا تھا کیا ہوا -

پنڈ - مذکر - جسم - ہندی زبان ہے -

پنڈول - مونث - ایک قسم کی مٹی -

پنس | **فنس** - مونث - بحرسه دنیا سے ہم نہ لیٹ کے تابوت مین چلے ؛ دروازے پر تمھارے پنس دلربا لگی -

پنسال - مونث - زمین کی ہمواری دیکھنا

فقرہ ایں زمین کی پنسال کر لیگئی ہے۔

پنسل - مونث - فقرہ - پنسل کھو گئی خط کس سے کھینچا جاسے -

پنسورہ - مذکر - قرآن کی پانچ سورتوں کا مجموعہ -

پنشن - مونث - فقرہ - میر صاحب نے پچاس برس کی عمر میں پنشن لے لی -

پنکھیا - مونث - اختر سے گرمی سے آگیا جو عرق شمع بزم کو ٭ پروانوں نے پروں سے وہیں پنکھیا جھلی -

پنگھٹ - مذکر - اختر سے پریوں کا بناریں میں وہ جگمگھٹ دیکھا ٭ بڑھ چڑھ کے پرستان سے پنگھٹ دیکھا -

پنیر - مذکر - دودھ پھاڑ کر جمایا جاتا ہے۔ مذکر مستعمل ہے -

پو - مونث - ناصر سے عیش ہیں گو کہ شب وصل صنم کٹتی ہے ٭ سینہ پھٹتا ہے مگر اپنا جو پو پھٹتی ہے -

پو - مونث - فقرہ - ایسے کھلاڑی ہیں کہ ہر ہاتھ پو آتی ہے -

پوبارہ - مذکر - فقرہ - کیا کہنا اب تو آپکی پوبارہ ہیں

پوت - مونث - شیشے کے باریک دانے تانیث کے ساتھ استعمال ہے -

پوٹ - مونث - صبا سے تم نہ آتے تو شب کو چادر مہ ٭ پوٹ گرد ملال کی ہوتی -

پوجا - مونث - سرور سے یہیں ہے دھیان اس زلف سیہ کا ٭ یہاں کالی کی پوجا ہو رہی ہے

پوچھ گچھ - مونث - تسلیم سے رنگ اغیار نے کچھ ایسا جما رکھا تھا ٭ پوچھ گچھ محفل جاناں میں ہماری نہوئی -

پوچھن - مونث - وہ کپڑا جس سے کھانیکا برتن پوچھا جاسے - تانیث کے ساتھ مستعمل ہے -

پودھ - مونث - اولاد - نسل - جیسے پودھ بڑھتی جاتی ہے -

پودینہ - مذکر - فقرہ - پودینہ صفرے کو مفید ہوتا ہے -

پوڈر - مذکر - فقرہ - منہ پر پوڈر ملا تھا -

پور - مونث - میر سے ملتے ڑانوں کو گھس گئیں پوریں ٭ ناخنوں کی ہیں لال سب کوریں

پوزمال - مذکر - رسی کا وہ حلقہ جس سے گھوڑے کا منہ باندھتے ہیں -

پوست - مذکر - آتش سے لالہ رو کہکر لگاتے
ہین گل اندامون کو داغ ۔ روزِ محشر شاعروں کا
پوست کھینچا جائیگا -

پوستین - مذکر - کھال کی پوشش -
پوستین بہت گرم ہوتا ہے -

پوشاک - مونث - انیس سے لاشے پر اوپر
ٹوٹ پڑی فوج شقی کی ۔ لٹنے لگی پوشاک حسین
ابن علی کی -

پوشش - مونث - ظفر سے ہم وہ بے برگ
و نوا ہین وقتِ مستی ساقیا ۔ پوشش اپنی برگہاے
تاک سے پیدا ہوی -

پولس - مختلف فیہ مونث

پون - مونث - ہوا - ہندی لفظ ہے -

پونچھ - مونث - دُم - ہندی لفظ ہے -

پونڈ - مذکر - سونے کا ایک سکہ - جو پندرہ
روپیے کا ہوتا ہے -

پھاٹک - مذکر - جان صاحب سے شان
ہین اللہ کی مطلع وہ ہو دیوان کا ۔ جیسے بسم اللہ
پھاٹک ہے ہوا قرآن کا -

پہاڑ - مذکر - تسلیم سے جو کوہکن کہین ملتا
تو پوچھتے اُس سے ۔ پہاڑ کاٹے کیونکر شبِ جدائی کا

پھاگ - مذکر - گلزارِ نسیم سے بے وقت وہ
راگ خوش نہ آیا ۔ بے فصل وہ پھاگ خوش
نہ آیا -

پھال - مونث - نوک جو تیر کے پیکان مین
ہوتی ہے -

پھاند - مذکر - رسی کا پھندا جس سے ہاتھی
پکڑتے ہین -

پھانس - مونث - امیر سے اے یاس نہ دل
مین پاؤن پھیلا ۔ پھانسین نہ چبھین مرے
جگر کی -

پھانک - مونث - قاش - فقرہ - خربوزے
کی دو تین پھانکین کھائین -

پھبن - مونث - رشک سے ہے حُسن
و زیبِ جہان تیرے واسطے ۔ صورت ملی
تجھی کو تجھی کو پھبن ملی -

پھپک - مونث - تسلیم سے نمو کا جوش
ہے برسات کا زمانہ ہے ۔ بہار دیتی ہے کیسی
پھپک نہالون کی -

پھٹکار - مونث - فقرہ - چالاک گھوڑے
کو کوڑے کی پھٹکار کافی ہے -

پھٹکار - مونث - نکہت سے دن رات

پڑھو مجھکو غبار لگ گئی ہے ؛ مجذوب دلکی شاید
پھٹکار لگ گئی ہے۔

پھٹکن - مونث - پچھوڑن -

پہچان - مونث - ناسخ سے انتی پہچان
وی خدا نے جنھین ؛ ہین ہدایت سے دینِ
خالق ہین -

پھدک - مونث - جوش - فقرہ - دال مین
ابھی پھدک بھی نہین آئی -

پہر - مذکر - امیر سے ایک ایک گھڑی روزِ قیامت
سے بڑی ہے ؛ کسطرح کٹین چار پہر ہجر کی شب کے -

پھرت - مونث - فقرہ - نئے گھوڑے کی
پھرت ہو رہی ہے -

پھریا - مونث - گنوار عورتون کا دوپٹا -
تانیث کے ساتھ مستعمل ہے -

پھڑ - مونث - جوا کھیلنے کی جگہ - ہر معنی مین مونث
ہے -

پھڑک - مونث - جرات سے کچھ ماتھے پہ
بکھرے بال بلا کافر ہے وہ بندش جوڑے کی ؛
مکھڑے مین شرارت بھری ہوی نتھنون کی پھڑک
پھر ویسی ہے -

پھڑکن - مونث - پھڑک -

پھُڑیا - مونث - فقرہ - ذرا سی پھُڑیا بڑھکر
پھوڑا ہو گئی -

پھِسلن - مونث - فقرہ - اس جگہ بڑی
پھسلن ہے پاون جمتے نہین -

پھکّڑ - مونث - گالی گلوج - فقرہ - دونون
مین پھکّڑ ہو رہی ہے -

پھل - مذکر - امیر سے نہالِ محبت مرا رنگ
نتیجہ
لایا ؛ وہ پھولون مین آئے یہ پھل ہے اُسیکا -

پھل - مذکر - تسلیم سے عشق کرکے کوئی سرسبز
ثمر
ہوا کب تسلیم ؛ یہ ہے وہ نخل کہ جسمین نہ کبھی
پھل آیا -

پھل - مذکر - اختر سے تخمِ الفت بوکے یہ پایا
ثمر ؛ آج کھایا ہمنے پھل تلوار کا -

پہل - مونث - صریر سے چھیڑ خانی کا ہے
ابتدا
انجام مریجان بگاڑ ؛ دیکھیئے آپکی جانب سے
پہل ہوتی ہے -

پہل - مذکر - روئی کا جمایا ہوا ٹکڑا - مذکر کم مستعمل ہے

پھلانگ - مونث - جست - فقرہ - ایک
پھلانگ ماری اور دس گز نکل گیا -

پہلو - مذکر - صبا سے یارِ گل اندام سے پہلو
جو خالی ہو گیا ؛ سوکھ کر مین جسم تصویر نہالی ہو گیا -

پہلو - مذکر۔ سحرؔ۔ غزل میں سناؤں اُسے حالِ دل ؛ کوئی اور پہلو نکلتا نہیں۔

پھلیل - مذکر۔ خوشبودار تیل : تذکیر کے ساتھ مستعمل ہے۔

پھن - مذکر۔ امیرؔ۔ آگیا باغ میں جب گیسوِ جاناں کا خیال ؛ گلِ سوسن نظر آیا مجھے پھن کالے کا۔

پہنچ - مونث۔ مسرورؔ۔ مری ناتوانی سلاسل ہوئی ؛ پہنچ یار تک اپنی مشکل ہوئی۔

پھنکار - مونث۔ فقرہ۔ سانپ کی پھنکار سنتے ہی غش آگیا۔

پھننگ - مونث۔ درخت کی چوٹی۔

پھوٹ - مونث۔ اخترؔ۔ دولتِ حسن کی جو لوٹ ہوئی ؛ دیدۂ دل میں اپنے پھوٹ ہوئی۔

پھوٹ - مونث۔ ایک پھل۔ فقرہ۔ پھوٹ اُترنے لگی۔

پھوس - مذکر۔ جس سے چھپر بناتے ہیں تذکیر کے ساتھ مستعمل ہے۔

پھوک - مذکر۔ سفل۔

پھول - مذکر۔ امیرؔ۔ لپٹا میں خواب میں بھی تو بولے الگ الگ ؛ مرجھا نہ جائے پھول کوئی میرے ہار کا۔

پھول - مذکر۔ ظفرؔ۔ آئینگے گور پہ کیا خاک کہ جب پھولوں میں ؛ نہیں خوبانِ گلِ اندام کسی کے آتے۔

پھول - (شراب) مختلف فیہ۔ امیرؔ۔ باتیں حکمت کی کہیں سب کو ملے پھول سے پھول ؛ آج کچھ ہنسے سوا پی تھی جو معمول سے پھول۔

منیرؔ۔ نخلِ بدن میں پھول گئے میرے ہاتھ پاؤں ؛ غیروں کے ساتھ تم نے پیا جب چمن میں پھول۔

پھول - مذکر۔ ظفرؔ۔ لگ گئی جوششِ گلِ لالہ سے گلشن کو جو آگ ؛ کہیں آتشِ رخسار کا کیا پھول پڑا۔

پھول - مذکر۔ ایک دھات۔ فقرہ۔ پھول پیتل سے مشابہ ہوتا ہے۔

پھولام - مذکر۔ جالا۔ صاحب مالن پھبکتے آئی ہے تو دیکھ نوبہار ؛ بستا گری کے سول ہی پھولام ہو گیا

پھونک - مونث۔ فقرہ۔ شاہ صاحب کی ایک پھونک سے بخار اُڑ جاتا ہے۔

پھہار - مونث۔ صریرؔ۔ پھول پینے کا وقت ہے

ساقی ؛ بھینی بھینی کبھی بھار پڑتی ہے ۔

پھیر ۔ مذکر۔ امیر ؎ شیخ کعبہ سے گیا اُس تک برہمن دیر سے ؛ ایک تھی دونون کی منزل پھیر تھا کچھ راہ کا ۔

پھیلاو ۔ مذکر۔ شعور ؎ وصفِ گل ہین لگا دیا اک باغ ؛ اُف رے پھیلاو طبع بلبل کا ۔ پھیلاوا بھی کہتے ہین ۔

پھین ۔ مذکر۔ کف ۔ جیسے دودھ کا پھین پانی کا پھین ۔

پپے ۔ مونث ۔ مسرور ؎ اُس بت سنے سُنا جو حور کا وصف ؛ ہر بات مین ایک پپے نکالی ۔

پیار ۔ مذکر۔ امیر ؎ تمکو آتا ہے پیار پر غصہ ؛ مجھکو غصے پہ پیار آتا ہے ۔

پیاز ۔ مونث ۔ فقرہ ۔ کیا پیاز کھائی ہے ؟

پیاس ۔ مونث ۔ انیس ؎ سب سچ ہے اگر پیاس نہ بچون کی بجھائی ؛ اب وہ کرو جسمین کہ رضا مند ہو بھائی ۔

پیال ۔ مذکر۔ دہان کے درخت جو خشک ہون ۔

پیالہ ۔ مذکر۔ ظفر ؎ جمشید اپنے وقت کا ہون مین بغیر مست ؛ جام جہان نما ہے پیالہ سفال کا ۔

پیالہ ۔ مذکر۔ توپ ۔ بندوق مین رنجک کھنے کی جگہ ۔ یہ بھی مذکر مستعمل ہے ۔

پیام ۔ مذکر۔ نیر ؎ نہ آتے آپ جو خط دیکھتے ہی شام کے وقت ؛ پیام رات کو تارون کی ڈاک پر جاتا ۔

پیپ ۔ مونث ۔ رند ؎ ڈالدی پیپ کلیجون مین غم فرقت نے ؛ غور کرتے ہو تو کرلو جگر افگارون کی ۔

پیپل ۔ مذکر۔ ایک بڑا درخت سایہ دار

پیپل ۔ مونث ۔ ایک دوا ہے جسکو فارسی مین فلفل دراز کہتے ہین ۔

پیتل ۔ مذکر۔ ایک مشہور دہات پیلی زرد ہوتا ہے ۔

پیٹ ۔ مذکر۔ صہبا ؎ نہ دیکھا کسی ہم نے طامع کو شاکر ؛ کبھی پیٹ ظالم کا بھرتا نہین ہے ۔

پیٹھ ۔ مونث ۔ ناسخ ؎ مُنہ آپکو دکھا نہین سکتا ہے شرم سے ؛ اسواسطے ہے پیٹھ ادہر آفتاب کی ۔

پیچ ۔ مونث ۔ چاولون کا پساو مثل ۔ پیچ پی ہزار نعمت کھائی ۔

پیچ ۔ مذکر۔ ناسخ ؎ اپنے سر کو اندلون سودا سے زلفِ یار کا ؛ ہار پیچان بنگیا جو پیچ تھا دستار کا ۔

پیچ - (داؤن) مذکر - سحر ۵ کمر بل کی لیتی ہے
اس سے سوا ؛ یہاں زلف کا پیچ چلتا نہیں -

پیچ - مذکر - مروڑ - جیسے پیٹ میں پیچ ہوتا ہے -

پیچ - مذکر - کل پرزہ - جیسے پریس کا پیچ
بگڑا ہوا ہے -

پیچ - مذکر - کنکوے کا - فقرہ - آج بڑے بڑے
پیچ ہو رہے ہیں -

پیچ - مذکر - خلل - فقرہ - نہیں معلوم کیا پیچ
پڑا کہ وہ نہ آئے -

پیچش - مونث - فقرہ - پیچش بہت تکلیف
دیتی ہے -

پیچک - مونث - فقرہ - سوئی اور باریک
پیچکیں لے آؤ -

پیچک - مونث - چھوٹا تنچہ - یہ بھی مونث
مستعمل ہے -

پیچوان - مذکر - فقرہ - پیچوان نورجہان
کا نکالا ہوا ہے -

پیچ و تاب - مذکر - سحر ۵ تڑپ تڑپ کے
کٹی رات یادِ گیسو میں ؛ عجب طرح کا طبیعت
کو پیچ و تاب رہا -

پیچ و خم - مذکر - ظفر ۵ عارض کا صاف
رنگ ترے گل میں آگیا ؛ زلفوں کا پیچ و خم ترے
سنبل میں آگیا -

پیخال - مونث - پرند جانوروں کی بیٹ

پیدایش - مونث - فقرہ - آنکی پیدائش
غدر سے پہلے کی ہے -

پیر - مذکر - مومن ۵ درد یہاں نے پیر نکالا
عمر ابد نے مار ہی ڈالا - اب فصحا پاؤں ہی بولتے ہیں

پیر - مونث - درد - بھاکا زبان ہے - مثل
جسکے نہ گئی ہو بوائی وہ کیا جانے پیر پرائی -

پیراہن | **پیرہن** - مذکر - امیر ۵ ہوں وہ وحشی
کھینچتا ہی جب مرا نقشہ امیر ؛
چاک کر دیتا ہے مانی پیرہن تصویر کا -

پیرایہ - مذکر - داغ ۵ واعظوں نے حصولِ
زر کے لیے ؛ خوب پیرایہ اختیار کیا -

پیڑ - مذکر - جانصاحب ۵ بی بی بنے نہ جا بنگی
باندی بنے کی بو ؛ کیا ہونٹھ سے جو بادلے سے
پیڑ نیم کا -

پیڑو - مذکر - جانصاحب ۵ میر گل سے
اسکے رہنے میں ہوی وہ بیکلی ؛ ٹلگئی کیا ناف
دائی پیڑو پتھر ہو گیا -

پیزار - مونث - رشک ۵ ہے پشتِ پا سے

تاکفِ پا رشکِ برگِ گُل ۔ منہد می لگائے پاؤن
مین پیزار آپکی ۔
پیش ۔ مذکر ۔ ضمہ ۔
پیش ۔ مذکر ۔ انگرکھے وغیرہ کی اگلی کلی تہ بدکہر
کے ساتہ مستعمل ہے ۔
پیشاب ۔ مذکر ۔ فقرہ ۔ خوف سے اُسکا
پیشاب خطا ہوتا ہے ۔
پیش خیمہ ۔ مذکر ۔ وزیر سہ باغ کو جائیےگا
ابرِ سیہ مست اُٹھا ۔ پیش خیمہ تو روانہ ہوا سرکار
کا آج ۔
پیش قبض ۔ مونث ۔ مصحفی سہ مل گیا کل
تو اُسنے دستِ بخیر ۔ میرے اک پیش قبض گزرانی ۔
پیشکش ۔ مذکر ۔ ہدیہ ۔ نذر ۔ فقرہ ۔ آپکا
پیشکش سرکار مین قبول ہوگیا ۔
پیشگاہ ۔ مونث ۔ سامنے ۔ ملاحظہ مین ۔
فقرہ ۔ سرکار کی پیشگاہِ عالی مین قصیدہ مدحیہ
گزرانا گیا ۔
پیشہ ۔ مذکر ۔ نبیر سہ دوست دشمن سے زیادہ
تیز رکھتے ہین چھری ۔ برہمن بھی پیشہ اب کرنے
لگے قصاب کا
پیغام ۔ مذکر ۔ ناسخ سہ اول تو نہ قاصد کو
رہنے کوسے صنم یاد ۔ پہونچے تو فراموش ہو
پیغام ہمارا ۔
پیک ۔ مذکر ۔ ظفر سہ پیامِ وصل گر بھیجے کسی
کو بھیج ہاتہ اُسکے ۔ ہرایک پیک نظر ایجانِ مضطر تیز
چلتا ہے ۔
پیک ۔ مونث ۔ فقرہ ۔ دیوار پر کس نے
پیک ڈالی ہے ۔
پیکار ۔ مونث ۔ مومن سہ پیکار کرے گی
مجھے پیکار ہماری ۔ کیا روکے گا تو ضربِ ستمگار
ہماری ۔
پیکان ۔ مذکر ۔ امیر سہ کیا مزہ دیتی ہے
رہ رہکے کھٹک اسکی آمیر ۔ دل کے بدلے بھی اگر
سینے مین پیکان ہوتا ۔
پیکدان ۔ مذکر ۔ اگالدان ۔
پیکر ۔ مختلف فیہ ۔ برق سہ سوکھ کر تنکا ہوا
ایسا فراقِ یار مین ۔ جب ہوا چلنے لگی بستر سے
پیکر اُڑ گیا ۔ میر سہ پیکر ایسی خدانے رکھی ہے ۔
ڈالنس ایک ایک جیسے لکھی ہے ۔
پیل ۔ مذکر ۔ ظفر سہ ملا بادل سے بادل
کیا گرج کر دیکھ اسے ساقی ۔ یہ پیل مست پیل مست
سے چنگھاڑ کر چمٹا ۔

پیلپایہ - مذکر - فقرہ - اس عمارت کے پیلپائے مضبوط بنے ہین -

پیلو - مذکر - ایک درخت جسکی مسواک بنتی ہے -

پیلو - مونث - ایک راگنی کا نام -

پیلہ - مذکر - ریشم کا کیڑا -

پیلہ - } مذکر - شطرنج کا ایک مہرہ -
فیلہ - }

پیمان - مذکر - ظفر سے میری جانب سے پڑی سخت گرہ دل مین ترے ٭ سست پیمان ترا محکم نہوا پر نہوا -

پیمانہ - مذکر - امیر سے ساقی ندکھا پھر خدا ساغر خالی ٭ لبریز ہوا جاتا ہے پیمانہ کسیکا -

پیمانہ - مذکر - فقرہ - پاون کا پیمانہ بھیجو تو بوٹ بنوایا جاوے -

پیمایش - مونث - شعور سے بندوبست ملک ہستی کا یہ منشا ہے شعور ٭ ہو جریب قد سے پیمایش ترا زمین گور کی -

پیمفلٹ - مذکر - فقرہ - پیمفلٹ روانہ کر دیا گیا -

پینک - مونث - کلابتون کی ڈوری -

پینٹھ - مونث - فقرہ - اٹھتی پینٹھ کا سودا ہے -

پینڈولم - مذکر - کلاک گھڑی کا لٹکن -

پینس - مونث - ایک دماغی بیماری -

پینک - مونث - فقرہ - انکو ہوش ہی نہین آتا افیم کی پینک ہے -

پینگ - مذکر - اختر سے کیون مجھلا مین نہ مجکو وعدون مین ٭ پینگ غیرون سے بڑھتے جاتے ہین -

پیوند - مذکر - برق سے گور کو ہے اشتیاق وصل ہجر یار مین ٭ خاک کو درکار ہے پیوند میری خاک کا -

پیہہ - مونث - چربی -



بابِ تائے فوقانی

ت - مونث -

تاب - مونث - امیرؔ - غش صورت مو سے ہیں ہوا سامنے آنکے ۔ تابِ نظرِ حسنِ خداداد نہ آئی -

تابدان - مذکر - ظفرؔ - ہمارے دل میں ہے یوں اُسکے تیر کا روزن ۔ اندھیرے گھر میں ہے جس طرح تابدان ہوتا -

تابستان - مذکر - گرمی کا موسم -

تابش - مونث - اخترؔ - دامنِ جنت کے سایے میں رہیں گے چین سے ۔ تابشِ خورشید محشر کیا ستائیگی ہمیں -

تابوت - مذکر - امیرؔ - ہمراہ ہے جو حسرت و ارمان کی بھیڑ بھاڑ ۔ تابوت اٹھا امیرِ غریب الدیار کا -

تاب و توان - مذکر - ظفرؔ - نہیں دل چھوڑتا آہ و فغاں یل بسے تری ہمت ۔ اگرچہ دل میں غم نے کچھ نہیں تاب و توان چھوڑا -

تاثیر - مونث - وزیرؔ - فقیروں کے قدم لیتے ہیں سلطان ۔ یہ ہے تاثیرِ نقشِ بوریا کی -

تاج - مذکر - وزیرؔ - ہوا شاہِ دواوین نام بسم اللہ سے دیوان کا ۔ سرِ دیوان پہ ہے الحمد للہ تاج قرآن کا -

تاخت - مونث - دھاوا - ناصرؔ - کی ہے سپاہِ درد و مصیبت نے تاخت آج ۔ پامال ہو نجائے کہیں تختگاہِ دل -

تاخیر - مونث - سالکؔ - موت کا کیا شکوہ آئی وہ تو اپنے وقت پر ۔ ہے گلہ تمسے کہ تمنے آنے میں تاخیر کی -

تادیب - مونث - تسلیمؔ - نفس سیدھا ہو نہ سکتا عشق میں کلفت اگر ۔ آسے دن کی سختیان تادیب ہے اُستاد کی -

تار - مذکر - امیرؔ - غضب اشکباری سے عقد ٹوٹے ۔ کہ کوتاہ تارِ نظر ہو گیا -

تار - مذکر - نہیرؔ - تارِ پوشون کا شب بار سے کیا کیا باندھا ۔ شوق نے زخم وہیں پہ مرسے کھلوایا ہندھا -

تار - مذکر - سحرؔ - دستِ وحشت نے نہ چھوڑا تار بھی پوشاک کا ۔ رکھ لے پردہ اسے فلک ہو نہ گرد سے خاک کا -

تار - مذکر - ٹیلیگرام - فقرہ - آج روز کا کوئی تار نہیں آیا -

تارامنڈل - مذکر - آتشبازی کی ایک قسم
فقرہ - تارامنڈل بہت اونچا جاکر پھٹتا ہے -

تارک - مذکر - سر -

تاریخ - مونث - بحر - پہونچے خدا کے
فضل سے دار السلام کو ٭ تاریخ قبر ہے ہماری
رسید کی -

تاڑ - مذکر - مشہور درخت -

تازیانہ - مذکر - امیر - جنون کا جوش گھٹا
تھا کہ لو سے گل آئی ٭ سمندِ ہوش مرا تھکا کہ
تازیانہ ہوا -

تاسف - مذکر - میر - جہان مین میرسے
کاہے کو ہوتے ہین پیدا ٭ سنا یہ واقعہ جسنے
اُسے تاسف تھا -

تاش - مذکر - ایک قسم کا کپڑا -

تاش - مذکر - پتے جو کھیلے جاتے ہین -

تاک[1] - مختلف فیہ - انگور کی بیل - نوازش
- اس چمن مین کیا ضرورت ہے گھٹا کی ساقیا ٭
ابر رحمت بنکے سر پر تاک ہے چھائی ہوئی -
آتش - ایندنا تھا تیرے مستونکی طرح سے باغ مین ٭
صاحب کیفیت اپنے سلسلے مین تاک تھا -

[1] بیل کے اعتبار سے تاک کی تانیث کو ترجیح ہے - ۱۲

تاک - مونث - آباد - جان اُس ظلم کے
ناوک سے بچی کسکی ہے ٭ پست گیا اُسکا نشان
تاک اسے جسکی ہے -

تاک جھانک - مونث - اختر - ہے
جوانی بھی کیا بلا کی چیز ٭ رات دن تاک جھانک
رہتی ہے -

تاکید - مونث - ظفر - الہی چشم مین آنسو
نہین کرون مین کیا ٭ نمازِ عشق مین تاکید ہے
وضو کی مجھے -

تال - مونث - گانے بجانے کا وزن -
گویّون مین ساڑھے بارہ تالین مشہور
ہین -

تال - مذکر - عینک کا شیشہ -

تال - مذکر - تالاب - بھاکا زبان ہے -

تال میل - مذکر - مونس - لاشون سے
پاٹنا وہ زمین ایک کھیل تھا ٭ دریا سے اُسکے
گھاٹ کو کیا تال میل تھا -

تالاب - مذکر - ظفر - پھرے سیر دشت کا
اس دشت مین الطافِ خواجہ سے ٭ ظفر ہر سمت
ہم ہین اور ہے تالاب باری کا -

تالو - مذکر - انیس - یہ ننھے ننھے دونون ہاتھ

بل کھاتے ہین تکیون پر پا مسوڑ ہے ہو گئے ہین
نیلگون تالو تپکتا ہے ۔

تالیف ۔ مونث ۔ تسلیم سے افسون نہ پڑھا
نہ کوئی جادو سیکھا ٭ تالیفِ قلوب آپکو آئی کیونکر ۔

تالیف ۔ مونث ۔ فقرہ ۔ تصنیف سے تالیف
مشکل ہوتی ہے ۔

تام جان ۔ مذکر ۔ سحر سے دیے سب کو جاذبی
کے وہ تام جان ٭ ہوئی جسنے دونی سواری کی
شان ۔ اسی کو تام جھام اور تام دان اور تان
جان بھی کہتے ہین ۔

تامل ۔ مذکر ۔ مومن سے تامل کر سکون عرضِ
وفا کا ٭ تحمل ہو سکے بیہم جفا کا ۔

تاملوٹ ۔ مذکر ۔ ٹین کا ایک ظرف ۔

تان ۔ مونث ۔ رند سے کان مین دلیں کی
آواز چلی آتی ہے ٭ تانین لیتی ہے کوئی حور لقا
ساون کی ۔

تان ۔ مونث ۔ لوہے کی سلاخ ۔ پالکی ہوادار
وغیرہ مین لگاتے ہین ۔

تانت ۔ مونث ۔ مثل ۔ تانت باجی راگ
بوجھا ۔

تانیث ۔ مونث ۔ فقرہ ۔ لفظ کی تانیث و
تذکیر مین اختلاف ہے ۔

تاؤ ۔ مذکر ۔ مومن سے ضد یہ ہے خط سے مرے
غصہ
تاؤ ہزارون کھائے ٭ دستِ اغیار مین بھی گر
کبھی دیکھا کاغذ ۔

تاؤ ۔ مذکر ۔ فقرہ ۔ گھی کا بگڑا ہے تاؤ کھا گیا ہے ۔

تاؤ ۔ مذکر ۔ کاغذ کا تختہ ۔

تاوان (جرمانہ) ۔ مذکر ۔ ناصر سے کھو دیا لیکے مرا دل
مجھ سے ٭ اسکا تاوان بھی دینا ہوگا ۔

تاویل ۔ مونث ۔ تسلیم سے کچھ طبیعت یہان
نہین لڑتی ٭ کوئی تاویل بن نہین پڑتی ۔

تاہل ۔ مذکر ۔ فقرہ ۔ پریشانی کی وجہ تاہل
ہوا کرتا ہے ۔

تائید ۔ مونث ۔ ناظم سے شوقِ کامل کی
جو تائید ہوا کرتی ہے ٭ روز قربانیون مین عید
ہوا کرتی ہے ۔

تباین ۔ مذکر ۔ فرق ۔ جدائی ۔ فقرہ ۔ ان
دو لوگون صورتون مین بڑا تباین ہے ۔

تبحر ۔ مذکر ۔ فقرہ مولنا کا تبحر ثابت ہو گیا ۔

تبخالہ ۔ مذکر ۔ مومن سے شورِ الفت نے کیا
کیا بے مزہ جلاد کو ٭ گرمیِ خون سے لبِ شمشیر
پر تبخالہ تھا ۔

تبختر - مذکر - اختر ؎ کہو سرو گلشن سے اتنا نہ اکڑے ٭ کہ پھلتا نہیں ہے تبختر کسیکا -

تبخیر - مونث - فقرہ - تپ نہین ہے تبخیر ہوتی ہے -

تبدل - مذکر - بدلنا - فقرہ - نام مین الفاظ کا تبدل ہوگیا -

تبر - مذکر - ناسخ ؎ غیر کا کچھ نہ چلے گر ہو دشمن اپنا ٭ چوب دستے کو شجر ہی سے تبر لیتا ہے

تبرک - مذکر - مسرور ؎ ہوکے پُر سے بٹ گئی دستار شیخ ٭ بادہ نوشون کو تبرک مل گیا -

تبرید - مونث - تسلیم ؎ تپ الفت مین وہ حرارت ہے ٭ کوئی تبرید اثر نہین کرتی -

تبسم - مذکر - داغ ؎ کوئی بھولا ہوا انداز ستم یاد آیا ٭ کر تبسم تجھے ظالم دم بیداد آیا -

تپ - مونث - برق ؎ اُس مسیحائی محبت مین زمانہ چھوٹا ٭ سب سے پرہیز کیا جب تپ فرقت آئی -

تپاک - مذکر - ناسخ ؎ ملا نہ جین جو تسے مجھے تپاک ہوا ٭ جگر کے ٹکڑے اُڑے سینہ چاک چاک ہوا -

تپش - مونث - امیر ؎ راستہ کون مدینہ کا بتاتا مجھکو ٭ تپش دل نہ خضر بنکے جو رہبر ہوتی

تپک - مونث - اختر ؎ سوز الفت ہے ترقی پہ خدا خیر کرے ٭ آبلے طرح آبلۂ دل مین تپک ہوتی ہے -

تپنچہ - مذکر - امیر ؎ پائی دولت مال مارا قتل کیا مجھکو کیا ٭ خوب گلچھرّے اڑاتا ہے تپنچہ یار کا -

تتبع - مذکر - ناسخ ؎ کب ہماری فکر سے ہوتا ہے سودا کا جواب ٭ ہان تتبع کرتے ہین ناسخ ہم اُس مغفور کا -

تتق - مذکر - امیر ؎ جیسے صحرا مین رہ سرو گرد باد دشت کہتے ہین ٭ تتق باندھا ہے میری آہ نے گرد تلکدر کا -

تتمہ - مذکر - اختر ؎ جنون دیباچہ تھا اور مرگ عاشق ٭ تتمہ ہے کتاب عاشقی کا -

تتوتھمبو - مونث - جانصاحب ؎ نہ بہی ساس سے یہ بنتا تھی ٭ تتوتھمبو ہزار کی مین نے

تثلیث - مونث - نوازش ؎ یہ دل کا فر ترے دو ابرو ون پر لوٹ تھا ٭ عشق گیسو جب ہوا تثلیث پیدا ہوگئی -

تثنیہ - مذکر - عربی کا وہ صیغہ جو دو کیلیے آئے - جیسے طرف کا تثنیہ طرفین آتا ہے -

تج - مونث - ایک درخت کی چھال خوشبودار

تجارت - مونث - تسلیم ؎ لے لیے
سیکڑون دل غمزہ فروشی کرکے ؛ ان حسینون
نے نکالی ہے تجارت اچھی -

تجاوز - مذکر - ناصر ؎ وہی زلف کی یاد
ہے اور ہم ہین ؛ تجاوز سیر مو ہوا ہے نہ ہوگا -

تجاہل - مذکر - میر ؎ اُسنے پہچان کر ہمین
مارا ؛ منہ نکرنا اِدہر تجاہل تھا -

تجدید - مونث - مونس ؎ خون ہوگا
اب علی کا یہ جنگ شغق نے کی ؛ تجدید یان وضو
کی امام بحق نے کی -

تجربہ - مذکر - گلزار نسیم ؎ مین تجربہ کرچکی
جہان کا ؛ کھلتا نہین کچہ طلسم یان کا -

تجرّد - مذکر - تسلیم ؎ دنیا سے نابکار کو دیتا
نہ کیون طلاق ؛ آزاد کو تمہارے تجرد پسند تھا -

تجرید - مونث - شعور ؎ تو آپ اپنا ثانی
بے عکس آئنہ مین ؛ توحید وہ تری ہے تجرید
یہ مری ہے -

تجسّس - مذکر - اسیر ؎ تجسس دلکو ان
رہتا ہے اُسکی چشم جادو کا ؛ شکاری منزلون
کرتے ہین پیچھا جیسے آہو کا -

تجلّی - مذکر - نیر ؎ دربار مین حضور کے
چہرے کی ہے ضیا ؛ ملبوس زرفشان مین تجلے
ہے نور کا -

تجمّل - مذکر - بحر ؎ پھر بہار آئی شہ گل کا
تجمل ہوگیا ؛ غنچے چٹکے جانور چہکار اُٹھے غل ہوگیا

تجنیس - مونث - فقرہ - ہر لفظ مین تجنیس
پیدا کی ہے -

تجوید - مونث - حروف کو مخارج سے ادا
کرنا - تانیث کے ساتہ مستعمل ہے -

تجویز - مونث - انیس ؎ بیماریِ فرمن
کی دوا خوب ہوی ہے ؛ تجویز مرے واسطے
کیا خوب ہوی ہے -

تجہیز - مونث - میت کے غسل و کفن
کا سامان کرنا - مونث مستعمل ہے -

تحریر - مونث - جلال ؎ جب اُسے لکھتے
ہین خط دیکھیے قسمت کا بگاڑ ؛ آپ ہی آپ
وہ تحریر بگڑ جاتی ہے -

تحریر - مونث - اسیر ؎ زینت نے اُسکی اور
کیا ہمکو دلفگار ؛ تحریر سرمہ تیر نگہ کو کمان ہوی -

تحریص - مونث - شعور ؎ خواہش دنیا تھی جب تک بہت آزاد تھے ؛ نفس نے تحریص کی جس سے پھنسے ہم دام مین -

تحریف - مونث - اسیر ؎ لکھدیے ہین کچھ کے کچھ اشعار میرے اسے اسیر ؛ کاتبون نے میرے دیوان مین بہت تحریف کی -

تحریک - مونث - اختر ؎ دختر رز سے ہو پیام سلام ؛ ہے یہ تحریک موسم گل کی -

تحسین - مونث - مسرور ؎ وہ تیری ادا ہے میرے قاتل ؛ تحسین قضا نے کی ہے جسکی -

تحصیل - مونث - رند ؎ اُس کاکل مشکین کا جو ملجاے کوئی تار ؛ تحصیل سمجھنا تو خطا اور ختن کی -

تحفہ - مذکر - امیر ؎ گھر سے وہ برآمد کبھی در تک نہوسے ؛ تحفے گئے منظور نظر تک نہوسے -

تحقیر - مونث - رشک ؎ دنیا نے گھیرا تارک دولت سمجھتے ہی ؛ تحقیر کیمیا مجھے اکسیر ہوگئی -

تحقیق - مونث - اختر ؎ خبر آمد یار کی رات تھی ؛ جو تحقیق کی بات ہی بات تھی -

تحقیقات - مونث - تسلیم ؎ کسی نے لے لیا تھا ایک بوسہ اُنکا چوری سے ؛ ہوسے برسون کہ ابتک اُسکی تحقیقات ہوتی ہے -

تحکّم - مذکر - اختر ؎ عبث سے چاہے کوئی جان سے لیلے ؛ تحکم نہین ہے گوارا کسیکا -

تحمّل - مذکر - میر ؎ ابتو دلکو نہ تاب ہے نہ قرار ؛ یاد ایام جب تحمل تھا -

تحمید - مونث - حمد - تعریف -

تحویل - مونث - فقرہ - سب روپیہ میر صاحب کی تحویل مین ہے -

تحیُّر - مذکر - تسلیم ؎ جنون سے کچھ ایسا تغیر ہوا ؛ جب آئینہ دیکھا تحیر ہوا -

تخالف - مذکر - مخالفت تذکیر کے ساتھ آتا ہے -

تخت - مذکر - وزیر ؎ نہین ابنوہ خطا ہین جلوہ حُسن روے جانان کا ؛ عیان ہے تخت پریون کے جھرمٹ مین سلیمان کا -

تختگاہ - مونث - دارالسلطنت

تختہ - مذکر - منیر ؎ اسقدر فریاد محشر خیز اے بلبل نکر ؛ دیکھنا تختہ نہ اُلٹے گلشن شاداب کا -

تخرجہ - مذکر - فقرہ - اس تاریخ مین بلاتخرجہ کا تخرجہ کیا گیا ہے -

تخریب - مونث - خرابی -

تخصیص - مونث - نوازش ؎ بڑی چیز ہے

عشق جسکو خدا دے ۔ نہین اسمین تخصیص ہے
کچھ کسیکی ۔
تخفیف ۔ مونث ۔ اسیر ۔ چار بوسے تھے
مقررہ وہ بھی اب ملتے نہین ۔ کیا یہ روزینہ تھا
جسمین آپ نے تخفیف کی ۔
تخلّص ۔ مذکر ۔ اسیر ۔ شاعرانِ حال کیا
مضمونِ نو پائین اسیر ۔ ڈہونڈہتے ہین پر تخلص
بھی نیا ملتا نہین ۔
تخلّف ۔ مذکر ۔ میر ۔ پوچھو خوب ہے بدعہدیون
کی مشق اُسکو ۔ ہزارون عہد کیے پر وہی تخلف تھا ۔
تخلیہ ۔ مذکر ۔ تسلیم ۔ دوستون سے اُنہین
اب ملنے کی فرصت ہی نہین ۔ تخلیہ غیر سے دن رات
رہا کرتا ہے ۔
تخم ۔ مذکر ۔ وزیر ۔ ذقن مین دانۂ خالِ سیہ
دیکھا تو مین سمجھا ۔ لطافت سے عیان ہے تخم
سیبِ زنخدان کا ۔
تخمِ ریحان ۔ مونث ۔ ایک دوا ۔ تانیث
کے ساتھ مستعمل ہے ۔
تخمہ ۔ مذکر ۔ جان صاحب ۔ بی نزاکت جان
کو سُنتی ہون آج ۔ کھا گئین اتنا کہ تخمہ ہو گیا ۔
تخمنہ ۔ مذکر ۔ فقرہ ۔ شادی کے مصارف کا
صحیح تخمنہ کیا گیا تھا ۔
تخویف ۔ مونث ۔ خوف دلانا ۔ تانیث کے
ساتھ مستعمل ہے ۔
تخیّل ۔ مذکر ۔ خیال کرنا ۔
تداخل ۔ مذکر ۔ ناصر ۔ سو طرح کے غم کھاتے
ہین فرقت مین شب و روز ۔ لیکن ہے یہ حیرت
کہ تداخل نہین ہوتا ۔
تدارک ۔ مذکر ۔ میر ۔ تفحص فائدہ ناصح تدارک
تجھ سے کیا ہوگا ۔ وہی پائیگا میرا درد دل جسکا
دکھا ہوگا ۔
تدبیر ۔ مونث ۔ سالک ۔ دوست کے
نامہ مین دشمن کی بدی تحریر کی ۔ جان سے بیزار
تھا مرنے کی یون تدبیر کی ۔
تدرو ۔ مذکر ۔ صبر ۔ جو آپ ناز سے چلتے تو
دل اُلٹ جاتے ۔ تدرو دیکھکے غیرت سے ڈلمین
کٹ جاتے ۔
تدریج ۔ مونث ۔ درجہ بدرجہ ۔ مونث آتا ہے ۔
تدریس ۔ مونث ۔ درس دینا ۔ تانیث
کے ساتھ مستعمل ہے ۔
تدفین ۔ مونث ۔ صبر ۔ باقی رہی جو دل
کی تڑپ بعدِ مرگ بھی ۔ تدفین ہے محال تڑپ بیقراری کی

تدقیق - مونث - تسلیم سے نہ آیا ہاتھ ابتک
کوئی مضمون ؛ بڑی تدقیق کی فکر کرین ۔

تدوین - مونث - اختر سے اسے عشق مرا یہ
تنکے چُننا ؛ تدوین ہے نسخۂ جنون کی ۔

تذبذب - مذکر - مسرور سے یقین اُنکے وعدے
کا آتا نہین ؛ تذبذب مرے دل کا جاتا نہین ۔

تذکرہ - مذکر - سالک سے یہ فخر کم ہے کہ تو بزم
سے اُٹھا سے مجھے ؛ کرون نہ تذکرہ کسطرح بار بار
اپنا ۔

تذکیر - مونث - فقرہ - لفظ کی تذکیر کو ترجیح ہے ۔

تذلیل - مونث - بحر سے دنیا مین یہ کچھ
کسا دبازاری ہے ؛ تذلیل کمال اہل جوہر کی ۔

ترازو - مونث - نسیم سے نکلتے ہین برابر اشک
میری دونون آنکھونسے ؛ متاع درد تُلنے کی
ترازو ہو تو ایسی ہو ۔

تراش - مونث - سحر سے سرو کو چھانٹ کے
دم مین قدِ موزون کردین ؛ شہر والون کی تراش
ایسی غضب ہوتی ہے ۔

تراش خراش - مونث - مونس سے کیونکر
لکھون تراش خراش اُسکی چال کی ؛ کٹ جائیگی
زبان قلم بے مثال کی ۔

ترانہ - مذکر - داغ سے دیکھیے منصور اگر آج زمانہ
تیرا ؛ ہوا انا الحق کی جگہ لب پہ ترانہ تیرا ۔

تراوت - مونث - عاشق سے خط آئینے
ملتی ہے بہار رُخِ خوبان ؛ اس سبزسے آنکھون
مین تراوت نہین ہوتی ۔

تراوش - مونث - ظفر سے ہوئی تپ دلکو
اشکون کی تراوش ہونیوالی ہے ؛ کہ گرما یا ہوا ہے
خوب بارش ہونیوالی ہے ۔

تراویح - مونث - فقرہ - تراویح رمضان مین
بعد نمازِ عشا پڑھی جاتی ہے ۔

تربوز - مذکر - فقرہ - بازار مین بڑے بڑے
تربوز آتے ہین ۔

تُربت - مونث - امیر سے تجھسے اے بادِ صبا
مجکو یہ امید نہ تھی ؛ چار پھولون کو ترس جائیگی
تربت میری ۔

تربیت - مونث - فقرہ - اطفال کی تربیت
فرض ہے ۔

تُرپ - مذکر - فوج کا ایک حصہ - تذکیر کے
ساتھ بولا جاتا ہے ۔

تُرپن - مونث - سلائی کی ایک قسم ۔

ترتیب - مونث - رند سے زند مشرب ہون

فقط نام خدا چپتا ہون ؛ نہ نماز آسکے نہ ترتیب وضو آتی ہے۔

ترتیل۔ مونث۔ فقرہ۔ قاری صاحب کے پڑھنے مین ترتیل لطف دیتی ہے۔

ترجمہ۔ مذکر۔ امیر؎ نکلتا ہی نہین ہرگز سوائے جنگ کچھ مُنہ سے ؛ تری باتین ہین قاتل ترجمہ شمشیر خانی کا۔

ترجیح۔ مونث۔ اختر؎ ہین ساری ادائین مرے محبوب کی اچھی ؛ مشکل ہے کہ ثابت کرون ترجیح کسی کی۔

ترجیع بند۔ مذکر۔ نظم کی ایک قسم مذکر مستعمل ہے

ترحم۔ مذکر۔ جلال؎ چلکے رگ جاے حلق پر خنجر ؛ اب ترحم غضب ہے قاتل کا۔

ترخیص۔ مونث۔ رخصت۔

تردد۔ مذکر۔ ناسخ؎ جگر پھٹتا ہے اک سو اک طرف کو زخم پکتے ہین ؛ تردد خانۂ دل مین ہے غم کی میہمانی کا۔

تردید۔ مونث۔ اختر؎ غلط کیا ہے کہ اختر تمکو دل سے پیار کرتا ہے ؛ اگر یہ بات جھوٹی تھی تو کچھ تردید کی ہوتی۔

ترس۔ مذکر۔ اختر؎ دلکو مرے خاک مین

ہم

ملایا ؛ ظالم کو ذرا ترس نہ آیا۔

ترسول۔ مذکر۔ ہند کا ایک قدیم ہتھیار۔

ترشح۔ مذکر۔ نوازش؎ یہی تو وقت ہے پینے پلانے کا ترے صدقے ؛ مزہ دیتا ہے اسے ساقی ترشح ابر رحمت کا۔

ترصد۔ مذکر۔ ناسخ؎ بہار گلشن دین محمدؐ اب دکھا یارب ؛ ترصد بلبل دل کو ہے فصل گل کی آمد کا۔

ترصیع۔ مونث۔ نظم ونثر کی ایک صنعت۔

ترطیب۔ مونث۔ فقرہ۔ دماغ کی ترطیب ہونی چاہیے۔

ترغیب۔ مونث۔ امیر؎ مین نہ مانونگا کہ دی اغیار نے ترغیب قتل ؛ دشمنون سے دوستی کا حق ادا کیونکر ہوا۔

ترفہ۔ مذکر۔ جب سے اُنکو ترفہ ہوا مزاج نہین ملتا۔

ترقب۔ مذکر۔ اختر؎ کروگے نہ بھولے سے اختر کو یاد ؛ ترقب ہمین تمسے ایسا نہ تھا۔

ترقیم۔ مونث۔ تحریر۔

ترک۔ مذکر۔ آتش؎ عاشقون سے طلب بوسہ کہان جاتی ہے ؛ مور سے ہو نہ سکے ترک کبھی شکر کا۔

ترک - مونث - اسیرؔ - پھر تسکین دیکھتا ہون ہجر مین جب مین کتاب ∴ ترک اک اک جزو کی دو دو پھر ملتی نہین -

ترک - مونث - ناسخؔ - پر جو استاد کار مینا ترٹرہے ∴ وہی ترکین بنائینگی اسکی -

ترکش - مذکر - انیسؔ - ترکش بھی اژدہا سا دہن کھولنے لگا ∴ نکلا عقاب تیر تو پر تولنے لگا -

ترکہ - مذکر - امیرؔ - بیکسی درد و الم داغ تمنا حسرت ∴ چھوڑ جاتے ہین پسِ مرگ یہ ترکے عاشق -

ترکیب - مونث - داغؔ - تلاش انکو ہے میرے راز دان کی ∴ نئی ترکیب نکلی امتحان کی -

ترکیب بند - مذکر - فقرہ - آج میر صاحب نے اچھا ترکیب بند پڑھا -

ترم - مذکر - فقرہ - رسالے مین سواری کا ترم ہوا -

ترمیم - مونث - شورؔ - جنون آبادِ الفت مین ہوا جب سے عمل اپنا ∴ بہت کچھ ہو گئی ترمیم قانونِ محبت کی -

ترنج - مذکر - ایک میوہ ہے - اور دوشالے مین بھی ترنج بنائے جاتے ہین -

ترنجبین - مونث - ایک دوا -

ترنگ - مونث - رندؔ - مے حسن کی کیا پی ہے مین وہ ترنگین ∴ نشے رند نے سب اتارے تمھارے -

ترنم - مذکر - اخترؔ - باغبان سنکے بھڑکتا ہے چمن مین کیا کیا ∴ تجکو آفت مین پھنساے نہ ترنم میرا -

تروٹ - مونث - راگنی کی ایک قسم -

ترویج - مونث - صبرؔ - بنیاد تو اس فن کی پڑی قیس کے ہاتھون ∴ لیکن مرے دم سے ہوی ترویج جنون کی -

تریاق / **تریاک** - مذکر - ظفرؔ - لبون کا بوسہ ترے لیکے جان دی مین نے ∴ یہ میرے واسطے تریاق زہر کیونکہ ہوا -

ترپ - مونث - انیسؔ - گھوڑا وہ کہ بجلی کی ترپ گرد ہوی ہے ∴ یہ گرم روی ہے کہ ہوا سرد ہوی ہے -

تزک - مذکر - مسرورؔ - ہزار آہ و فغان لاکھون ہین نالے ∴ کوئی دیکھے تزک شاہِ جنون کا

تزکیہ - مذکر - فقرہ - ذکر سے تزکیۂ نفس ہوتا ہے -

تزلزل - مذکر - ظفرؔ - گر نہین بھونچال ظالم جنبشِ ابرو تری ∴ سر زمینِ ملکِ دل مین پھر تزلزل کیون ہوا -

تزویج - مونث - تسلیمؔ - کہان شیخ صاحب

کہان دخترِ رز ؛ یہ ترجیح دونون مین اچھی ہوئی۔

تزویر - مونث - سودا سے مستون کے سخن ہمکو سودا یہ بہت بھائے ؛ واعظ کی تو باتون مین تزویر نظر آئی -

تزئین - مونث - مسرور سے کہتے ہین عاشقون سے مرا ناک مین ہے دم ؛ تزئینِ خال وخط مرے حق مین بلا ہوئی -

تساہل - مذکر - مومن سے عاشق نہو کہین کہ انہین قتلِ غیر مین ؛ مشکل بنی کچھ ایسی تساہل نہو سکا -

تسبیح - مونث - برق سے دورِ ساقی مین زبان پر ورد ہے نامِ شراب ؛ رکھتے ہین تسبیح زاہد دانہ انگور کی -

تسبیغ - مونث - عروض مین ایک زحاف کا نام ہے - مونث مستعمل ہے -

تسخیر - مونث - اسیر سے آتے ہین کھیلنے وہ مرے ساتھ گنجفہ ؛ آسان آفتاب کی تسخیر ہوگئی -

تسکین - مونث - ناظم سے بے تمھارے ہمین تسکینِ دل اسے یار نتھی ؛ ہمسے منظور جدائی تمھین زنہار نتھی -

تسلسل - مذکر - سودا سے گرچہ رویا مین ترے غم مین بہت سا لیکن ؛ اپنے رونے کا مجھے رات تسلسل بھایا -

تسلّط - مذکر - تسلیم سے توبہ کرو کیا ذکر ہے یان صبر و سکون کا - مدت سے تسلط ہے مرے دل پہ جنون کا -

تسلیم - مونث - غیر سے ہر مہینے ہلالِ ابرو کو ؛ جھک کے تسلیم ماہِ نو نے کی -

تسلیمات - مونث - مثل تسلیم کے تسلیمات بھی مونث مستعمل ہے -

تسمہ - مذکر - وزیر سے کرتی ہے اب تلک جو لگاوٹ تمھاری تیغ ؛ تسمہ کوئی گلے مین لگا رہگیا نہو -

تسمہ - مذکر - اسیر سے ہوتے ہین وہ سوار مین ہوتا ہون جان بلب ؛ پھانسی مرے گلے مین ہین تسمے رکاب کے -

تسنّن - مذکر - فقرہ - صحابۂ کرام کی مدح سے تسنن ثابت ہوتا ہے -

تسنیم - مذکر - شعور سے نور کا چشمہ دہانِ احمدِ بے میم تھا ؛ پانی بھرتا تھا وہان کوثر فدا تسنیم تھا -

تسو - مذکر - گز کا چوبیسوان (۲۴) حصہ -

تسہیل - مونث - مصحفی سے قضا سیکھ لیتی ادا گر تمھاری ؛ بڑی جان لینے مین تسہیل ہوتی -

تشابہ - مذکر - ناصر سے بلائین شامِ غم کی پہنچہ

مژگان سے لیتا ہون ؛ تشا بہ کچھ جو پاتا ہون
تری زلفِ پریشان کا۔

تشبیب - مونث - قصیدے کی تمہید -

تشبیہ - مونث - سالک ؎ تشبیہ کیا ہو اُس
کفِ دریا نوال کی ؛ جسکی مثال سے ہے ترقی
مثال کی۔

تشتّت - مذکر - میر ؎ نہ کچھ ہوش گھر جانے
کا اُسکو تھا ؛ تشتت نہ مر جانے کا اُسکو تھا۔ (پریشانی)

تشخیص - مونث - اختر ؎ جو ہمدرد ہو درد
دل کو وہ جانے ؛ طبیبون سے تشخیص کیا خاک
ہوگی۔

تشدّد - مذکر - مسرور ؎ مین پہلے بھی ہر چند
اچھا نہ تھا ؛ تشدد تپِ غم مین ایسا نہ تھا۔

تشدید - مونث - فقرہ - بعض الفاظ مین
تشدید تخفیف ہو جاتی ہے۔

تشریح - مونث - تسلیم ؎ آپکے عشق نے
کیا ہے وہ حال ؛ جسکی تشریح ہو نہین سکتی۔

تشریف - مونث - رند ؎ خلعتِ عریانی (خلعت)
تنی بہتون نے پہنا پر جنون ؛ ٹھیک میرے
جسم پر تشریفِ عریانی ہوی۔

تشکیک - مونث - شک و شبہہ ناثیث

کے ساتھ مستعمل ہے۔

تشنّج - مذکر - داغ ؎ نہین پی ہے جو مے
دو دن سے ساقی ؛ تشنج دست و پا مین ہو رہا ہے

تشویش - مونث - سحر ؎ سب کی فکر اُسکو
ہے بیکار ہے سب کی تشویش ؛ اور مجھ طبیعت
ہوی جب کی تشویش -

تشویق - مونث - فقرہ - آپ ہی کی تشویق
سے تھوڑا بہت پڑھ لیا ہے -

تشہّد - مذکر - کلمۂ شہادت پڑھنا -

تشہیر - مونث - داغ ؎ مر بھی جاؤن تو نہو
اُنکو مرا مُردہ عزیز ؛ بلکہ میری لاش کی تشہیر الٰہی
ہو تو ہو -

تشیّع - مذکر - فقرہ - اُنکا تشیع کھلتا تھا -

تشیّن - مذکر - تسلیم ؎ آپ آئین میکدے
مین خیر ہے ؛ شیخ صاحب وہ تشیّن کیا ہوا -

تصادم - مذکر - فقرہ - آئے دن گاڑیون
کا تصادم سُنا جاتا ہے -

تصحیح - مونث - نیر ؎ بہت تصحیح اس نسخہ
کی کی ہے ؛ ہر اک صفحہ مین یہ مطلب جلی ہے -

تصدّق - مذکر - جان صاحب ؎ ہو پہنا جو مالن کو بازو بند
نصیب ؛ یہ نوبہار تصدق ہے میری چوکھٹ کا -

تصدیع - مونث - میر سے خواہش ہو جسے دل کی دل دوان اٹھے اور سر بھی ؛ مین سنے تو اسی دل سے تصدیع بہت پائی -

تصدیعہ - مذکر - تکلیف وہی - تذکیر کے ساتھ آتا ہے -

تصدیق - مونث - تسلیم سے غیرون کی ساتھ عہد کی توثیق ہو گئی ؛ تیری زبان سے ہمین تصدیق ہو گئی -

تصرف - مذکر - ظفر سے کہتے ہین موسی کو غش آیا تھا کوہ طور پر ؛ اک تصرف تھا وہ تیرے جلوۂ دیدار کا -

تصریح - مونث - صریر سے خط جو لکھا ہے اک معما ہے ؛ کچھ تو تصریح تمنے کی ہوتی -

تصغیر - مونث - فقرہ - کنیز کی تصغیر کنیزک ہے -

تصفیہ - مذکر - نیر سے آپ منہ دیکھنے کو آئینہ دل مانگا ؛ تصفیہ اُس بُت کا فرسے خدا ساز ہوا -

تصنع - مذکر - فقرہ - تمھاری ہر بات مین تصنع پایا جاتا ہے -

تصمیم - مونث - صریر سے در یار تک ہم پہونچ ہی کے رہتے ؛ جو اپنے ارادے مین تصمیم ہوتی -

تصوّر - مذکر - وزیر سے دونون عالم مجھے تاریک نظر آتے ہین ؛ جب تصور ترا اے زلف دوتا ہوتا ہے -

تصنیف - مونث - شعور سے ہمسے تدوین ہوئی عشق و محبت کی شعور ؛ اس سے پہلے کوئی اس علم مین تصنیف نہ تھی -

تصوّف - مذکر - صریر سے صحبت پیر خرابات مین جاناہمنے ؛ رند کیا چیز ہے ہوتا ہے تصوف کیسا -

تصویر - مونث - اثر سے بے نشانی جو مرے دلکو پسند آئی ہے - کھینچ کر آپ مٹاتا ہون مین تصویر اپنی -

تضاد - مذکر - ناصر سے اِدھر جلن ہے اُدھر غم سے جوش رقت ہے ؛ تضاد دیدہ و دل مین ہے آگ پانی کا -

تضحیک - مونث - مسرور سے عشق کو دشت نوردی سے بھلا کیا سروکار ؛ آجتک قیس کی تضحیک ہوا کرتی ہے -

تضرع - مونث - تسلیم سے ہوئی جب یاس اپنے مدعا مین ؛ تضرع کی جناب کبریا مین -

تضمین - مونث - فقرہ - قدسی کی غزل پر بہت سی تضمینین ہو چکی ہین -

تضییع - مونث - اختر سے شاعری کا کیا نتیجہ آجکل ؛ مفت مین تضییع ہے اوقات کی -

تطابق - مذکر - مطابقت - مذکر آتا ہے -

تطبیق - مونث - فقرہ - انسان کے قول و فعل مین تطبیق ہونی چاہیے -

تظلّم - مذکر - میر ۔ شب ہجر مین کم تظلم کیا ؛ کہ ہمسایگان پر ترحّم کیا - (فریاد)

تعارف - مذکر - صریر ۔ عاشقی کا یہ نتیجہ کیا ہے کم ؛ دلبر و دل مین تعارف ہوگیا -

تعاقب - مذکر - فقرہ - فوج سے دُور تک غنیم کا تعاقب کیا -

تعب - مذکر - بحر ۔ کس روز غم نہ تھا مجھے کس شب تعب نہ تھا ؛ کیا دردِ عشق آج سے ہے دل مین کب نہ تھا -

تعبیر - مونث - اختر ۔ ہمنے دیکھا ہے آج وہ جلوہ ؛ جسکی تعبیر ہو نہین سکتی -

تعبیر - مونث - داغ ۔ کچھ خیالِ وصل سے اے دل نہین ہوتا وصال ؛ ہان مگر اس خواب کی تعبیر اُلٹی ہو تو ہو -

تعجب - مذکر - اختر ۔ کیا تعجب ترسے نہ آنے کا ؛ قاعدہ ہے یہی زمانے کا -

تعجیل - مونث - مسرور ۔ نہ کرتے وہ قیامت کا جو وعدہ ؛ تو مرنے مین نہ یان تعجیل ہوتی -

تعداد - مونث - نوازش ۔ روزِ حساب کا ہو مجھے خوف کسلیے ؛ تعداد ہی نہین مرے جرم و گناہ کی -

تعرّض - مذکر - تسلیم ۔ گلا بے خطا کاٹ کر رکھدیا ؛ کسی نے تعرض نہ اُسکنے کیا -

تعریض - مونث - اعتراض - تانیث کے ساتھ آتا ہے -

تعریف - مونث - نیر ۔ کیون مجھے وردِ زبان تعریفِ ابرو ہوگئی ؛ تیری بسم اللہ کیا اے طفل گلرو ہوگئی -

تعزیت - مونث - ظفر ۔ پنجم شہیدِ ناز کا اپنے وہ کیون کرے ؛ منظور تعزیت نہو گر پانچویں کی -

تعزیر - مونث - اسیر ۔ چھو لیا آپکی پستان کو بڑا جرم کیا ؛ سینے پر سنگ دہر و دُو مجھے تعزیر کرو -

تعزیہ - مذکر - فقرہ - آٹھوین محرم کو تعزیے کثرت سے اُٹھتے ہین -

تعشّق - مذکر - بحر ۔ مقصدِ دارین حاصل ہے تعشق سے اگر ؛ بادشاہ و لافتی کا سیدِ لولاک کا -

تعصّب - مذکر - صریر ۔ رہے رند و زاہد سے شیر و شکر ؛ ہمین کچھ تعصب کسی سے نہ تھا -

تعطّل - مذکر - فقرہ - آپ کا یہ تعطل کب تک رہیگا - (بیکاری)

تعطیل ۔ مونث ۔ اختر ؎ دن کو ہے جاری
اشک فشانی شب کو ؂ دفتر عشق مین تعطیل کہان
ہوتی ہے ۔
تعظیم ۔ مونث ۔ انیس ؎ نزدیک سواری
ہے رسول عربی کی ؂ صف باندھ کے تعظیم کرو
روح نبی کی ۔
تعفّن ۔ مذکر ۔ فقرہ ۔ پانی مین تعفن پیدا ہوگیا ہے ۔
تعقید ۔ مونث ۔ مسرور ؎ تعقید کلام مین
جہان ہوتی ہے ؂ سامع کی طبیعت پہ گران ہوتی ہے
تعلق ۔ مذکر ۔ رشک ؎ نور کا باعث تعلق
ہے دل بیتاب کا ؂ یار مثل ماہ نخشب چاند
ہے سیماب کا ۔
تعلقہ ۔ مذکر ۔ فقرہ ۔ تعلقہ کورٹ سے چھوٹ گیا ۔
تعلیقہ ۔ مذکر ۔ فقرہ ۔ تمام سامان کا تعلیقہ ہوگیا ۔
تعلیل ۔ مونث ۔ علت بیان کرنا ۔ مونث
مستعمل ہے ۔
تعلیم ۔ مونث ۔ ظفر ؎ ہماری ہے الف بے
خار صحرا و خراش پا ؂ کہ ہمنے پہلے وحشت مین یہی
تعلیم پائی ہے ۔
تعمیر ۔ مونث ۔ امیر ؎ پوچھو خرابی تن خاکی کا
کچھ نہ حال ؂ تعمیر اس مکان کی بنا سے بگڑ گئی ۔

تعمیل ۔ مونث ۔ امیر ؎ آپ فرمائین تو کسکو
جان دینے مین ہے عذر ؂ سر سے آنکھون سے کرون
تعمیل مین ارشاد کی ۔
تعمیم ۔ مونث ۔ تسلیم ؎ مست ہے ہر اک ترے
دیدار کے ؂ اسقدر تعمیم بھی اچھی نہین ۔
تعمیہ ۔ مذکر ۔ فقرہ ۔ اس تاریخ مین ایک کا تعمیہ
اچھا ہوا ہے ۔
تعویذ ۔ مذکر ۔ امیر ؎ بازو پہ مین اپنے دل
بیمار کے باندھون ؂ تعویذ جو ہاتھ آئے مزار شہدا کا ۔
تعویق ۔ مونث ۔ فقرہ ۔ کار خیر مین تعویق
کیون ہوتی ہے ۔
تعہد ۔ مذکر ۔ کسی کام کا ذمہ لینا ۔ تذکیر کے
ساتھ آتا ہے ۔
تعیّش ۔ مذکر ۔ فقرہ ۔ یہ تعیش کسے نصیب
ہوتا ہے ۔
تعیّن ۔ مذکر ۔ تسلیم ؎ کیونکر کہون احباب
سے کسوقت ملوگا ؂ اوقات کا وحشت مین تعین
نہین ہوتا ۔
تعیین ۔ مونث ۔ صریر ؎ کردین وہ غنی جسپہ
عنایت کی نظر ہو ؂ کوئی بھی ہوا سمین نہین
تعیین کسی کی ۔

تغار - مذکر - وہ گڑھا جسمین مٹی کا گارا بنایا جائے -

تغافل - مذکر - سالک سے کہون کیا نہ دیکھین
جو میری طرف ÷ تغافل شریک حیا ہوگیا -

تغلب - مذکر - فقرہ - عین المال مین تغلب کیا -

تغیر - مذکر - امیر سے بیعت پیر مغان جسدن سے
کی ÷ حال مین اپنے تغیر ہوگیا -

تغیر - مونث - تغیر تانیث کے ساتھ مستعمل ہے -

تف - مذکر - فقرہ - مردان خدا نے کبھی دنیا
پر تف بھی نہین کیا -

تفاخر - مذکر - اختر سے آئینہ اُسکا بنا دے مجھے
اے حیرت حسن + ہے تفاخر بہت اُس شوخ
کو یکتائی کا -

تفاوت - مذکر - تسلیم سے سرکار عشق مین
ہوئے ہم جب سے باریاب ÷ رنج و خوشی مین
کوئی تفاوت رہا نہین -

تفاول - مذکر - ناصر سے ترے وصل کی شکل
آئی نظر ÷ کئی بار ہمنے تفاول کیا -

تفتیح - مونث - فقرہ - گرم پانی سے تفتیح
مسامات ہوتی ہے -

تفتیش - مونث - اختر سے واسطہ چاہنے
والو سے نہین گر اُنکو ÷ کیون مرے حال کی تفتیش
رہا کرتی ہے -

تفحص - مذکر - مونس سے ہر نخل سے صحرا کے
تفحص ہے پسر کا ÷ ملتا نہین نہ ہا پتا نور نظر کا -

تفرقہ - مذکر - امیر سے حواسون مین جمعیت اب وہ
کہان + زمانہ ہوا تفرقہ ہوگیا -

تفریح - مونث - رند سے چمن مین بھی ہو آئے
صحرا مین بھی ÷ کہین بھی نہ تفریح حاصل ہوئی -

تفریط - مونث - فقرہ - نہ افراط اچھی نہ تفریط اچھی -

تفریق - مونث - فقرہ - اُنھون نے اپنے
بیگانے مین تفریق نہین کی -

تفسیر - مونث - وزیر سے بیان کرتا نہین دل
وصف اس روئے مخطط کا ÷ خدا کے گھر مین تفسیر
کلام اللہ ہوتی ہے -

تفصیل - مونث - ناصر سے جو فرصت ہو
تمکو ملاقات کی ÷ کرون کچھ مین تفصیل حالات کی -

تفضیح - مونث - داغ سے جو پی کر میکدے سے
سے جاتے مسجد ÷ بڑی تفضیح ہوتی شیخ جی کی -

تفضیل - مونث - تسلیم سے توضیح کی کچھ
نہ تاویل کی ÷ کسی کو کسی پر نہ تفضیل دی -

تفقد - مذکر - مہربانی - تذکیر کے ساتھ بولا
جاتا ہے -

تفکر ۔ مذکر ۔ امیر ؎ تفکر اندیا زجان وجاناں نہین کیا حمد کا ۔ ہر دو جہان اتبک نہ آیا ہاتھ اس بیت مقدار کا ۔

تفکہ ۔ مذکر ۔ میوہ خوری ۔ تذکیر کے ساتھ مستعمل ہے ۔

تفنگ ۔ مونث ۔ بندوق ۔

تفنن ۔ مذکر ۔ سودا ؎ شیخ کو لائے تھے سودا اسلیے ہم یار پاس ۔ طبع کو اسکی تفنن اس سے حاصل ہوئیگا ۔

تفوق ۔ مذکر ۔ تسلیم ؎ جھک کر ذرہ تارو نسے منور ہو نہین سکتا ۔ تفوق بوالہوس کو عاشقون پہ ہو نہین سکتا ۔

تقابل ۔ مذکر ۔ صریر ؎ اسطرف یار ادھر ماہ تمام ۔ دو جوانون کا تقابل دیکھا ۔

تقاطر ۔ مذکر ۔ نقرہ ۔ ابر گھرا ہے کچھ تقاطر بھی ہو رہا ہے ۔

تقدس ۔ مذکر ۔ نقرہ ۔ انکا سا تقدس کسکو نصیب ہوتا ہے ۔

تقدم ۔ مذکر ۔ امیر ؎ انبیا مین سب کے بعد آئے مگر ۔ سب پہ ثابت ہے تقدم آپکا ۔

تقدیر ۔ مونث ۔ سالک ؎ بیٹھ رہ چھوڑ کے اللہ پہ سالک سب کام ۔ دیکھ تدبیر پہ تقدیر ہنسا کرتی ہے ۔

تقدیم ۔ مونث ۔ اختر ؎ دوسرے کی بات کا شکوہ فضول ۔ آپ ہی نے چھیڑ مین تقدیم کی ۔

تقرب ۔ مذکر ۔ مسرور ؎ مرا دور ہی سے ہے انکو سلام ۔ کہ اغیار کو اب تقرب ہوا ۔

تقرر ۔ مذکر ۔ نوازش ؎ پھر بھی دیکھونگا کہ کیونکر ان سے ملتے ہین رقیب ۔ پاسبانی پر اگر میرا تقرر ہو گیا ۔

تقریب ۔ مونث ۔ غالب ؎ غم دنیا سے گر پائی بھی فرصت سر اٹھانیکی ۔ فلک کا دیکھنا تقریب تیرے یاد آنے کی ۔

تقریر ۔ مونث ۔ سالک ؎ جتنی آہین لب سے نکلین اسقدر مطلب نہ تھے ۔ پہ مینے کیا اظہار درد ہجر مین تقریر کی ۔

تقریظ ۔ مونث ۔ نقرہ ۔ مین نے کسی کتاب کی تقریظ نہین لکھی ۔

تقسیم ۔ مونث ۔ اختر ؎ درد دلکو دیا جگر کو داغ ۔ انکو بتقسیم ہے محبت کی ۔

تقصیر ۔ مونث ۔ امیر ؎ تیری صورت ہی ایسی پیاری ہے ۔ اس مین تقصیر کیا ہماری ہے

تقطیر ۔ مونث ۔ نقرہ ۔ پیشاب کھل کے نہین

آتا تقطیر ہوتی ہے۔
تقطیع ۔ مونث ۔ فقرہ ۔ کتاب بڑی تقطیع پر چھپی ہے۔
تقطیع ۔ مونث ۔ فقرہ ۔ شعر کی تقطیع کی گئی تو وزن پورا تھا۔
تقلید ۔ مونث ۔ اسیر ۔ کیونکر مین نہون اسیر خوشگو ؛ تقلید یہان ہے مصحفی کی ۔
تقلیل ۔ مونث ۔ فقرہ ۔ غذا مین بہت تقلیل ہو گئی ہے ۔
تقوی ۔ مذکر ۔ مصحفی ۔ ناتوان ہم تھے کچھ ایسے اے شیخ ؛ مے بھی پینے سے نہ تقوی ٹوٹا ۔
تقویت ۔ مونث ۔ مسرور ۔ ہو نہ مجھسے جدا خیال حبیب ؛ اک یہی ہے سبب تقویت دل کی ۔
تقویم ۔ مونث ۔ شعور ۔ وہ کہتے ہین لاؤ نیا کوئی دل ؛ یہ تقویم پارینہ کس کام کی ۔
تقید ۔ مونث ۔ تاکید ۔ تانیث کے ساتھ مستعمل ہے ۔
تک ۔ مذکر ۔ فقرہ ۔ شعر کیا کہا ہے تک جوڑا ہے ۔
تک ۔ مونث ۔ بڑی ترازو ۔

تکان ۔ مونث ۔ جان صاحب ۔ اب نہ بہلی پہ مین چڑھون گی کبھی ؛ کیا کہون کسقدر تکان ہوئی ۔
تکبر ۔ مذکر ۔ سالک ۔ پسند اللہ کو کیا جانے کیا آ جاے اے زاہد ؛ مجھے شرم گنہ تجھکو تکبر ہے عبادت کا ۔
تکبیر ۔ مونث ۔ آتش ۔ ذرا بھولے سے جو میرے جنازہ پر وہ آ نکلے ؛ نمازی اسقدر بہکے کہ اک تکبیر کم کر دی ۔
تکدر ۔ مذکر ۔ صریر ۔ کہا مین نے کس روز آئینہ بغل تھین مجھسے ناحق تکدر ہوا ۔
تکذیب ۔ مونث ۔ مونس ۔ تکذیب کیا کرے کوئی امر صحیح کی ؛ سب مندرج کتاب مین ہے یہ مسیح کی ۔
تکرار ۔ مونث ۔ امیر ۔ مین نزع مین عیسے کو مرے شکوہ تعظیم ؛ کس وقت مین کس بات کی تکرار نکالی ۔
تکرار ۔ مونث ۔ فقرہ ۔ مطلع مین قافیے کی تکرار ناجائز ہے ۔
وتکرار ایطا
تکریم ۔ مونث ۔ تعظیم ۔
تکسیر ۔ مونث ۔ منیر ۔ قدر نکسنگی ہے کہین

مال سے سوا ہوا اکسیر سے حساب مین تکسیر
بڑھ گئی۔

تکفیر۔ مونث۔ داغ ؎ خوب واعظ نے
منہ کی کھائی ہے ٭ کر کے تکفیر سے پرستونکی۔

تکفّل۔ مذکر۔ فقرہ۔ سارے گھر کا تکفّل
انہین کے ذمے ہے۔

تکّل[1]۔ مونث۔ ظفر ؎ اُڑا پھرے ہے تن
زار یون ظفر میرا ٭ ہوا پہ جون کوئی تکّل خراب
اُڑاتی ہے۔

تکلّف۔ مذکر۔ ظفر ؎ جو خوب دیکھو تو ساری
وہی حقیقت ہے ٭ چھپانا چہرے کا عشاق سے
تکلف تھا۔

تکلّم۔ مذکر۔ امیر ؎ زیبا ہے جو دم بھرتے
ہین مردم اُسکا ٭ قتالِ زمانہ ہے تکلم اُسکا۔

تکلیف۔ مونث۔ امیر ؎ گر گئی لاش
مری آپ تہِ خاک امیر ٭ مر کے تکلیف گوارا
نہوئی یارونکی۔

تکمہ۔ مذکر۔ ظفر ؎ دولت سے عشق کی مرا
ہر قطرۂ سرشک ٭ تکمہ ہے میری جیب مین دُرِّ
یتیم کا۔

تکمیل۔ مونث۔ صریر ؎ کیون نہ قائل
ہون وامق و فرہاد ٭ مین نے تکمیلِ عاشقی
کی ہے۔

تک و دو۔ مونث۔ امیر ؎ پروانے
کو دُھن شمع کو لو تیری ہے ٭ عالم مین ہراک
کو تک و دو تیری ہے۔

تکوین۔ مونث۔ امیر ؎ زمین و آسمان
مین ہے فقط رونق ترے دم کی ٭ ترے ہی
واسطے خالق نے تکوینِ دو عالم کی۔

تکیہ۔ مذکر۔ وزیر ؎ خوش آتی ہے وہ
راحت (بالش) مجکو جسمین رنج بھی کچھ ہو ٭ جو تکیہ
بھی ہو تو پر ہاے مرغِ نیم بسمل کا۔

تکیہ۔ مذکر۔ منیر ؎ فقیرون کو بھی دنیا
کی طمع (فقیر کا) ہے سارے شہرون مین ٭ نہین معلوم
کس جنگل مین تکیہ ہے قناعت کا۔

تکیہ کلام۔ مذکر۔ صریر ؎ ہے جو ہر
بات مین نہین لب پر ٭ کیا یہ تکیہ کلام
ہے تیرا۔

تگاپو۔ مونث۔ دوڑ دھوپ۔

[1] تکّل کو مصحفی نے ایک جگہ مذکر باندھا ہے ؎ دل ٹوٹا
مین آگئی میرا کل اُڑا دیہ ہنسکے بول اُسنے کرلو تکل اُڑا لیکن
اتفاق مونث ہی پر ہے۔

تل (آنکھ کا) - مذکر۔ صبا ۔ گو لہو مین گردش نگہ
یار سے پسا ۔ پر تل تل ہو کے بہہ گیا چشم غزال کا۔

تل (سیاہ) - مذکر۔ فقرہ - اس سال کثرت سے
تل پیدا ہوا ہے ۔

تل (چہرہ کا) - مذکر۔ امیر ۔ وہ بدنصیب ہون یا
آئے میرے گھر تو بنے ۔ سمٹ کے وصل کی
شب تل رخ جدائی کا۔

تلاش - مونث۔ سحر ۔ ہوس نہ جاہ و
حشم کی نہ مال و زر کی تلاش ۔ غزل کی فکر ہے
الفاظ با اثر کی تلاش ۔

تلاطم - مذکر۔ اسیر ۔ قیامت ہے بندہی
ہے ذبح کے دم آنکھ پر پٹی ۔ رہا دل مین تلاطم
حسرت دیدار قاتل کا ۔

تلاوت - مونث۔ انیس ۔ حسن
بیان ہر ایک نبی سے زیادہ تھا ۔ کی اسطرح تلاوت
قرآن کہ یاد تھا۔

تلبیس - مونث۔ داغ ۔ رہے مکر سے
باز کیا مدعی ۔ کہ تلبیس ابلیس جاتی نہین ۔

تلچھٹ - مونث۔ تلق ۔ داغ اٹھائے
پیری مین لذت شراب کی ۔ بدلے خضاب کے
ہو جو تلچھٹ شراب کی ۔

تلذذ - مذکر۔ لذت اٹھانا ۔ تذکیر کے
ساتھ آتا ہے ۔

تلطف - مذکر۔ میر ۔ وفا تھی مہر تھی
الطاف تھا تلطف تھا ۔ کبھی مزاج مین اسکے
ہمین تصرف تھا۔

تلفظ - مذکر۔ فقرہ - صحیح تلفظ ادا نہین
ہوتا ۔

تلقین - مونث۔ شعور ۔ کیا کان مین
کہتا ہے اسسے منہ نہ لگاؤ ۔ بدنام کریگی تجھے یہ
تلقین عدو کی۔

تلک - مذکر۔ ٹیکا ۔

تلک - مونث۔ پشواز ۔

تلمذ - مذکر۔ تسلیم ۔ ستم مین وہ کامل ہیت
ہوا ہے ۔ فلک کو بھی برسون تلمذ رہا ہے۔

تلملاہٹ - مونث۔ بیقراری ۔

تلمیح - مونث۔ کلام مین کسی قصے کیطرف
اشارہ کرنا ۔ تانیث کے ساتھ مستعمل ہے۔

تلنگ - مونث۔ ایک راگنی ۔

تلوار - مونث۔ امیر ۔ سامنے کر کے نگہ
مجھسے یہ قاتل نے کہا ۔ کہ ترے دم کو یہ تلوار
لگا رکھی ہے ۔

تلوّن - مذکر۔ صریر؎ رنگ رُخ اپنا بدلتا ہے جنون مین باربار ؛ یہ بھی رکھتا ہے تلون کیا مزاجِ یار کا۔

تلوین - مونث۔ رنگ بدلنا۔ تانیث کے ساتھ مستعمل ہے۔

تمانچہ - مذکر۔ سحر؎ دشتِ غربت مین جو یاد آیا بگڑنا اُسکا ؛ جھوم کر شیر کا منہ ہمنے تمانچہ کھایا۔

تمارض - مذکر۔ بیمار بننا۔ تذکیر کے ساتھ آتا ہے۔

تمباکو - مذکر۔ نسیر؎ تمباکو بھی ہوا ہے کڑوا جیسے ؛ رُک رُک کر بولتا ہے حقا جیسے۔

تمتّع - مذکر۔ تسلیم؎ ملے درہم داغ و دُر ہائے اشک ؛ ہمین عشق سے یہ تمتع ہوا۔

تمتماہٹ - مونث۔ چہرے کی سُرخی جو گرمی سے ہو۔

تمثیل - مونث۔ اختر؎ چاند مین دہبا ہے زردی ہے رُخِ خورشید مین ؛ دھیان مین آتی نہین تمثیل روے یار کی۔

تمرّد - مذکر۔ فقرہ۔ پھر اُسنے تمرد کیا تو سزا دیجائیگی۔

تمسخر - مذکر۔ تسلیم؎ بوسہ مانگا تو نازسے بولے ؛ یہ تمسخر مجھے نہین بھاتا۔

تمسک - مذکر۔ فقرہ۔ روپیہ دینے سے پہلے تمسک لکھوا لیا۔

تمغہ - مذکر۔ امیر؎ اُترتا ہی نہین غصہ کسی دم چشم و ابروسے ؛ پری رو لو یہ کیا تمغہ ہے سرکارِ سلیمان کا۔

تمکنت - مونث۔ مصحفی؎ بولنا کیا رُخ ادہر کرتی نہین ؛ تمکنت اُف رے تری تصویر کی۔

تمکین[1] - مونث۔ مصحفی؎ آتا ہے یہی جی مین کہ کرون عرضِ تمنا ؛ لیکن تری تمکین اجازت نہین دیتی۔

تملّق - مذکر۔ مسرور؎ وہ رُوٹھے ہین مجھ تو رُوٹھے رہین ؛ تملق بہت مجکو آتا نہین۔

تملیک - مونث۔ ملکیت۔

تمن - مذکر۔ آتش؎ صفِ مژگان کی جنبش کا کیا اقبال نے کشتہ ؛ شہید دل کے ہوے سالار جب جیسے تمن بگڑا۔

تمنا - مونث۔ امیر؎ کیا کہون حسرتِ دل وصل مین کیا کیا نکلی ؛ حرص کی حرص تمنا کی تمنا نکلی۔

---

[1] خواجہ آتش نے خلافِ جمہور مذکر بھی کہا ہے؎ تول لیا جیسے میزانِ خرد مین بارہا ؛ کوہ سے اُسکے نازنین بھاری ترا تمکین ہوا۔ ۱۲

تموج - مذکر - ناصرؔ تہ و بالا نہو کیون دل
مرا اشکون کے طوفان مین ؎ سنبھل سکتی نہین
کشتی تموج ہو جو پانی کا -
تموّل - مذکر - فقرہ - چارون کے تجارت مین
بڑا تموّل ہوگیا -
تمہید - مونث - غالبؔ ؎ ہماری سادگی تھی
التفات ناز پر مرنا ؎ ترا آنا نہ تھا ظالم مگر تمہید
جانے کی -
تمیز - مونث - امیرؔ اغیار و یار سب کو جلاتی
ہے برق حُسن ؎ ہے آگ کو تمیز نہ گُل کی نہ خار کی -
تن - مذکر - امیرؔ شرم کی بات ہے اے وزرد
کفن ؎ گور دیکھے تن عریان میرا -
تُن - مذکر - ایک درخت ہے -
تنازع - مذکر - شعورؔ تمہارے ایک جلوے
سے ہوسے شیر و شکر دونون ؎ تنازع مٹ گیا
اے جان جان شیخ و برہمن کا -
تناسب - مذکر - نوازشؔ تیرے اعضا
کے ہین اوصاف سراپا مین ؎ کیون نہ اشعار
مین لفظون کا تناسب ہوتا -
تناسخ - مذکر - آواگون -
تناقض - مذکر - خلاف - ضد - تذکیر کے ساتھ

مستعمل ہے -
تنبان - مذکر - ولایتیون کا پاجامہ -
تنبو - مذکر - خیمہ -
تنبول - مذکر - پان -
تنبیہ - مذکر - تسلیمؔ ذلیل اُنکی محفل مین بنا
ہے روز ؎ تنبیہ مگر دل کو ہوتا نہین -
تنبیہ - مونث - مومنؔ محتسب یہ ستم غریبون
پر ؎ کبھی تنبیہ بادشاہ کی -
تُن پھُن } - مونث - جانصاحبؔ بگاڑ اُنکی
تُن فُن } ہے عادت موئی سوت سنے ؎
یہ تُن پھُن تری مجکو بھاتی نہین -
تنخواہ - مونث - وزیرؔ ملا جب درہم داغ
جنون گھبرا کے دل بولا ؎ یہی کیا عشق کی سرکار
مین تنخواہ ہوتی ہے -
تنزل - مذکر - امیرؔ گھٹتی جاتی ہے محبت
جسقدر بڑہتا ہے حُسن ؎ چاہتے ہین وہ تنزل مجھ
ترقی خواہ کا -
تنزیب - مونث - فقرہ - یہ تنزیب کس
بھاؤ خریدی -
تنسیخ - مونث - فقرہ - اس قانون کی
تنسیخ ہوگئی -

تنصیف - مونث - نصف نصف - فقرہ - ترکے مین تنصیف ہوگئی -

تنعّم - مذکر - صریر سے غریبون کو نفرت سے کیا دیکھتا ہے ؛ رہیگا نہ منعم تنعم کیسا کا -

تنفّر - مذکر - مصحفی سے رقیبون کی صحبت کا ہے یہ اثر ؛ تنفر تمھین ورنہ ہمسے نہ تھا -

تنفّس - مذکر - فقرہ - سردی آتے ہی تنفس شروع ہوگیا -

تنقیح - مونث - فقرہ - مقدمے کی تنقیح ابھی نہین ہوئی -

تنقیص - مونث - فقرہ - اعتراض سے کلام کی تنقیص لازم نہین آتی -

تنقیہ - مذکر - جانصاحب سے جن تھا موا سنجا کر اترا نہ آجتک ؛ سو طرح کے علاج ہوئے تنقیے ہوئے -

تنگ - مذکر - انیس سے کھنچتے ہوئے سپر سے نیا رنگ تو بنگ تھا ؛ راکب تھا نہ فرس تھا نہ زین تھا نہ تنگ تھا -

تن وتوش - مذکر - فقرہ - دو روز کی بیماری مین انکا تن وتوش جاتا رہا -

تنوّر - مذکر - دبیر سے دریا لہو کا چشم سے اپنی بہا دیا ؛ اور وہ تنور بحر کرم کو دکھا دیا -

تنویر - مونث - منیر سے گلے کے نور سے بڑھ جائیگی تنویر جوشن کی ؛ ترے بازو کے اسکے مین چڑھے گی شمع گردن کی -

تنوین - مونث - نون پیدا کرنا - فقرہ - تنوین عربی الفاظ مین آتی ہے -

تنہ - مذکر - فقرہ - اس درخت کا تنہ بہت سیدھا ہے -

تواتر - مذکر - تسلیم سے نہ کیون مانون کہ تم دشمن کے ہو دوست ؛ تواتر ہے مرے جان اس خبر کا -

توارد - مذکر - تسلیم سے قد موزون کی صفت مین ہمنے جو مصرع کہا ؛ مصرع سرو گلستان سے توارد ہوگیا -

تواضع - مونث - میر سے جی گیا اُسکے تیر کے ہمراہ ؛ تھی تواضع ضرور مہمان کی -

توافق - مذکر - نوازش سے انکو شوق قتل، یان شوق وصال ؛ دو خیالون مین توافق ہوگیا -

توالد وتناسل - مذکر - فقرہ - ذی روح مین توالد وتناسل جاری رہتا ہے -

توان - مونث - نسیم سے زبان ذبح نکلی روح

مقطع مرحبا کہکر ؏ مرے قاتل توانِ دست و بازو ہو
تو ایسی ہو۔

تَوبہ ۔ مونث۔ داغ ؎ جب سے لالہ فام ہوئی
ہے ؏ مجکو توبہ حرام ہوتی ہے۔

تُوپ ۔ مونث۔ برق ؎ بلائے شب ہجر
ٹلتی نہین ؏ قیامت تلک توپ چلتی نہین۔

تَوثیق ۔ مونث۔ تسلیم ؎ غیرون کے ساتہ
عہد کی توثیق ہوگئی ؏ تیری زبان سے ہمین
تصدیق ہوگئی۔

تَوجہ ۔ مونث۔ جلال ؎ مجہسے پوچھی نہ وجہ
خاموشی ؏ کچہ توجہ تمہین ادہر نہوی۔

تَوجیہ ۔ مونث۔ ناصر ؎ وہان سخت مشکل
ہے لب کہولنا ؏ کرے کون توجیہ ہر بات کی۔

تَوَحُّش ۔ مذکر۔ مسرور ؎ کرے لاکہ صیاد
خاطر ہماری ؏ توحش کسی طرح جاتا نہین ہے۔

توحید ۔ مونث۔ صریر ؎ کوئی مانے یا نہ مانے
بحث کی حاجت نہین ؏ ہر طرح توحید ثابت
ہے خدائے پاک کی۔

تُودہ ۔ مذکر۔ ذریب ؎ نشانہ بعد مُردن بہی
رہا مین تیر قاتل کا ؏ بنایا کرتے ہین ناوک فگن
تودہ مری گل کا۔

تُور ۔ مذکر۔ پالکی کا زردوزی پردہ۔

تَوَرُّع ۔ مذکر۔ پرہیزگاری۔ تذکیر کے ساتہ
مستعمل ہے۔

تُورہ ۔ مذکر۔ انشا ؎ لگا کے خوان مین
بہیجا نکیجیے کچہ چیز ؏ خدا کے واسطے ہم گزرے
ایسے تورے سے۔

تَوریت ۔ مونث۔ ایک آسمانی کتاب۔

تُوڑ ۔ مذکر۔ امیر ؎ دل چہلنی کیے دیتے ہین
موئے مژۂ یار ؏ ان ننہے سے تیرون مین بہی
ہے توڑ بلا کا۔

تَوڑ ۔ مذکر۔ داغ ؎ ملکر تمام بہید کہونگا رقیب سے
آتا ہے خوب توڑ تری گہات کا مجہے۔

تُوڑ جوڑ ۔ مذکر۔ داون گہات۔ فقرہ۔ ایسے
توڑ جوڑ تمہین کو آتے ہین۔

تُوس ۔ مذکر۔ فقرہ۔ چاے کے ساتہ ایک
توس کہایا تہا۔

تَوسط ۔ مذکر۔ اختر ؎ ملنا ترا وہی ہے کہ
بیواسطہ ملے ؏ ہمکو نہین پسند توسط رقیب کا۔

تَوسّل ۔ مذکر۔ میر ؎ ہمین شوق نے
صاحبو کہو دیا ؏ غلامون سے اسکے توسل کیا۔

تَوسیع ۔ مونث۔ تسلیم ؎ کیا فائدہ باتین

جو بنائے کوئی شاعر ٭ کیا اس سے ہوی جاتی ہے
توسیع زبان کی۔

توسن ۔ مذکر۔ نیر سے مین نے کی دست درازی
توڑے وصل مین آپ ٭ توسنِ نازکبی ہاتھ دم
خنگ اڑا۔

توشک ۔ مونث۔ رشک سے پھولونکی
سیج جنگیر اسے رشک ٭ توشک آرام کی نہین ہے۔

توشہ ۔ مذکر۔ امیر سے کچھ لیگیے مین زاغ و زغن
کچھ سگ دہر ٭ لاش اپنی بعد مرگ ہے توشہ
خرید کا۔

توشیح ۔ مونث۔ نظم کی ایک صنعت ہے۔

توصیف ۔ مونث۔ مصحفی سے موہوم جو
شے ہو وہ بند ہے نظم مین کیونکر ٭ تعریف دہن
کی ہو کہ توصیف کمر کی۔

توضیح ۔ مونث۔ فقرہ۔ اسکی توضیح کیجیے
تو مطلب سمجھ مین آئے۔

توطن ۔ مذکر۔ ناصر سے نہ آبادی مین جی بہلا
نہ گلشن کی ہوا بھائی ٭ کیا آخر توطن ہمنے آکر
دشتِ مجنون مین۔

توغل ۔ مذکر۔ فقرہ۔ فقہ مین انکو توغل رہتا ہے۔

توفیر ۔ مونث۔ فقرہ۔ اس ٹھیکے مین اچھی توفیر ہے۔

توفیق ۔ مونث۔ تسلیم سے دی جو توفیق خدا
نے تو دیا اس نے ہمین ٭ سچ جو پوچھو تو کچھ
احسان نہین حاتم کا۔

توقع ۔ مونث۔ امیر سے غلاف ڈال قفس
پر ابھی نہ اسے صیاد ٭ کہ ہے چمن سے توقع صبا
کے آنے کی۔

توقف ۔ مذکر۔ میر سے امیر عشق نہین بازخواہ
خون رکھتے ٭ ہمارے قتل مین اسکو عبث
توقف تھا۔

توقیر ۔ مونث۔ مومن سے یہ کیا طاقت کہ
اب بھی محتسب پامال کر ڈالے ٭ ملا تو خاک
مین پر ہے وہی توقیر شیشہ کی۔

توقیع ۔ مذکر۔ فرمانِ شاہی۔

توکل ۔ مذکر۔ مصحفی سے اسے فلک تنگی و افلاس
و فلاکت تا کجے ٭ رنگ لائے گا کسی روز توکل اپنا

تول ۔ مونث۔ وزن۔ فقرہ۔ انگریزی تول
کم ہوتی ہے۔

تولد ۔ مذکر۔ ناسخ سے رہے کیونکر نہ دل ہردم
نشانہ ناوکِ غم کا ٭ کہ ہے میرا تولد ہفتم ماہِ محرم کا۔

تولہ ۔ مذکر۔ بارہ ماشے کا تولہ ہوتا ہے۔

تولیت ۔ مونث۔ فقرہ۔ یہ جائداد میر صاحب

کی تولیت مین ہے۔

تولید۔ مونث۔ فقرہ۔ دکن مین صفرے کی تولید زیادہ ہوتی ہے۔

تومان۔ مذکر۔ ایک طلائی سکہ۔

تونڈ۔ مونث۔ جانصاحب سے ساجی کی ہے یہ تونڈ کہ نوبت کا ہے ڈھونسا ٭ کمبخت سنبھالے سے سنبھلتی ہی نہین ہے۔

تونس۔ مونث۔ شدت کی تشنگی۔

توہم۔ مذکر۔ اختر سے دردِ سر سے وہ نہین آئے یہ کیونکر مانون ٭ مجھے کچھ اور ہی کھٹکا ہے توہم میرا۔

توہین۔ مونث۔ مسرور سے پوچھ لیتے جو مریض تپ فرقت کا مزاج ٭ مہربان کون سی توہین تمھاری ہوتی۔

تہ۔ مونث۔ امیر سے ہم رند کبھی صحبت زاہد مین جو پہونچے ٭ ہر بات مین اک تہ دم گفتار نکالی۔

تہ۔ مونث۔ امیر سے موسیٰ کو یہ چرچا ہی ہے کہ برق جمال تھی ٭ اک تہ اتر گئی تھی تمھاری نقاب کی۔

تھاپ۔ مونث۔ میر حسن سے لگی تھاپ طبلونکی مرزنگ کی ٭ صدا اونچی ہونے لگی چنگ کی۔

تھال۔ مذکر۔ بڑی تھالی۔

تھال۔ مذکر۔ بعض تقاریب کا ایک خاص کھانا

تھالی جوڑ۔ مذکر۔ فقرہ۔ یہ تھالی جوڑ خوبصورت بنا ہوا ہے۔

تھان۔ مذکر۔ امیر سے ہوائے جامۂ باریک ہے کیا گلعذارون کو ٭ بنا کرتی ہین آنکھین آنسوؤن سے تھان شبنم کا۔

تھان۔ مذکر۔ فقرہ۔ گھوڑے کا تھان خراب ہو گیا ہے۔

تھانہ۔ مذکر۔ پولیس اسٹیشن۔

تھاہ[1]۔ مونث۔ صبا سے غوطے کھلواتی ہین یہ زلفین تری اے بحر حسن ٭ تھاہ اک اک بات کی دو دو پہر ملتی نہین۔

تھتھیج۔ مذکر۔ چہرے کی بھربھراہٹ۔ ورم۔ تذکیر کے ساتھ بولا جاتا ہے۔

تہ بند۔ مذکر۔ نیر سے ہو گیا ہون مین نقاب روئے روشن پر فقیر ٭ چاہیے تہ بند مجکو چادر مہتاب کا۔

تھپڑ۔ مذکر۔ تمانچہ۔ فقرہ۔ ایسا تھپڑ مارا کہ

---

[1] تھاہ ہر معنی مین مونث ہے۔ ۱۲

دانت ٹوٹ گیا ۔

تہتک ۔ مذکر ۔ جھگڑا فساد ۔ بے آبروئی ۔
تذکیر کے ساتھ بولتے ہین ۔

تہجّد ۔ مونث ۔ نصف شب کے بعد کی نماز ۔

تہجین ۔ مونث ۔ ناصر ۔ یکسان نہین عشاق
سے برتاو تمھارا ؛ تحسین کسیکی ہے تو تہجین کسیکی ۔

تہ خانہ ۔ مذکر ۔ زمین کے نیچے کا مکان ۔

تہدید ۔ مونث ۔ تسلیم ۔ اب ہمکو اجازت ہو
کہ سمجھا دین اُسے ہم ؛ کافی نہ ہوی غیر کو تہدید تمھاری ۔

تہذیب ۔ مونث ۔ مصحفی ۔ یہ دشنام
کس طرح آئی تمھین ؛ یہ تہذیب کسنے سکھائی تمھین ۔

تھکن ۔ مونث ۔ نیر ۔ لو بھی ہے گرم دھوپ
بھی ہے کڑی ؛ راہ چلنے کی بھی تھکن ہے بڑی ۔

تھل ۔ مذکر ۔ مقیش کے گول پھول جو لباس
پر ٹانکے جاتے ہین ۔

تہلکہ ۔ مذکر ۔ ظفر ۔ اگر ہم روکتے یارو نہ اپنی
اشکباری کو ؛ جہان مین تہلکہ یہ دیکھکر برسات پڑ جاتا ۔

تہلیل ۔ مونث ۔ اختر ۔ کوئی رالٹونکو دیکھے
حال ستان محبت کا ؛ کہین تسبیح ہوتی ہے کہین
تہلیل ہوتی ہے ۔

تھم ۔ مذکر ۔ ستون ۔

تہمت ۔ مونث ۔ داغ ۔ مین آشنا نہین
بُت نا آشنا سے داغ ؛ تہمت یہ مفت کی ہے
مرے سر لگی ہوی ۔

تہمد ۔ مذکر ۔ تہ بند ۔

تھن ۔ مذکر ۔ فقرہ ۔ بکری کے تھن دودھ سے
بھرے ہوے ہین ۔

تہنیت ۔ مونث ۔ امیر ۔ تہنیت رعد نے
چلا کے سنائی کیسی ؛ ہان مین ہان کوندکے
بجلی نے ملائی کیسی ۔

تہوّر ۔ مذکر ۔ امیر ۔ چوٹ کھانا نگہ ناز کی
آسان نہ تھا ؛ بارک اللہ دل وارفتہ تہور تیرا ۔

تھوک ۔ مذکر ۔ ڈھیر ۔ انبار ۔

تھوک ۔ مذکر ۔ آب دہن ۔ کف ۔

تھوہڑ ۔ مذکر ۔ ایک زہریلا درخت ۔

تہیّہ ۔ مذکر ۔ نسیم ۔ اسے جوش شوق تو نے
کیا پھر امیدوار ؛ ورنہ مجھے تہیّہ خواب مزار تھا ۔

تیتر ۔ مذکر ۔ مشہور پرند ۔

تیر ۔ مذکر ۔ امیر ۔ دل کو طرز نگہ یار جتاتے
آئے ؛ تیر بھی آئے تو بے پر کی اڑاتے آئے ۔

تیرتھ ۔ مذکر ۔ ہنود کی زیارت گاہ ۔ تذکیر
کے ساتھ بولتے ہین ۔

تیزاب - مذکر۔ نیر سے دشمنِ دولت دنیا ہے
شور ابہ چشم ٭ چاندی سونے کو گلا یا کرے تیزاب
اپنا ۔

تیزپات - مذکر۔ ایک خوشبودار پتا ۔

تیشہ - مذکر۔ نیر سے زخم سر عشق کی خیرات
مین پا جائین گے سب ٭ بارہ پرا کبے اگر تیشہ
فرہاد آیا ۔

تیغ - مونث۔ اسیر سے خدا دراز کرے عمر تیغ
قاتل کی ٭ کہ سب سے بڑہ کے ہمارا خیال رکہتی ہے۔

تیغہ - مذکر۔ ظفر سے جب اُسنے ناز سے تیغہ
کمر پہ باندہ لیا ٭ قضانے میرا کفن اپنے سر پہ
باندہ لیا ۔

تیقظ - مذکر۔ ہوشیاری۔ فقرہ۔ اُنکو آخر
وقت تک تیقظ رہا ۔

تیقن - مذکر۔ اسیر سے ہوا ہے سیکدہ مقتل
اسیر اُسکی جدائی مین ٭ نہو کیونکر تیقن جام
مے پر زخم خندان کا ۔

تیل - مذکر۔ ناسخ سے کہاتے ہین ہیچ بعض
میوون کے ٭ بعض بیجون کے تیل ہین کہتے

تیمم - مذکر۔ اختر سے یون تو ہوتی نہ ادا عشق
و محبت کی نماز ٭ خاک مجنون سے کیا ہمنے
تیمم پہلے ۔

تیور - مذکر۔ انیس سے رستم بہی چڑہ سکے
نہ مُنہ پر دلیر کے ٭ چہرہ تو حور کا ہے پہ تیور ہے
شیر کے ۔

تیور - مذکر۔ اختر (شاہ اودہ) سے جی جھکو
یہ سنتا گیا ہے ٭ اک بولی کہ تیور آگیا ہے

تیوہار - مذکر۔ فقرہ۔ آج کوئی بڑا تیوہار ہے

باب تائے ہندی

ٹ - مونث۔

ٹاپ - مونث۔ انیس سے بجلی سے فزون
تہی تڑپ آتش نفسون کی ٭ اسوارون تک
آ جاتی تہین ٹاپین فرسون کی ۔ گدڑ کی ٹاپ
اور پائے کی ٹاپ بہی مونث مستعمل ہے۔

ٹاپو - مذکر۔ رشک سے تعلّی پر جو آئے ضبط
اشک دیدۂ گریان ٭ ابہی تو بحر اشک چشم مین
ٹاپو نکلتے ہین ۔

ٹاٹ - مذکر۔ شعور سے قالین پہ شیرین نہ منہ
مرقد مین نہ ٹاٹ بہی ملیگا ۔

ٹال - مونث۔ مسرور سے وصل منظور ہے تو
ہو جائے ٭ ٹال ہر روز کی نہین اچہی ۔

ٹال - مونث - فقرہ - مرزا نے لکڑیون کی
ٹال رکھی ہے -

ٹانک - مونث - رندؔ ؎ پائین جو مین سے نے
دامنِ دایہ کی راحتین ، سو یا لحد مین چین سے
ٹانگین پسار کے -

ٹانگن - مذکر - پہاڑی ٹٹو -

ٹایپ - مذکر - چھاپنے کے ڈھلے ہوے حروف
فقرہ - اب نستعلیق کا بھی ٹایپ بنا ہے -

ٹایم - مذکر - وقت -

ٹبّر - مذکر - جانصاحب ؎ پنجتن پاک کی ہے
(زنانہ زبان) اس مجھے اسے باجی ، جنکے صدقے مین مرا سارا
ہے ٹبّر چلتا -

ٹب - مذکر - وہ ظرف جسمین بیٹھکر نہاتے ہین -

ٹپ - مذکر - بگھی وغیرہ کا سائبان -

ٹپّس - مونث - تھوڑا تعلق - فقرہ - انہون نے
بڑی جگہ ٹپس لگائی ہے -

ٹٹّر - مذکر - بانس کی بڑی ٹٹی -

ٹٹّو - مذکر - چھوٹے قد کا گھوڑا -

ٹٹول - مونث - فقرہ - ایسی باتونکی انکھین
ٹٹول رہتی ہے -

ٹر - مونث - اکھڑپن - فقرہ - اس چھوکرے
کی ٹر نہین جاتی -

ٹرین - مونث - آج ٹرین تیز آئی -

ٹسّر - مونث - کپڑے کی ایک قسم - تانیث
کے ساتھ مستعمل ہے -

ٹفن - مذکر - ناشتہ - انگریزی لفظ ہے -

ٹکٹ - مذکر - فقرہ - خط پر ٹکٹ لگا دیا -

ٹکر - مونث - امیرؔ ؎ مری کشتی برنگِ موج
اس بحرِ حوادث مین ، کنارے پر اگر پہونچی تو ٹکر
کھائی ساحل کی -

ٹکس - مذکر - فقرہ - سرکاری ٹکس ادا کر دیا گیا -

ٹکسال - مونث - امیرؔ ؎ ملتے نہین جو سکّہ
داغِ جنون ہمین ، تو اسے عشق بند کیا تری ٹکسال
ہوگئی -

ٹکور - مونث - اخترؔ (شاہ اودھ) ؎ نوبت کی
ٹکورین تھین وہ دلکش ، کرتے تھے ملک بھی
جنکے آش آش -

ٹکور - مونث - تکمید - فقرہ - اس پوٹلی کی
ٹکور درد کو مفید ہوگی -

ٹکیا - مونث - فقرہ - روغنی ٹکیا ذرا ثقیل
ہوتی ہے -

ٹمٹم - مونث - فقرہ - ٹمٹم اکثر الٹ جاتی ہے

ٹوپ - مذکر۔ وہ بڑی ٹوپی جس سے کان بھی ڈہک جاتے ہین۔ مذکر بولا جاتا ہے۔

ٹوٹ پھوٹ - مونث۔ فقرہ۔ چینی کے ظروف مین ٹوٹ پھوٹ ہوتی ہی رہتی ہے۔

ٹوٹل - مذکر۔ میزانِ کُل۔ فقرہ۔ اس صَرف کا ٹوٹل کیا ہے۔

ٹول - مونث۔ ایک سُرخ کپڑا جسے شال باف بھی کہتے ہین۔

ٹوہ - مونث۔ مسرور۔ محتسب رند کہین آپ کی خدمت نکرین ٭ ٹوہ رہتی ہے بہت آپکو میخوارونکی۔

ٹھاٹھ[۱] - مذکر۔ امیر۔ غم واندوہ وحرمان ہین مصاحب بوریا مسند ٭ فقیری کا مین میسر ٹھاٹھ ہے ہمکو امیری کا۔

ٹھاٹھر - مذکر۔ فقرہ۔ شہر مین روشنی ہوگی ٹھاٹھر بندہ رہے ہین۔

ٹھاٹھر - مذکر۔ کبوترون اور مرغون کا گھر جو بانس سے بناتے ہین۔

ٹھائین ٹھائین - مونث۔ فقرہ۔ آج دونون مین بہت ٹھائین ٹھائین ہوی۔

---

[۱] ٹھاٹھ ہرمعنی مین مذکر ہے۔ ۱۲

ٹھٹ - مذکر۔ راستہ بند ہے آدمیون کا ٹھٹ لگا ہوا ہے۔

ٹھہراو - مذکر۔ میر۔ جا گہ سے لیگیا ہین اسکا خرامِ ناز ٭ ٹھہراو ہوسکا نہ قرار و ثبات کا۔

ٹھلیا - مونث۔ فقرہ۔ بھری ٹھلیا کس نے توڑ ڈالی۔

ٹھنڈ - مونث۔ سردی۔

ٹھنڈک - مونث۔ شعور۔ سبزہ رنگون کے دیکھنے سے شعور ٭ اپنی آنکھونمین ٹھنڈک آتی ہے

ٹھوکر - مونث۔ امیر۔ جوادا کی جس حسین نے میری آنکھون نے کہا ٭ ہین یہ سب پائے نگہ کی ٹھوکرین کھائی ہوی۔

ٹھونگ - مونث۔ ضربِ منقار۔ فقرہ۔ کوے نے باز کے ٹھونگ ماری۔

ٹھیس - مونث۔ اختر۔ دل مرا شیشے سے نازک ہے رہے تمکو خیال ٭ ٹوٹ جائیگا ذرا بھی جو اسے ٹھیس لگی۔

ٹھیک - مذکر۔ ایک بڑا ٹھیکرا جسمین فقرا آگ رکھتے ہین۔

ٹیان - مونث۔ چھوٹی کوڑی۔

ٹیان (توتا) - مذکر۔ فقرہ۔ ٹیان خوب پڑہتا ہے۔

ٹیپ - مونث - نیر سے اغیار سے جو کھیلئے گا
آپ گنجفہ ؛ ہم ٹیپ لین گے نوحہ حالِ تباہ کی -

ٹیپ - مونث - فقرہ - مسدس مین ٹیپ
بلند کہی جاتی ہے - ٹیپ اور معنی مین بھی مونث ہے -

ٹیڑھ - مونث - مسرور سے ہزار اُنکی ادا ہو
سیدہی سادی ؛ لگی اک ٹیڑھ بھی ہے بانکپن کی -

ٹیس - مونث - رند سے ٹیسین گئین وہ لگی
دوا بار ہا لگی ؛ کوسا تھا کسنے کسکی اسے بددعا لگی -

ٹیسو - مذکر - ظفر سے ہولی کر کھیلی ہے بیرنگ
رُخ عاشقِ زار ؛ کیون عبث غیرتِ گل تو نے
یہ ٹیسو تولے -

ٹیسو - مذکر - بحر سے ہر اک صاحب حشم کا دَور
ہے دس روز عالم مین ؛ دسہرے تک ہمارے
شہر مین ٹیسو نکلتے ہین -

ٹیک } مونث - تقویٰ - اڑانا - سہارا -
ٹیکن } تانیث کے ساتھ مستعمل ہے -

ٹیلیگراف } مذکر - تار برقی -
ٹیلیگرام }

ٹیم - مونث - چراغ کی لَو -

ٹیم ٹام } مونث - جانصاحب سے کرو
ٹیپ ٹاپ } وہ کام کہ جس سے ہو محبت

کی سنوار ؛ دو روزہ ہے یہ لوائیم ٹام دنیا کی -

ٹینٹ - مذکر - آنکہ کی پھلی جو باہر نکل آئے -
تذکیر کے ساتہ مستعمل ہے -

ٹین - مذکر - فقرہ - تانبے کا لوٹا خریدو ٹین
جلد خراب ہوجاتا ہے -

بابِ ثاۓ مثلثہ

ث - مونث -

ثانی - مذکر - مونس سے لطف اسکا ہمین بے
ہمہ دانی نہ ملیگا ؛ اس مطلعِ برجستہ کا ثانی نہ ملیگا -

ثبات - مذکر - وزیر سے ابر کیا گھر گھر کے آیا
کھل گیا ؛ بس ثباتِ بحرِ دنیا کھل گیا -

ثبوت - مذکر - آتش سے حجت دہانِ یار
مین کیونکر نہ کیجیے ؛ منظور ہے ثبوت ہمین ناپدید کا -

ثروت - مونث - عاشق سے جو صرف نہو
کام کی دولت نہین ہوتی ؛ مجنون کو زرِ داغ
مین ثروت نہین ہوتی -

ثقالت - مونث - فقرہ - الفاظ کی ثقالت
سے فصاحت نہین رہتی -

ثقل - مذکر - تسلیم سے سنین کیونکر یہ گل فریادِ
بلبل ؛ انہین ثقلِ سماعت ہوگیا ہے

ثُلث - مذکر - فقرہ - جائداد کا ایک ثلث
تلف ہو گیا -

ثَمر - مذکر - وزیر سہ یار کا نخلِ عداوت بارور
ہونے لگا ؛ بڑھ چلی دل پر گرہ پیدا ثمر ہونے لگا -

ثَمرہ - مذکر - میر سہ پودہ ستم کا جسنے اس باغ
مین لگایا ؛ اپنے کیے کا اُسنے ثمرہ شتاب دیکھا -

ثنا - مونث - انیس سہ سوکھے ہوئے
ہونٹھون پہ محمد کی ثنا تھی ؛ دو روز کی پیاس
اُنکے لیے آبِ بقا تھی -

ثواب - مذکر - صبا سہ زاہد ریا ہے یکسر تیری
نماز دیکھی ؛ نیت اگر یہی ہے تو کیا ثواب ہوگا -

ثور - مذکر - برق سہ مزاجِ برق جو آتا کبھی
تعلّی پر ؛ بجاسے گاوِ زمین ثورِ آسمان ہوتا -

باب جیم عربی

ج - مذکر -

جا - مونث - سالک سہ اُس گلی مین آ گئے
قاصد کو سمجھاتے ہوے ؛ مدعا باقی تھا خط مین
جا نہ تھی تحریر کی -

جاپ | مونث - ہنود کا ورد و وظیفہ -
جپ | " " "

جاترا - مونث - تیرتھ - زیارت -

جاجم
جازم | مونث - فقرہ - کمرے مین جاجم بچھا دیگئی -

جادو - مذکر - امیر سہ کبھی کاجل کبھی آنکھون
مین لگایا سُرمہ ؛ رات تھا کونسا جادو کہ جگایا نگیا -

جادہ - مذکر - امیر سہ وحشی وہ ہون چلا جو
مین زندان کو دشت سے ؛ قدمون سے جادہ
مثلِ سلاسل لپٹ گیا -

جاروب - مونث - اسیر سہ خطِ رخسارِ جانان
سے نہ کدورت دلکی زائل کی ؛ شعاعِ مہر تھی جاروب
صحنِ خانۂ دل کی -

جاضرور - مذکر - بیت الخلا -

جاگ - مونث - بیداری - فقرہ - رات چور
آیا تھا مگر جاگ ہو گئی

جاگیر - مونث - امیر سہ اے امیر اُٹھ نہ سکے
ضعف سے ہم تا دمِ مرگ ؛ جس جگہ بیٹھ گئے
ہو گئی جاگیر اپنی -

جال - مذکر - صبا سہ آنکھون کے نیچے پھر گئی
تصویرِ زلفِ یار ؛ جب تار آنسوؤن کا بندھا
جال ہو گیا -

جالی لوٹ - مذکر - ایک کپڑا ہے -

جَام - مذکر - امیر ؎ چلو ہی سے پلا دے مجھے
ساقیا شراب ؛ ہون ناتوان جام اٹھایا نہ جائیگا -

جَامن - مونث - ایک مشہور پھل - فقرہ -
جامن آم کی مصلح ہے -

جَاموش - مذکر - بھینسا -

جَامہ - مذکر - صبا ؎ ایسی کفن کی قطع پسند
آگئی ہمین ؛ دل سے ہمارے جامۂ ہستی اتر گیا -

جَامہ وار - مونث - فقرہ - یہ جامہ وار شیروانی
کے لیے اچھی ہے -

جَان - مونث - سالک ؎ تم تو ہنسی سے
کرتے ہو ذکر عدو مگر ؛ جاتی رہے نہ جان کسی بیقرار کی -

جَان پہچان - مونث - اختر ؎ کچھ ایسے
وہ ناآشنا ہو گئے ہین ؛ نہ تھی جان پہچان
گویا کبھی کی -

جَانب - مونث - فقرہ - مکان کی ایک
جانب خراب ہو گئی ہے -

جَان جوکھون } مونث - تسلیم ؎ ہائے رے
جَان جوکھم } بیکسی محبت مین ؛ جان
جوکھون ہوئی محبت مین -

جَانچ - مونث - فقرہ - جانچ کیگئی تو حساب
غلط نکلا -

جَانگھ - مونث - ران -

جَانور - مذکر - ناسخ ؎ آدمی کو عشق نازیبا ہے
زلف و خال کا ؛ جانور ہوتا ہے قیدی دانہ کا
اور جال کا -

جَانماز - مونث - امیر ؎ تھی جو زاہد کی جانماز
اسیر ؛ سنتے ہین وہ بھی رہن جام ہوی -

جَاہ - مختلف فیہ - مرتبہ - امیر ؎ تیرا جو ہوا
بندۂ درگاہ بڑہا ؛ اعزاز بڑہا مال بڑہا جاہ بڑہا -
مصحفی ؎ بہار جہان چلتی پھرتی ہے چھاؤن ؛
ہوا کیا اگر جاہ حاصل ہوی -

جَاہلیت - مونث - فقرہ - لاکھ کوشش
کی اسکی جاہلیت نہ گئی -

جَاہ و جلال - مذکر - لوائین ؎ غیرون کو
جس طرح ہے زمانے مین اب عروج ؛ حاصل
کبھی ہمین بھی جاہ و جلال تھا -

جَاہ و حشم - مذکر - میر ؎ ہم جاہ و حشم
یاں سے کیا کہیں کہ کیا جانا ؛ خاتم کو سلیمان
کے انگشتر پایا جانا -

جَاسے پھل - مذکر - ایک پھل ہے -

جَائداد - مونث - فقرہ - جائداد واگذاشت
ہوگئی -

جَائزہ۔ مذکر۔ نیر۔ لکھتا ہون وصفِ گیسون کے بال بال کا ؛ لیتا ہون آج جائزہ مو دی کے مال کا۔

جَبر۔ مذکر۔ امیر۔ تنگیِ دل سے تری فرقت مین ایسا جبر تھا ؛ ہر نفس کو میرے سینے پر گمانِ تبر تھا۔

جَبر مقابلہ۔ مذکر۔ ریاضی کا ایک قاعدہ۔

جَبل۔ مذکر۔ بحر۔ انسان مشتِ خاک ہے کیا مستقل رہے ؛ بن بن سکے آسیا پہ روزی جبل چلے۔

جِبِلّت۔ مونث۔ اختر۔ عداوت سے باز آئے کیا مدعی ؛ جبلت کسی کی بدلتی نہین۔

جُبن۔ مذکر۔ نامردی۔ فقرہ۔ اُنکا جُبن کوئی کام نہین کرنے دیتا۔

جُبّہ۔ مذکر۔ امیر۔ آنے تو دو بہار یہ دونون ہین رہنِ مے ؛ خرقہ نہ پیر کا ہے نہ جبہ مرید کا۔

جبہہ۔ مذکر۔ اسیر۔ یار کی پیشانیِ پرنور سے دون کیا مثال ؛ جبہہ خورشید بے ابرو نظر آیا مجھے۔

جَبین۔ مونث۔ امیر۔ مدد اے شوقِ سجود المدد اے شوقِ سجود ؛ سر نہ اُٹھے ابھی باقی ہے جبین تھوڑی سی۔

جَتن۔ مذکر۔ جان صاحب۔ تعویذ نقش۔ چلہ کشی۔ ٹوٹکے۔ فسون ؛ ملنے کو تیرے ہم نے ہزارون جتن کیے۔

جَٹا۔ مونث۔ گلزارِ نسیم۔ زنبورِ سیاہ خال اُسکے ؛ برگد کی جٹا ئین بال اُسکے۔

جُثّہ۔ مذکر۔ فقرہ۔ آپ کا یہ جثہ اور پہلوانی کا دعوے۔

جَحیم۔ مذکر۔ امیر۔ ہم مست اپنی ذہن مین سمجھے کیا بلا ئین حشر مین ؛ کس سمت کو جنان تھا کدہر کو جحیم تھا۔

جدال۔ مونث۔ اختر۔ دل نہ میری سُنے نہ مین دل کی ؛ روز باہم جدال رہتی ہے۔

جَدَل۔ مونث۔ جدال۔ لڑائی۔

جَدّ و جَہد۔ مونث۔ کوشش۔ فقرہ۔ نوکری کے لیے بڑی جد و جہد کیگئی۔

جَدوار۔ مونث۔ ایک دوا ہے۔

جَدول۔ مونث۔ ناسخ۔ جابجا تعریف لکھی ہے خطِ رخسار کی ؛ چاہیے جدول مرے دیوان کو زنگار کی۔

جَدی ۔ مذکر۔ ایک بُرج فلک کا نام۔
جُذام ۔ مذکر۔ ایک مرض۔ فقرہ۔ جذام مشکل سے جاتا ہے۔
جَذب ۔ مذکر۔ برق ؎ اثر جذبِ دل نے دکھایا مجھے ٭ کہاں سے کھینچ لایا مجھے۔
جَذبہ ۔ مذکر۔ سالک ؎ جذبۂ شوق ہی بنجائیگا رہبر اپنا ٭ جائیے آپ بتا جائیے مت گھر اپنا۔
جَذر ۔ مذکر۔ حساب کا ایک قاعدہ۔
جُراب ۔ مونث۔ فقرہ۔ جرابین نئی منگوالو۔
جُرأت ۔ مونث۔ سالک ؎ سُنکر جواب دعوئے بے صرفۂ کلیم ٭ اب کچھ مجھے کلام کی جرأت نہین رہی۔
جَراحت ۔ مونث۔ رند ؎ ناوکِ مژگان سے دلبر وہ جراحت کھائی ہے ٭ چشمِ سوزن کو بھی جواسے بخیہ گر ملتی نہین۔
جَرِّ ثقیل ۔ مذکر۔ وہ علم جو بھاری بوجھ اُٹھانے کے متعلق ہے۔
جِرح ۔ مونث۔ فقرہ۔ وکیل صاحب نے خوب جرح کی۔
جَرس ۔ مذکر۔ ناسخ ؎ پسِ جنازۂ لیلی کہتا ہے جرس دل کا ٭ ہمارا پردۂ غفلت ہی بس پردہ ہے محمل کا۔
جُرم ۔ مذکر۔ رشک ؎ تری میزانِ عدالت مین تری بخشش سے ٭ جُرم رائی کے برابر بھی نہین مومن کا۔
جِرم ۔ مذکر۔ انیس ؎ عکسِ سپر بدن مین بدن کا سپر مین تھا ٭ تھی وہ سپر کہ جرم نمایان قمر مین تھا
جُرمانہ ۔ مذکر۔ فقرہ۔ عدالت سے جرمانہ ہوگیا
جُرعہ ۔ مذکر۔ داغ ؎ خونِ دل پیتے ہین یہ خونِ جگر کھاتے ہین ٭ انکی قسمت مین بھلا جرعۂ صہبا کیسا۔
جُرّہ ۔ مذکر۔ میر ؎ غضب کر گئے جرّے نواب کے ٭ اُڑا کھا گئے خیل سرخاب کے۔
جِریان ۔ مذکر۔ ایک مرض۔
جَریب ۔ مونث۔ ظفر ؎ جریب کا بکشان تو نے ضعفِ پیری مین ٭ کبھی نہ اسے فلکِ پیر ہاتھ سے پھینکی۔
جَریدہ ۔ مذکر۔ فقرہ۔ آج جریدۂ غیر معمولی شایع ہوا ہے۔
جَڑ ۔ مونث۔ امیر ؎ دل ہی نہ رہا امید کیسی ٭ جڑ کٹ گئی نخلِ آرزو کی۔
جُڑاول ۔ مونث۔ فقرہ۔ سردی پڑنے لگی

جزاول اتبک بنی نہین۔

جزا - مونث۔ میر۔ رجھاہی دیا واہ ری قدردانی ٭ وفا کی ہماری جزا کیا نکالی۔

جُزدان - مذکر۔ فقرہ۔ جزدان چھوٹا ہے اسمین کتاب نہین آتی۔

جَزر و مد - مذکر۔ انیس۔ دریاسے تہہ حق نہین کہتا سند ہوا ٭ مولا گھٹے بڑہے تو عجب جزر و مد ہوا۔

جَزع فزع - مونث۔ گریہ وزاری۔ فقرہ۔ بہت جزع فزع کی مگر کون سنتا ہے۔

جَزم - مذکر۔ ساکن حرف کی علامت تذکیر کے ساتھ بولتے ہین۔

جُزو }
جُز - } مذکر۔ اسیر۔ لالہ سان بوستان عالم مین ٭ داغ ہے جزو میرے پیکر کا۔ صبا۔ ہوائے وصل و تب اشک سوز ہجر و گردغم ٭ یہ ہے ایک ایک جز ہم عاشقو کے چار عنصر کا۔

جَزیرہ - مذکر۔ نیر۔ زلف کے سائے مین کہین آکے پھنسکدی ٭ کالے پانی مین یہ صندل کا جزیرہ ہوگیا

جِزیہ - مذکر۔ عوض جو غیر مسلم نے جزیہ

قبول کیا امان پائی۔

جَنس - مذکر۔ برکت۔ فقرہ۔ یہ وہ زمانہ ہے کہ کسی چیز مین جنس نہین رہا۔

جَسارت - مونث۔ اختر۔ کعبۂ دل کو مٹانے کا خیال ٭ اللہ اللہ یہ جسارت آپکی۔

جَسامت - مونث۔ شعور۔ دست و بازو سے نہین مردانگی ٭ دیکھنے کی ہے جسامت فیل کی۔

جَست - مذکر۔ ایک دہات تذکیر کے ساتھ مستعمل ہے۔

جَست - مونث۔ اختر۔ وحشت مین اپنا ساتھ نہ سایہ بھی دیسکا ٭ دونون جہان سے ہو گئے باہر وہ جست کی۔

جُستجو - مونث۔ اسیر۔ ہر کوچے مین انکی جستجو کی ٭ چھوٹی نہ گلی رگ گلو کی۔

جَست و خیز - مونث۔ ناصر۔ شوخی کھا کے اُس نے نہین اپنی چال کی ٭ آنکھوں سے جست و خیز گرادی غزال کی۔

جَسَد - مذکر۔ جسم۔

جِسم - مذکر۔ سالک۔ حقیقت اپنی مین بھولا ہوا کہ مدت سے ٭ مری نظر مین نہین جسم ناتوان اپنا۔

جشن - مذکر - سالک سے برسات مین کیا
جشن گرہ کا آیا ؎ بادل کیطرح سرور دلپر چھایا -

جعد - مونث - نوازش سے یاد جب وہ جعد مشکین
آگئی ؎ دل پہ اک ناگن سی تھی جو لہرا گئی -

جعل - مذکر - فقرہ - جعل ثابت ہوگیا دہر لیے گئے -

جغرات - مذکر - دہی -

جغرافیہ - مذکر - وہ علم جس سے روے زمین
کے موجودات کا حال معلوم ہو -

جفا - مونث - سالک سے عقل جاتی ہے جب
انسان کی قضا آتی ہے ؎ اُنسے کہتا ہون کہ تمکو
بھی جفا آتی ہے -

جفت - مذکر - جوڑا -

جفتہ - مذکر - شکن - ناسخ سے رات بھر تڑپے
فراقِ یار مین ہم اسقدر ؎ پڑگئے جفتے ہزارون چادرِ
مہتاب مین -

جفر - مذکر - مثلِ نجوم ورمل کے ایک علم ہے -

جگ - مذکر - دنیا - جرات سے اُس بن کسی
سے ملنے کو جی چاہتا نہین ؎ گویا کہ جگ سے ہم
گئے اور ہمسے جگ گیا -

جگ - مذکر - گلزار نسیم سے ایک ایک سے
رات بھر نہ چھوٹا ؎ پو پھٹتے ہی جگ اُنہون کا ٹوٹا -

جُگ - مذکر - زمانہ - دور - ہنود کے اعتقاد
مین دنیا کے سات جگ ہین -

جگت - مونث - فقرہ - کنوین کی جگت
مضبوط بنی ہے -

جگت - مونث - فقرہ - میر صاحب اچھی
جگت بولتے ہین -

جگر - مذکر - امیر سے ہر سرو پہ نثار ہون ہر گل
پہ سینہ چاک ؎ قمری کا دل ملا ہے جگر عندلیب کا

جگمگاہٹ - مونث - چمک دمک -

جگنو - مذکر - زیور - رند سے سر کا دوپٹا شب کو جو گردن
کے پاس سے ؎ جگنو کیطرح یار کا جگنو چمک گیا -

جگنو - مذکر - کیڑا - امیر سے خواہش جو روشنی کی
ہوئی تجکو ہجر مین ؎ جگنو چمک کے شمع شب تار
ہوگیا -

جگہ - مونث - سالک سے اتر جائے گلے سے
گر کوئی خم ؎ تو ہو دلمین جگہ پیر مغان کی -

جل - مذکر - پانی - بھاکا زبان ہے -

جل - مذکر - شوق سے کیا فریب آپ سے کیا
مین نے ؎ کونسا تمکو جل دیا مین نے -

جل تھل - مذکر - ناسخ سے ایسے فربے مرے
سکے ہین یا دل بھرے ہوئے ؎ پل مارنے مین

دیکھے ہین جل تھل بھرے ہوے۔

جِلا ۔ مونث۔ عاشق ؎ کسنے چمکا یا انھین یہ سچ
و شنا کس نے کی ⁂ دانت ہیرے تھے حقیقت مین
جلا کس نے کی۔

جُلاب ۔ مذکر۔ میر ؎ بہکے جو ہم مست آگئے
سو بار مسجد سے اُٹھا ⁂ واعظ کو مارے خوف کے
کل لگ گیا جلاب سا۔

جَلاجل ۔ مذکر۔ جھانجھ۔ ایک باجا۔

جَلال ۔ مذکر۔ انیس ؎ افروختہ تھا چہرۂ اقدس
جناب کا ⁂ شوکت تھی عرش کی تو جلال آفتاب کا۔

جَلالت ۔ مونث۔ نوازش ؎ تجکو دیکھا جو
دمِ قہر و جلال ⁂ مہر گردون کی جلالت نہ رہی۔

جلترنگ ۔ مونث۔ تسلیم ؎ روز اشک و
فغانِ بلبل سے ⁂ باغ مین جلترنگ بجتی ہے۔

جِلد ۔ مونث۔ مونس ؎ تحفون سے ہوا
رشکِ نسیم سحری تھی ⁂ سرعت سے رگین جلد
نزاکت سے بھری تھی۔

جِلد ۔ مونث۔ اسیر ؎ لائق ہین دیکھنے کے
مرے داغہاے تن ⁂ چھپی عجیب رکھی ہے جلد
اس کتاب کی۔

جَلسہ ۔ مذکر۔ امیر ؎ شہرے کرم پیر خرابات
سکے ہین ⁂ جلسے وہی رندانِ خوش اوقات کے ہین۔

جَلن ۔ مونث۔ مومن ؎ یون داغ عدو کا
نشکرا سے دل ⁂ بے شرم تجھے جلن نہ آئی۔

جَلندر ۔ مذکر۔ استسقا۔ ایک مرض ہے۔

جَلوت ۔ مونث۔ ناصر ؎ نرالے رنگ کی
دیوانگی ہے تیرے عاشق کی ⁂ نہ جی لگتا ہے
خلوت مین نہ جلوت دلکو بھاتی ہے۔

جِلوخانہ ۔ مذکر۔ امیر ؎ ہر جام مین ہے
جلوۂ مستانہ کیسا ⁂ میخانہ ہمارا ہے جلوخانہ کیسا۔

جلوس ۔ مذکر۔ امیر ؎ مفلسی مین نام حضرت
کا لیا دولت ملی ⁂ کیا گدائی مین جلوس بادشاہی ہوگیا

جَلوہ ۔ مذکر۔ امیر ؎ ہر جام مین ہے جلوۂ مستانہ
کیسا ⁂ میخانہ ہمارا ہے جلوخانہ کیسا۔

جِماع ۔ مذکر کہا جاتا ہے۔

جَماعت ۔ مونث۔ صبا ؎ ہے اعدا سے
امین جماعت علی کی ⁂ پناہ خدا ہے حمایت علی کی

جَمال ۔ مذکر۔ ناسخ ؎ یہ آدمی ہے کہ برسون
جمال رہتا ہے ⁂ وگرنہ ماہ کو اک شب کمال رہتا ہے

جَماو ۔ مذکر۔ اختر ؎ یہ سیر آکے سر بام دیکھلے
تو بھی ⁂ جماو ہے ترے کوچے مین مرنیوالون کا۔

جُماوٹ ۔ مونث۔ رنگین ؎ سب گفتار

جدا سب سے نرالی نک سک ٭ دانت تصویر ہین مسّی کی جناوٹ خاصی۔

جمدھر ۔ مذکر۔ ایک ہتھیار۔

جمع ۔ مونث۔ رشک ؎ آجاسے ہوا پر جو نزی زلف معنبر ٭ دم بھر مین پریشان کرے جمع خلق کی۔

جمعرات ۔ مونث۔ فقرہ۔ کل جمعرات تھی آج جمعہ ہے۔

جمعیت ۔ مونث۔ اسیر ؎ تنگیِ غم دلکو آخر باعث راحت ہوی ٭ اسقدر سمٹی پریشانی کہ جمعیت ہوی۔

جمّ غفیر ۔ مذکر۔ حریر ؎ کیا سب کے سب جضو پہ قربان ہوگئے ٭ کل تک تو جلوہ گاہ مین جمّ غفیر تھا۔

جمگھٹ ۔ مذکر۔ برق ؎ جھمکے اُڑتے تھے جمگھٹ تھے پریزادون کے ٭ میلے ہر روز ہوا کرتے تھے آزادون کے۔

جمل ۔ مذکر۔ ابجد کا حساب۔

جملہ ۔ مذکر۔ امیر ؎ تخفیف درد دل کا کرونگا جو مین سوال ٭ نکلے کا جملہ جھڑ ہین بل من مزید کا۔

جمنا ۔ مونث۔ امیر ؎ ہوا دونون آنکھون سے یہ جوش اشک ٭ کہ گنگا سے جمنا مقابل ہوی۔

جمہور ۔ مذکر۔ گروہ۔

رجبن ۔ مذکر۔ برق ؎ اے پری مُردے سے کیا ضد ہے کہان تک غصّہ ٭ جان دی مین نے مگر جبن نہ تمہارا اُترا۔

جناب ۔ مونث۔ تسلیم ؎ جو ملتجی ہے شاہ ہُدےٰ کی جناب مین ٭ وہ التجا ہے عین خدا کی جناب مین۔

جنابت ۔ مونث۔ غسل کی حاجت۔

جنازہ ۔ مذکر۔ جرات ؎ جب سے وہ تیغ کھینچے خونخوار گھر سے نکلا ٭ ہر روز اک جنازہ دو چار گھر سے نکلا۔

جنان ۔ مذکر۔ امیر ؎ جنان لاکھ آراستہ ہو مگر ٭ مدینے کے گلشن کو پاتا نہین۔

جنبش ۔ مونث۔ ظفر ؎ جو مثل نقش پا بیٹھے ہین جمکر تیرے کوچے مین ٭ کوئی اُٹھتے ہین وہ کب اُنکو جنبش ہونے والی ہے۔

جنت ۔ مونث۔ صبا ؎ فکر رنج و راحت کیسی ٭ دوزخ کیا جنت کیسی۔

جنتر ۔ مذکر۔ عرق کھینچنے کا ظرف۔

جنجال ۔ مذکر۔ مصحفی ؎ رکھتا ہے مجھے قید بلا مین یہ ہمیشہ ٭ دل مجکو نہین جان کا جنجال دیا ہے۔

جِنس - مونث - رشک ؎ باغ سخنوری مین
ہون وہ مرغِ خوش بیان ؛ عنقا ہوی ہے جنس
مرے ہمصفیر کی -

جنس - مونث - غلہ وغیرہ - فقرہ - روزانہ
جنس کی دُکان سے آتی ہے -

جُنگ - مذکر - بڑی بیاض جسکو کچکول بھی
کہتے ہین - تذکیر کے ساتھ بولا جاتا ہے -

جَنگ - مونث - دُہن - محویت - فقرہ - وہ
اپنی جنگ مین تھے کسی کی کیا خبر -

جنگ - مونث - ناسخ ؎ صلحنامہ جو لکھا
تیرے خط شکین نے ؛ نہ رہی جنگ جو کچھ میرے
اور اغیار کے تھی -

جنگل - مذکر - اسیر ؎ کیا دل لگے جنون مین
وحدت پسند ہون مین ؛ مردم گیا سے صحرا جنگل
ہے آدمی کا -

جنگاہ - مونث - قدر ؎ دل آنکھون سے
لڑتا تھا آخر مین ہوا کشتہ ؛ اب لہو دو لحد جس جا
جنگاہ نکلتی ہے -

جنگ وجدل - مونث -

جنم - مذکر - بحر ؎ غرق گریہ ہے شب وروز
ہون کے غم مین ؛ بحر تیرا ہے جنم مردم دریائی کا -

جنوب - مذکر - دکن -

جنون - مذکر - اسیر ؎ بہت تھے اسیرانِ
زندانِ ہوش ؛ جنون آکے سب کو چھڑا لیگیا -

جنین - مذکر - بچہ جو پیٹ مین ہو -

جنیو - مذکر - بحر ؎ دہاگا دیا ہتون نے خفا
زنار
دیکھکر مجھے ؛ اُٹھا جو مین جنیو کر سے لپٹ گیا -

جنیو - مذکر - عقیق وغیرہ جواہر مین جو لکیر
ہوتی ہے اسکو بھی جنیو کہتے ہین -

جَو - مذکر - فقرہ - گیہون کا کیا ذکر ہے جو بھی
نہ ملے -

جُو - مونث - برق ؎ کوہکن کیا ہے اگر وہ
لبِ شیرین سے کہین ؛ جو ہے خون سر سے ابھی
دم مین روان ہوتی ہے -

جواب[۱] - مذکر - امیر ؎ لپٹ کے لے لیا
بوسہ مٹا دیا انکار ؛ نہین کا انکی سوا اس کے کچھ
جواب نہ تھا -

جُوار - مونث - فقرہ - جوار ابکے بہت پیدا
ہوئی ہے -

جوارش - مونث - فقرہ - جوارش جالینوس
مفید ہوگی -

[۱] جواب ہر معنی مین مذکر ہے - ۱۲

جُواز - مذکر - صبر ؎ لب یار کے چوم لے اگر جام ٭ ہو جائے جواز میکشی کا -

جوالامکھی - مذکر - آتش فشان پہاڑ -

جواہر - مذکر - اختر ؎ ٹکڑے دل و جگر کے گرے چشمِ قیس سے ٭ دامانِ دشت مین ہین جواہر بھرے ہوے -

جُوبن - مذکر - نیر ؎ کچھ جوانی ہے ابھی کچھ ہے لڑکپن انکا ٭ دو دغا بازون کے قبضے مین ہے جوبن انکا -

جُوت - مونث - چمک - روشنی -

جُوت - مونث - کاشت - فقرہ - ہر کاشتکار کی جوت سو بیگھے کی ہے -

جُوتش - مونث - فن نجوم - فقرہ - انکو جوتش خوب آتی ہے -

جُوتی پیزار - مونث - لڑائی جھگڑا - فقرہ - آج دونون مین خوب جوتی پیزار ہوئی -

جُود - مذکر - ناسخ ؎ بخل جتنا ہے زیادہ جود اتنا کم ہوا ٭ آج تک پیدا نکوئی دوسرا حاتم ہوا -

جودت - مونث - اختر ؎ دکھا دے آج اے اختر کہ جودت ایسی ہوتی ہے ٭ سخنور اسکو کہتے ہین طبیعت ایسی ہوتی ہے -

جور - مذکر - مومن ؎ واقعی سجدۂ در ایسی ہی تقصیر ہے اب ٭ جور جو بندہ پہ ہوتا ہے بجا ہوتا ہے -

جوڑ (دونون) - مذکر - ظفر ؎ ہم جوا چھے نصیبون کے ہوتے ٭ یہ کیون جوڑ ہمسر رقیبونکے ہوتے

جوڑ (تال میل) - مذکر - امیر ؎ باہم ملتی جلتی ہی دونون کی رنگت ٭ سلامت رہے جوڑ سرمہ مسی کا -

جوڑ (پیوند - بند) - مذکر - امیر ؎ یہ عشق خط یار مین ہے حالِ جسم زار ٭ منفصل تمام جوڑ ہین خط غبار کے

جوڑ - مونث - ہمسر - ہم مرتبہ - فقرہ کشتی مین برابر کی جوڑ ہو تو مزہ آتا ہے -

جوڑ توڑ - مذکر - برق ؎ مجھسے جدا ہوا تو رقیبون سے ملگیا ٭ یہ جوڑ توڑ سب اُسی خاطر شکن کے ہین -

جوز - مذکر - ایک پھل -

جوش - مذکر - نسیم ؎ وصل کی شب تا سحر بوسے تبسم نے لیے ٭ ہجر مین مُنہ چومنے کو جوش فریاد آگیا -

جوشاندہ - مذکر - فقرہ - حکیم صاحب نے جوشاندہ تجویز کیا ہے -

سے جھاگ نکل رہے ہین۔

جھال - مونث - بڑی ٹوکری۔

جہالت - مونث - مسرور سہ میخانے کی حرمت کو نہ سمجھا کبھی واعظ ؛ سچ کہتے ہین پڑھنے سے جہالت نہین جاتی۔

جھالر - مونث - فقرہ - پنکھے کی جھالر خراب ہو گئی ہے۔

جہان - مذکر - وزیر سہ قد قیامت کا الف ہے میم محشر ہے دہن ؛ اک جہان دو حرف سے زیر و زبر ہونے لگا۔

جھانجھ - مذکر - انیس سہ سنکر دہل کے شور کلیجے دہلتے تھے ؛ گھر اُسکے جھانجھ بھی کفِ افسوس ملتے تھے۔

جھانجھ - مونث - فقرہ - روزے کی جھانجھ مین ایک ایک کو کھائے جاتے ہین۔

جھانکڑ - مذکر - خشک شاخین - تذکیر کے ساتھ مستعمل ہے۔

جھانوان - مذکر - جس سے بدن کا میل چھڑاتے ہین۔

جھاؤ - مذکر - ایک خودرو درخت جو دریا کے کنارے پیدا ہوتا ہے۔

جھائین - مونث - نصیر سہ کبھی نہ اس رُخِ روشن پہ جھائیان دیکھین ؛ گھٹائین چاند پہ سو بار چھائیان دیکھین۔

جھپان - مذکر - پالکی کی قسم ایک سواری ہے - مذکر مستعمل ہے۔

جھپٹ - مونث - فقرہ - اونٹ کی پکڑ کتّے کی جھپٹ مشہور ہے۔

جھپک - مونث - جرات سہ چتون مین لگاوٹ سین غضب مژگان کی جھپک پھر ویسی ہے ؛ دل چھین لے اُسکی چین جبین ابرو کی لچک پھر ویسی ہے۔

جھجھر - مذکر - ایک قسم کی صراحی - تذکیر کے ساتھ مستعمل ہے۔

جھجھک - مونث - نصیر سہ نو گرفتار قفس طائر دل ہے اپنا ؛ ابھی صیاد کو کوئی اسکی جھجھک جاتی ہے۔

جہد - مونث - کوشش۔

جھرمٹ - مذکر - تسلیم جبینِ منور پہ افشان نہین ؛ فلک پر یہ جھرمٹ ستارون کا ہے۔

جھڑ - مونث - مسرور کیسے برس رہے ہین سوالِ وصال پر ؛ اک جھڑ ہے گالیون کی برابر لگی ہوئی۔

جھڑپ ۔ مونث ۔ فقرہ ۔ آج دونون مین ایک جھڑپ ہوگئی ۔ ہر معنی مین مونث ہے ۔

جھک ۔ مونث ۔ رند ؎ باقی ہے ابھی اثر جنون کا ؛ سودا تو گیا ہے جھک رہی ہے ۔

جھکّڑ ۔ مذکر ۔ تند ہوا جیسے جھکڑ چل رہا ہے ۔

جھگڑ ۔ مذکر ۔ ایک شکاری پرند ۔

جہل ۔ مذکر ۔ رشک ؎ ہو جاتے ہین دانستہ صغایر بھی کبایر ؛ اس علم سے تو جہل مسائل بہت اچھا ۔

جھل جھل ۔ مونث ۔ کنکوے کا پھندنا ۔ تانیث کے ساتھ مستعمل ہے ۔

جھلک ۔ مونث ۔ جلال ؎ جھپکتی آنکھ تیری زرسے دیکھنے والون کی کیا اُٹھتے ؛ مگر ہان اک جھلک پاتے ہین مہر و ماہ بین تیری ۔

جھلم ۔ مونث ۔ اسیر ؎ ہتھیار سجے اور جھلم زیب بدان کی ؛ گھوڑے کو تہ ران کیا اور راہ لی رن کی ۔

جھنجلاہٹ ۔ مونث ۔ خفگی ۔

جھنجھٹ ۔ مذکر ۔ فقرہ ۔ کہان کا جھنجھٹ لے بیٹھے ہو ۔

جھنڈ ۔ مذکر ۔ جیسے درختون کا جھنڈ ۔ ہر معنی مین مذکر ہے ۔

جھنجھیا ۔ مونث ۔ فقرہ ۔ دسہرے کے دن آئے جھنجھیا بننے لگی ۔

جھنک ۔ مونث ۔ ظفر ؎ وہ گائے تو آفت لائے ہے سر تال مین لیوے جان نکال ؛ ناچ اسکا اُٹھائے سو فتنے گھونگھرو کی جھنک پھر ویسی ہے ۔

جھنکار ۔ مونث ۔ اسیر ؎ خلقت زیر زمین خواب سے بیدار ہوئی ؛ شور محشر مری زنجیر کی جھنکار ہوئی ۔

جہنم ۔ مذکر ۔ انیس ؎ کہتی تھی تیغ بہکے کہان مجھ سے جائیگی ؛ ٹھنڈا کرون گی مین تو جہنم جلائیگا ۔

جھوٹ ۔ مذکر ۔ مسرور ؎ میرے ہوتے غیر چل سکتا نہین ؛ سچ کے آگے جھوٹ چل سکتا نہین ۔

جھوڑ ۔ مونث ۔ جھڑپ ۔

جھول ۔ مذکر ۔ قلق ؎ مٹتے نہین دیکھی ہے شکن ہنسے جبین کی ؛ جب فرش پر اُٹھے کہین کچھ جھول رہا ہے ۔

جھول ۔ مونث ۔ فقرہ ۔ ہاتھی پر زربفت کی جھول تھی ۔

جُھومر - مذکر - ظفر ؎ چرخ پر جھُمری یہ کی عقدِ
ثریا کی چمک ؛ جبکہ ماتھے پہ ترے رات کو
جُھومر چمکا -

جُھوجُھ - مذکر - پرندون کا آشیانہ -

جُھونک[1] - مونث - مونس ؎ بھاری ہے
گُرز جھونک سنبھالی نہ جائے گی ؛ گر پڑ گئی یہ ضرب
تو خالی نجائے گی -

جَہیز - مذکر - نیر ؎ صدقے تمہیں جہیز سارا ہے ؛
مین تمھاری ہون گھر تمھارا ہے -

جِھیل - مونث - میر ؎ سطحِ زمین میل در
میل تھی ؛ نہ دریا چہ تھا کوئی نے جھیل تھی -

جِھینگر - مذکر - میر ؎ بان جھینگر تمام چاٹ
گئے ؛ جھینگ کر بانس پھاٹ پھاٹ گئے -

جِی - مذکر - امیر ؎ جیخ اُٹھا لوٹ گیا تونے
اُٹھا دی جو نقاب ؛ آج جی چھوٹ گیا تیرے
تماشائی کا -

جَے - مونث - فتح - سلامتی - ہندو بولتے
ہین -

جَیب - مذکر - رشک ؎ کا سرحشتہ گدائی کا
گریبان
یہان کاسۂ خورشید ؛ ہے چاکِ سحر جیب ہماری
کفنی کا -

جیب - مونث - کیسہ دامن - فقرہ - وزری نے
اچکن مین جیب نہین لگائی -

جِیبھ - مونث - زبان - ہندی زبان ہے -

جِیت - مونث - اختر ؎ بوسہ بازی مین
شرط ایسی ہے ؛ ہارنے مین بھی جیت اپنی ہے -

جَیحون - مذکر - وزیر ؎ موت سے پہلے ہی
مرجا پھر تو بیڑا پار ہے ؛ جسم جب بیجان ہوا
کشتی اُسے جیحون ہوا -

جَیش - مذکر - لشکر -

جیل - مذکر - قید خانہ -

جِیوٹ - مونث - ہمّت شجاعت - فقرہ -
مرزا بڑی جیوٹ کے آدمی ہین - بہادر آدمی
کو بھی جیوٹ کہتے ہین -

باب جیم فارسی

چ - مونث -

چابُک - مذکر - تسلیم ؎ سختیان ساری
مین کاہل کیلیے ؛ اسپ چابک نے نہ چابک کھایا

[1] - بحر نے ایک جگہ مذکر باندھا ہے ؎ بڑھتی جاتی
ہے نزاکت یار کی بالون کے ساتھ ؛ جھونک لفون کا بھی
اب بار کمر ہونے لگا - مگر اتفاق مونث ہی پر ہے - ١٢

چاپ - مونث - ناصرؔ تمھاری چال سے
سب فتنۂ خوابیدہ چونک اٹھے ؛ صدا چھا گل
کی ہے یا چاپ ہے پائے قیامت کی -

چاٹ - مونث - ذوقؔ چاٹے بغیر خون
کوئی رہتی ہے تیری تیغ ؛ بیڈھب ہے اسکو چاٹ
ستمگر لگی ہوی -

چادر - مونث - سالکؔ اک عمر تک
نگاہ بد و نیک پر نہ کی ؛ گویا تھی ایک چادرِ غفلت
پڑی ہوی -

چار باغ - مذکر - اسیرؔ بہار اسکی دورِ وزہ
سال بھر خوش رنگ گل اسمین ؛ گلستان سے ہے
رنگین چار باغ اپنے تصور کا -

چار آئنہ - مذکر - اسیرؔ پناہ ایدل ہے
شمشیرِ قضا کی ضرب سے مشکل ؛ ابھی چار آئنہ
دو ٹکڑے ہوگا چار عنصر کا -

چار جامہ - مذکر - زین - فقرہ - گھوڑے پر
چار جامہ کس دیا -

چار خانہ - مذکر - بحرؔ کوئی لباس بشر
کے لیے نہ زیبا تھا ؛ پسندِ خاص عناصر کا
چار خانہ ہوا -

چار مغز - مذکر - اخروٹ -

چارہ - مذکر - سالکؔ گر زخم پوست مال
بھی دے اسکی تیغِ عشق ؛ ہین چارہ عمر بھر نکرون
اندمال کا -

چارہ - (غذا) مذکر - ناسخؔ لگالے کانٹے مین
ٹکڑا کوئی مرے دل کا ؛ جو چارہ چاہیے ای گلعذار
مچھلی کا -

چاقو - مذکر - قلقؔ اگر تم بوسۂ سیبِ ذقن
سے ہو گئے قاتل ؛ گلے پر پھیر دیجے میرے چاقو
میوہ خوری کا -

چاک - مذکر - اسیرؔ ازل سے سلسلہ ہے
اس جنونِ فتنہ ساماں کا ؛ شگاف خانۂ کعبہ چاک
ہے میرے گریبان کا -

چاک - (کمہار کا) - مذکر - بحرؔ مجھی کو
گردشیں دیتا ہے بر پھر کر زمانے مین ؛ بنا ہے
میری مٹی کے لیے کیا چاک گردون کا -

چال (رفتار) - مونث - امیرؔ ٹھوکرین کھلوائیگی
یہ چال اٹھلائی ہوئی ؛ کیا جوانی بھرتی ہو جوبن
پہ اترائی ہوئی -

چال (گھات) - مونث - صباؔ اُنکی رفتارِ ناز آڑا
لیتا ؛ کبک نے کچھ تو چال کی ہوتی -

چال چلن - مذکر - تسلیمؔ ہر سخن سے یہی

اے جان سخن اچھا ہے جو آپ اچھے مین اگر چال
چلن اچھا ہے۔

چال ڈھال ۔ مونث۔ دبیر ؎ حاجت نہ
اُسکو ڈھال کی وقتِ جدال تھی ٭ شمشیرِ آبدار
کی کیا چال ڈھال تھی۔

چالان ۔ مذکر۔ فقرہ۔ قیدیون کا چالان
ہو گیا۔

چالیسوان ۔ مذکر۔ چہلم۔

چانپ ۔ مونث۔ امیر ؎ سوالِ بوسہ جو
چپکے سے بھی کیا تو کہا ٭ ٹھہر منگائی ہین چانپین
تری زبان کیلیے۔

چاند ۔ مذکر۔ سالک ؎ ہاتھ آجائے جو
مجکو تیرگی ظلمات کی ٭ چاند مین سمجھون اُسے
اپنی شبِ دیجور کا۔

چاند ۔ مذکر۔ آتش ؎ وہ ماہ آج جو آیا تو
کل کیا غرہ (مہینہ) ٭ نشاط و عیش مین گزرا کبھی نہ سارا
چاند۔

چاند ۔ مذکر۔ ایک ہلال نما زیور۔ جان صاحب
؎ تجھپہ بجلی گرے سنار موے ٭ چاند کیسا
بنا کے لایا ہے۔

چاند ۔ مونث۔ کھوپری۔ فقرہ۔ اتنے جوتے
پڑے کہ چاند گنجی ہو گئی۔

چاول ۔ مذکر۔ انشا ؎ پک رہی ہے یہ جو
کھچڑی سی سمجھون مین جس سے ٭ اُنکی اٹک
نہ گلی دال نہ چاول ٹکا۔

چاہ ۔ (کنوان) مذکر۔ امیر ؎ رہِ الفت مین
بے آبی ذقن کی دلکو آفت ہے ٭ مسافر کی
قضا ہے چاہ اگر ہو خشک منزل کا۔

چاہ ۔ (محبت) مونث۔ مومن ؎ تابِ کمظرف
کو کہان تمنے ٭ دشمنی کی عدو سے چاہ نہ کی۔

چاہ پیار ۔ مذکر۔ سرور ؎ یار برسون عدو
کا یار رہا ٭ خوب دونون مین چاہ پیار رہا۔

چاہت ۔ مونث۔ داغ ؎ تڑپتے ہین
انھین غیرونکی چاہت ایسی ہوتی ہے ٭ خدا
کی شان ہے ایسون کی حالت ایسی ہوتی ہے۔

چاے ۔ مونث۔ فقرہ۔ چاے اب کثرت
سے پی جاتی ہے۔

چاے پانی ۔ مذکر۔ فقرہ۔ صبحکو چاے پانی
ہوتا ہے اور رات کو ڈنر۔

چبوترہ ۔ مذکر۔ انشا ؎ غلام مین تو ہو
ان صاحبون کی گھڑ پیچ کا ٭ سڑی تو صاحبی
اُسپر چبوترہ گچ کا۔

چھپ - مونث - فقرہ - ایک چپ ہزار بلا ٹالتی ہے -

چِپچِپٹ - مونث - فقرہ - ایک چپت رسید کی -

چپراس - مونث - فقرہ - چپراسیون کو نئی چپراسین تقسیم ہوگیئن -

چپقلش - مونث - اختر ؎ ایک تم اور لاکھ غمزہ وناز ٭ بزم مین چپقلش بلا کی ہے -

چپک - مونث - لس - فقرہ - گوند کیسا تھا جسمین چپک نہ تھی -

چپکن - مونث - ایک قسم کی قبا -

چپیٹ - مونث - خفیف چوٹ - صدمہ -

چِتا - مونث - لکڑیون کا ڈھیر جسمین ہندو مُردہ جلاتے ہین تانیث کے ساتھ مستعمل ہے -

چَتر - مذکر - امیر ؎ شاہ ملک فقر ہون تخت زمین ہے زیر پا ٭ پھر رہا ہے چتر سر پر گردشِ ایام کا -

چِتون - مونث - امیر ؎ دن بھر مجھے رکھتی ہین پشیمان وہ شرائی وہ چتونین سحر کی

چِتھاڑ - مونث - فقرہ - اُنکے شعر کی خوب چتھاڑ ہوئی -

چَینٹ - مونث - فقرہ - آتشک کا مادہ ہے چٹ لگی ہے -

چِیٹ - مونث - کپڑے کی دھجی - کاغذ کا پُرزہ -

چَٹان - مونث - پتھر کی بڑی سِل -

چُٹیا - مونث - فقرہ - ہندوون کی طرح سر پر چٹیا کیون رکھی ہے -

پیچ - مونث - فقرہ - دونون مین خوب پیچ چلی -

چراغ - مذکر - امیر ؎ یارب مٹے نہ ولسے کبھی داغ آرزو ٭ ٹھنڈا نہو چراغ شب انتظار کا -

چراند - } مونث - کسی چیز کے جلنے کی
چراہند - } بدبو -

چراغان - مذکر - امیر ؎ کیا ہماری گور پر ہے احتیاج روشنی ٭ چار جگنو جب چمک نکلے چراغان ہوگیا -

چراغدان - مذکر - جانصاحب ؎ نہ آئنہ ہے نہ فانوس ہاے کب دیتی ٭ چراغدان بہنے دیا نہ گھونگھٹ کا -

چربا - مذکر - اختر ؎ تڑپی ہزار برقِ تپان

آسمان پر ۂ چیر یا اُتر سکا نہ میرے اضطراب کا۔

چرتر۔ مذکر۔ عورتوں کا مکر و فریب۔

چلتر۔ " "

چرچ۔ مذکر۔ گرجا۔ عیسائیوں کی عبادتگاہ۔

چرخ[1]۔ مذکر۔ مومن ؎ گلرنگ ہوا گریہ خون سے مرے دامن ۂ کیا اب بھی خجل چرخ سیہ فام نہ ہوگا۔

چرخہ۔ مذکر۔ جان صاحب ؎ آئی گردش ہے عجب مردوں کی روزی پر ۂ سب محلے میں بوا چرخہ ہے گھر گھر چلتا۔

چرس۔ مذکر۔ نشے کی ایک چیز جسے حقے میں پیتے ہیں۔

چرس۔ مونث۔ اختر (شاہ اودھ) ؎ چرسیں آسن کی تھیں دلکش ۂ دل نیفوں کی سلوٹوں پہ ہے غش۔

چرغ۔ مذکر۔ ایک شکاری جانور۔

چرک۔ مذکر۔ ریم۔ پیپ وغیرہ۔

چرم۔ مذکر۔ چمڑا۔

چرن۔ مذکر۔ قدم۔ بھاکا زبان ہے۔

چرند۔ مذکر۔ چوپایہ۔

[1] چرخ ہر معنی میں مذکر ہے۔ ۱۲

چڑھ۔ مونث۔ نواب مرزا شوق ؎ کچھ بہت خوش مزاجِ عالی ہے ۂ تونے یہ چڑھ مری نکالی ہے۔

چڑھاو۔ مذکر۔ اُتار کی ضد۔ تذکیر کے ساتھ مستعمل ہے۔

چڑیا۔ مونث۔ قدر ؎ مفت اُنھیں سونے کی چڑیا ملی ۂ خاک میں وہ دولتِ دنیا ملی۔

چسک۔ مونث۔ داغ ؎ خارِ غم کی کھٹک نہیں جاتی ۂ دردِ دل کی چسک نہیں جاتی۔

چسنک۔ مونث۔ گوٹے کناری کی باریک تحریر جو گوٹ کے نیچے ٹانکتے ہیں۔

چشک۔ مونث۔ نیر ؎ لکھے بھی کسکو سخت زبانی میرے سوا ۂ کیوں گالیوں کے کھانے سے پہلے چشک گئی۔

چشم۔ مونث۔ صبا ؎ فراقِ یار میں چشم اسقدر پُرآب ہوئی ۂ طنابِ عمر ہماری رگِ سحاب ہوئی۔

چشمداشت۔ مونث۔ اُمید۔

چشمک۔ مونث۔ مونس ؎ خون ہوگا اب علی کا یہ چشمک شفق نے کی ۂ تجدیدیاں وضو کی امامِ بحق نے کی۔

چشمہ - مذکر - امیرؔ ۔ بہر نام سکندر آئینہ ۔ ؎
چشمہ ہے آب زندگانی کا ۔

چشمہ - مذکر - فقرہ - جبتک چشمہ نہ لگایا
جاسے پڑھا نہین جاتا ۔

چغد - مذکر - اُلو - سرورؔ ۔ غیر جس گھر مین
دخل پاتا ہے ؎ چغد اُس گھر مین بول جاتا ہے ۔

چق } مونث - چلمن ۔
چک }

چقمر - مذکر - صباؔ ۔ کانٹو نپہ لوٹتا ہون
مین دیوانہ دشت مین ؎ پانی کی جا لہو سے
ہین چقمر بھرے ہوے ۔

چقماق - مونث - آگ نکالنے کی پتھری ۔

چقندر - مذکر - ایک مشہور ترکاری ۔

چک - مونث - کاغذ زر - ہنڈوی - فقرہ -
پانسو روپیہ کی چک جیب مین تھی وہ کھو گئی ۔

چک - مونث - اسیرؔ ۔ کبھی اُتار کے رکھا
جو بار غم مین نے ؎ اسیر چک کمر کو ہسار مین
آئی ۔

چک - مذکر - قطعۂ اراضی ۔

چکاچوند - مونث - انیسؔ ۔ دریا کے دل
مین تھی جو کدورت وہ دھو گئی ؎ آنکھون مین
مچھلیون کی چکاچوند ہو گئی ۔

چکر - مذکر - امیرؔ ۔ خم بھرے شیشہ کھلے
دور مین ساغر آیا ؎ چرخ کہتا ہے کہ لینا مجھے
چکر آیا ۔

چکر - مذکر - ایک حلقہ نما ہتھیار جسے سکھ
پگڑی مین رکھتے ہین ۔

چکن - مونث - فقرہ - لکھنؤ کی چکن
مشہور ہے ۔

چکناہٹ - مونث - فقرہ - صابون بھی
ملا مگر ہاتھ کی چکناہٹ نہ گئی ۔

چکور - مذکر - صباؔ ۔ ہوائے یار مین کیا
دلکو اضطراب رہا ؎ چکور چاند کی خاطر بہت
خراب رہا ۔

چل - مونث - خارش ۔

چلاو - مذکر - پلاو کی ایک قسم ۔

چلبلاپن - مذکر - امیرؔ ۔ حیا بولی ابھرا
جو جوبن کسیکا ؎ مٹا دونگی مین چلبلاپن
کسی کا ۔

چلت پھرت - مونث - فقرہ - گھوڑے
کی چلت پھرت دیکھکر لٹو ہو گئے ۔

چلپاسہ - (چھپکلی) مونث - میرؔ ۔ چارپائی

جب اُسمین بچھوائی ؛ پہلے چلیپاسہ ہی نظر آئی۔
چلتہ۔ مذکر۔ زرہ کی ایک قسم تذکیر کے
ساتھ مستعمل ہے۔
چل چلاو۔ مذکر۔ سفر کا تہیہ۔ چلنے پر آمادگی۔
چلغوزہ۔ مذکر۔ ایک میوہ ہے۔
چلم۔ مونث۔ امیرؔ سوز دل سے کسطرح
خالی ہوا اپنا کوئی شعر ؛ محنتیں کین مدتون چلمین
بھرین استاد کی۔
چلمن۔ مونث۔ ظفرؔ جلوہ پائے حنائی
سے کیسے خون لاکھون ؛ اُسنے بندھوائی جو
دالان کی چلمن اونچی۔
چلن۔ مذکر۔ برقؔ انداز مین وہ حور
ہے نقشہ ہے پری کا ؛ سنہ چاند ہے چلنے مین
چلن کبکِ دری کا۔
چلّو۔ مذکر۔ امیرؔ جام اگر ٹوٹ گیا کیا ہے
تر ددساقی ؛ حاجتِ جام نہین جام ہے
چلّو اپنا۔
چلہ۔ مذکر۔ منیرؔ کیا نامِ علی کو ورد چہلم
تک محرم سے ؛ ملے گا مدعا کھینچا ہے چلہ اسم
اعظم کا۔
چلہ۔ مذکر۔ امیرؔ تیرِ نگہ جب اُسکا چلا ہے
سوفلک ؛ چلہ اُڑا دیا ہے کمانِ ہلال کا
چلیپا۔ مونث۔ صلیب۔
چمچہ۔ مذکر۔
چم خم۔ مذکر۔ انیسؔ بجلی کی زرق برق
تھی چم خم ہلال کا ؛ جوہر مین پیچ وتاب تھا
زلفون کے جال کا۔
چمک۔ مونث۔ داغؔ سادہ دل ہین جو
اُنھین آئنہ رو کہتے ہین ؛ آئنے مین کہین بجلی
کی چمک ہوتی ہے۔
چمک۔ مونث۔ اخترؔ پھر تڑپنے کے مزے
تجکو مبارک اسے دل ؛ آج پھر درد کی رہ رہ
کے چمک ہوتی ہے۔
چمک۔ مذکر۔ مقناطیس۔
چمک دمک۔ مونث۔ امیرؔ لڑی لڑی
یہ دعا مانگتی ہے سربسجود ؛ چمک دمک رہے
پروردگار سہرے کی۔
چمگادڑ۔ مونث۔ فقرہ۔ شام ہوئی اور
چمگادڑین اڑنے لگین۔
چمن۔ مذکر۔ امیرؔ اور سب حُسن اِن
گلون مین ہین وفا لیکن نہین ؛ رنگ لاکھون
بُو نہین دکھتا چمن تصویر کا۔

چنار۔ مذکر۔ ناسخ ؎ تری سواری مین کب پہنچتا ہے ہین اسے سرد ؛ جلو مین صحنِ گلستان سے ہے چنار آیا۔

چُنان چنین۔ مونث۔ ظفر ؎ خط مین بہت سی اُسنے چنان اور چنین لکھی ؛ پر بات اک چُنی ہوئی اب تک نہین لکھی۔

چَنبر۔ مذکر۔ رشک ؎ پھر رقیبون کا کوئی رنگ بدلتا دیکھے ؛ رکھلے چنبر وہ چلم پر جو مری گردن کا۔

چَنت۔ مونث۔ چینِ جامہ۔

چِنتا۔ مونث۔ مذکر۔ اندیشہ۔ بھاکا زبان ہے۔

چندر ہار۔ } مذکر۔ گلے کا ایک زیور ہے۔
چندن ہار } جسمین چاند پڑے ہوتے ہین۔

چَندن۔ مذکر۔ صندل۔

چَندہ۔ مذکر۔ فقرہ۔ مسجد کیلیے چندہ ہو رہا ہے۔

چَندیا۔ مونث۔ فقرہ۔ شامت آئی ہے۔ چندیا کھجلا رہی ہے۔

چَنڈو۔ } مذکر۔ ایک نشے کی چیز۔ تذکیر کے
چانڈو۔ } ساتھ مستعمل ہے۔

چَنڈول۔ مذکر۔ ایک خوش آواز پرند۔

چنڈول۔ مذکر۔ سکھپال۔ محافہ۔

چنڈول۔ مذکر۔ مٹی کا کھلونا جیسے چوگھڑا کہتے ہین۔

چَنک۔ مذکر۔ بٹیر کی ایک قسم۔ فقرہ۔ ذرا سا چنک مگر خوب لڑا۔

چَنگ (کنکوا)۔ مختلف فیہ۔ ظفر ؎ ہوا بلند فلک پر ہے میرا شعلۂ آہ ؛ ہوا پہ چنگ نہین لیکے یہ چراغ اُڑی۔ نیر ؎ کھیل مین تیری تعلی و تجلی دیکھی ؛ بنگیا چودھوین کا چاند اگر چنگ اُڑا۔

چَنگ۔ مونث۔ ستار کی ایک قسم تانیث کے ساتھ مستعمل ہے۔

چَنگل۔ مذکر۔ سودا ؎ خیالِ پنجۂ مژگان مین یہ احوال ہے دل کا ؛ کہ جیسے صید کو شہباز کا چنگل مسلتا ہے۔

چنگھاڑ۔ مونث۔ صدائے مہیب۔ ہاتھی کی آواز۔

چَنگیر۔ مونث۔ پھول رکھنے کی تشتری۔

چِنک۔ مونث۔ پیشاب مین جو سوزش ہوتی ہے اُسے چنک کہتے ہین۔

چَنور۔ مذکر۔ وزیر ؎ ہوگئے تیمور لپٹے حرص جب توڑا وزیر ؛ ہاتھ اُٹھایا جاہ سے سر پر چنور ہونے لگا۔

چوب - مونث - سحر سے صندلی رنگوں کے
بازو اپنے تکیے تھے کبھی ؛ چوبِ صندل آج
پھر دردِ سر ملتی نہیں -
چوپال - مونث - بیٹھک - نشستگاہ -
چوپایہ - مذکر - فقرہ - کثرت سے چوپائے
چر رہے تھے -
چوپڑ - مونث - چوسر -
چوتڑ - مذکر - سُرین -
چوتھ - مونث - چوتھا حصہ - رُبع - اور ہندی
مہینے کی چوتھی تاریخ - ہر معنی میں مونث ہے -
چوٹ - مونث - نواب سے غیر ونکو دیکھتے
تھے نگہ پڑ گئی ادہر ؛ صد شکر ایک چوٹ تو
انکی خطا گئی -
چوٹ - مونث - فقرہ - اس خط میں درپردہ
ہم پر چوٹ کی ہے -
چوٹ - مونث - امیر سے عاشق کچھ آجکل
سے نہیں ہیں بتوں کے ہم ؛ اک عمر سے چوٹ
ہے دلپر لگی ہوئی -
چور - مذکر - امیر سے دکھایا مہر نے جلوہ جو انکی
خود نمائی کا ؛ تو بولے چور ہے تو بھی مرے
رنگِ طلائی کا -

چورن - مذکر - فقرہ - یہ چورن بہت عمدہ
بنا ہوا ہے -
چورنگ - مذکر - انیس سے ہر ہاتھ میں
گردش تھی نئی ڈھنگ نیا تھا ؛ گھوڑوں کے
بھی ٹکڑے تھے یہ چورنگ نیا تھا -
چوڑاؤ - مذکر - رشک سے تمھاری چھاتیاں
ملنے کو صانع نے بنائے ہیں ؛ نہیں ہاتھوں
نے پھر چوڑاؤ کیوں پایا ہے محرم کا -
چوزہ - مذکر - مرغی کا بچہ -
چوسر - مونث - برق سے مل گئے خاک میں
یہ حال تو ہم دیکھ چکے ؛ اور چوسر کوئی عالم
میں بچھائی ہوتی -
چوغہ - مذکر - عبا کے مثل ایک لباس -
چوک - مونث - مسرور سے اُسے باوفا
جانکر دل دیا ؛ جو سچ پوچھیے چوک ہمسے ہوئی
چوک - مذکر - برق سے جس نے دیکھا مرے
یوسف کو خریدار ہوا ؛ چوک میں وہ جو گیا
مصر کا بازار ہوا -
چوکر - مذکر - گیہوں وغیرہ کی بھوسی -
چوکھٹ - مونث - مومن سے یاں یہ ٹھہری
ہے کہ اب تیری پنہائی چاہیے ؛ انکو مقناطیس

کی چوکھٹ لگانی چاہیے۔
چوگان۔ مذکر۔ منیر سے تری پوشاک آتاری وصل کی شب دست بازی مین ٭ ہمارا ہاتہ چوگان بنگیا گوے گریبان کا۔
چول۔ مونث۔ انشا سے نہین سنگار لیا تونے توپہر انشا نے ٭ میرے دروازے سے کیون چول اُکھیڑی اتا۔
چومک۔ مونث۔ امیر سے بخت سیہ سے آنکھین نہ اُس سے ہوئین دوچار ٭ چومک چمک چمک کے سیاہی مین رہگئی۔
چونپ۔ مونث۔ دلکی رغبت۔ خواہش۔
چونچ۔ مونث۔ ناظم سے مری ہڈی مین ہے وہ سوز پنہان ٭ کہ جس سے چونچ جلجائے ہما کی۔
چون وچرا۔ مونث۔ اختر سے وفا کی اُس نے ایدل یا جفا کی ٭ غضب ہوگا جو کچہ چون وچرا کی۔
چوہیا۔ مونث۔ فقرہ۔ اُنھون نے کبھی ایک چوہیا بھی نہین ماری۔
چھاپ۔ مونث۔ ٹھپا۔ نشان۔
چھاج۔ مذکر۔ سوپ۔
چھاچھ۔ مونث۔
چھاڑ۔ مذکر۔ مٹی کا بڑا ڈھیلا۔ عورتین چہار بھی کہتی ہین۔ جانصاحب سے ٹوٹ گئی چھت سے وہ چہار گرے ٭ ایک دو کیسے تین چار گرے۔
چھاگل۔ مونث۔ اسیر سے جدھر خشک کانٹون کی دیکھین زبانین ٭ چلے چھاگلین لیکے چھالے ہمارے۔
چھاگل۔ مونث۔ زیور۔ تسلیم سے حشر اٹھاتی دم رفتار ہے چھل بل اُسکی ٭ سوتے فتنون کو جگا دیتی ہے چھاگل اُسکی۔
چھال۔ مونث۔ امیر سے ہین وہ غم دوست ہون تجویز کی غم سے دوا غم کی ٭ جو آیا مُنہ چھالی چھال مین نے نخل ماتم کی۔
چھالیا۔ مونث۔ اسیر سے تعریف اُسکی چرب زبانی کی کیا کرون ٭ کھائی جو چھالیا بھی تو چکنی ڈلی ہوئی۔
چھان۔ مونث۔ اختر سے بات کی آج اُس نے اس ڈھب کی ٭ چھان بھی آئی نہ میرے مطلب کی۔
چھان بین } مونث۔ جانصاحب سے
چھان بنان }

بُرا جو تر اچھا ہے کرد و بیاہ ؛ بہت چھان بین اسمین اچھی نہین -

چھان پھٹک - مونث - داغ سے دل اندھا دھند ہی آتا ہے ہمیشہ اسے داغ ؛ چھان بین اسمین نہ کچھ چھان پھٹک ہوتی ہے -

چھانٹن - مونث -

چھاؤن - مونث - امیر سے دم نکلنے پہ بھی اُن ابرووںکا دھیان رہا ؛ قطع کی راہِ عدم چھاؤن مین تلواروںکی -

چھب - مونث - اختر سے نکیلی اداد لکو بر ماگئی ؛ قیامت وہ چھب تھی کہ تڑپا گئی -

چھپر - مذکر - رشک سے جب ہوا سے سیکنٹی مین ریشِ زاہد منڈ گئی ؛ میکدے مین غل مچا آندھی سے چھپر اڑ گیا -

چھپر کھٹ - مذکر - ظفر سے جو ترے کوچے مین سویا خاک پر آرام سے ؛ ترک اُسنے اپنے سونے کا چھپر کھٹ کر دیا -

چھت - مونث - آتش سے طلب آرام کی بیجا ہے گرفتاری مین ؛ کب بھلا خانۂ زنجیر مین چھت پٹتی ہے -

چھتر - مذکر - چتر -

چھٹانک - مونث - فقرہ - پانچ تولے کی چھٹانک ہوتی ہے -

چھچھوندر - مونث - میر سے کوئی چھچھوندر اب اُسپہ روتی ہے ؛ کہ تری لاش خوار ہوتی ہے -

چھچھوندر - مونث - شب برات ہے - چھچھوندرین چھوٹ رہی ہین -

چہرہ - مذکر - صبا سے عاشق ہزاروں یوں تو ہوے مادِ چشم کے ؛ چہرہ مگر بحال رہا خال خال کا -

چہرہ - مذکر - نیر سے بندگانِ شاہ مردان مین رہے خوش اسے نیر ؛ چہرہ اپنا دفترِ فغفور وخاقان مین تھا -

چھڑ - مونث - پتلا لمبا بانس -

چھڑکاو - مذکر - مونس سے حملوں سے فوج شام کا ستھراو کر دیا ؛ دم مین زمین پہ خون کا چھڑکاو کر دیا -

چھل - مذکر - مکر و فریب - تذکیر کے ساتھ مستعمل ہے -

چھل - مونث - برق سے برق کیطرح نہ بھولے ہین نہ بھولین گے کبھی ؛ چھلین یاد آتی ہین ا سے

ماہ لقا ساون کی۔

چھل بل۔ مونث۔ مونس سے یون گردن معشوق مین ہیکل نہین دیکھی ؛ ایسی تو چھلاوے مین بھی چھل بل نہین دیکھی۔

چہل پہل۔ مونث۔ میر سے چیز جو دیکھی بے بدل دیکھی ؛ ہر طرف اک چہل پہل دیکھی۔

چہل چراغ۔ مذکر۔ ظفر سے جو سوز عشق سے مین ہو کے داغ داغ جلا ؛ تو جس نے دیکھا یہ جانا چہل چراغ جلا۔

چہلم۔ مذکر۔ دبیر سے چہلم جو کربلا مین بہتر کا ہو چکا ؛ پیوند بے کسون کے تن و سر کا ہو چکا۔

چھند۔ مذکر۔ ہندی نظم۔

چھنگلیا۔ مونث۔ فقرہ۔ چھنگلیا دروازے مین دب گئی۔

چھوت۔ مونث۔ فقرہ۔ ہندون کے یہان ہر چیز مین چھوت ہوتی ہے۔

چھوٹ۔ چمک۔ مونث۔ امیر سے فلک پہ عقد ثریا نہ عقد پروین ہے ؛ پڑی ہے چھوٹ اسی آبدار سہرے کی۔

چھوچک۔ مونث۔ چھٹی کی ایک رسم۔

چھیپ۔ مونث۔ وہ سفید چھپیان جو جسم پر جابجا پڑ جاتی ہین۔

چھیچ۔ مونث۔ کمی۔ نقصان۔

چھید۔ مذکر۔ ناسخ سے وہ چلا جب میرے گھر سے مین ہی کیا رونے لگا ؛ چھید جو دیوار مین تھا چشم گریان ہو گیا۔

چھیڑ۔ مونث۔ صبا سے عرش تک نالے ہمارے جائین گے ؛ چھیڑ چرخ کینہ جو اچھی نہین۔

چھیڑ چھاڑ۔ مونث۔ انشا سے ہر چند کہ بولتے نہین وہ ؛ باہم پھر چھیڑ چھاڑ سی ہے۔

چھینٹ۔ مونث۔ ظفر سے پڑے نہ دامن قاتل پہ دیکھ اے بسمل ؛ لہو کی چھینٹ دم اضطراب اڑتی ہے۔

چھیلن۔ مونث۔

چھینٹ۔ مونث۔ یہ چھینٹ کس دکان سے لی ہے۔

چھینک۔ مونث۔ فقرہ۔ نزلے کی تحریک سے چھینکین آتی ہین۔

چیان۔ مذکر۔ املی کا بیج۔

چیپ۔ مذکر۔ لسدار چیز۔ ہر معنی مین مذکر ہے۔

چیپڑ - مذکر۔ آنکھ کا میل۔

چیت - مذکر۔ ایک ہندی مہینا۔

چیتل - مذکر۔ ہرن سے بڑا ایک صحرائی جانور۔

چیٹک - مونث۔ شوق۔ چوٹ۔ تانیث کے ساتھ بولتے ہین۔

چیچک - مونث۔ رشک ؎ تیری گلگشت کی گرمی نے بگاڑی یہ فصل ❊ چیچک اوراقِ گلِ تر کو سراپا نکلی۔

چیخ - مونث۔ تسلیم ؎ گُل گران گوش سنگدل صیاد ❊ کون سُنتا ہے چیخ بلبل کی۔

چیر - مونث۔ جانصاحب ؎ بو دار جلا کر نہ اگر آنکھین بھروگی ❊ دُکھ دے گی زناخی یہ بہت چیر تمھاری۔

چیر پھاڑ - مونث۔ انشا ؎ شاید کہ ہوئی سرایتِ عشق ❊ کچھ سینے مین چیر پھاڑ سی ہے۔

چیرہ - مذکر۔ سودا ؎ چہرہ ترا ساکب ہے سلطانِ خاوری کا ❊ چیرہ ہزار باندھے سر پر جو وہ زری کا۔

چیز - مونث۔ داغ ؎ کچھ زہر نہ تھی شراب انگور ❊ کیا چیز حرام ہوگئی ہے۔

چیستان - مونث۔ تسلیم ؎ دل مین جو کچھ ہے صاف صاف کہین ❊ کون سمجھے یہ چیستان اُنکی۔

چیل - مونث۔ نکہت ؎ کہے ہے العطش آتش مین ققنس ❊ زمین پر چیل انڈا چھوڑتی ہے۔

چیلک - مونث۔ نظری ہونے کی علامت تانیث کے ساتھ مستعمل ہے۔

چین - مذکر۔ سالک ؎ دل کو کیا جانے کیا ہوا سالک ❊ چین اب رات بھر نہین آتا۔

چین - (زنجیر) مونث۔ فقرہ۔ گھڑی مین چاندی کی چین تھی۔

چین - (شکن) مونث۔ آتش ؎ خود بخود کچھ دلِ شیدا کو ہے اندوہ و ملال ❊ کس جبین کے لیے درکار ہے چین تھوڑی سی۔

چین - مونث۔ ظفر ؎ کہا مین نے نہ کھینچ اُس زلف کی تصویر کھینچے گا ❊ نہ مانی بات مانی نے مری آخر کو چین مانی۔

چینڈ - مونث۔ معروف ؎ بازیِ عشق مین دل بدسکے لگے لینے جان ❊ خیر لیجائیے پر چینڈ یہ سرکار لے کی۔



ردیفِ حائے حطی

ح - مونث۔

حاجت - مونث - برق سے صورتِ چاکِ قفس اچھے نہونگے چاکِ دل ؛ کچھ ہمین حاجت نہین ہے مرہم کافوری کی۔

حادثہ - مذکر - مومن سے بجلی گری فغان سے مری آسمان پر ؛ جو حادثہ کبھی نہوا تھا سو اب ہوا۔

حاشیہ - مذکر - نیر سے جوانانِ چمن خلعت کے طالب ہین زمستان مین ؛ گلستان پر چڑھا دو حاشیہ رومالِ شالی کا۔

حاصل - مذکر - رشک سے آگئے عزت کے حواسِ خمسہ کی وقعت نہین ؛ آبرو دیکر زلون حاصل کبھی پنجاب کا۔

حاضرات - مونث - جان صاحب سے جب سے بچی کو سائے کا ہے خلل ؛ آئے دن حاضرات ہوتی ہے۔

حافظہ - مذکر - ناصر سے شعر کیا یاد رہین پیری مین ؛ حافظہ کام نہین دیتا ہے۔

حال (کیفیت) مذکر - غالب سے اُنکے دیکھے سے جو آجاتی ہے رونق مُنہ پر ؛ وہ سمجھتے ہین کہ بیمار کا حال اچھا ہے۔

حال (وجد) مذکر - برق سے رہے جب تک کہ آپ مجلس مین ؛ ایسی حالت رہی کہ حال رہا۔

حال قال - مذکر - قدر سے تپش قیامت ہے آہ محشر نہ بھول بلبل یہ اے گلِ تر ؛ کہ تو نے دیکھا سُنا نہین ہے جو غم مین ہے حال قال دلکا

حالت - مونث - اختر سے اُنھین کیونکر یہ سمجھاؤن کہ چاہت ایسی ہوتی ہے ؛ تمھین جو چاہتے ہین اُنکی حالت ایسی ہوتی ہے۔

حالت - مونث - صبا سے بیخود ہوجا میری صورت ؛ اے صوفی یہ حالت کیسی۔

حَب - (محبت) مونث - دبیر سے آتش سے بغض حب اسے خاکِ شفا کی ہے ؛ حب کے موافق آب و ہوا کربلا کی ہے۔

حَبّ - (گولی) مونث بحر سے ہم مریضون سے کوئی پوچھے حقیقت حال کی ؛ نام ہے حب شفا اسکا مگر ملتی نہین۔

حَباب - مذکر - امیر سے ثبات بحرِ جہان مین نہین کسیکو امیر ؛ اِدھر نمود ہوا اور اُدھر حباب نہ تھا۔

حَبس۔ مذکر۔ فقرہ۔ گرمی کیوں نہ ہو ہُوا کا حبس ہو گیا ہے۔

حَبل۔ مونث۔ اسیر ؎ ہر گنہ سے پاک کر دیتی ہے حُبِ اہلِ بیت ؛ اس سے بہتر خلق کو حبل المتین ملتی نہیں۔

حَبّہ۔ مذکر۔ فقرہ۔ قرضداروں سے ایک حبہ نہ وصول ہوا۔

حَج۔ مذکر۔ اسیر ؎ کیا کہوں کیسا ہے مولا کے تصور میں ثواب ؛ سر گریباں میں جھکانا حج ہے بیت اللہ کا۔

حِجاب۔ مذکر۔ امیر ؎ کہا جو میں نے کہ یوسف کو یہ حجاب نہ تھا ؛ تو ہنس کے بولے وہ مُنہ قابلِ نقاب نہ تھا۔

حَجامت۔ مونث۔ داغ ؎ دیکھیے داڑھی کی کیا گت ہو گئی ؛ شیخ صاحب کی حجامت ہو گئی۔

حُجّت۔ مونث۔ صبا ؎ آپس میں اسے گبر و مسلماں ؛ ناحق حجت کیسی۔

حَجر۔ مذکر۔ پتھر۔

حُجرہ۔ مذکر۔ امیر ؎ منظرِ چشم اک تماشا گاہ ہے تیری صنم ؛ خلوتِ دل ایک حجرہ ہے تری درگاہ کا۔

حَجلہ۔ مذکر۔ چھپر کھٹ۔

حَجم۔ مذکر۔ ضخامت۔ فقرہ۔ کتاب کا حجم قیمت کے اعتبار سے کم ہے۔

حَد۔ مونث۔ مومن ؎ نالہ فلک بہم سے گزرا ؛ کچھ حد نہ رہی مرے الم کی۔

حد۔ (سزا) مونث۔ منیر ؎ مجھ پر زیادتی ہوئی برنا و پیر کی ؛ حد ہو گئی گناہِ صغیر و کبیر کی۔

حِدّت۔ مونث۔ سحر ؎ حدتِ بادۂ انگور غضب ہوتی ہے ؛ ہر پیالی اُنگلیں تبخالۂ لب ہوتی ہے۔

حَدث۔ مذکر۔ وضو شکست ہونا۔

حُدوث۔ مذکر۔ نئی بات ہونا۔

حَدیث۔ مونث۔ مومن ؎ روکے حدیثِ شوق ادا کی ؛ آگ پہ روغن تھی تمنا کی۔

حَدید۔ مذکر۔ لوہا۔

حَدیقہ۔ مذکر۔ باغ۔

حَذر۔ مذکر۔ داغ ؎ ظلم کس کس غریب پر نہ کیا ؛ تم نے اس کام سے حذر نہ کیا۔

حَذف۔ مذکر۔ دُور کرنا۔

حَذاقت۔ مونث۔ فقرہ۔ حکیم صاحب کی حذاقت کا شہرہ ہے۔

حَرارت - مونث - صباؔ - رنگین رشتۂ شمع
سوزان نہین ؛ تپِ غم کی ایسی حرارت ہوئی -
حَرارہ - مذکر - بحرؔ - پھر طورِ شب وصل مین
ہے جنگ وجدل کا ؛ تم لاے حرارہ مرےجان
آج بھی کل کا -
حِراست - مونث - نوازشؔ - کوئی خواہان
وصل اُن تک بھلا پہونچے تو کیا پہونچے ؛ حراست
مین رہا کرتے ہین وہ اپنی نزاکت کی -
حَرام مغز - مذکر - ریڑھ کی ہڈی کا گودا -
حَرب - مونث - انیسؔ - ہے قہر خداے
دوجہان حرب ہماری ؛ رکتی نہین دشمن سے
کبھی ضرب ہماری -
حَربہ - مذکر - اسیرؔ - روکے سے کبھی وار
ہمارا نہ رُکے گا ؛ رستم بھی اگر ہو تو یہ حربا نہ
رُکے گا -
حِرز - مذکر - انیسؔ - سبطین مصطفےٰ کو بچپن
مین جو سُنین ؛ شیعون مین ہے یہ حرز صغیر و
کبیر کا -
حِرص - مونث - مومنؔ - عشق مین کام
کچھ نہین آتا ؛ گر نہ کی حرصِ مال وجاہ نیکی -
حَرف - مذکر - صباؔ - اب تو وفا کہین بھی

نہین ہے جہان مین ؛ وہ حرف اس ورق
سے خدایا اُٹھا لیا -
حَرف - (الزام) مذکر - مسرورؔ - روز جاتے
ہین غیر کو ملنے ؛ دیکھنا تم پہ حرف آئیگا -
حِرفت - مونث - رنگینؔ - ہین حرفتین
بھری مری رگ رگ مین کوٹ کر ؛ رنگین تری
طرح سے رنگیلی نہین ہون مین -
حِرفہ - مذکر - پیشہ -
حُرقت - مونث - گرمی - سوزش -
حَرکت - مونث - رندؔ - قد کشی سرو سے
کرنی تھی نہ گلشن مین تجھے ؛ حرکت وضع کے
تیری یہ سزاوار نہ تھی -
حَرم - مذکر - تسلیمؔ - ہر جگہ جلوہ صنم تیرا ہے ؛
دیر تیرا ہے حرم تیرا ہے -
حِرمان - مذکر - تسلیمؔ - ہر روز گھر ہمارے
وہ مہمان ہی رہا ؛ اغیار کے نصیب مین حرمان
ہی رہا -
حُرمت - مونث - حرام ہونا - مسرورؔ - شیخ
جی نے آج بسم اللہ کی ؛ لیجیے اب مے کی حرمت
اُٹھ گئی -
حُرمت - مونث - عزت - صباؔ - الفت مین

ذلت رکھی ہے ؎ عزت کیسی حرمت کیسی۔

حَرِیر۔ مذکر۔ قلق سے مرے مُردے پہ میرا شمع رو پرتو فگن ہوگا ؎ حریرِ شعلہ پروانے کی میت کا کفن ہوگا۔

حَرِیرہ۔ مذکر۔ منیر سے آنکھیں لڑتے ہی ہمارے اُنکے آنسو بہ چلے ؎ جوش زن بادامِ توام کا حریرہ ہوگیا۔

حَرِیم۔ مذکر۔ تسلیم سے سب دل کا طواف کر رہے ہیں ؎ یہ گھر ہے حریمِ ناز کسکا۔

حِزب۔ مذکر۔ حصہ۔ فقرہ۔ دلائل الخیرات میں دوشنبہ کا حزب سب سے بڑا ہے۔

حُزن۔ مذکر۔ اختر (شاہِ اودھ) آئی بہار باغ میں حرفِ خزاں مٹا دیا ؎ نوکری عیش کی ہوئی حزن جو برطرف ہوا۔

حِس۔ مونث۔ تسلیم سے بت بنا یا آئینہ رو نے مجھے ؎ دیکھکر صورت کو حس جاتی رہی۔

حِساب۔ مذکر۔ صبا سے آیا جو موسمِ گُل تو یہ حساب ہوگا ؎ ہم ہونگے یار ہوگا جامِ شراب ہوگا۔

حِساب۔ مذکر۔ اختر سے کسی حساب میں جب ہم نہیں تو روزِ حساب ؎ ہمارے جرم و گنہ کا حساب کیا ہوگا۔

حُسام۔ مونث۔ انیس سے بجلی خدا کے قہر کی تھی یا حسام تھی ؎ پہلے ہی وار میں صفِ اوّل تمام تھی۔

حَسَب۔ مذکر۔ فقرہ۔ ایسی جگہ نہ حسب دیکھا جاتا ہے نہ نسب۔

حَسَد۔ مذکر۔ نوازش سے بات کرتے ہیں جو روا اچھا نہیں ؎ کہدو غیروں سے حسد اچھا نہیں۔

حَسرت۔ مونث۔ امیر سے بعد مرنے کے بھی چھوڑی نہ رفاقت میری ؎ میری تربت سے لگی بیٹھی ہے حسرت میری۔

حُسن۔ مذکر۔ صبا سے بنگیا خالِ جبین کوکبِ بختِ یوسف ؎ کس ترقی پہ ترا حسنِ خداداد آیا

حُسنِ مطلع۔ مذکر۔ غزل میں مطلع کے بعد کا شعر۔

حُسینی بندہ۔ مذکر۔ منت کا ایک زیور۔

حَشر۔ مذکر۔ مومن سے صور تھی فغانِ مرغِ صبح پہلو سے مرے ؎ وہ قیامت قد جو اٹھا حشر برپا ہوگیا۔

حَشم۔ مذکر۔ انیس سے چرخِ زبرجدی پے تسلیم خم ہوا ؎ پنجے پہ سات بار تصدق حشم ہوا۔

حشمت ۔ مونث ۔ تسلیم ؎ منہ شجاعت
سے نے جو موڑا کوئی وقعت نہ رہی ٭ وہ حکومت
نہ رہی اور وہ حشمت نہ رہی ۔
حشو ۔ مذکر ۔ بھرتی ۔ فقرہ ۔ اس کلام مین
حشو زیادہ نظر آتا ہے ۔
حصار ۔ مذکر ۔ امیر ؎ نہین کچھ خوف
فوجِ درد و محنت کی چڑھائی کا ٭ حصارِ امن
اپنے گرد ہے گردِ تکدر کا ۔
حصر ۔ مذکر ۔ شعور ؎ بس نہین چلتا جوان
و پیر کا ٭ حصر ہے تقدیر پر تدبیر کا ۔
حصن ۔ مذکر ۔ قلعہ ۔ ناصر ؎ تیرا قصور
ہے محافظ مرا ٭ خوب مجھے حصنِ حصین ملگیا ۔
حصول ۔ مذکر ۔ اختر ؎ دل ہمارا اگر
ملول ہوا ٭ یہ کہو تمکو کیا حصول ہوا ۔
حصہ ۔ مذکر ۔ سحر ؎ جہان گیا مرا حصہ
مجھے وہان پہونچا ٭ اُٹھا کے خوانِ کرم سر
پہ آسمان پہونچا ۔
حصیر ۔ مذکر ۔ صبا ؎ بلند و پستِ عالم
ایک ہے چشمِ حقیقت مین ٭ حصیرِ قصر
ہم پایہ بنا تختِ فریدون کا ۔
حصنِ حصین ۔ مونث ۔ نام کتاب ۔ ظفر ؎ گردِ رخ
اُس حسین کے خوبی سے حُسن کی ٭ کیا خوب
خطِ خوب سے حصنِ حصین لکھی ۔
حضور ۔ مذکر ۔ امیر ؎ ہے بیخودی ہی بہتر
سے ہوتا ہے قرب حاصل ٭ غائب جو آپ
سے ہو پائے حضور تیرا ۔
حظ ۔ مذکر ۔ مومن ؎ حظ اُٹھاؤ ابھی جوانی
کا ٭ کچھ مزہ دیکھو زندگانی کا ۔
حظیرہ ۔ مذکر ۔ امیر ؎ اسی پردے مین
حسرت گرد پھرنے کی نکل جاتی ٭ کہ میری
خاک سے بنتا حظیرہ تیری تربت کا ۔
حفاظت ۔ مونث ۔ امیر ؎ یہ وجہ ہے
جو مصحفِ عارض پہ ہے نقاب ٭ کرتی ہے
جلد خوب حفاظت کتاب کی ۔
حفظ ۔ مذکر ۔ امیر ؎ اسے زبان رازِ محبت
کا چھپانا ہے ضرور ٭ کان اپنے نہ سنین حفظِ
سخن ایسا ہو ۔
حق ۔ مذکر ۔ امیر ؎ کیون نہ منصور دار
پر کھنچتا ٭ رازداری کا حق ادا نہوا ۔
حقارت ۔ مونث ۔ سالک ؎ اور سے
میری محبت کی جو شہرت ہوگی ٭ مہ جبینون
مین تمھاری ہی حقارت ہوگی ۔

حُقّنہ۔ مذکر۔ پچکاری۔ تذکیر کے ساتھ مستعمل ہے۔

حُقّہ۔ مذکر۔ ڈبّا۔ رند سے بوئے عطر آئی دماغِ جان معطر ہو گیا ؛ زلفیں تیری کیا کھلیں حقّے کھلے عطار کے۔

حُقّہ۔ مذکر۔ منیر سے خوب لاؤ تن بولتے ہیں آج ؛ حقّے پیتے ہیں آپ بیٹ کے۔

حقّیت۔ مونث۔ فقرہ۔ وکیل نے حقیت ثابت کردی۔

حقیقت۔ مونث۔ ناظم سے ہیں بہت گرچہ کرم کے آگے ؛ کیا گنا ہوں کی حقیقت ہوگی۔

حک۔ مذکر۔ مٹانا۔ چھیلنا۔ مذکر مستعمل ہے۔

حکایت۔ مونث۔ امیر سے وہ عاشق ہوں پڑھی جسدم گلستان میں نے طفلی میں ؛ پسند آئی نہایت ہر حکایت باب پنجم کی۔

حُکم۔ مذکر۔ وزیر سے نمازِ شکر پڑھی کعبے کو سلام کیا ؛ جو حکم سجدے کا عاشق کو چہار سُو آیا۔

حکمت۔ مونث۔ صبا سے سمجھ عین تقدیر تدبیر اسکی ؛ مشیت ہے خالق کی حکمت علی کی۔

حکومت۔ مونث۔ امیر سے کشورِ دل میں ہو پریوں کے بھی شاہی تیری ؛ قاف تا قاف حکومت ہو الٰہی تیری۔

حَل۔ مذکر۔ کھلنا۔ فقرہ۔ اس معمے کا حل مشکل ہے۔

حَلاوت۔ مونث۔ منیر سے کہنا یہ ہے کہ مرتے ہیں تم پر نثار ہیں ؛ تلخی نہ زہر کی نہ حلاوت شکر کی ہے۔

حَلف۔ مذکر۔ تسلیم سے ناصح خیالِ مصحفِ عارض کا چھوڑ دوں ؛ اسپر حلف تو مجھ سے اٹھایا نہ جائے گا۔

حَلق۔ مذکر۔ سالک سے کیوں نہ اغیار کی گردن پہ ہو چلنا دشوار ؛ یہ بھی کیا حلق ہے اسے خنجرِ قاتل میرا۔

حُلقوم۔ مذکر۔ گلا۔ شعور سے دمِ بسمل نزاکت چومتی تھی ہاتھ قاتل کا ؛ بڑی مشکل سے کاٹا تیغ نے حلقوم بسمل کا۔

حَلقہ۔ مذکر۔ وزیر سے اگر سیلاب اشکوں کا بہے گا یوں ہی اسے وحشت ؛ بنے گا صورتِ گرداب ہر حلقہ سلاسل کا۔

حِلم۔ مذکر۔ تسلیم سے جو کچھ چاہو کہہ لو مجھے واعظو ؛ بڑا حلم ہے میرے اللہ کا۔

حَلواسوہن - مذکر - نظیر - جاڑون مین
حلواسوہن بنتا ہے -

حَلوان - مذکر - بکری کا بچہ -

حَلول - مذکر - مسرور سے پی کے اعتبار وجد
کرتے ہین ؛ جیسے شیطان نے حلول کیا -

حَلیم - مذکر - ایک قسم کا کھانا -

حُلیہ - مذکر - نوازش سے مجمعِ حشر مین
چھپنا ہے محال ؛ مینے لکھ رکھا ہے حُلیا تیرا -

حُلّہ - مذکر - اسیر سے لاش اُنکی بے کفن ہو
یہ کیا قہر ہے فلک ؛ آتے تھے جنکے واسطے
حُلّے بہشت کے -

حِمار - مذکر - خر - گدھا -

حِماقت - مونث - جانصاحب سے ٹیڑھی
پڑھکے مٹکتا ہے بڑھاپے مین لُوا ؛ جانصاحب
کی ابھی دیکھو حماقت نہ گئی -

حَمّام - مذکر - جانصاحب سے بیگم یہ ٹھنڈی
سانسین بھرین کسکے واسطے ؛ خس خانے سے
سوا جو یہ حمام ہو گیا -

حِمایت - مونث - صبا سے ہے اعدا سے
امین جماعت علی کی ؛ پناہِ خدا ہے حمایت
علی کی -

حمائل - مونث - زہرہ ندرا رہا فرقہ نا ہمسر
اُنکی کمر کا ؛ سُنا ہے گلے مین حمایل پڑیگی -

حَمد - مونث - اختر (شاہ اودہ) پہلے لکھی
حمد کبریا کی ؛ پھر نعت رقم کی مصطفےٰ کی -

حُمرت - مونث - امیر سے لے اُڑی پھول
بہا خون جو قربانی کا ؛ لالے کیطرح ہتھیلی
مین بھی حُمرت آئی -

حُمق - مذکر - ناسخ سے علمِ اسرار کا گو دعوے
تھا ؛ تو بھی اسدرجہ حمق اُسکا تھا -

حَمل - مذکر - قدر سے حمل ترقی پہ جو مائل
ہوا ؛ ماہ نہم مین مہ کامل ہوا -

حَمل - مذکر - ایک برج فلکی کا نام -

حَملہ - مذکر - مومن سے نہ سے تیغ زبان کیونکر
شکستِ رنگ کو طعنے ؛ کہ صہبائے غرور پر
حملہ ہے فوجِ خجالت کا -

حَمیّت - مونث - بحر سے جنونِ عشق مین
ہرچند کچھ عزت نہین لیکن ؛ جو کوئی طعن
کرتا ہے حمیت آ ہی جاتی ہے -

حِنا - مونث - امیر سے پس گیا چشمِ سیہ
پر سرمہ ؛ پائے رنگین پہ حنا لوٹ گئی -

حَنظل - مذکر - اندرائن -

حواس - مذکر۔ انیس ؎ قابو مین اپنا تو کیا دست و پا نہ تھے ﴿ لاکھون تھے پرحواس کسی کے بجا نہ تھے۔

حواصل - مذکر۔ ایک آبی پرند۔

حوالات - مونث۔ تسلیم ؎ نکلا تھا گھر سے کوچہ گیسو کی سیر کو ﴿ سنتا ہون مین کہ دلکو حوالات ہوگئی۔

حوالہ - مذکر۔ نوازش ؎ شوق صحرا مجھے دلاتی ہے ﴿ دیکھے وحشت حوالہ مجنون کا۔

حُوت - مونث۔ مچھلی۔

حُوت - مذکر۔ ایک برج فلکی کا نام۔

حُور - مونث۔ آتش ؎ دور پہنچا ہے کمال اُسکی صفا کا شہرہ ﴿ دیکھنے حور وہ آئینہ رو آتی ہے۔

حوصلہ - مذکر۔ امیر ؎ تجکو بھی جلوہ گہہ ناز مین رو کا تھا نا ﴿ حوصلہ دیکھ لیا اپنے تماشائی کا۔

حوض - مذکر۔ آتش ؎ صیاد نے تسلی بلبل کے واسطے ﴿ کنج قفس مین حوض بھر آئے گلاب کا۔

حیا - مونث۔ امیر ؎ اونچی چوٹی کے ادا گرد پھری ﴿ نیچی نظرون پہ حیا لوٹ گئی۔

حَیات - مونث۔ ظفر ؎ کہنے کو ہی حیات بشر پانچ روز کی ﴿ لے ایک روز کی نہ خبر پانچ روز کی۔

حَیثیت - مونث۔ سرور ؎ چلے گی سامنے میرے نہ تمکنت تیری ﴿ رقیب مجکو ہے معلوم حیثیت تیری۔

حَیرت - مونث۔ صبا ؎ صفائی سے اُسکی یہ صورت ہوئی ﴿ کہ آئینہ دیکھا تو حیرت ہوئی۔

حَیض - مذکر۔ عورتون کے ایام۔

حَیف - مذکر۔ میر ؎ کھیل لڑکونکا سمجھتے تھے محبت کے تئین ﴿ ہے بڑا حیف ہمین اپنی بھی نادانی کا۔

حَیوان - مذکر۔ تسلیم ؎ عدو میرے آہنگ گریزان ہوا ﴿ مقابل نہ انسان سے حیوان ہوا۔

حِیلہ - مذکر۔ رند ؎ ٹالنا منظور تھا ہر چند پہلے سے وہلے ﴿ حیلۂ معقول صاحب کو ہمنا کا ہوگیا۔

بابِ خاے معجمہ

خ - مونث -

خاتم - مونث - اسیر ؎ آرزو نہی کہ ترے ہاتھ کا چھلا ملتا ؎ خاتم دستِ سلیمان مجھے درکار نہ تھی -

خاتمہ - مذکر - امیر ؎ گور مین تمنے جو لاشے کو اُتارا ہوتا ؎ اسے بتو خاتمہ بالخیر ہمارا ہوتا -

خار[۱] - مذکر - وزیر ؎ بھلا کیا کوئی گل اپنا ہوا اس گلشن مین اے بلبل ؎ نہین جب آشنا پاؤن سے کوئی خار صحرا کا -

خارجِ قسمت - مذکر - حساب مین تقسیم کا حاصل -

خارش - }
خارشت - } مونث - کھجلی -

خاشاک - مذکر - کوڑا کرکٹ -

خاصہ (کھانا) - مذکر - فقرہ - سرکار نے خاصہ تناول فرمالیا -

خاصہ (عادت) - مذکر - اسیر ؎ سارے عالم سے یہ کردیتی ہے بے پروا محض ؎ خاکساری مین بھی پایا خاصہ اکسیر کا -

خاصدان - مذکر - نواب مرزا شوق ؎ خاصدان اُسطرف سے آتا تھا ؎ تحفہ اکثر ادہر سے جاتا تھا -

خاصیّت - مونث - سحر ؎ جان آئی تنِ بیجان مین ملا ہاتھ سے ہاتھ ؎ اور اعضا مین بھی خاصیتِ لب ہوتی ہے -

خاطر (طبیعت) - مونث - امیر ؎ معشوقۂ دنیا نے بہت زلف سنواری ؎ پھندے مین مگر خاطرِ آزاد نہ آئی -

خاطر (مروت) - مونث - امیر ؎ ہمہ تن فکرِ سخن مین فکرِ غزل کیا ہو امیر ؎ شعر گوئی نہین خاطر ہے فقط یارون کی -

خاطر (تواضع) - مونث - امیر ؎ عاشق ہون فوجِ اشک کو آنکھون مین دُون جگہ ؎ سردار کو ضرور ہے خاطر سپاہ کی -

خاک - مونث - امیر ؎ اک ذرا چشمِ دل بڑھکے خبر تو لیتا ؎ خاک کیا سجدہ مین مجنون نے اُڑا رکھی ہے -

خاکستر - مونث - ظفر ؎ دل جلون کی ہوتی بربادی نہ قسمت مین تو کیون ؎ پھرتی پروانہ

[۱] خار ہندی مین مذکر ہے - ۱۲

کی خاکِ سحر اُڑاتی ہوتی ۔
خاکِ شفا ۔ مونث ۔ رند سے آ سکتے ہیں
لحد میں فرشتے عذاب کے ؟ ٭ دیکھیں گے جب
کفن میں ہے خاکِ شفا لگی ۔
خاکناسے ۔ مونث ۔ خشکی کا وہ چھوٹا حصہ
جو دو خشکی کے بڑے حصوں کو ملائے ۔
خاگینہ ۔ مذکر ۔ فقرہ ۔ انڈے منگاکر خاگینہ
پکوا لیا ۔
خال ۔ مذکر ۔ وزیر سے آتا نہیں نظر مسی
آلودہ وہ دہن ٭ گویا کہ ہے وہ خالِ رُخِ
آفتاب کا ۔
خامہ ۔ مذکر ۔ امیر سے لکھا جو وصف ایک
گلبدن کا نورنگ پیدا ہوا چمن کا ٭ جو صفحہ
ہے برگِ یاسمن کا تو خامہ ہے شاخِ یاسمن کا ۔
خاندان ۔ مذکر ۔ رند سے گو خاکسارِ خلق
ہیں رتبا بلند ہے ٭ سید ہیں خاندان ہمارا
بلند ہے ۔
خانقاہ ۔ مونث ۔ امیر سے فلک کے
دور سے دنیا بدل گئی ورنہ ٭ جہاں بنے ہیں
یہ میخانے خانقاہیں تھیں ۔
خانماں ۔ مذکر ۔ تسلیم سے دل کے ہاتھوں
ہوا جو آوارہ ٭ لُٹ گیا اُسکا خانماں سارا ۔
خانوادہ ۔ مذکر ۔ نیر سے پیرِ طریقت اب
ہوئی یکتائی آپ کی ٭ بے وحدت اس سے
پہلے ہر اک خانوادہ تھا ۔
خانہ ۔ مذکر ۔ داغ سے خانۂ عیش لُٹ گیا
کیسا ٭ مجھ سے معشوق چھُٹ گیا کیسا ۔
خانہ ۔ مذکر ۔ نیر سے ہمائے اوجِ مقصد کے
لیے دامِ اسیری ہے ٭ نگینِ مُہرِ جم کا خانہ
ہے ہر خانہ جالی کا ۔
خانہ باغ ۔ مذکر ۔ صبا سے دلِ پُر داغ کی
یہی ہے بہار ٭ دیکھیے خانہ باغ کسکا ہے ۔
خباثت ۔ مونث ۔ مسرور سے میری آنکھوں
سے مروت نہ گئی ٭ غیر کے دل سے خباثت
نہ گئی ۔
خُبث ۔ مذکر ۔ ناصر سے دشمن بتا رہا ہے
جو مجکو حبیب کا ٭ بندہ نواز خُبث ہے یہ
بھی رقیب کا ۔
خبر ۔ مونث ۔ غالب سے ہم وہاں ہیں
جہاں سے ہمکو بھی ٭ کچھ ہماری خبر نہیں آتی ۔
خبط ۔ مذکر ۔ نواب مرزا شوق سے دو مہینے
ہیں تمکو خبط ہوا ٭ سال دو سال بھی نہ ضبط ہوا ۔

خبیث - مذکر - بھوت - فقرہ - سنتے ہین کہ اُسپر کوئی خبیث مسلط ہوگیا ہے -

ختم - مذکر - فقرہ - وہان ہر روز ختم خواجگان ہوتا ہے -

ختن - مذکر - مشہور شہر ہے -

ختنہ - مذکر - مسلمانی - تذکیر کے ساتھ بولا جاتا ہے -

خجالت | **خجلت** - مونث - امیر - بیخودی شیشہ نہ ٹوٹے کوئی ؛ مجکو قاتل سے خجالت ہوگی -

خچر - مذکر - فقرہ - خچر گدھے اور گھوڑی سے پیدا ہوتا ہے -

خدشہ - مذکر - اندیشہ - فقرہ - طبیعت سنبھل گئی اب کوئی خدشہ نہین رہا -

خدع - مذکر - مکر -

خدمت - مونث - ذوق - عزیز و نا قہ لیلی کے دیکھو گے شتر غمزے ؛ اگر ملجائے گی مجنون کو خدمت ساربانی کی -

خدمت - مونث - مونس - آیا ہے یہ ضعیف بھی رخصت کو آپکی ؛ بھائی سے ملکے جائیو خدمت مین باپ کی -

خدنگ - مذکر - برق - دعاے وصل شب غم مین مستجاب ہوئی ؛ خدنگ آہ کلیجہ در قبول ہوا -

خر - مذکر - گویا - زور سے زیر کیا چاہیے نفس بدکو ؛ آپ سے خر تو کبھی قابل پالان نہ ہوا -

خرابات - مونث - ظفر - نکلین گے خانقاہ سے جسوقت پھر وہی ؛ ہم ہونگے رند ہونگے خرابات ہوئیگی -

خرابہ - مذکر - ویرانہ - کھنڈر -

خراج - مذکر - بحر - وہ میرے دلکا آئنہ توڑا ہے آپ نے ؛ بیجا نہ جسکا آج خراج حلب نہ تھا -

خراش - مذکر - میر - کبھو عاشق کے نزدیک جبہ سے ناخن کا خراش ؛ خطِ تقدیر کے مانند مٹایا نہ گیا -

خراطین - مذکر - پتلے اور لمبے کیڑے جو برسات مین پیدا ہوتے ہین -

خرام - مذکر - برق - ہین وہ لاغر ہون کہ پس کر ہڈیان سُرمہ ہوئین ؛ آنکھ مین جسدم خرام یار جانی پھر گیا -

خربوزہ } مذکر۔ ایک مشہور پھل۔
خرپزہ۔ } " " "

خرجین۔ مونث۔ تھیلی۔ جو گھوڑیکی زین کے ساتھ باندھ دیتے ہین۔

خرچ۔ مذکر۔ صبا ؎ دولت حسن کے لٹانے مین ؛ خرچ کیا اسے حضور ہوتا ہے۔

خرچہ۔ مذکر۔ خرچ۔ صرف۔ فقرہ۔ مقدمے مین خرچہ مدعی کو دینا پڑا۔

خرخشہ۔ مذکر۔ فقرہ۔ خرچ تو ہوا لیکن خرخشہ مٹ گیا۔

خرد۔ مونث۔ عقل۔

خردبین۔ مونث۔ باریک چیز دیکھنے کا شیشہ۔ تانیث کے ساتھ مستعمل ہے۔

خردہ۔ مذکر۔ ٹکڑا۔ ریزہ۔ دوائی۔ چوائی وغیرہ۔

خرس۔ مذکر۔ ریچھ۔

خرطوم۔ مونث۔ میرانیس ؎ قرنا جو اک دیو نے منہ سے ملائی تھی ؛ خرطوم فیل مست نے گویا اٹھائی تھی۔

خرفہ۔ مذکر۔ ایک تخم جو دوا مین مستعمل ہوتا ہے۔

خرقہ۔ مذکر۔ نیر ؎ جرأت کا جامہ قطع ہے مردون کے واسطے ؛ خرقہ فقیر رکھتے ہین شیرین کی کھال کا۔

خرگوش۔ مذکر۔ خرگوش ہر وقت سوتا رہتا ہے۔

خرمن۔ مذکر۔ سالک ؎ جس پہ گرنے کو ہے وہ برق نگاہ ؛ وہی خرمن ہے میرے حاصل کا۔

خرمہرہ۔ مذکر۔ کوڑی۔ فقرہ۔ ایسے تنگدست ہوے کہ ایک خرمہرہ بھی پاس نہ رہا۔

خروج۔ مذکر۔ فقرہ۔ قرب قیامت مین دجال کا خروج ہوگا۔

خروس۔ مذکر۔ ناسخ ؎ وصل کی شب غل موذن نے مچایا قبل صبح ؛ کیا خروس بیمحل بہر اذان پیدا ہوا۔

خروش۔ مذکر۔ ناسخ ؎ دن حشر کا غربت نے مجھے دکھلایا ؛ نالون نے خروش صور کا سنوایا۔

خرید۔ مونث۔ بحر ؎ بازار عشق مین کوئی سودا نہ بن پڑا ؛ ہم اسکے ہاتھ بک گئے جسکی خرید کی۔

خرید و فروخت۔ مونث۔ فقرہ۔ انکے

یہان ہمیشہ خرید و فروخت جاری رہتی ہے۔

خریطہ - مذکر - تسلیم سے بھرے ہوئے ہین
ہزارون معانیِ رنگین ٭ کتاب ہے کہ خریطہ
ہے یہ جواہر کا۔

خریف - مونث - زراعت کی ایک فصل۔
فقرہ - ابکے خریف اچھی ہوئی۔

خزان - مونث - امیر سے بہار جوش پہ
ہے مشورے ہین پھولون ہین ٭ ذلیل ہوگی
جو اب باغ مین خزان آئی۔

خزانہ - مذکر - صبا سے یہ بخل وہ ہے کہ
جسکے سبب سے اسے منعم ٭ زمین کے تحت
ہین قارون کا خزانہ ہوا۔

خزینہ - مذکر - سالک سے بیٹھے ہوئے ہین
ضبط کیے جی کا مدعا ٭ سینہ ہمارا ایک خزینہ
ہے راز کا۔

خس - مونث - ایک خوشبو دار جڑ
جسکی ٹٹیان بنتی ہین اور عطر بھی کھینچا جاتا ہے۔

خسارہ - مذکر - بحر سے فائدہ تیری خریداری
مین یہ ہمکو ہوا ٭ جمع کا بھی اس تجارت مین
خسارہ ہوگیا۔

خسانده - مذکر - دوا جو بھگو کر پی جاے۔
جو شاندہ کے خلاف - تذکیر کے ساتھ مستعمل ہے

خست - مونث - قدر سے منعمو دین ہین
اللہ کی خست کیسی ٭ خاک مین ملگئی قارون
کی دولت کیسی۔

خسخانہ - مذکر - جو مکان خس کی ٹٹیون
سے سرد کیا گیا ہو۔

خسرہ - مذکر - نقشۂ اراضی۔

خسک - مذکر - گوکھرو۔

خس و خاشاک - مذکر - گویا سے سخن بد
نہ کبھی فائدہ بخشے ہرگز ٭ خس و خاشاک
کبھی سنبل و ریحان نہوا۔

خسوف - مذکر - چاند گہن۔

خشت - مونث - اینٹ۔

خشتک - مونث - رومالی - میانی۔

خشخاش - مونث - پوست کے دانے۔
تانیث کے ساتھ مستعمل ہے۔

خشکہ - مذکر - اُبلے ہوے چاول۔

خشم - مذکر - غصہ۔

خشوع و خضوع - مذکر - عاجزی زاری۔
مذکر مستعمل ہے۔

خصلت - مونث - وزیر سے خدایون

جسکو چاہے دے سعادت ٭ وگرنہ سگ مین
خصلت ہے ہما کی ۔

خُصوصیت ۔ مونث ۔ فقرہ ۔ اُن دونون
مین بڑی خصوصیت ہے ۔ اذنِ عام ہوگیا کسی
کی خصوصیت نہین رہی ۔

خُصومت ۔ مونث ۔ دشمنی ۔ فقرہ ۔ بیوجہ
ایسی خصومت اچھی نہین ۔

خِضاب ۔ مذکر ۔ صبا ؎ وہ بادہ نوش
تھے پیری مین بھی نہ توبہ کی ٭ شرابِ خُم مین
رہی شیشے مین خضاب رہا ۔

خطِ چہرہ ۔ مذکر ۔ ناسخ ؎ کم ہوگیا خطِ شعاعی
سے فروغِ آفتاب ٭ کچھ نہین غم گر خطِ رخسارِ
جانان بڑھ گیا ۔

خطِ نامہ ۔ مذکر ۔ امیر ؎ دیوانو گلستان کو چلو
بادِ بہاری ٭ پتے جو اُڑا لائی ہے خط ہین
یہ طلب کے ۔

خطِ لکیر ۔ مذکر ۔ ناسخ ؎ اندنون موزون
جو کچھ رونا ہمارا ہوگیا ٭ خطِ جدول صاف
دریا کا کنارا ہوگیا ۔

خطِ لکھاوٹ ۔ مذکر ۔ فقرہ ۔ آپکا خط پڑھا نہین جاتا ۔

خطا ۔ مونث ۔ مومن ؎ تمھین تقصیر اُس
بُت کی کہ ہے میری خطا لگتی ٭ مسلمانو ذرا
انصاف سے کہیو خدا لگتی ۔

خِطاب ۔ مذکر ۔ امیر ؎ کہتے ہین مست
رند سودائی ٭ خوب ہمکو خطاب ہوتے ہین ۔

خِطاب ۔ مذکر ۔ امیر ؎ شکایت اُنسے
کوئی گالیون کی کیا کرتا ٭ کسی کا نام کسیکی
طرف خطاب نہ تھا ۔

خُطبہ ۔ مذکر ۔ امیر ؎ خطِ غدارِ یار کا کیا
وصف کیجیے ٭ نوروز کا یہ زانچہ خطبہ ہے
عید کا ۔

خَطَر ۔ مذکر ۔ برق ؎ وہ رشکِ حورِ بحرِ
اشک سے کب خوف کرتا ہے ٭ خطر کیا
ساکنانِ گلشنِ جنت کو طوفان کا ۔

خَطرہ ۔ مذکر ۔ سحر ؎ جس دن سے رندِ
ساقیِ کوثر ہوے سحر ٭ خوفِ حساب خطرہ
عصیان نکل گیا ۔

خِطّہ ۔ مذکر ۔ مسرور ؎ خاک اب اُڑنے
لگی ہے اسمین ٭ پہلے آباد تھا خطّہ دل کا ۔

خُفّاش ۔ مذکر ۔ بحر ؎ دنیا کے پیڑ نیم ہین
حنظل ہین اُسکے پھل ٭ خفّاش میوے باغ
کے کھا کر اگل چلے ۔

خِفَّت - مونث - نوازش سے سخت جان مین ہون نہ کھینچو تلوار ؛ تم ہو نازک تمھین خفت ہوگی -

خَفتان - مونث - زرہ -

خَفَقان - مذکر - صبا سے گھر کے دروازے مین زنجیر لگی رہتی ہے ؛ میری وحشت سے اُنھین بھی خفقان رہتا ہے -

خُلد - مذکر - اختر (شاہزادہ) خانۂ آلِ عبا ظلم سے برباد ہوا ؛ اُجڑا یہ شہر و مکان خُلد جو آباد ہوا -

خُلاصہ - مذکر - اختر سے نہ کہیے کبھی اُنسے مطلب کی بات ؛ خلاصہ یہ ہے اُنکی تقریر کا -

خِلاف - مذکر - ناسخ سے یون ہی مقدار مین ہوا ہے خلاف ؛ حکما نے بہم کیا ہے خلاف -

خِلافت - مونث - فقرہ - اُنکی خلافت سب نے مان لی -

خِلال - مختلف فیہ -

(خفیف) **خَلال** - مختلف فیہ -

خُلّت - مونث - تسلیم سے حضرت پہ تھی جو مہرِ خدائے جلیل کی ؛ صولت ملی کلیم کی خُلّت خلیل کی -

خَلجان - مذکر - مسرور سے اُسکے رُک رہنے کا سبب کیا ہے ؛ خلجان آئے دن یہ رہتا ہے -

خَلخال - مونث - اسیر سے اسقدر رو دیا مین آنکھین ملکے اُسکے پاؤن پر ؛ یار کی خلخالِ پا گردابِ دریا ہوگئی -

خَلِش[1] - مونث - برق سے کم نہین کاوشِ مژگان سے خلش خارون کی ؛ جادۂ صحرا مین نہین بارہ ہے تلوارون کی -

خِلط - مذکر - معروف سے سبزہ رنگون کی جو مین الفت مین آزاری ہوا ؛ خلطِ صفرا یان تلک بگڑا کہ زنگاری ہوا -

خُلطہ - مذکر - میر سے تب اُس بہشتی رو سے یہ خُلطہ بہم کیا ؛ جب برسون ہم نے سورۂ یوسف کو دم کیا -

خُلع - مذکر - فقرہ - سُنتے ہین کہ عورت نے خُلعِ نکاح کر لیا -

خِلعت - مذکر - سحر سے خطاب ایک فوراً

---

[1] آتش نے خلافِ جمہور خلش کو مذکر باندھا ہے سے [illegible]
آنکھین نہین اک دم تری اے شہسوار ؛ یاد تیری دل
سے رکھتی ہے خلش مہمیز کا -

عنایت ہوا ، پھر اگلی نظامت کا خلعت ہوا۔
خُلق - مذکر - اسیر سے یار نے تیغ حسینی کا
پلایا پانی ، لطف کہتے ہین اسے خُلقِ حسن
ایسا ہو۔
خَلق - مونث - رند سے اک نظر بام پہ آ
بت نظر آ جایا کر ، دیکھنے کو ترے اک خلقِ
خدا آتی ہے۔
خِلقت - مونث - صبا سے نہ کیون لوح پر آب
انکو کہتے محمد ، کہ آدم سے پہلے ہے خلقت
علی کی۔
خَلقت - مونث - امیر سے عدم مین
کیا تماشہ ہے کہ ذرات مخلوق ، چلی جاتی ہے
سب خلقت خدا کی۔
خَلل - مذکر - ناسخ سے دیکھتے ہی ترے
ہاتھون کو ہوا دیوانہ ، ید بیضا سے ہوا ہے
یہ خلل سودا کا۔
خُلو - مذکر - فقرہ - ہر وقت مصرے کا
خلو اچھا نہین۔
خلوت - مونث - منیر سے وصل کیواسطے
منظور ہے سب سے پردہ ، شہر خالی ہو تو
ٹھہرے کہین خلوت اپنی۔

خُلوص - مذکر - تسلیم سے وارفتگی کا
میری سبب اور کیا ہوا ، یہ خُلق آپ کا
یہ خلوص آپکا ہوا۔
خَلیج - مونث - فقرہ - خلیج بنگالہ سب سے
بڑی خلیج ہے۔
خَم - مذکر - اسیر سے تیغِ خمدار جو باندھی
ہے تو تنکر نہ چلو ، چاہیے نیمچہ قد مین بھی
خم تھوڑا سا۔
خُم - مذکر - ناسخ سے لڑکھڑا اونکا عروج
نشہ مین تو دیکھنا ، ایک ٹھوکر مین کئی
ٹکڑے خُمِ گردون ہوا۔
خُمار - مذکر - وزیر سے چشم میگون کا مست
تھا جو وزیر ، ایک مدت تلک خمار رہا۔
خُمس - مذکر - پانچوان حصہ۔
خمسہ - مذکر - نوازش سے ہو یہ مقبول
کہین ہچکے نصیبا میرا ، ہدیہ پنجتنِ پاک ہی
خمسا میرا ،
خمیازہ - مذکر - منیر سے لگا رکھا ہو کوئی
تار بھی بہر کفن جینے ، وہی خمیازہ کھینچے
اسے جنون چاک گریبان کا۔
خمیر - مذکر - اسیر سے نقط نہین وہ دہن ہی

شیرین زبان ہے شیرین سخن ہے شیرین ٭ تمام
اُسکا بدن ہے شیرین خمیر ہے شہد و انگبین کا۔
خمیرہ - مذکر۔ نیرے دردِ سر کے ساتھ مشکِ
زلفِ عنبر بُو ملا ٭ مغز میرے سر مین صندل
کا خمیرہ ہوگیا۔
خُناق - مذکر۔ فقرہ۔ خناق بُرا مرض
ہوتا ہے اللہ بچائے۔
خنجر - مذکر۔ امیرؔ قاتل ہی کے کھینچنے
کی شکایت نہین ہمدم ٭ خنجر بھی تو پہلو کے
برابر نہین آتا۔
خندق - مونث۔ اسیرؔ وہ زار ہون
کہ میرے لیے وقتِ قطعِ ارض ٭ ہر نقشِ پائے
مور ہے خندقِ حصار کی۔
خندہ - مذکر۔ نیرؔ طپش نے توڑے ہین
زخمون کے ٹانکے جوشِ وحشت مین ٭ عبث
ہے خندۂ دندان نما چاکِ گریبان کا۔
خنزیر - مذکر۔ سُور۔
خنصر - مونث۔ چھنگلیا۔
خو - مونث۔ امیرؔ پھولون مین اگر ہے
تو تمھاری ٭ کانٹون مین بھی ہوگی خو تمھاری۔
خواب - مذکر۔ اسیرؔ ہجر کی شب بشکلِ
راحت سے حجاب آنے لگا ٭ بند کین آنکھین
اگر آنکھون مین خواب آنے لگا۔
خُوان - مذکر۔ رشکؔ شہد لب نے
ہمین بھیجے جو پیڑون کے کباب ٭ یہ اُڑی
بات کہ خوانِ من و سلوے آیا۔
خُوان پوش - مذکر۔ جس کپڑے سے
خوان کو ڈھانکتے ہین۔
خُوانچہ - مذکر۔ امیرؔ تا فتانون کی جگہ
داغ زبون حالون کے ٭ کوفتے لختِ جگر
خوانچے تنجالون کے۔
خواہش - مونث۔ مومنؔ یعنی بیتابیِ
دل اور بڑھی ٭ خواہشِ صبر گسل اور بڑھی۔
خُوبُو - مونث۔ رنگ ڈھنگ۔ فقرہ۔
باپ کی خوبو بیٹے مین بھی پائی جاتی ہے۔
خُوبی - مونث۔ سالکؔ ہنسو تُو لوگ کھلے
خوبی زبان کی ٭ خموشی بات کھوتی ہے
دہان کی۔
خُود - مذکر۔ دبیرؔ میدان سے پاؤن
ہٹ گیا اور خود گر گیا ٭ مارا طمانچہ خوف
لے مُنہ اُسکا پھر گیا۔
خُوراک - مونث۔ تسلیمؔ آپ نے غیر

کو جو دی دشنام ؛ وہ یہ سمجھا مری خوراک ملی۔

خُوردبُرد ۔ مونث ۔ تصرف ۔ نقرہ ۔ وہان ایسی خورد بُرد ہوتی ہی رہتی ہے ۔

خُورش ۔ مونث ۔ مسرور ؎ غم عشق کھانے کی لذت نپوچھ ؛ یہی اپنی خورش ہوگئی۔

خُورشید ۔ مذکر ۔ امیر ؎ یہ گرم اپنا داغ جگر ہوگیا ؛ پسینے مین خورشید تر ہوگیا ۔

خوردونوش ۔ مذکر ۔ ناصر ؎ کبھی اشک پینا کبھی رنج کھانا ؛ یہی عشق مین ہے خورو نوش اپنا ۔

خوشامد ۔ مونث ۔ امیر ؎ خوشامد جو کی مین نے جوبن کی بولا ؛ ارے یار ہم بھی نکالے ہوے ہین ۔

خوشبو ۔ مونث ۔ امیر ؎ دیکھو تو اتحاد ذرا حسن و عشق کا ؛ بلبل کے آنسوؤن مین ہے خوشبو گلاب کی ۔

خُوشہ ۔ مذکر ۔ سحر ؎ فلک تاک ہو باغِ پرنور کا ؛ یہ پروین بھی ہے خوشہ انگور کا ۔

خَوض ۔ مذکر ۔ غور و فکر کرنا ۔ فقرہ ۔ ہرچند خوض کیا سمجھ مین نہ آیا ۔

خَوف ۔ مذکر ۔ امیر ؎ کیا بُری شے ہے جوانی رات دن ہے تاک جھانک ؛ ڈر ہتو نکا اک طرف خوفِ خدا جاتا رہا ۔

خُوک ۔ مذکر ۔ سؤر ۔

خُوگیر ۔ مذکر ۔ عرق گیر جو گھوڑے پر زین کے نیچے کھینچا جاتا ہے ۔

خُول ۔ مذکر ۔ چھلکا ۔ اوپر کا غلاف ۔

خُون ۔ مذکر ۔ رند ؎ یاد کر کے لب پان خوردہ کی تیرے سُرخی ؛ خونِ دل آج پیا ہے کئی چلو اپنا ۔

خُون ۔ مذکر ۔ سالک ؎ قتل تھا صدیر گلہ کیا اُس جفا کردار کا ؛ خونِ ناحق روز ہو رہتا ہے وان دو چار کا ۔

خُون بہا ۔ مذکر ۔ اسیر ؎ ملکے مہندی کو وہ پرّا یا جو وہ شیرین ادا ؛ بے تکلف خونبہائے کوہکن ملجائیگا ۔

خُونناب ۔ مذکر ۔ ناسخ ؎ تیری محفل مین جو پاس رازپوشی تھا مجھے ؛ مثلِ رنگِ گل رواں آنکھوں سے یان خونناب تھا ۔

خَوید ۔ مونث ۔ ہرے جو جو گھوڑے کو کھلائے جاتے ہین ۔ تانیث کے ساتھ مستعمل ہے ۔

خیابان - مذکر - مسرورسہ ہر کلی مین ہے پری کا رنگ رُوپ ؛ جو خیابان تھا پرستان ہو گیا -

خیال - مذکر - امیرسہ دل مرا سینے مین کیا اپنتو وہ عالم مین نہین ؛ چل دیا بنکے خیال اُس بُتِ ہرجائی کا -

خیانت - مونث - صباسہ چاہیے عشق حقیقی نہ بتون کو دل دے ؛ اے صبا دیکھ امانت مین خیانت ہوگی -

خیر - مونث - ظفرسہ ابرو ہلے جو اُسکے عجب سیر ہوگئی ؛ "تلوار چلتے چلتے رہی خیر ہوگئی"

خیرات - مونث - صباسہ مانندِ گدا کاسہ بکف آتا ہے خورشید ؛ ہر صبح نکلتی ہے جو خیرات تمھاری -

خیرباد - مونث - اخترسہ واسطہ اُلفت ہے نہ ہے دل سے ؛ ہمنے دونون کو خیرباد کہی -

خیرِمقدم - مذکر - فقرہ - دُھوم دھام سے اُنکا خیر مقدم کیا گیا -

خیروعافیت - مونث - فقرہ - مدت سے تمھاری خیر و عافیت معلوم نہین ہوئی -

خیریت - مونث - تسلیم سہ نامۂ و نامہ بر سے کیا مطلب ؛ مجکو ملجائے خیریت تیری -

خیل - مذکر - میرسہ غضب کر گئے جُرّے نواب کے ؛ اُڑا کھا گئے خیل سرخاب کے -

خیمہ - مذکر - صباسہ کشتیِ مے کیطرف دیکھ رہا ہے ساقی ؛ لہر آئی ہے تو خیمہ لبِ دریا ہوگا -

بابِ دال مہملہ

د - مذکر - امیرسہ خلف وہ ہے کرے جو نام روشن جدِ امجد کا ؛ الف احمد کا میم احمد کا دال آدم مین احمد کا -

داب - مونث - فقرہ - داب ہلکی پڑی (دباو) پروف صاف نہین اُترا -

داب - مذکر - نوازش سہ تیری محفل مین (طور) عدو کیا آئے ؛ دابِ مجلس اُسے آتا ہی نہین -

داخلہ - مذکر - امیرسہ قابلِ دید تماشا حشم و جاہ کا ہے ؛ داخلہ تختگہِ دل مین شہنشاہ کا ہے -

داد - مذکر - داد پھر اُبھر آیا ہے کوئی دوا چاہیے -

داد۔ مونث۔ سالک ؎ بس شکایت
عدل
کیا مری فریاد کی ؛ داد دیجے اپنی ہی بیداد کی۔

داد۔ مونث۔ مونس ؎ ہر صف مین ہر سپہ
تعریف
مین صدا تھی دُہائی کی ؛ ہوتے علیؑ تو داد وہ
دیتے لڑائی کی۔

دادبیداد۔ مونث۔ فریاد۔ فقرہ۔ رعایا
مین روز ہی دادبیداد ہوتی رہتی ہے۔

دادرہ۔ مذکر۔ فقرہ۔ اس فرسے کا دادرہ
لگایا کہ جی لوٹ گیا۔

دادودہش۔ مونث۔ اختر ؎ جو تہیدست
نظر آتا ہے بھر دیتے ہین ؛ دیکھے حاتم تو ذرا
دادودہش آصف کی۔

دادوستد۔ مونث۔ لین دین۔ فقرہ۔
ہمارے اُنکے دادوستد جاری رہتی ہے۔

دار۔ مونث۔ ناسخ ؎ دل کو اُس زلفِ
چلیپا مین جو لٹکا دیکھا ؛ نظر آیا مجھے منصور
بنیا دار ہنی۔

دار۔ مذکر۔ جیسے دارِ آخرت۔ دار الحکومتہ
مکان
دار الشفا وغیرہ۔

داربست۔ مونث۔ جسپر انگور کی بیل چڑھائی جاتی ہے

دارو۔ مونث۔ رند ؎ خاک پا اُس غیرتِ
خورشید کی چہرے پہ مل ؛ تجھکو داروئے کلف
کیا اُسے قمر ملتی نہین۔

داروگیر۔ مونث۔ اختر ؎ چلا ہے کوچۂ گیسو
کو دل مرا خوش خوش ؛ خبر نہین کہ وہاں داروگیر
ہوتی ہے۔

دارومدار۔ مذکر۔ دبیر ؎ پہل راستی کا
یہ الف اعتبار تھا ؛ اسپر ہمارے اوج کا دار
ومدار تھا۔

دارڑھ۔ مونث۔ فقرہ۔ دارڑھ دکھتی ہے
کھانے مین تکلف ہوتا ہے۔

داستان۔ مونث۔ امیر ؎ کہا جگر نے
کہ اب چھیڑیئے مرا قصہ ؛ جو خاتمے پہ کبھی
دل کی داستان آئی۔

داشت۔ مونث۔ میر ؎ داشت کی کوٹھری
مین لا رکھا ؛ گھر کا غم طاق پر اُٹھا رکھا۔

داغ۔ مذکر۔ نواب ؎ جبین جلوے سے تھے
تیغِ قاتل کے ؛ اُسی پہلو مین داغ تھے دلکے۔

داغ بیل۔ مونث۔ فقرہ۔ کوٹھی کے لیے
داغ بیل پڑ گئی ہے۔

دال۔ مونث۔ امیر ؎ دانۂ خال کا بوسہ وہ
کوئی دیتے ہین؟ ؛ کچھ کرین دال ہماری کبھی گلنے

کی نہین ۔

دالان ۔ مذکر۔ سحر ؎ ہم بھی مر رہینے کو ڈھونڈین گے کوئی قبر کہین ✤ آپ بھی سوئین مبارک رہے دالان نیا ۔

دال موٹھ ۔ مونث ۔

دام ۔ مذکر۔ نیر ؎ کھا کھا کے خوطے یار سے پایا دُرِ مراد ✤ ڈوبی ہوئی تھی جیح مگر دام پٹ گئی۔ (قیمت)

دام ۔ مذکر۔ نوازش ؎ کچھ نہین آسان بچنا بلبلِ ناشاد کا ✤ موجِ گل بھی درحقیقت دام ہے صیاد کا ۔ (جال)

دام ۔ مذکر۔ اسیر ؎ کرین مقابلہ اغیار کیا مسائل مین ✤ کھرون کے سامنے کب کھوٹے دام چلتے ہین۔ (سکہ)

دامان | **دامن** ۔ مذکر۔ امیر ؎ اٹھ کے اُس محفل سے گھبراہٹ کا احسان رہگیا ✤ زانوے جانان کے نیچے دب کے دامان رہگیا ۔
امیر ؎ جھلکتی نہین ابر سے برق تابان ✤ لٹکتا ہے پردے سے دامن کسیکا ۔

دان ۔ مذکر۔ صدقہ۔ خیرات ۔

دانت ۔ مذکر۔ صبا ؎ کیونکر نکالون منہ سے مین حرفِ وصالِ یار ✤ جو دانت ہے بیان کرو

ہے بحر مین ۔

دانتا کلکل ۔ مونث ۔ جھگڑا فساد ۔ فقرہ ۔ دونون مین آٹھ پہر دانتا کلکل رہتی ہے ۔

دانست ۔ مونث ۔ سمجھ ۔ فقرہ۔ آپ کیا اور آپکی دانست کیا ۔

دانش ۔ مونث ۔ عقل ۔

دانہ ۔ مذکر۔ تسلیم ؎ وہ گھر کیا ملا قیدخانہ ملا ✤ نہ پانی ملا وان نہ دانہ ملا ۔

دانہ پانی ۔ مذکر۔ صریر ؎ تیرا وحشی تھا جو مجنون کی نشانی اٹھگیا ✤ دشتِ غم سے آج اسکا دانہ پانی اٹھگیا ۔

داو | **داون** ۔ مذکر۔ بحر ؎ ہم جان پر بھی کھیل کے جیتے نہ یار سے ✤ ہمنے یہ داو بڑھکے لگایا تھا ہر گیا ۔

داون پیچ ۔ مذکر۔ فقرہ ۔ تمھارے داو پیچ کو مین خوب سمجھتا ہون ۔

دائرہ ۔ مذکر۔ تسیم ؎ لوگون سے بھرا وہ دائرہ تھا ✤ پُرصوت وصدا وہ دائرہ تھا ۔

دائرہ ۔ مذکر۔ فقرہ ۔ سین کا دائرہ خراب ہو گیا ۔

دباو ۔ مذکر۔ اختر ؎ اُٹھے جاتے ہین پہرے

پہلو سے ؛ پڑ رہا ہے دبا و دشمن کا۔

دَباغت ۔ مونث ۔ فقرہ ۔ ولایت مین چمڑے کی دباغت خوب ہوتی ہے ۔

دَبدبہ ۔ مذکر ۔ مونس سے یہ دبدبہ جہان مین بھلا کب کسیکا ہے ؛ زہرہ حسینؓ کا ہے کلیجا علیؓ کا ہے ۔

دُبدھا ۔ مونث ۔ تذبذب ۔ اس معاملے مین دُبدھا سی رہتی ہے یکسوئی نہین ہوتی ۔

دَبستان ۔ مذکر ۔ شعور سے خود فراموشی ونسیان کا سبق ہوتا ہے ؛ اسے جنون سب سے نرالا ہے دبستان اپنا ۔

دُتکار ۔ مونث ۔ فقرہ ۔ تمنے اُس موذی کو خوب دُتکار بتائی ۔

دُخان ۔ مذکر ۔ دُھوان ۔

دَخل ۔ مذکر ۔ اسیر سے رفتہ رفتہ محفل محبوب مین پہونچا رقیب ؛ دخل اس ابلیس کا جنت مین کیونکر ہو گیا ۔

دُخول ۔ مذکر ۔ داخل ہونا ۔ فقرہ ۔ دخولِ نار مشرک کیلیے آیا ہے ۔

دُر ۔ مذکر ۔ مونس سے تنہا وصیِ صاحب معراج ملگیا ؛ تاجِ رسولؐ کا مجھے دُرّ آج ملگیا ۔

دَر ۔ مذکر ۔ وزیر سے یون ہی ہو گا جو ہجوم نگہ مشتاقان ؛ دیکھنا بند کسی دن درِ جانان ہو گا ۔

دُرّاج ۔ مذکر ۔ اختر (شاہ اودھ) سے ہوا پامال تیری چال پر صبا دین بسے پر ؛ عبث دام بلا مین تونے یہ دُرّاج کھینچا ہے ۔

دَراڑ ۔ مونث ۔ ناسخ سے جھانکنے کیلیے ہون جسمین دراڑین رخنے ؛ اسے پریرو مجھے ہے ایسی ہی دیوار پسند ۔

دَراز ۔ مونث ۔ الماری یا میز کا کھنچتا ہوا خانہ ۔

دَرازگوش ۔ مذکر ۔ گدھا ۔

درایت ۔ مونث ۔ فقرہ ۔ نہ یہان درایت کام دیتی ہے نہ روایت ۔

دَربار ۔ مذکر ۔ اسیر سے ؛ سر تخلیہ کیا ہو ہمین اُس شاہ خوبی سے ؛ کہ جب جاتے ہین ہم دربار ہمکو عام ملتا ہے ۔

دَربہشت ۔ مونث ۔ ایک قسم کی مٹھائی ۔

دُرج ۔ مذکر ۔ نوازش سے تیرے دانتون پہ تصدق ہین دُرِ انجم بھی ؛ ہمسر دُرجِ دہن دُرجِ گہر کیا ہو گا ۔

دَرجن - مذکر - بارہ[12] - فقرہ - بجرا بون کے دو درجن صرف ہوگئے -

دَرجہ - مذکر - نیر سے دق کیا جو منزلے پر کیون مریضِ عشق کو ۃ تیسرے درجے سے بدتر اُسکا درجہ ہوگیا -

دُرجہ - مذکر - اختر (شاہ اودھ) سے فرش اُسمین ہرایک جا بچھا ہے ۃ درجہ درجہ سجا ہوا ہے -

دَرخت - مذکر - رشک سے بیجا مجھے جلاتی نہین آتشِ درون ۃ تقدیر نے درخت بنایا چنار کا -

دَرخواست - مونث - صبر سے مدت سے پڑے وصل ہے یان گریہ وزاری ۃ منظور کبھی ہوگی بھی درخواست ہماری -

دَرد - مذکر - امیر سے سو غمگسار لاکھ ہون غمخوار آس پاس ۃ دل مین جو درد ہے وہ بٹا یا نہ جائیگا -

دُردؔ - مونث - امیر سے ساقیا دُردِ مئے صاف نہین بیٹھ گئی ۃ شربتی ڈاک تھی یہ زیر نگین بیٹھ گئی -

دَرز - مونث - صبر سے درزِ چاکِ جگر سیے ہی بنی ۃ پردہ پوشی ہمین کیے ہی بنی -

دَرس - مذکر - ناسخ سے عبور اللہ نے اُسکو دیا ہے علمِ باطن پر ۃ لیا ہر چند ظاہر مین نہ درس اک حرفِ ابجد کا -

دَرشن - مذکر - دیدار -

درعہ - مذکر - گز -

دَرک - مذکر - فقرہ - اُنھین فنِ شعر مین درک نہ تھا -

دَرگاہ - مونث - جلال سے نہ چھوٹی بندگی ہم سے بتون کی [illegible] مین تیری ۃ الٰہی شکر ادا اِسکا ہوگیا درگاہ مین تیری -

دُرگت - مونث - فقرہ - آج اُنکی خوب دُرگت ہوئی -

دَرگزر - مونث - تسلیم سے مزہ ہو حشر مین شکر مرے جُرم ۃ کہے وہ جاو ہمنے درگزر کی -

دِرم - } مذکر - ناسخ سے جو پری پیکر نظر آیا
دِرہم - } وہ ہے زر کا مطیع ۃ ہر درم گویا سلیمان کا نگینہ ہوگیا -

دَرمان - مذکر - برق سے عاقبت اُسنے علاجِ دلِ نالان نہوا ۃ نہوا عیسیِ دوران سے

ملہ آتش نے دُرد کو ایک جگہ مذکر باندھا ہے مگر اس پر اتفاق نہین ہوا - ۱۲

کبھی درمان نہوا۔

دَرماہہ - مذکر۔ جانصاحب سے برابر کہین نسبت کے درماہہ ہمارا ہے ؎ غنیمت ہے نمک کی کنکری کا تو سہارا ہے۔

دُرمٹ - مذکر۔ جس سے سڑک کوٹتے ہین۔

دَرندہ - مذکر۔ پھاڑنے والا جانور۔

دِرنگ - مونث۔ ظفر سے گیا ہے بھول مری بے قراریان قاصد ؎ درنگ اُسنے جو خط کے جواب مین کی ہے۔

دَروازہ - مذکر۔ سالک سے کیجیے کیا ناتوانی مانعِ پرواز ہے ؎ ورنہ دروازہ قفس کا ہر گیا اکثر کھلا۔

دُرون - مذکر۔ دل۔

دُرود - مختلف فیہ۔ انیس سے سوتے ہین شغلِ طاعتِ ربِ ودود تھا ؎ دل مین خدا کی یاد تھی لب پر درود تھا ؎ داغ سے کیا قبر ناتوان کی ترے بے نمود ہے ؎ افسوس فاتحہ ہے نہ جسکی درود ہے۔

دُروغ - مذکر۔ جھوٹ۔ فقرہ۔ دروغ کبھی فروغ نہین پاتا۔

دُرّہ - مذکر۔ امیر سے تبسم کیجیے غش آسے واسودن کی تجلی سے ؎ یہی ہے دُرّۂ تعزیر جرم شوقِ بیحد کا۔

دَرہ - مذکر۔ گھاٹی۔ عاشق سے قاف مین بھی اُس پری کے ہجر مین جلتے رہے ؎ جو درہ تھا کوہ کا بابِ جہنم ہوگیا۔

دَریافت - مونث۔ فقرہ۔ بہت دریافت کیگئی پتا نہ چلا۔

دَریچہ - مذکر۔ مونس سے قربان اس مین سعادت سرشت کے ؎ گویا کھلے ہوے ہین دریچے بہشت کے۔

دَریغ - مذکر۔ فقرہ۔ آپکے کام مین مجھکو دریغ نہین ہوسکتا۔

دَریوزہ - مذکر۔ بھیک مانگنا۔

دِساور - مونث۔ غیر ملک کا مال۔ جیسے یہ کہان کی دساور ہے۔

دَست - مذکر۔ وزیر سے نہ آیا محفل مے مین گر ایک دن ساقی ؎ دعا کے واسطے دستِ سبو بلند ہوا۔

دَست - مذکر۔ فقرہ۔ ضعفِ معدہ سے دست آتے ہین۔

دَستخط - مذکر۔ فقرہ۔ مین نے بھی کاغذ پر

دستخط کر دیے۔ جمع کے ساتھ مستعمل ہے۔

دستار۔ مونث۔ برق سے ہو گیا تا شرق و غرب اپنا زمانے میں فروغ ٭ صورتِ خورشید جب دستار سر سے دُور کی۔

دستانہ۔ مذکر۔ انیس سے جس شامی کے شانے پہ پڑی شانہ جدا تھا ٭ پہونچے تلک آپہونچی تو دستانہ جدا تھا۔

دستاویز۔ مونث۔ گلزار نسیم سے بدلیکی انگوٹھی ڈھیلی پائی ٭ دستاویز اُسکی ہاتھ آئی۔

دست برد۔ مونث۔ گلزار نسیم سے خاتم تھی نامہ کی نشانی ٭ انسان کی دست برد جانی۔

دست بقچہ۔ مذکر۔ اسیر سے کیون نہو خوشبو کہ تیرا جامہ ہے خانہ چمن ٭ غنچہ گل دست بقچہ ہے تری پوشاک کا۔

دست بند۔ مذکر۔ ظفر سے جو خط لکھا تو بھیجا یار اپنے ہاتھ کا ٭ بنواؤن دست بند نگار اپنے ہاتھ کا۔

دست پاک۔ مذکر۔ رومال۔ جس سے ہاتھ پونچھتے ہین۔

دسترخوان۔ مذکر۔ فقرہ۔ اُن کا دسترخوان بہت وسیع ہے۔

دسترس۔ مختلف فیہ ہے مگر کثرت استعمال تذکیر کے ساتھ ہے۔ امیر سے دامن لف تلک دسترس شانہ نتھا ٭ آئنہ پرتو عارض سے پرسجانہ نتھا۔

دستک۔ مونث۔ اسیر سے چاہیے باغ سے ٹل جاے خزان کی آفت ٭ دستکین پڑھکے دعا برگ شجر دیتے ہین۔

دستگاہ۔ مونث۔ امیر سے یہ ضعف اب ہے کہ ہلنا گران ہے قدمون کو ٭ سبک روی مین کبھی انکو دستگاہ تھین۔

دستور۔ مذکر۔ داغ سے ہوا تھا کبھی سر قلم قاصدون کا ٭ یہ تیرے زمانہ مین دستور نکلا۔

دستور العمل۔ مذکر۔ اسیر سے کیون کسی اُستاد کے دیوان کو دیکھین وقتِ فکر ٭ حاکم مُردہ کا دستور العمل پایا تو کیا۔

دستہ۔ مذکر۔ اسیر سے درد سر مین نہین رہنے کا کبھی مرگ کے بعد ٭ اُسکے خنجر مین اگر دستۂ صندل ہوگا۔

دستہ۔ مذکر۔ انشا سے یہ دل بادل اشکون کے ہین یا کہ نکلا ٭ غلامانِ سلطانِ کابل کا دستہ

دستہ۔ مذکر۔ چوبیس تختے کا ایک دستہ ہوتا ہے۔

دُشت ۔ مذکر۔ امیرؔ ۔ میری آنکھون سے
روان ایسا ہوا سیلابِ اشک ؛ رفتہ رفتہ شہر
صحرا دشت دریا ہوگئے ۔
دُشنام ۔ مختلف فیہ ۔ ظفرؔ ۔ ہوس ہو
اگر کھینچ نہ لاتی ہمکو ؛ کا ہیکو سُننے کو دشنام
کسو کے آتے ؛ ناسخؔ ۔ بار ہا مین گیا ہون
نزدِ امام ؛ کبھی مجکو ندی کوئی دشنام ۔
دُشنہ ۔ مذکر۔ مومنؔ ۔ دشنہ گردن سے
خفا ہوتا تھا ؛ سنگ بھی سر سے جدا ہوتا تھا ۔
دُعا ۔ مونث ۔ صباؔ ۔ گرمیون مین جو پریشان
ہوے ہم بادہ پرست ؛ مانگی سرکھول کے
ساقی نے دعا ساون کی ۔
دَعوت ۔ مونث ۔ امیرؔ ۔ ہچکیون کی
ملک الموت نے بھلا لی ہے ڈاک ؛ موت کے
گھر مین ہے دعوت ترے بیمارون کی ۔
دُعوے ۔ مذکر۔ سالکؔ ۔ الجھنا اور
مجہ دیوانہ سے اے حضرتِ ناصح ؛ پھر اس پر
سامنے میرے ہی دعوے ہوشیاری کا ۔
دُغا ۔ مونث ۔ وزیرؔ ۔ ہماری اس دغا پر
بھی دغا کی ؛ قسم کھائی تھی اوکا فر خدا کی ۔
دَغدغہ ۔ مذکر۔ رشکؔ ۔ قمریِ سروِ قدِ
جانان ہون ڈر کسکا مجھے ؛ دغدغہ کیا طائرانِ
سدرہ کو شمشاد کا ۔
دَغل ۔ مذکر۔ فریب ۔ کھوٹ ۔
دَف ۔ مذکر۔ رشکؔ ۔ میرے عشرت خانہ
مین آیا ہے اک دریا ئے حُسن ؛ مطربو نے ہوجو
موجون کی تو دف گرداب کا ۔
دَفتر ۔ مذکر۔ سالکؔ ۔ گر کاتبِ اعمال لکھے
جاے حشر تک ؛ دفتر نہو تمام ہمارے گناہ کا ۔
دَفع ۔ مذکر۔ فقرہ ۔ ایسے معالجات سے
دفعِ مرض نہین ہوتا ۔
دَفعہ ۔ مونث ۔ فقرہ ۔ اس مقدمے مین
کونسی دفعہ قائم کیگئی ۔
دَفعیہ ۔ مذکر۔ فقرہ ۔ بُرا روگ ہے اسکا
دفعیہ جلد ہونا چاہیے ۔
دَفن ۔ مذکر۔ فقرہ ۔ میت کا دفن تاخیر
نہین چاہتا ۔
دَفینہ ۔ مذکر۔ داغؔ ۔ ہوا رونے سے
دل خالی کہان ابتک بھی باقی ہے ؛ خزینہ
شوق و ارمان کا دفینہ یاس و حرمان کا ۔

ف۱ دشنام دہلی مین مذکر ہے اور لکھنؤ مین مونث ۔
ف۲ ردیف "کے آتے" ہے ۔ ۱۲

دِق - مونث - فقرہ - آپ نے مسیحائی کی کہ دق جاتی رہی -

دِقت - مونث - امیرؔ - ذہن مین آیا بڑی مشکل سے مضمونِ دہن ٭ اس سمجھے کے سمجھنے مین بڑی دقت ہوئی -

دِقت (باریکی) - مونث - ہنیرؔ - مانندا ختلاط ہے سہل ابکی شاعری ٭ تیزی نہ طبع کی ہے نہ دقت نظر کی ہے -

دَقیقہ - مذکر - اختر (شاہ اودہ) - کتنون نے سرون کو اپنے چھوڑا ٭ باقی نہ کوئی دقیقہ چھوڑا -

دُکان - مونث - امیرؔ - وہ بادہ کش ہین قدم جھکئے آمیرؔ وہین ٭ جو مئے فروش کی ہمکو نظر دکان آئی -

دَکن - مذکر - فقرہ - تمام دکن ہمارا اچھانا ہوا ہے -

دُکھ - مذکر - قلقؔ - کون ہوتا ہے محبت کی مصیبت مین شریک ٭ یہ وہ دکھ ہے کہ جو بانٹے سے نہین بٹتا ہے -

دِکھاوٹ - مونث - ظاہرداری، نمایش -

دَل - مذکر - مونسؔ - دل فوجِ ستم کا جو ادہر سے ادہر آیا ٭ بدلی مین چھپا چاند ہیر انظر آیا -

دَل - مذکر - مٹائی - جیسے آئینے کا دل -

دِل - مذکر - امیرؔ - اِن شوخ حسینون پہ جو مائل نہین ہوتا ٭ کچھ اور بلا ہوتی ہے وہ دل نہین ہوتا -

دُلار - مذکر - جانصاحب - لڑکیون کا لاڈ پیار اچھا نہین ٭ جانصاحب یہ دلار اچھا نہین

دَلبادل - مذکر - بڑا خیمہ -

دِلدّر - مذکر - فقرہ - نوکر ہوتے ہی سارا دلدر دور ہوگیا -

دُلدُل - مذکر - امیرؔ - نبات النعش ہوتا تو وہ سامان کرون غم کا ٭ بناؤن ابلقِ ایام کو دُلدُل محرم کا -

دَلدَل - مونث - کیچڑ - فقرہ - غضب کی دلدل ہے پاون دھنسے جاتے ہین -

دَلق - مونث - گدڑی -

دَلو - مذکر - بحرؔ - دن رات دیکھتا ہون نشیب و فراز دہر ٭ کیا دلو بخت کوزہ دولاب ہوگیا -

دَلیل - مونث - وزیرؔ - صاف ہے آئنہ تنِ پُرنور ٭ ہے دلیل اپنے خودنمائی کی -

دَم (جان) - مذکر - امیرؔ - پردہ اس چہرے سے جدا نہوا ٭

ہلے دم بھی مرا ہوا نہ ہوا۔

دُم ۔ مذکر ۔ امیر سے دیکھے بھالے ہین یہ کوچۂ جانے بوجھے ہین یہ رنگ ؛ تم سمجھتے ہو کہ ہم دیتے ہین اسکو دم سنئے۔ (فریب)

دَم ۔ مذکر ۔ اب اُن مین دم نہین رہا۔ (طاقت)

دُم ۔ مونث ۔ انیس سے تن سے عرق کی بوند جو ٹپکی گہر ہوئی ؛ جب خاک اُڑتی ادہر تو دُم اُس کی چنور ہوئی۔

دماغ ۔ مذکر ۔ امیر سے ہر ذرہ آفتاب سے کرتا ہے ہمسری ؛ اللہ رے دماغ ترے پایمال کا۔

دمامہ ۔ مذکر ۔ فقرہ ۔ ایک دم کا دمامہ ہے

دم پخت ۔ مذکر ۔ ایک خاص ترکیب کا کھانا۔

دمدمہ ۔ مذکر ۔ دُہس ۔ مصنوعی قلعہ۔

دمک ۔ مونث ۔ سودا سے عارض پہ حسن خط سے دمک کیا ہے نور کی ؛ یہ دود لڑ رہا ہے تجلی سے طور کی۔

دمہ ۔ مذکر ۔ ضیق النفس۔

دن ۔ مذکر ۔ سالک سے چرخ گردش سے تھک گیا شاید ؛ دن ڈھلتا نظر نہین آتا۔

دنائت ۔ مونث ۔ فقرہ ۔ اُس کی دنائت سب پر ظاہر ہے۔

دُنبالہ ۔ مذکر ۔ اختر شاہ دہ سے دنبالہ کب اُس مین سرمے کا تھا ۔ بیمار کے ہاتھ مین عصا تھا۔

دُنبل ۔ مذکر ۔ پھوڑا۔

دُنبہ ۔ مذکر ۔ ایک قسم کا مینڈھا۔

دندان ۔ مذکر ۔ صبا سے خندۂ بیمحل انسان کا ہے باعث نقص ؛ بدنما ہے جو لبون سے رہے دندان نکلا۔

دندانہ ۔ مذکر ۔ رند سے عشق دندان کی خطا پر قتل جو مجکو کیا ؛ اسلیے شمشیر قاتل مین بھی دندانہ ہوا۔

دنگل ۔ مذکر ۔ اکھاڑا۔

دنیا ۔ مونث ۔ اسیر سے نبض بیمار جو اے رشک مسیحا دیکھی ؛ آج کیا آپنے جاتی ہوئی دنیا دیکھی۔

دوا ۔ مونث ۔ اسیر سے شراب پیر کی طاقت بحال رکھتی ہے ؛ دوا مریض کو برسون سنبھال رکھتی ہے۔

دوات ۔ اسیر سے مین وصف زلف دم گریہ لکھ نہین سکتا ؛ شمول اشک سے پھیکی دوات اتنی ہے۔

دو آبہ - مذکر - رشک سے ایک چشم تر سے گنگ ؛ رشک رونے کو جہان ایک چشم تر سے گنگ ؛ رشک رونے کو جہان
بیٹھا دو آبہ ہو گیا -

دوا دوش مونث - تسلیم سے وحشت مین
کمی ہوی نہ کچھ بھی ؛ یارون نے بہت وا دوش کی -

دُوال - مونث - فقرہ - رکاب مین پاؤن
رکھتے ہی دوال ٹوٹ گئی -

دوام - مذکر - ناسخ سے یون ہی سمجھو دوام
خلقت کا ؛ محض بہتان ہے قیامت کا -

دُوسب - مونث فقرہ - ہر گھا ہر گھا دوب
آنکھون کو بھلی لگتی ہے -

دوپہر - مونث - ناسخ سے جو روز فرقت وہ
طول مین گویا ہے روزِ حشر ؛ برسون سے دوپہر
نہین ڈھلتی ہے ہجر مین

دُوت وبک - مونث - ڈانٹ ڈپٹ -

دوخت - مونث - سلائی -

دُود - مذکر - صفدر سے شمع کا دُود ہوا پر
جو اُڑا دودِ دل ہوا ؛ سنگ در بھی یہ مسرت
سے بڑا طور ہوا -

دودمان - مذکر - خاندان -

دودھ - مذکر - میر حسن سے وہ گل جبکہ چوتھے
برس مین لگا ؛ بڑھایا گیا دودھ اُس ماہ کا -

دُودہ - (کاجل) مذکر - آتش سے خط
لکھون گا یارِ سیم اندام کو مین اسے قلم ؛ روشنائی
مین ہو دُودہ روغنِ اکسیر کا -

دَور - مذکر - سالک سے خراب کوے بتان
ہے عہدِ خلقت ہی سے پاتی ہے رنج وراحت ؛ سپہر
گردش مین کر نہ جرات کہ دَور آیا ہے اب زمین کا

دَور - مذکر - اسیر سے کیفیت اہلِ بزم کو متون
کی ہے نصیب ؛ ہے دَورِ جام دور تری چشمِ ناز کا

دَور - مذکر - ناسخ سے ہجر مین مے سے بجاے
نشہ ہوتا ہے خمار ؛ باعثِ دورانِ سر ہے دَور
میرے جام کا -

دَوران - مذکر - رند سے بادۂ گلگون مین افیون
کا اثر ہو جاے گا ؛ تو درے سے یار بن دَورانِ
سر ہو جاے گا -

دُوراہہ - مذکر - بحر سے اسے خضرِ راہ راست
ہدایت کا وقت ہے ؛ درپیش ہے دوراہہ ثواب
وعذاب کا

دُورباش - مونث - فقرہ - سواری کی آمد
ہے دُورباش ہو رہی ہے -

دُوربین - مونث - اسیر سے ہر طرح محروم

نظارہ سے رہجاتے ہیں ہم ؎ بام پر آتے ہیں
وہ تو دُور ہیں ملتی نہیں ۔
دَورہ ۔ مذکر ۔ رند ؎ یون نہیں لکھا ہے کے
گردش میں ہمیشہ مہر و ماہ ؎ ختم اک دن دورۂ
شمس و قمر ہو جائے گا ۔
دَوڑ ۔ مونث ۔ فقرہ ۔ ملا کی دوڑ مسجد تک ۔
دَوڑ دھوپ ۔ مونث ۔ دوا دوش ۔
تلاش ۔
دُوزخ ۔ مذکر ۔ انیس ؎ بھری ہے کونسی
یارب دلِ انیس میں آگ ؎ کہ جسکی آگ سے
دوزخ کباب رہتا ہے ۔
دُوس ۔ مذکر ۔ الزام ۔ ہندی زبان ہے ۔
دُوش ۔ مذکر ۔ برق ؎ اسے سلیمان جہان
صورت بوئے گلِ تر ؎ تختِ جم تیرے لیے
دوشِ صبا ہوتا ہے ۔
دُوشالہ ۔ مذکر ۔ اسیر ؎ عاشقِ زار کا
تابوت تکلف سے اُٹھے ؎ دو گھڑی کے لیے
تم دو جو دوشالہ اپنا ۔
دُوغ ۔ مذکر ۔ دہی ۔
دُوگانہ ۔ مذکر ۔ داغ ؎ گر سیکدہ میں عید
منائی تو کیا ہوا ؎ ایسا ہی شیخ تیرا دوگانہ قضا ہوا

دُولاب ۔ مذکر ۔ نیر ؎ آبرو چاہ میں کھو
بیٹھے ہیں عشاقِ ذقن ؎ سر پٹکتا ہی کنوئیں
جھانک کے دُولاب اپنا ۔
دَولت ۔ مونث ۔ امیر ؎ کیجیے غور تو دولت
بھی پیمبر ہے امیر ؎ کہ گدیوں کو خدا سے یہ
ملا دیتی ہے ۔
دَولت سرا ۔ مونث ۔ ناسخ ؎ بچے اسے
غافلو سیلِ حوادث سے نہیں ممکن ؎ کرو بالفرض بنا
اگر دولت سرا تعمیر ہوئے گی ۔
دُومنزلہ ۔ مذکر ۔ ناظم ؎ نشیمن اسکا سویدا
ہے اور منظر چشم ؎ مکان ہے آپ کے لائق
دومنزلہ دل کا ۔
دُوہتھڑ ۔ مذکر ۔ نفیس ؎ کبھی آنکھوں پہ
رکھے ہاتھ وہ پیار سے پیارے ؎ کبھی منہ پھیکے
چھاتی پہ دوہتھڑ مارے ۔
دُوہر ۔ مونث ۔ دوہری چادر ۔
دِہ ۔ مذکر ۔ گاؤن ۔
دَہ یک ۔ مذکر ۔ دسوان حصہ خراج
دھات ۔ مونث ۔ لوہا ۔ چاندی سونا وغیرہ
جو کان سے نکلتے ہیں ۔ تانیث کے ساتھ مستعمل ہے
دھار ۔ مونث ۔ رند ؎ تیغ ابرو کے مضامین

ابھی کرنے ہین تلاش ؂ راہ چلنی ہے مجھے دہار
پہ تلوارون کی۔
دہاک۔ مونث۔ امیر ؂ یہ شہرہ وحشت مجنون
کا مشت استخوان مجنون ؂ مثل سچ ہے کہ رستم
سے سوا تھی دہاک رستم کی۔
دہان۔ مذکر۔ نیر ؂ زلفون نے خط سبز
کا شہرا دکر دیا ؂ مدت ہوئی کہ کھیت رہے
دہان آپ کے۔
دُہان۔ مذکر۔ وزیر ؂ یار سے رہتی
ہین باتین پہ نظر آتا نہین ؂ دیکھنا اب آنکھ
سے بہتر دہان ہوجائے گا۔
دھانس۔ مونث۔ فقرہ۔ تمباکو کی دہانس
سے چھینکین آنے لگین۔
دہانہ۔ مذکر۔ صبا ؂ یہ آب آب ہوے
انفعال عصیان سے ؂ کہ تن پہ ہر بن موشگاف
کا دہانہ ہوا۔
دھپا۔ مونث۔ دھول۔ تماچہ
دھت۔ مونث۔ گلزار نسیم ؂ ہاتھی تھے
تو مستیون کی دھت تھی ؂ گھوڑے تھے
تو چابکی کی لت تھی۔
دھج۔ مونث۔ انشا ؂ سانولے پن پر غضب ہے
دھج بسنتی شال کی ؂ جی مین ہے کہ بیٹھیے اب
جے کنہیا لال کی۔
دُہر۔ مذکر۔ زمانہ۔
دُھرپد۔ مونث۔ ایک راگنی ہے۔
دھرپکڑ۔ مونث۔ گرفتاری۔
دھرم۔ مذکر۔ ایمان۔ فقرہ جھوٹی قسم
سے دھرم جاتا ہے۔
دھروہر۔ مونث۔ بحر ؂ یون مفت نقد
دل کو وہ دلدار لے گیا ؂ گویا کہ اس کی تھی
یہ دھروہر دھری ہوئی۔
دھڑ۔ مذکر۔ آتش ؂ پیچھے ہٹانا کوچۂ قاتل
سے اپنا پاؤن ؂ سر سے تڑپ کے چار
قدم آگے دھڑ گیا۔
دھڑکن۔ مونث۔ تسلیم ؂ اُنکو بچھڑے ہوے زمانہ
ہوا ؂ دل کی دھڑکن مگر نہین جاتی۔
دُھس۔ مذکر۔ فقرہ فوج نے ایک ہی دن مین دُھس بنالیا
دہشت۔ مونث۔ ناسخ ؂ تارے نہین
نکال دیے دانت چرخ نے ؂ دہشت سے
اس قدر مری شبہاے تار کی۔
دھکڑپکڑ۔ مونث۔ تردد۔ تذبذب۔ سنو
بوسلتے ہین۔

ڈہل - مونث - فقرہ طاعون کی ڈہل سے لوگ ہلاک ہوئے جاتے ہین -

ڈُہل - مذکر - مونس ۵ نوبتِ جنگ نہ آئی کہ ڈہل ٹوٹ گئے ؛ بیرقین گر گئین ہاتھون سے علم چھوٹ گئے -

دہلیز - مونث - رند ۵ توبہ کبھی نہ بھول کے بھی سجدہ کیجیو ؛ دہلیز ہو جو قبلۂ حاجات آپ کی -

دھمال - مونث - ایک آگنی ہے - اچھل کود اور شور و غل کو بھی کہتے ہین ہر معنی مین مشترک

دھمک - مونث - داغ ۵ اس نزاکت پہ سُنے کیا وہ ہماری فریاد ؛ غنچہ چٹکے تو کہے سر مین دھمک ہوتی ہے -

دہن - مذکر - امیر ۵ دیکھے جو کچھ سامنے آجائے منھ سے کچھ نہ بول ؛ آنکھ آئینے کی پیدا کر دہن تصویر کا -

دھُن - مونث - اختر (شاہ اودھ) ۵ اُس شب جو کچھ اس کو دھُن سمائی ؛ مین اُس نے لگا کر ہائی -

دھُن - مونث - گانے کی طرز -

دھند - مذکر - نگاہ مین کمی - فقرہ آنکھون مین دھند ہو گیا ہے

دھنک - مونث - ظفر ۵ محرم ہے حباب آبِ روان سورج کی کرن ہے اُسپہ نسبت پچانی کی کرتی ہے وہ بلا گوٹے کی دھنک پھر ویسی ہے

دھنک - مونث - قوس قزح - فقرہ آسمان پر دھنک لطف دے رہی ہے -

دھنیت - مونث - چکناہٹ -

دھوان - مذکر - امیر ۵ آنسو اِدھر روان ہین اُدھر پھنک رہا ہے دل ؛ نالہ مرا دھوان ہے سمندر کے پار کا -

دھوپ - مونث - امیر ۵ ہم کو بھی ہوتی ہے امیدِ زوال تپِ غم ؛ دھوپ دیوار سی جب چڑھ کے اُتر جاتی ہے -

دھوتر - مونث - موٹے کپڑے کی قسم -

دُھول - مونث - گرد، خاک

دُھول - مونث - مقدمے مین خرچے کی دھول مقتدی پڑی -

دَھول - مونث - صبا ۵ روز لایا کرتا ہے تماچہ ہم سے بُت پرستون پہ عذاب ؛ دہول پر دہول آج واعظ پر سیہ سر پڑی

دھوم - مونث - امیر ۵ گلشن مین جو ابر سے دھواندھار ؛ میخوار دن مین دھوم ہو رہی ہے -

دُھوم دھام - مونث - برق - زلفون نے
تیری آنکھ کا رتبہ بڑھا دیا ؛ نافہ سے دھوم دھام
غزال ختن کی ہے -

دھونس - مونث - استحصال بالجبر - ہر معنی
مین مونث ہے -

دُھوون - مذکر - آتش - عمر خضر سے اُسکی
زیادہ ہو زندگی ؛ دُھوون پیے جو یار کی زلفو
دراز کا -

دہی - مذکر - جاڑون مین دہی نقصان کرتا ہے -

دِھیان - مذکر - امیر - دھیان آیا جو
دل مین اُس ہنسی کا ؛ غم کو موقع ملا خوشی کا -

دَیا - مونث - اختر (شاہ اودھ) - خاطر مرا
کیا کہون کہ کیا کی ؛ ناچیز پر آپ نے دَیا کی -

دیار - مذکر - سودا - نگر ہوا آباد جسکے دلکا
نہ پوچھ اُس سے تو دُکھ ہمارا ؛ یہ درد سُن اِس
زمین سے تک جو لگتے دیکھے دیار اپنا -

دِیانت - مونث - مسرور - دل دیا جسے
امانت نہ ملا پھر اُسکو ؛ عشقبازون مین ہے
مشہور دیانت تیری -

دِیباچہ - مذکر - فقرہ - کتاب کا دیباچہ
[illegible] باقی ہے -

دیپک - مذکر - ایک راگ -

دِیت - مونث - خونبہا - تانیث کے ساتھ
مستعمل ہے -

دِید - مونث - صبا - اُٹھا نہ پردۂ غفلت
ہماری آنکھون سے ؛ کبھی نہ دیدِ رُخ یار بے
نقاب ہوئی -

دِیدار - مذکر - رشک - معصومونکی صحبت
ہے حدیثون کی بدولت ؛ قرآن سے دیدار میسر
ہے خدا کا -

دِیدبان - مذکر - فقرہ - بندوق مین دیدبان
نہ تھا -

دِیدہ - مذکر - امیر - لڑاتی ہے آنکھ اُس سے
ڈرتی نہین ہے ؛ ذرا دیدہ دیکھے کوئی آرسی کا

دَیر - مذکر - امیر - کعبہ مین آئے جو ہے
دَیر خالی ہوگیا ؛ بت پھرے تو کیا ہوا اللہ
والی ہوگیا -

دیر - مونث - امیر - جتنی لگی کہ نامۂ سیاہی
مین رہ گئی ؛ اتنی ہی دیر عفو الٰہی مین رہ گئی -

دیرہ - مذکر - امیر - رُخ پر ہجوم ہے خط و
خالِ سیاہ کا ؛ دیرہ ہوا ہے روم مین زنگی
سیاہ کا -

دِیس ۔ مذکر۔ وطن ۔ فقرہ ۔ دیس چھوٹنا بڑا ستم ہے ۔ ہر معنی مین مذکور ہے ۔

دِیکھ بھال ۔ موٴنث ۔ صباء حیف مین انکا آئینہ نہوا ٭ خوب ہی دیکھ بھال کی ہوتی ۔

دِیگ ۔ موٴنث ۔ امیر ۔ سوزشِ دلمین نہ نکلے گی دہن سے مرے اُف ٭ آنچ ہو لاکھ مگر دیگ اُبلنے کی نہین ۔

دِیمک ۔ موٴنث ۔ فقرہ ۔ ساری کتاب دیمک کھاگئی ۔

دِین ۔ مذکر ۔ ناسخ ۔ عہد شاہ پور اردشیر مین تھا ٭ اُسنے پیدا کیا تھا دین نیا ۔

دین ۔ موٴنث ۔ فقرہ ۔ اللہ کی دین ہے جسکو چاہے مالا مال کردے ۔

دَین ۔ مذکر ۔ قرض ۔

دِیوانہ پن ۔ مذکر ۔ جرات ۔ وحشی کے تیرے اسلئے باندھے کفن مین ہاتھ ٭ یعنی نہ بعد مرگ بھی دیوانہ پن گیا ۔

دِینار ۔ مذکر ۔ جرات ۔ دفینہ بھی جو نکلیگا تو بدقسمت کو کیا حاصل ٭ کہ ہر دینار اسکے سانپ بچھو بنکے نکلیگا ۔

دِیو ۔ مذکر ۔ امیر ۔ غیر لیکر مرے مضمون کو سخندان نہوا ٭ دیو خاتم کے چرانے سے سلیمان نہوا ۔

دِیوار ۔ موٴنث ۔ امیر ۔ عالم غربت مین جیتے سامان نہوئی ٭ دراگر تھا مرے ویرانے مین دیوار نہ تھی ۔

دِیوان ۔ مذکر ۔ امیر ۔ بیت ابرو کے لکھے ہین مضمون ٭ دفتر حسن ہے دیوان میرا ۔

دیوٹ ۔ مذکر ۔ چراغدان ۔

دیہیم ۔ مذکر ۔ تاج ۔

باب دال ہندی

ڈ ۔ مذکر ۔

ڈاب ۔ موٴنث ۔ مذکر ۔ نیلا چمڑا کمر سے جو لپٹی ہوئی ڈاب تھی ٭ پڑی اُسمین ایک تیغ خوش آب تھی ۔

ڈاٹ ۔ موٴنث ۔ فقرہ ۔ محراب کی ڈاٹ کمزور تھی نکل گئی ۔

ڈار ۔ موٴنث ۔ معروف ۔ لے گئی صحرا کو جو اُس چشم وحشی وحش کی یاد ٭ ڈار ہرنون کی ہمارے آگے مجرائی ہوئی ۔

ڈاڑہ ۔ موٴنث ۔ رنگین ۔ چھریان ساری

بدن مین پڑ گئین ؛ داشت کیا ڈاڑھین بھی
ساری جھڑ گئین۔
ڈاک - مونث - امیر - ساقیا ڈر و سے
صاف نکھیں کی تھین بیٹھ گئی ؛ شربتی ڈاک تھی یہ زیر
نگین بیٹھ گئی۔
ڈاک - مونث - امیر - خون گرفتہ ہون
مین ایسا مری سن کر آمد ؛ ڈاک بٹھلائی ہے
قاتل نے گرفتارون کی۔
ڈال - مونث - شاخ - ڈالی۔
ڈانٹ - مونث - فقرہ مین نے ایسی
ڈانٹ بتائی کہ وہ دہل گیا۔
ڈانٹ ڈپٹ - مونث۔
ڈانڈ - مونث - اختر (شاہ اودھ) لٹو ہوتا
ہون ترے حسن پہ اے شاہسوار ؛ ڈانڈ
نیزے کی عجب ناز سے لگائی ہے۔
ڈانڈ - مذکر - (تاوان) اس کو ڈنڈ
بھی کہتے ہین
ڈانس - مذکر - فقرہ مچھر سے زیادہ
ڈانس کاٹتا ہے۔

بعض شعرا نے اس کو مذکر بھی باندھا ہے مگر
زبانون پر مونث ہی ہے۔

ڈاہ - مونث - رشک و حسد - فقرہ سوت
کی ڈاہ مشہور ہے۔
ڈب - مذکر - قابو - فقرہ اُن کے ڈب
مین آ کے نکلنا دشوار ہے۔
ڈبل - مذکر - پیسا۔
ڈبیا - مونث - قدر - کھلتے ہی بھر مین آنکھ
آنسو نکل پڑین گے ؛ ڈبیا یہ موتیون سے
منھ تک بھری ہوئی ہے۔
ڈپٹ - مونث - فقرہ اُن کی ڈپٹ سے
شیر کانپتا ہے۔
ڈر - مذکر - امیر - تیر پر تیر لگاؤ تمہین
ڈر کس کا ہے ؛ سینہ کس کا ہے مری جان جگر
کس کا ہے۔
ڈریس - مذکر - لباس - فقرہ فوجی ڈریس مین
بدل گیا۔
ڈک - مذکر - گھونسا - فقرہ ایک ڈک رسید کیا
ڈکار - مونث - امیر - شاید کہ ہضم لقمۂ
غم مین پڑا فتور ؛ آتی ہین ہر گھڑی جو ڈکارین
جلی ہوی۔
ڈگ - مذکر - قدم - ہندی زبان ہے۔
ڈگر - مونث - راہ - ہندی زبان ہے۔

ڈگن۔ مونث۔ بحر ۔ دل مردمان آب کے ہو جائین گے شکار ۔ جس دن ترے شرہ کی ڈگن ورباگی۔

ڈلک۔ مونث۔ صاف چیز مین ناہمواری فقرہ قصیدہ سانچے مین ڈھلا ہوا ہے کہین سے ڈلک نہین معلوم ہوتی۔

ڈلیا۔ مونث۔ چھوٹی ٹوکری۔

ڈنٹھل۔ مذکر۔ فقرہ۔ پتیان توڑلین ڈنٹھل رہ گئے۔

ڈنڈ۔ مذکر۔ انشا ۔ شیرون نے بھی خوب ورزش ڈنڈ پیلے ۔ ہونے لگے اک دگر مین ریلے۔

ڈنڈ۔ مذکر۔ بازو۔

ڈنڈ۔ مذکر۔ خشک درخت۔ ع ایسخہ لبیب بیٹھی ہے اک سوکھے ڈنڈ پر۔

ڈنک۔ مذکر۔ اسیر ۔ تمیز اسفل و اعلی نہین ہوتی ہے سوذی کو ۔ برابر نیک و بد کے واسطے ہے ڈنک بچھو کا۔

ڈنڈوت۔ مونث۔ تعظیم و تسلیم۔ ہندوون کی زبان ہے۔

ڈوب۔ مذکر۔ شوق ۔ پڑ گئے لالے پھر تو جینے کے ۔ ڈوب پر ڈوب سنے پلینے کے۔

ڈوبا۔ مذکر۔ فقرہ۔ ایک ڈوب لیا اور دو سطرین لکھین۔ فقرہ۔ رنگ مین پہلا ڈوب جہاز

ڈور۔ مونث۔ بٹا ہوا دھاگا۔

ڈول۔ مذکر فقرہ ڈول کنوین مین گرگیا۔

ڈول۔ مذکر۔ میر ۔ خاک سے چرخ تلک ابتو مرکا جاتا ہے ۔ ڈول اچھے نہین کچھ جان کے گھبرانے کے۔

ڈویژن۔ مذکر۔ فوج کا حصہ۔

ڈھارس۔ مونث۔ اختر ۔ بہت مایوس تھے ہم درد دل سے ۔ تمھارے خط سے کچھ ڈھارس بندھی ہے۔

ڈھاک۔ مذکر۔ انشا ۔ پاون سب وحشیون کے پھول گئے ۔ ڈھاک سے جنگلون مین پھول گئے۔

ڈھال۔ مذکر۔ نیسر ۔ ساتھ ہی سیل بلا جاتا ہین جدھر دنیا مین ۔ ڈھال کیا ہر طرف اس گھر کی ہے انگنائی کا۔
(نشیب)

ڈھال۔ مونث۔ اسیر ۔ سیاہ بخت کو ہوتا نہین فروغ نصیب ۔ وہ چاند چاند نہین ہے جو ڈھال رہتی ہے۔

ڈھانچ۔ مذکر۔ فقرہ۔ کرسیون سکے ڈھانچے
بن گئے ہین ابھی بنی نہین گئین۔
ڈھب۔ مذکر۔ مومن ؎ ڈھب اُنہین کے
خیال مین آیا ۂ سوچتے سوچتے یہ فرمایا۔
ڈھچر۔ مذکر۔ ڈھانچ۔
ڈھلت۔ مونث۔ ڈھلی ہوئی چیز کی ساخت۔
ڈھنگ۔ مذکر۔ ناسخ ؎ تم چھپرکھٹ مین ہم
جنازے پہ ۂ کیا نکالا ہے ڈھنگ سونے کا۔
ڈھول۔ مذکر۔ برق ؎ ایسے کبھی نہ ہونگے
فرشتے بھی نور سکے ۂ حورون سکے شور
ڈھول سمجھتے ہین دور سکے۔
ڈھولک۔ مونث۔ دیکھو تو کہان ڈھولک
بج رہی ہے۔
ڈھونڈ۔ مذکر۔ جستجو۔ تلاش۔
ڈھیر۔ مذکر۔ صبا ؎ یہ ہے نشان عشق
کدورت آل کا ۂ تربت ہماری ڈھیر ہے
گرد ملال کا۔
ڈھیل۔ مونث۔ مصحفی ؎ چل دلا وہ پتنگ
اُڑاتا ہے ۂ ابھی آنے مین اُس کے ڈھیل
سی ہے۔
ڈھینک۔ مذکر۔ بڑا گدہ۔ اس کو پیلا ڈھینک
بھی کہتے ہین۔
ڈیل۔ مذکر۔ فقرہ۔ اتنے بڑے ڈیل پہ یہ
بودا پن تعجب ہے۔
ڈینگ۔ مونث۔ تعلی۔ فقرہ۔ آپ بڑی ڈینگ
ہانکتے ہین۔

باب ذال معجمہ

ذ۔ مذکر۔
ذات۔ مونث۔ امیر ؎ پردے سے اُسکی
ذات کو کیا کام تھا امیر ۂ چھپکر صفات نامتناہی
مین رہ گئی۔ ہر معنی مین مونث ہے۔
ذات الجنب۔ مذکر۔ ایک مرض ہے۔
ذات الصدر۔ مذکر۔ ایک مرض ہے۔
ذائقہ۔ مذکر۔ امیر ؎ فصاحت اس کو
کہتے ہین بلاغت اس کو کہتے ہین ۂ مزہ ہر
شعر مین ہے انتہا کا ذائقہ حد کا۔
ذبیحہ۔ مذکر۔ ذبح کیا ہوا جانور۔
ذخیرہ۔ مذکر۔ منیر ؎ یار کو لاکھا جانے کا
وتیرہ ہوگیا ۂ دعوت لب خون ناحق کا ذخیرہ
ہوگیا۔
ذرہ۔ مذکر۔ امیر ؎ گردون نے لے کے

اُس کو ستارون مین رکھ لیا؛ اونچا ہوا جو
ذرہ ہمارے غبار کا۔

ذُرّیت۔ مونث۔ آل اولاد۔

ذریعہ۔ مذکر۔ اختر سے دل کے باعث تھا
میل لب سو؛ وہ ذریعہ بھی اب یہان نرہا۔

ذقن۔ مذکر۔ وزیر سے ہے صفائی کے سبب
عکس مسون کا اسپر؛ خط سے یہ سبز نہین ہو
ذقنِ سُرخ ترا۔

ذکاوت۔ مونث۔ فقرہ۔ اس لڑکے کی
ذکاوت قابل تعریف ہے۔

ذکر۔ مذکر۔ امیر سے آیا بڑا مزا مجھے مسجد
مین وعظ کا؛ واعظ تھا ست ذکرِ شراب
طہور تھا۔

ذلّت۔ مونث۔ اختر شاہزادہ سے رسوا ہوے
آبرو گنوائی؛ ذلت صحبت چشمون مین اُٹھائی۔

ذم۔ مونث۔ ہجو۔ برائی۔

ذمہ۔ مذکر۔ فقرہ۔ اس مین فرق آئے
تو ہمارا ذمہ۔

ذوالفقار۔ مونث۔ دبیر سے باندھی جو ذوالفقار
نبیؐ کے وزیر کی؛ قبضے مین آئی شان
جناب امیر کی۔

ذوق۔ مذکر۔ ناسخ سے کیون جو فروش کرتے
ہین گندم نمائیان؛ خود ذوق تھا جناب کو
نانِ شعیر کا۔

ذہانت۔ مونث۔ فقرہ۔ حافظہ درست
ذہانت اچھی۔

ذہب۔ مذکر۔ سونا۔

ذہول۔ مذکر۔ بھول جانا۔

ذہن۔ مذکر۔ داغ سے انسان سے
بیان ہو کیونکر صفات ذات؛ ایسا کہان ہے
ذہن ظلوم و جہول کا۔

ذیابیطس۔ مذکر۔ ایک مرض ہے۔

ذیل۔ مذکر۔ فقرہ۔ آپ کے ذیل مین
کتنے آدمی ہین۔

باب رائے مہملہ

ر۔ مونث۔ مصرع۔ ضرورت سے
ساکن ہے برکت کی رے۔

راب۔ مونث۔ فقرہ۔ گنّے سے راب
بنتی ہے۔

رابطہ۔ مذکر۔ میر سے زن و شو مین اخلاص
باہم ہوا؛ اُس آشفتہ سے رابطہ کم ہوا

راست۔ مونث ۔ داغ ؎ وہ جو بولین تو رات جاتی ہے ؛ چپ رہون مین تو بات جاتی ہے۔

راتب۔ مذکر۔ فقرہ اسی دکان سے راتب آتا ہے۔

راج ۔ مذکر۔ انیس ؎ آگے مرے کوفہ مین ترا راج لٹا ہے ؛ وارث کا ترے سر مرے زانو پہ کٹا ہے۔

راج ہنس ۔ مذکر۔ ایک پرند ہے۔

راحت۔ مونث ۔ صبا ؎ بغل گور مین ہیتابی دل کے ہاتھون ؛ مر گئے پر بھی ہمین خاک نہ راحت ہوگی۔

راز۔ مذکر۔ امیر ؎ کہتا ہے دل چھپاؤنگا مین خوب راز عشق ؛ آنکھین یہ کہتی ہین کہ چھپایا نہ جائےگا۔

راس ۔ مونث ۔ فقرہ ۔ راس ڈھیلی ہوئی باگ گھوڑا ہوا ہوگیا۔

خ راس المال۔ مذکر۔ اصل روپیہ۔ مول۔

م راس ۔ مونث ۔ گلزار نسیم ؎ کنیا تھی غرض کہ راس اسکی ؛ پوری نہ ہوئی آس اُس کی۔

راستہ۔ مذکر۔ امیر ؎ راستہ تھا اول منزل جو نا ہموار پیش ؛ رفتہ رفتہ نردبان بام رفعت ہوگیا۔

راغ۔ مذکر۔ صبا ؎ اے جنون تیرے واسطے سب ہین ؛ باغ کس کا ہے راغ کس کا ہے۔
(سبزہ زار)

رافت ۔ مونث ۔ مہربانی۔

راکھ ۔ مونث ۔ اختر شاہ اودہ ؎ موتی کی وہ راکھ چہرے پہ تھی ؛ یا گرد ینچی گہر تھی

راگ ۔ مذکر۔ مومن ؎ وان بزم مین راگ ہو رہا ہو ؛ یان نالون کا تار بندہ گیا ہو۔

راگ رنگ۔ مذکر۔ فقرہ۔ وہان رات دن راگ رنگ رہتا ہے۔

راگ مالا۔ مونث ۔ فقرہ۔ کہان کی راگ مالا چھیڑی ہے۔

رال ۔ مونث ۔ شوق ؎ آنکھ اچھے سے سب کی لڑتی ہے ؛ تیری تو رال ٹپکی پڑتی ہے۔

رال۔ مونث ۔ ایک گوند کی قسم۔

رام لیلا۔ مونث دسہرے کا میلا تماشہ کے ساتھ مستعمل ہے۔

ران - مونث - برق ؎ جمتی نہین ہو ران
کسی شہسوار کی ٭ کیا شوخیان ہین ابلق
لیل و نہار کی -

رانگا - مذکر - ایک دہات کا نام ہے -
اسکو رانگ بھی کہتے ہین -

راہ - مونث - صبا ؎ ہوے سنگِ رہ لاکھ
کوہِ ملال ٭ نہ مسدود راہِ محبت ہوئی -

راہ صورت - مونث - مومن ؎ چلی ہے جان نہین
تو کوئی راہ ٭ تم اپنے پاس تک اس مبتلا
کے آنے کی -

راہ انتظار - مونث - صریر ؎ تم دیکھتے ہو سیر
گل و لالہ چمن مین ٭ ہم دیکھتے ہین کب سے
کھڑے راہ تمہاری -

رامی - مونث - مونس ؎ جو راستے سے
بجا ہے شہِ نامدار کی ٭ بچے ہو قدر کیا تمہین
ماموں کے پیار کی -

رایت - مذکر - غالب ؎ مہر کا پنجہ چرخ چکر
علم
کھا گیا ٭ بادشہ کا رایتِ لشکر کھلا -

رُب - مذکر - گاڑہا عرق -

رباب - مذکر - ایک باجا -

رباط - مونث - مہمانسرا -

ربڑ - مذکر - فقرہ - پہیون مین ربڑ لگا ہوا ہے

ربڑ - مونث - انشا ؎ چلے آہ انگلون کی
مسافت
فاصلے رہے اب جنون کے سم ارتے ٭
پڑے اپنے پاؤن مین آبلے تو بھلا ہوا
کہ ربڑ گئی -

ربط - مذکر - برق ؎ یسر ہے وصال آٹھون
پہر محبوب دلبر کا ٭ تعجب کی جگہ ہے ربط شہباز و
کبوتر کا -

ربع - مذکر - چہارم - جیسے چار کا ربع
ایک ہوا -

ربع مسکون - مذکر - بحر ؎ بادشاہی یا گدائی
جوبن آئی کر چلے ٭ ربع مسکون چار دن اپنا
بھی مسکن ہو گیا -

ربیع - مونث - فقرہ - اولے پڑنے سے
ربیع خراب ہو گئی -

رپٹ - مونث - اطلاع اہل کچہری کی اصطلاح
ہے -

رپورٹ - مونث - رپٹ -

رُت - مونث - صبا ؎ جھولا جھلوائین گی
لیجا کے چمن مین تجکو ٭ رُت کہین آئے
تو اے حور لقا ساون کی -

رتالو۔ مذکر۔ ایک ترکاری۔ تذکیر کے ساتھ بولتے ہین۔

رتبہ۔ مذکر۔ سالک ؎ ہون مین غلام ایسے فلک بارگاہ کا ٭ جس کے گدا کو رتبہ ملا بادشاہ کا۔

رتن۔ مذکر۔ جواہر۔ اکبر کے نورتن مشہور ہین۔

رتھ۔ مونث۔ ایک دیسی گاڑی۔

رٹ۔ مونث۔ امیر ؎ تو جس کا نام بھی نہین لیتا کبھی اُسے ٭ رٹ تیرے نام کی ہے برابر لگی ہوئی۔

رجا۔ مونث۔ امید۔

رُجحان۔ مذکر۔ فقرہ۔ اُن کا رجحان تعلیم کی طرف زیادہ ہے۔

رجز۔ مونث۔ ایک بحر کا نام۔

رجسٹر۔ مذکر۔ فقرہ۔ رجسٹر لکھا گیا ہو تو لاؤ۔

رجعت۔ مونث۔ عاشق ؎ وہ مہر پھرے راہ سے کیون آہ کوشش کر ٭ بے معجزہ خورشید کو رجعت نہین ہوتی۔

رجمنٹ۔ مونث۔ پلٹن۔

رجوع۔ مونث۔ برق ؎ دل اُس صنم سی دم نزع پھر گیا تو کیا ٭ رجوع اور سی کی جب مرض کو طول ہوا۔

رچاوٹ۔ مونث۔ رنگین ؎ اس کا اظہار کرون تجھ سے مین کیا کیا رنگین ٭ دست پا تحفہ ہین مہندی کی رچاوٹ خاصی۔

رحل۔ مونث۔ فقرہ۔ رحل چھوٹی ہے اور قرآن بڑا۔

رحلت۔ مونث۔ صبا ؎ ہو رنج و غم کا عدم قافلہ ٭ ہماری بھی دنیا سے رحلت ہوئی۔

رَحم۔ مذکر۔ درد ؎ دیکھنے کو رہے ترستے ہم ٭ نہ کیا رحم تو نے پر نہ کیا۔

رِحم۔ مذکر۔ بچہ دان۔

رِحم۔ مذکر۔ چاولون کا کچا حلوا۔

رحمت۔ مونث۔ امیر ؎ قہر سے حشر مین یہ کہہ کے چھڑایا مجکو ٭ جانے دے اس کی طرفدار ہے رحمت میری۔

رُخ۔ مذکر۔ منیر ؎ حرم و دیر مین ہے جلوہ پُرفن اُن کا ٭ دو گھرون کا ہے چراغ اک رُخ روشن اُن کا۔

رُخ۔ (سمت) مذکر۔ میر ؎ ٹالا نہین کچھ مجکو پتنگ آج اُڑاتے ٭ بہتون کے تئین باؤ کا رخ اُن نے بتایا۔

رخت۔ مذکر۔ قلق سے اور اک دز و کفن کا لیا
کھٹکا ہمراہ ٭ منزل گور میں یہ رخت سفر
کیا ہوگا۔
رخسار۔ مذکر۔ نسیم سے ظلمت مین مجھے نور کا
پہلو نظر آیا ٭ رخسار چراغ شب گیسو نظر آیا۔
رخش۔ (گھوڑا) مذکر۔ رند سے پیدا ہو جس سے رخش
کسی شہسوار کا ٭ آنکھوں کو انتظار رہا
اُس غبار کا۔
رخصت۔ مونث۔ اسیر سے بہت رو کے
دنیا مین گھبرا گئے ہم ٭ زمین آسمان تم سے
رخصت ہماری۔
رخنہ۔ مذکر۔ صبا سے اے صنم تیری نگہہ
کے تیر سے ٭ شرع مین زاہد کے رخنہ ہوگیا۔
رد۔ مونث۔ فقرہ۔ اس کتاب کی رد
لکھی گئی ہے۔
ردا۔ (چادر) مونث۔ بحر سے ہوا ہے عاشق گریان
غریق رحمت آج ٭ کفن کے واسطے بھیجے ردا
سحاب اپنی۔
رد و بدل۔ مونث۔ انیس سے ان بعد
علی کم ہوئی جنگ وجدل ایسی ٭ غل تھا کبھی
دیکھی نہین رد و بدل ایسی۔

رد و قدح۔ مونث۔ بحث۔
ردیف۔ مونث۔ ظفر سے بدل کے قافیہ لکھو
غزل اک اور ظفر ٭ مگر ردیف ہو ساری
یونہین برابر کی۔
رذالت۔ مونث۔ فقرہ۔ رذیل کی رذالت
نہین جاتی۔
رزق۔ مذکر۔ اسیر سے داغ کھایا کبھی لالہ سے
کبھی پھول سے زخم ٭ لے گیا بخت جہان رزق
مقدر پایا۔
رزم۔ مونث۔ جنگ۔ لڑائی۔
رزولیشن۔ مذکر۔ تجویز۔ فقرہ جو رزولیشن
پیش کیا گیا پاس ہوگیا۔
رس۔ مذکر۔ داغ سے گلشن مین ترے
یون نے گویا ٭ رس چوس لیا کلی کلی کا۔
رسالت۔ مونث۔ اسیر سے سوے خلق قرآن
سے ہے مکتوب خالق ٭ ہوئی ختم سب پر رسالت
تمہاری۔
رسالہ۔ مذکر۔ صبا سے روز ازل کھلا جو
کتب خانہ بہار ٭ سوسن نے دس ورق کا
رسالہ اٹھالیا۔
رسالہ۔ (فوج) مذکر۔ سحر سے کئی سو جو بانکا اکھٹا ہوا

وہ تیار ترچھا رسالہ ہوا۔

رساول۔ مونث۔ گنّے کے رس مین چاول ڈالکے پکاتے ہین تانیث کے ساتھ مستعمل ہے۔

رسائی۔ مونث۔ صبا ؎ پئے تسلی دل کے دیا ہے خط تجکو ٭ رسائی یار تک اے نامہ بر نہین ہوتی۔

رسائن۔ مونث۔ اکسیر۔ تانیث کے ساتھ ہندو بولتے ہین۔

رستہ۔ مذکر۔ ذوق ؎ احاطہ سے فلک کے ہم توکب کے ٭ نکل جاتے مگر رستہ نپایا۔

رسد۔ مونث۔ انیس ؎ موقوف اسی دن سے ہوئی تھی رسد آنی ٭ لشکر مین ہوئی شاہ کے غلہ کی گرانی۔

رسم۔ مختلف فیہ۔ داغ ؎ ساقی نہ رسم ترک ہو شُربِ مدام کی ٭ پہلے چھڑک زمین پہ قاضی کے نام کی۔ مومن ؎ وطن آوارون پہ کیون فرق ہے یون پانی کا ٭ کیا زمانے مین یہی رسم ہے مہمانی کا۔ اب باتفاق تانیث ہی کے مستعمل ہے۔

رسم و راہ۔ مونث۔ ظفر ؎ ہم اُن سے مانگتے بوسہ بھی تقدیر ملنے کے ٭ جو لیتے وہ کی کچھ رسم و راہ پڑجاتی۔

رسوت۔ مونث۔ ایک دوا۔

رسوخ مذکر۔ فقرہ۔ سرکار مین اُن کا بڑا رسوخ ہے۔

رسن۔ مونث۔ اسیر ؎ یوسفِ دل کو زنخدان سے نکالے گی وہ زلف ٭ اس کنوین سے یہ کئی ہاتھ رسن بڑھتی ہے۔

رسید۔ مونث۔ اسیر ؎ برسون گلی مین یار کے قاصد پڑا رہا ٭ نکلا جو خط تو خط کی عنایت رسید کی۔

رشتہ۔ مذکر۔ امیر ؎ تار ایک ہی ہے سُبحۂ و زنار کا امیر ٭ اسلام و کفر مین بھی ہے رشتہ قریب کا۔

رشتہ۔ مذکر۔ نواب ؎ خواہش موت تھی مجھے نواب ٭ رشتۂ عمر کیون دراز ہوا۔

رُشد۔ مذکر۔ امیر ؎ دربار سیدالشہدا مین جگہہ ملی ٭ پہونچا حدِ کمال کو رشد اُس رشید کا۔

رشک۔ مذکر۔ رشک ؎ جین ولون رہتے تھے ہم فردوس کوے یار مین ٭ سایۂ طوبیٰ کو رشکِ سایۂ دیوار تھا

رشوت۔ مونث۔ فقرہ۔ تحصیلدار سے رشوت
لے لی۔
رضا۔ مونث۔ برق ؏ نہ خوشی وصل کی
دل کو ہے نہ غم فرقت کا ٭ وہی ہم کرتے ہین
جو تیری رضا ہوتی ہے۔
رضاعت۔ مونث۔ شیرخوارگی۔
رطب۔ مذکر۔ بحر ؏ لیتے ہی بوسہ میوۂ
لب کا موا مین بحر ٭ شاید کہ ہلدی گرتھی
رطب نہ تھا۔
رطل۔ مذکر۔ ظفر ؏ ساقی ہے نشہ آنکھون
مین معمول سے ہلکا ٭ نظرون مین ہے اب
رطل گران پھول سے ہلکا۔
رطوبت۔ مونث۔ تری۔ فقرہ ہوا مین رطوبت
بڑھی ہوئی ہے۔
رعایا۔ مونث۔ اختر (شاہ اودہ) ؏ قبضہ ہے سب کی
مملکت نظم و بیت پر ٭ بافیض بس رہی ہے رعایا
جہان کی۔
رعایت۔ مونث۔ تسلیم ؏ دیجئے بوسہ تو دل
حاضر ہے ٭ ایسی باتون مین رعایت کیسی۔
رعب۔ مذکر۔ امیر ؏ کہان نہین ہے
تماشا تری خدائی کا ٭ مگر جو دیکھنے دے
رعب کبریائی کا۔
رعب داب۔ مذکر۔ فقرہ اُن کا بڑا رعب
داب ہے۔
رعد۔ مذکر۔ ناسخ ؏ ابر کو دیکھا جو ساقی نے
نگاہ مست سے ٭ رعد بولا اب مے گلرنگ
برساتا ہون مین۔
رعشہ۔ مذکر۔ تسلیم ؏ دشمن جان یہ بڑہاپا
ہوگیا ٭ ہاتھون مین پاؤن مین رعشہ
ہوگیا۔
رعونت۔ مونث۔ جان صاحب ؏ نوج ہو
مجھ کو محبت اُس کی ٭ زہر لگتی ہے رعونت
اُس کی۔
رعیت۔ مونث۔ فقرہ۔ دکن کی رعیت
بادشاہ پر جان دیتی ہے۔
رغبت۔ مونث۔ سالک ؏ دل کو کوسون
کہ ترے ملنے کی رغبت کیون کی ٭ آنکھ کو کوسون
کہ نظارہ کی حسرت کیون کی۔
رفاقت۔ مونث۔ امیر ؏ گلہ تم سے ہوش و
خرد کچھ نہین ہے ٭ نہ کی دل نے بھی کچھ
رفاقت ہماری۔
رفاہ۔ مونث۔ امیر ؏ رہے گا خلق بینہ

جاری اگر نہ آپ کا فیض * شکستہ حال سے
خلقت رفاہ کیا ہو گی۔

رفتار - مونث - ناسخ سے بول چال ایسی
کسی کی بھی نہیں دنیا میں * تیری گفتار
نئی ہے تری رفتار نئی۔

رف رف - مذکر - دبیر سے رف رف بھی
اس انداز سے فرفر نہیں جاتا * یوں تخت
سلیمان بھی ہوا پہ نہیں جاتا۔

رفعت - مونث - صبا سے عاشقِ قد ہوں
پسِ مرگ یہ رفعت ہو گی * ساق پا عرش کی
شمع سر تربت ہو گی۔

رفل - مختلف فیہ - بحر سے خالی گئی جو یار کی بندوق
صید پر * شیروں پہ نیستاں سے ہزاروں
رفل چلے - سحر سے موج ہوا کی ہاتھوں میں
کرچیں آ پی ہوئی - غنچوں کی رفلیں لبیں
پڑا استے چڑھے ہوئے - اب مونث بادوچ

رفو - مذکر - ناسخ سے چاک اگر مجھ سوختہ کا ہو
گریبان ناصحا * رشتہ ہاے شمع سوزاں سی
رفو ہو جائے گا۔

رقابت - مونث - اختر سے اپنی صورت سے
محبت ہو گئی * اس کو خود مجھ سے رقابت ہو گئی

رقبہ - مذکر - زمین کا عرض و طول

رقت - مونث - امیر سے دل پر سوز کا نوحہ
جو میں پڑھنے بیٹھا * داد دینے کے لیے زمزم
رقت آئی۔

رقص - مذکر - امیر سے خانہ میں دور
مے گلرنگ نہیں ہے * اندر کے اکھاڑے
میں ہے یہ رقص پری کا۔

رقعہ - مذکر - فقرہ - تمہارا رقعہ پڑھا نہیں گیا

رقم - مونث - منیر سے ہے مرثیہ حساب
غم عشق چشم کا * کس بند میں رقم نہیں تیر
نگاہ کی - ہر معنی میں مونث ہے۔

رکاب - مونث - بحر سے سمند عشق جنازہ
رواں سواری ہے * دہان گور سمجھتے ہیں
ہم رکاب اپنی۔

رکاکت - مونث - فقرہ ان کی ہر بات میں
رکاکت ہوتی ہے۔

رکاؤ - مذکر - فقرہ - آپکی طرف سے کچھ رکاؤ
پایا جاتا ہے۔

رکاوٹ - مونث - آزردگی۔

رکعت - مونث - امیر سے سجدہ کر کے کیجیے
تعظیم زلف و خط و خال * رکعتیں تین اس طرح

پڑھیے نماز شاہم کی ۔
رُکن ۔ مذکر ۔ امیر نے کہتے ہین جسکو برہمی و
پیچ و تاب و خم ۔ چار رکن مصرع زلف
دوتا کے ہین ۔
رکوع ۔ مذکر ۔ نماز مین جھکنا ۔
رکھ رکھاؤ ۔ مذکر ۔ فقرہ ۔ بچون کا رکھ رکھاؤ
مشکل ہے ۔
رگ ۔ مونث ۔ ناسخ نے کمال اے غیرت
گل سے ہے تری نازک کمر پتلی ۔ رگ گل بھی نہین
باغ جہان مین اسقدر پتلی ۔
رگڑ ۔ مونث ۔ امیر نے کب گور مین خنجر کی
رگڑ یاد نہ آئی ۔ کب روح سوئے کوچۂ جلاد
نہ آئی ۔
رِم ۔ مذکر ۔ بیس دستے کی کاغذ کی گٹھری ۔
رَم ۔ مذکر ۔ امیر نے کیا کرون مین تری اسپ
کی اے شاہسوار ۔ شیر کی آنکھ ہے رم آہوے
صحرائی کا ۔
رُمّان ۔ مذکر ۔ انار
رمد ۔ مذکر ۔ آنکھ کا مرض ۔
رمز ۔ مونث ۔ صبا نے غوطے کھلواتی ہین
کیا رمزین تری اسے بحر حسن ۔ تہاہ اک اک

بات کی دو دو پھر ملتی نہین ۔
رمضان ۔ مذکر ۔ سالک نے دکان مے
فروش پہ سالک پڑا رہا ۔ اچھا گزر گیا
رمضان بادہ خوار کا ۔
رمل ۔ مذکر ۔ ایک علم ۔ فقرہ ۔ اُن کو رمل
خوب آتا ہے ۔
رمل ۔ مونث ۔ ایک بحر کا نام ہے ۔
رن ۔ مذکر ۔ امیر نے گلستان مین جو ترا ظل
مین پڑتا ہے ۔ بلبل آپس مین یہ لڑتے ہین
کہ رن پڑتا ہے ۔
رنج ۔ مذکر ۔ امیر نے صحبت مردم بھی جس
مین بہلتا نہین دل ۔ لاکھ تصویرین ہون
پر رنج ہے تنہائی کا ۔
رنجش ۔ مونث ۔ داغ نے اس شکایت
نے یہ قباحت کی ۔ کہ بڑھین رنجشین
قیامت کی ۔
رنجک ۔ مونث ۔ فقرہ ۔ بندوق نہ چلی
رنجک اُڑ گئی ۔
رند ۔ مذکر ۔ رشک نے جھانکا اُس نے
مجھے اس ڈھب سے کہ گولی ماری ۔ آنکھ
بندوق بنی رند بنا روزن کا ۔

رندہ - مذکر - فقرہ - تختون پر رندہ ہوگیا -

رنگ - مذکر - نواب سے کچھ زمانے سے
انداز
بھی سوا ہین نئے ✤ رنگ دیکھے ہین اسکی
محفل کے -

رنگ - مذکر - ناسخ سے دیکھ کر روز سیہ کرما
مین یہ سمجھا ہون مین ✤ دھوپ کی شدت سے
دن کا رنگ کالا ہوگیا -

رنگت - مونث - داغ سے شبنم سے شب
ہجر کی ظلمت نہین جاتی ✤ سو شوب پڑین تو
بھی یہ رنگت نہین جاتی -

رنگ ڈھنگ - مذکر - جرات نے بجائے
اشک سے ہے خوناب لخت دل سے مژگان
پر ✤ عجب کچھ رنگ ڈھنگ اب تو بنا ہے
چشم گریان کا -

رنگ روپ - مذکر - اشک سے سرو سے
عرض کیجیے طول قد نگار کا ✤ پھولون سے
کہیے رنگ روپ نرگس چشم یار کا -

رنگ و بو - مذکر - امیر سے پھول اسے
بلبل نہ پھولون پر دو روزہ ہے بہار ✤
ایک جھونکے مین ہوا اب رنگ و بو
ہوجائے گا -

رَو - مونث - ظفر سے لاکھ تم منع کرو جبکہ
بھر آئے گا یہ دل ✤ ناصحو آنسوؤن کی چشم مین
رَو ہو ویگی -

رُو - مذکر - برق سے خار خار غم سے روئے
شادمانی پھر گیا ✤ تو جو مجھ سے اے بہار
زندگانی پھر گیا -

رواج - مذکر - سحر سے سانپ سے اژدہا
بنی چولی ✤ پایا موباف نے رواج اچھا -

روایت - مونث - اسیر سے کہین تم کو
ہم حور یا روح سمجھین ✤ بہت مختلف ہے
روایت تمہاری -

روباہ - مونث - لومڑی -

روبکار - مذکر - فقرہ - آج روبکار
جاری ہوگیا -

رُوپ - مذکر - ناسخ سے صبح فرقت نے
دکھایا روپ سارا شام کا ✤ آفتاب صبح
کو سمجھا مین تارا شام کا -

روپیہ - مذکر - فقرہ - صدہا روپیہ
صرف ہوگیا -

روٹ - مذکر - بڑی اور موٹی روٹی
تذکیر کے ساتھ مستعمل ہے -

روح - مونث - صبا ؎ کہان مین نحیف او
کہان کو سے یار + مگر روح جنت مین
داخل ہوئی -

رود - مذکر - میر ؎ رونے کا جوش ویسا (دریا)
آنکھون کو ہے بعینہ + جیسے ہو رود کوئی
برسات مین اُبلتا - نہر کے معنی میں مونث بھی لکھتے ہیں

روداد - مونث - ظفر ؎ منھ دیکھے سے
جون آئینہ حیرت سے ہمارا + ہم جس سے
ظفر کہتے ہین روداد تمہاری -

روڈ - مونث - سڑک -

رورعایت - مونث - فقرہ حق بات کہنے
مین رورعایت نہین کیجاتی -

روز - مذکر - امیر ؎ کیا کام آئے گی تری
گردش پھرا سے فلک + فرقت کی شب سے
روز بدل دے وصال کا -

روز - مذکر - بحر ؎ تنخواہ گالیون کی نہ چرخ کہ (روزینہ)
ملی کبھی + جب سو کے اُٹھے نوکرون مین
روز ہٹگیا -

روزگار - مذکر - داغ ؎ کب میسر ہو روزگار (نوکری)
ایسا + اور آقا سے نامدار ایسا -

روزگار - مذکر - مومن ؎ اے چرخ چاہیے (زمانہ)
سے رہے روزگار کو + کیا چاہین روزگار
تمنا نہین رہا -

روزمرہ - مذکر - سحر ؎ یہ عاشق کو دیتا ہے
ٹھہرے نئے + یہ سنواتا ہے روز مرے نئے -

روزنامچہ - مذکر - فقرہ - آج کا روزنامچہ نہین
لکھا گیا -

روزن - مذکر - وزیر ؎ زلیخا کی طرح کس شاہد
ملک حسن نے جھانکا + ہر اک روزن بنا ہے
چشم یوسف میرے زندان کا -

روزہ - مذکر - امیر ؎ تیس دن سے
پلائی ساقی نے + ایک روزہ مرا قضا نہ ہوا -

روزینہ - مذکر - آتش ؎ آمد خط پہ تو بوسہ
کا نہ کر انکار یار + شام کو ملتا ہے روزینہ
ہر اک مزدور کا -

روش - مونث - داغ ؎ وقت خرام
ناز دکھا دو جدا جدا + یہ چال حشر کی یہ روش
آسمان کی ہے -

روشندان - مذکر - فقرہ - مکان مین کوئی
روشندان نہین رکھا -

روضہ - مذکر - مسرور ؎ خاک ہو گی مری اور کوچہ
جانان ہو گا + اپنی قسمت مین اگر روضہ رضوان ہو گا

روضہ۔ مذکر۔ (مزار) ناسخ ؎ گرچہ ہون ہند مین
لیکن مجھے ناسخ مرحوم ۔ روضۂ حیدر کرار
نظر آتا ہے۔

روغن۔ مذکر۔ وارنش۔ رنگ۔ صبا ؎
بجھ چلا تھا شب فرقت مین چراغ ہستی ۔ کام
آیا تری تصویر کا روغن کیسا۔

روغن۔ مذکر۔ (تیل) وزیر ؎ نظر سے میری
گر بیمار ان کی ہو گئین آنکھین ۔ تصدق کیجئیو
کبھو اون روغن آنکھ کے تل کا۔

روک۔ مونث۔ داغ ؎ مرا خیال
تو آنے دیا نہ تم نے گھر ۔ ہوئی نہ روک
دل مبتلا کے آنے کی۔

روکار۔ مونث۔ فقرہ مکان کی روکار اچھی ہے

روک تھام۔ مونث۔ داغ ؎ پہلے ہی داغ
کچھ نہ ہوش آیا ۔ دل کی اب روک تھام
ہوتی ہے۔

روک ٹوک۔ مونث۔ مونس ؎ پھر تو نہ وہ سنان
تھی نہ وہ روک ٹوک تھی ۔ سب مٹ گئی سپاہ گر
کی جو نوک تھی۔

روکڑ۔ مونث۔ روپیہ۔ دولت۔ تانیث
کے ساتھ بولتے ہین۔

روکھہ۔ مذکر۔ درخت ہندی زبان ہے

روگ۔ مذکر۔ آتش ؎ وعدہ خلاف یار
سے کہیو پیامبر ۔ آنکھون کو روگ دیکھئیو
ہو انتظار کا۔

رول۔ مذکر۔ فقرہ۔ رول سیدہا نہین
جدول خراب کھنچتی ہے۔

رول۔ مذکر۔ ضابطہ۔ قاعدہ انگریزی
لفظ ہے۔

رومال۔ مذکر۔ محسن ؎ آنہی کس کے
غم مین نکلے آنسو چشم فتان سے ۔ کہ عطر فتنہ
مین ڈوبا ہے رومال اوس سہی قد کا۔

روند۔ مونث۔ طلایہ۔ چوکیدارون
کی گشت۔

رونق۔ مونث۔ امیر ؎ خدا جانے یہ
دنیا جلوہ گاہ ناز کس کی ہے ۔ ہزارون
اٹھ گئے رونق وہی باقی ہے محفل کی۔

روہو۔ مذکر۔ ایک مچھلی۔ امیر ؎ بہت
نالے کھو سے کیا لے گئے ۔ کبیر دن
سے روہو نکالے گئے۔

رویان۔ مذکر۔ امیر ؎ کیا خوف ہے
آندہی کی طرح آئے جو دولت ۔ رویان

کبھی نہ بیدار ہوگا نیم فقرا کا ؎

رویت - مونث - صبا ؎ اسے صبا پیشِ
ابروِ خاقانِ ✤ خاک رویت ہلال کی ہوتی -

رو سخن - مذکر - خطاب فقرہ - میرا روے
سخن آپ سے نہ تھا -

رویّہ - مذکر - چال چلن - فقرہ - تمہارا
رویہ پسند نہین ہے -

رہ - مونث - ظفر ؎ زخم سینہ کی مرے
پٹی اگر کھل جائے گی ✤ بند ہے جو وہ رہ خونِ
جگر کھل جائے گی -

رہٹ - مذکر - ڈول - ہر معنی مین مذکر ہے

رہڑو - مذکر - ایک قسم کی بیلون کی گاڑی -
تذکیر کے ساتھ بولتے ہین -

رہس - مذکر - فقرہ - لکھنو کا شاہی رہس
مشہور ہے -

رہگذر / رہگذار } مختلف فیہ ہجر ؎ جو کڑی بھولی
غزالون کو ہماری دشت مین ✤ غول ہر سو دوڑتے
ہین رہگذر ملتی نہین - رند ؎ رونق افزا بام
پر وہ بیشتر ہونے لگا ✤ بند مارے بھیڑ
کے اب رہگذر ہونے لگا - اب باتفاق
مونث مستعمل ہے -

رہوار - مذکر - امیر ؎ طے ہو کس طرح سے
میدانِ صفت حضرت کا ✤ ٹھوکرین راہ
مین رہوار قلم لیتا ہے -

ریا - مونث - رشک ؎ طاعت ہین یا
جو تجھ سے ناشی ہوگی ✤ پرسش مین غضب
کی جان خراشی ہوگی -

ریاست - مونث - امیر ؎ رہنے کی جو
مدد ہو گئے قیدی آزاد ✤ قالب آخر کو سیاست سے
یہ ریاست آئی -

ریاض - مذکر - امیر ؎ دل اپنا زیر سایۂ
امید و بیم تھا ✤ جس دن جحیم تھا نہ ریاض
نعیم تھا -

ریاض - مذکر - انیس ؎ کچھ تو ملے
مجھے بھی ثمر اس نہال کا ✤ صدقے گئی
ریاض ہے اٹھارہ سال کا -

ریاضت - مونث - جان صاحب ؎
بالے سے بچے جو بہن کے ہوسے یا غنی میری
مل گئی خاک مین بیکار ریاضت ٹھہری -

ریب - مذکر - شک - شبہہ -

ریت - مونث - رسم - ہندی زبان ہے

ریت - مونث - انیس ؎ تن جلا جاتا ہے

جب گرم ہوا آتی ہے ؎ ریت اُڑ اُڑ کے
ہر اک زخم مین بھر جاتی ہے۔
ریچھ۔ مذکر۔ فقرہ۔ ریچھ بڑا موذی
ہوتا ہے۔
ریح۔ مونث۔ ہوا۔
ریحان۔ مذکر۔ پھول۔ اور ایک قسم کا خط۔
تذکیر کے ساتھ استعمال ہے۔ لیکن تخم ریحان
کو مونث بولتے ہین۔
ریخ۔ مونث۔ ظفر ؎ عجب آیا نظر عالم
ہمین اللہ اللہ ؎ دیکھین ان دانتون مین
ریخین جو مسی کے باعث۔
ریختہ۔ مذکر۔ نظم اُردو۔ جرات ؎ طبع کہہ
اور غزل ہو جو نظیری کا جواب ؎ ریختہ یہ جو
پڑھا قابل اظہار نہ تھا۔
ریڑھ۔ مونث۔ پیٹھ کی ہڈی۔
ریز۔ مونث۔ پرند کی نغمہ سرائی۔
ریزش۔ مونث۔ فقرہ۔ زکام سے
ریزش ہوتی ہے۔
ریزہ۔ مذکر۔ ٹکڑا۔
ریس۔ مونث۔ برابری۔ رشک۔ ہندی
زبان ہے۔

ریسمان۔ مونث۔ رسّی۔
ریش۔ مونث۔ انیس ؎ پھر تو نہ کوئی
آس نہ کوئی امید تھی ؎ چہرہ تھا زرد ریش مبارک
سفید تھی۔
ریشم۔ مذکر۔ فقرہ۔ ریشم کیڑے سے
پیدا ہوتا ہے۔
ریشہ۔ مذکر۔ امیر ؎ تمھاری آنکھ کے
ڈورے نے دل مرا کھینچا ؎ نہال تاک کا
ریشہ اسے کمند ہوا۔
ریگ۔ مونث۔ اسیر ؎ جگہ کشتی یہ ہے
یارب یہ کس شیرین شمائل کی ؎ جو شربت
آب دریا ہے تو شکر ریگ ساحل کی۔
ریگستان۔ مذکر۔ فقرہ۔ عرب کا ریگستان
مشہور ہے۔
ریل۔ مونث۔ فقرہ۔ ریل گھنٹے مین
چالیس میل جاتی ہے۔
ریل۔ مذکر۔ پیچک۔ تذکیر کے ساتھ
مستعمل ہے۔
ریل پیل۔ مونث۔ فقرہ۔ کثرت۔
ریم۔ مونث۔ پیپ
ریوڑ۔ مذکر۔ بکریون کا گلہ۔

ریویو۔ مذکر۔ راے زنی۔ فقرہ۔ تاریخ دکن
پر ہمارا ریویو قابل دید ہے۔
ریہ۔ مونث۔ ایک قسم کی مٹی

باب زاے معجمہ

ز۔ مونث
زاد۔ مذکر۔ رشک ؎ ہم سے عمل نیک
جو دو چار بھی ہوتے ٭ ہنگام سفر زاد سفر
خوب نکلتا۔
زادبوم۔ مونث۔ پیدائش کی جگہ۔
زادراہ۔ مونث۔ (مذکر) تسلیم ؎ دی دعا یار نے
جو وقت سفر ٭ مین یہ سمجھا کہ زاد راہ ملا۔
زادسفر۔ مذکر۔ برق ؎ داغ دل ترخ مین
دیتے ہین محبت دیکھو ٭ کیا دم کوچ ہمین
زاد سفر ملتا ہے۔
زاغ۔ مذکر برق ؎ شہرہ ہو کیون
شاہد جانان کے خال کا ٭ دیکھا ہے کس نے
زاغ کمان ہلال کا۔
زانو۔ مذکر۔ امیر ؎ ہے غضب کا
شوخ وہ بت ہو جو صحبت دو گھڑی ٭ چٹکیان
لے لے کے زانو لال کردے حور کا۔

زاویہ۔ مذکر۔ گوشہ۔
زاغچہ۔ مذکر۔ اسیر ؎ جب نظر آئے خط و خال
مرغان چمن ٭ زاغچہ سمجھا مین اسکو طالع صیاد کا۔
زبان۔ مونث۔ صبا ؎ وہ رندہ ہون نہین کنارہ جو آب
سے کیا زبان ماہی دریا نہی اضطراب ہوئی
زبانہ۔ مذکر۔ شعلہ۔
زبر۔ مذکر۔ فتحہ۔
زبرجد۔ مذکر۔ داغ ؎ ان کا رنگ سبزہ رخسار نکھرا
ہوگیا ٭ جو زبرجد تھا زمرد کا نمونا ہوگیا۔
زبور۔ مونث۔ ایک آسمانی کتاب۔
زٹل۔ مونث۔ گپ۔ مصرع۔ سنیے
اگر تو لطف ہماری زٹل مین ہے۔
زجر } زجر و توبیخ ۔ مونث۔ تنبیہ۔ جھڑکی۔
زحاف۔ مذکر۔ فقرہ۔ اس بحر مین زحاف
واقع ہوا ہے۔
زحل۔ مذکر۔ دبیر ؎ اتنا بلند ہو تو تیغ
اجل ہوا ٭ مریخ آتشی ہوا آبی زحل
ہوا۔
زحمت۔ مونث۔ فقرہ۔ آپ کو مفت کی
زحمت ہوئی۔
زحیر۔ مونث۔ پیچش۔

زخم۔ مذکر۔ امیر؎ کیا دورنگی ہے زمانے کی امیر ٭ مین حزین زخم ہے خندان میرا۔

زد۔ مونث۔ فقرہ۔ کبھی تو ہماری زد پر چڑھین گے۔

زدوکوب۔ مونث۔ مارپیٹ۔

زر۔ مذکر۔ صبا؎ خاک حاصل ہو اس سے مردون کو ٭ زر جو صرفِ قبور ہوتا ہے۔

زربفت۔ مونث۔ نیر؎ دھوکا چمک کا نالۂ اغیار پر نکھاؤ ٭ زربفت جھوٹی سمجھتے ہین برقِ آہ کی۔

زراعت۔ مونث۔ فقرہ۔ پانی نہ پڑنے سے زراعت جاتی رہی۔

زرد آلو۔ مذکر۔ ایک میوہ ہے۔

زردہ۔ مذکر۔ کھاتے کا تمباکو۔ اور مزعفر ہر معنی مین مذکر ہے۔

زرہ۔ مونث۔ برق؎ رہتی ہین آنکھیں لگی دلچسپ ہے ایسا بدن ٭ یار کے بر مین زرہ ہے دیدہ ہاے حور کی۔

زرٹ۔ مونث۔ بکواس۔ فقرہ تمہاری زرٹ نہین جاتی۔

زعفران۔ مونث۔ آتش؎ زردی نے میرے رنگ کی مجکو رُلادیا ٭ ہنسوائے جو کسی کو یہ وہ زعفران نہ تھی۔

زعم۔ مذکر۔ برق؎ رہتا ہے اب خیال جو پہلوے یار کا ٭ بازو پہ اپنے زعم ہے بازوے یار کا۔

زغن۔ مونث چیل۔ میر؎ زغن اُن بنون مین نہ پائی گئی ٭ نہ مقتول کی لاش اُٹھائی گئی۔

زغند۔ مونث۔ چوکڑی کو دپھاند۔ جیسے زغند بھری۔

زفیل۔ مونث۔ وہ آواز جو کبوتر باز منہ مین اُنگلی رکھکر نکالتے ہین۔

زقوم۔ مذکر تھوہڑ۔

زک۔ مونث۔ نصیر؎ چمن مین اُسکی کمر نے یہ کل لچک کھائی ٭ کہ شاخِ گل نے سرِ ہمسری سے زک کھائی۔

زکام۔ مذکر۔ شوق؎ اور باتون کا اب پیام ہوا ٭ مینڈکی کو بھی لو زکام ہوا۔

زکاوت۔ مونث۔ ذہانت۔

زکوٰۃ۔ مونث۔ منیر ؎ کھینچے ہین چلّے گوشۂ عزلت مین مدتون ٭ دی ہے بہت زکوٰۃ نقوش حصیر کی۔

زُلال۔ مذکر۔ فقرہ۔ صفرے کو زلالِ آلو مفید ہوتا ہے۔

زلزلہ۔ مذکر۔ برق ؎ تعلی زمین سے جو نالون نے کی ٭ فلک پر عیان زلزلہ ہوگیا۔

زلف۔ مونث۔ غالب ؎ نیند اُسکی ہے دماغ اُسکا ہے راتین اُس کی ہین ٭ جس کے بازو پر تری زلفین پریشان ہوگئین۔

زمام۔ مونث۔ لگام۔

زمانہ۔ مذکر۔ امیر ؎ ہر صبح کو یہ شور رہے مرغ سحری کا ٭ چونکو کہ زمانہ رہا بیخبری کا۔

زمانہ۔ مذکر۔ فقرہ۔ سارا زمانہ اُنکو مانتا ہے۔

زمرّد۔ مذکر۔ آتش ؎ رشک کے مارے زمرد خاک مین ملجائے گا ٭ سبزہ پر اُس گوش کے فیروزہ ہیرا کھائیگا۔

زُہرہ۔ مذکر۔ گردہ

زمزم۔ مذکر۔ مصرع۔ سلام لکھتا ہون مین حرم مین قلم سے زمزم ٹپک رہا ہے۔

زمزمہ۔ مذکر۔ مومن ؎ ہوگیا سن کر نوید وصل شادی مرگ مین ٭ لب تلک یہ زمزمہ آیا کہ شیون ہوگیا۔

زمستان۔ مذکر۔ سردی کا موسم۔

زمین۔ مونث۔ امیر ؎ بیتین ہوسکتی ہین اسمین بھی بہت نظم امیر ٭ گھر بنانے کو بہت ہے یہ زمین تھوڑی سی۔ ہر معنی مین مونث ہے۔

زُنّار۔ مختلف فیہ۔ صبا ؎ اللہ رے تیری اے بتِ کافر صفائی تن ٭ زنار صاف آئینہ کا بال ہوگیا۔ رشک ؎ بیخود یہ تیری راہ مین تھے شیخ و برہمن ٭ تسبیح گر پڑی کہین زنار گر پڑی۔

زنبور۔ مذکر۔ انشا ؎ بسکہ زنبور وان جو پسکے موئے ٭ زردشالی لحاف سارے ہوئے۔

زنبورک۔ مونث۔ فقرہ۔ سواری مین زنبورکین چل رہی ہین۔

زنبیل۔ مونث۔ فقرہ۔ جیب کیا ہے عمر عیار کی زنبیل ہے۔

زنجیر - مونث - وزیر سے وہ تو مرے گلو
نہ لگا لیکن اسے جنون + زنجیر اسکی میرے
گلے سے چمٹ گئی -
زنخدان - مونث - ٹھوڑی -
زندان - مذکر - امیر سے قالب + روح کی
کیا خاک ہو عالم مین قدر + کوچ یوسف نے
کیا خالی یہ زندان رہگیا -
زنگ - مذکر - مورچہ - بحر سے دل کو سرور
ہو تو کھلین جوہر سخن + تیغ زبان کو زنگ
لگا ہے ملال کا -
زنگ - مذکر - گھنٹی - ناسخ سے میرے لیلے کو
یان اگر لے آئے + باندھون ناقہ مین زنگ
سونے کا -
زنگار - مذکر - غالب سے لطافت بے کثافت
جلوہ پیدا کر نہین سکتی + چمن زنگار ہے
آئینۂ باد بہاری کا -
زنگولہ - مذکر - قلق سے انسان کا دم
نزع نہین ہوتا گھونگرو + زنگولہ بھی ہے
کمر بیک اجل کا -
زوال مذکر - انیس سے بس یک
بیک جہان مین اندھیرا سا چھا گیا + دن
بھی ڈھلا نہ تھا کہ زوال آنپہر آ گیا -
زور - مذکر - امیر سے ناز اُن کے بھی اٹھ
نہین سکتے + زور ہے اب یہ ناتوانی کا
زُور - مذکر - مکر - برق سے بیان شوق
دل ناصبور مین نے کیا + کمال سب نکے
مقطع یہ زُور مین سے کیا -
زورق - مونث - کشتی - ناظم سے
کربلا کا سے ستم قابل رقت ناظم + آہ
طوفان یہ اٹھا زورق دین بیٹھ گئی -
زرہ - مونث - انیس سے برچھی سے
پھل کمان کیا نی سے زہ گری + نیزون کی
ڈانڈ کٹکے گرہ پر گرہ گری -
زہد مذکر - انیس سے اب روئین محبان
خوش اقبال علی کے + ہوتا ہے بیان زہد کا
احوال علی کے -
زہر - مذکر - وزیر سے جو کھایا زہر بھی یاد
دہان شیرین مین + زبان تک آتے ہی
آتے مثال قند ہوا -
زہراب - مذکر - ظفر سے ترے بھیگے
ہوئے گیسو سے یہ بوند مین نہین جھڑتین
دہان مار سے زہراب جان من ٹپکتا ہے

زہرباد - مذکر - ایک مرض ہے -
زہرگیا - مونث - ایک زہریلی گھاس ہے -
زُہرہ - مونث - صبا ؎ دم رقص اُسنے
جوکی زلف وا ٭ تو زُہرہ اسیر سلاسل ہوئی -
زہرہ - مذکر - ظفر ؎ کہون مین کیا کہ ہے
ہمسر دلِ بیتاب پارے کا ٭ اُسے تو دیکھکر
ہوتا ہے زہرہ آب پارے کا -
زہگیر - مذکر - مونس ؎ زندہ کوئی سرکش
تہ شمشیر نہ چھوٹا ٭ ثابت کوئی ترکش کوئی زہگیر
نہ چھوٹا -
زیارت - مونث - سحر ؎ کب ہند سے
کربلا کو رحلت ہوگی ٭ قسمت مین اگر ہے
تو زیارت ہوگی -
زیان - مذکر - غالب ؎ فائدہ کیا سوچ
آخر توبھی دانا ہے اسدؔ ٭ دوستی نادان کی
ہے جی کا زیان ہوجائے گا -
زیب - مونث - اسیر ؎ تجھسے اے
رشکِ چمن زیب چمن بڑہتی ہے ٭ سرو
کی طرح ہر اک شاخِ سمن بڑہتی ہے -
زیب و زینت - مونث - فقرہ - آپ کے
دم سے محفل کی زیب و زینت ہے -

زیبائش - مونث - زیب و زینت -
زیتون - مذکر - ایک درخت ہے -
زیر - مذکر - کسرہ -
زیر و بم - مذکر - نیچا اونچا سُر
زیر انداز - مذکر - وہ کپڑا جو حقے وغیرہ کے نیچے
حفاظت فرش کے لئے رکھتے ہین -
زیربند - مذکر - گھوڑے کا تنگ -
زیرجامہ - مذکر - فقرہ گھوڑے پر نہ زیر جامہ
تھا نہ چار جامہ -
زیرہ - مذکر - بحر ؎ بحر و بر مین سب کو
تیری ذات سے امید ہے ٭ دُرِ صدف
مین قطرہ زیرہ غنچہ مین زر ہوگیا -
زیست - مونث - امیر ؎ بوسہ لب نہین
دیتے وہ شکر رنجی سے ٭ تلخ ہو زیست
نہ کسطرح نمکخوارون کی -
زین - مذکر - آتش ؎ دم کبھی اس جہان
سرائے دہر مین لینے نہ پائے ٭ آتے ہی
یاں توسن عمر رواں پر زین ہوا -
زین پوش - مذکر - زین کے اوپر ڈالنے
کا کپڑا -
زینت - مونث - امیر ؎ زینتین سفے کی

دکانون کی ضد ادا ہوئین + اُڑ چلین ہوائین
ایسی کہ پرینہ ادا ہوئین۔
زینہ مذکر۔ وزیر ؎ ساتھ اس کے مین
بھی کھنچ جاتا ہون فرطِ ضعف سے + سایۂ دیوار
ہو جاتا ہے زینہ بام کا۔
زیور۔ مذکر۔ امیر ؎ شاخون سے برگ
گل نہین جھڑتے ہین باغ مین + زیور اُتر
رہا ہے عروسِ بہار کا۔

باب زای فارسی

ژ۔ مونث۔
ژاژ۔ مذکر۔ کانٹون دار درخت جسے اونٹ
کٹارہ بھی کہتے ہین۔
ژالہ۔ مذکر۔ آتش ؎ بلا سے بد ہوی
داغون کو سردی کافور + سلوک نیک نے راعت
سے ژالہ کیا کرتا۔

باب سین مہملہ

س۔ مذکر۔
سابر۔ مذکر۔ ایک قسم کا چمڑا۔ ہر معنی مین گرہ
سابقہ۔ مذکر۔ مونس ؎ تربت مین نکیرین سے
کیا مبتی ہے دیکھین + جلسہ ہے نیا سابقہ ہے
پہلے پہل کا۔
ساتاروہن۔ مونث۔ سات بھیریون کا پھیرا۔
سات پانچ۔ مونث۔ فریب کی باتین۔ مثلاً
ہمکو سات پانچ نہین آتی۔
ساتگین۔ مذکر۔ پیالہ۔
ساتھ۔ مذکر۔ امیر ؎ رہنے دے تڑپنے دے
مجھے بیخودیِ شوق + کیون ساتھ چھڑاتی ہے قدیمی
رفقا کا۔
ساچق مونث۔ رسمِ حنابندی۔
ساحل۔ مذکر۔ سالک ؎ غرقِ دریائے محبت
ہوی جب کشتیِ عمر + کان مین آئی یہ آواز
کہ ساحل آیا۔
ساخت۔ مونث۔ فقرہ۔ اس صندوق کی
ساخت اچھی ہے۔
سارٹیفکٹ۔ مذکر۔ فقرہ۔ ڈاکٹر کا سارٹیفکٹ
کام آیا۔
سارس۔ مذکر۔ ایک پرند جانور ہے۔
سارنگ۔ مذکر۔ ایک راگ۔ ہر معنی مین
تذکیر کے ساتھ مستعمل ہے۔
ساز (باجہ) مذکر۔ وزیر ؎ شاخِ طوبے

اسے کہئے تو بجا ہے مطرب ؎ خود بخود ساز ترا
نغمہ سرا ہوتا ہے۔
ساز (میل) مذکر۔ امیر ؎ تیری دوا سے اور
مرا اور و بڑھ گیا ؎ شاید مرض سے ساز تجھے اے
حکیم تھا۔
ساز (سامان) مذکر۔ برق ؎ زینت سے حسن
ناز و ادا اور بڑھ گیا ؎ زیور نہین یہ ساز ہے
تیری کمند کا۔
سازش مونث۔ ظفر ؎ مزاج اپنا اسی باعث
سے کچھ ناساز رہتا ہے ؎ سنا ہے یہ تری غیرون سے
سازش ہونے والی ہے۔
سازباز۔ مذکر۔ میل جول۔ فقرہ۔ دونون مین
سازباز ہوگیا ہے۔
ساز و سامان۔ مذکر۔ سحر ؎ عجب وقت سحر
جلوہ فرما ہوئے ؎ کہ یہ ساز و سامان مہیا ہوئے
ساسن لیٹ۔ مونث۔ ایک باریک کپڑا۔
تانیث کے ساتھ مستعمل ہے۔
ساعت۔ مونث۔ منیر ؎ تجکو بلا رہی ہے
شب قدرِ زلفِ یار ؎ جا جلد اے دعا یہی ساعت
اثر کی ہے۔
ساعد۔ مختلف فیہ۔ سالک ؎ صبح واعظ نے
کلائی
بیان کی روشنیِ شمع طور ؎ خواب مین دیکھا تھا
مین نے شب کو ساعد یار کا۔ امیر ؎ جہان کو
قتل کیا تیغ بے نیام کی طرح ؎ اگرچہ ساعدِ
معشوق آستین مین رہی۔ معنی کے لحاظ سے
تانیث کو ترجیح معلوم ہوتی ہے۔
ساغر۔ مذکر۔ امیر ؎ آجائے ادہر بھی دور
کرتا ؎ ساغر کسی چشم نرگسی کا۔
ساق۔ مونث۔ پنڈلی۔ ناسخ ؎ زانو کی طرح صاف ہین
اُس حور کی ساقین ؎ آئینہ کی رانین ہین تو بلور کی ساقین
ساکھ۔ مونث۔ فقرہ۔ فریب زنی سے انکی ساکھ جاتی رہی
ساکھو مذکر۔ ایک درخت کا نام۔
ساگ مذکر۔ انشا ؎ بُرا مانے تو یون کہ
کبھی مٹھی بھر ؎ بیگما تیری کیاری مین نیا ساگ لگا ہے
ساگو دانہ۔ مذکر۔ ایک لطیف دانہ جس کی
کھیر مریض کو کھلاتے ہین۔
سال۔ (برس) مذکر۔ غالب ؎ دیکھئے
پاتے ہین عشاق بتون سے کیا فیض ؎ اک
برہمن نے کہا ہے کہ یہ سال اچھا ہے۔
سال۔ مذکر۔ ایک درخت کا نام ہے۔
سالگرہ۔ مونث۔ دبیر ؎ تیر سے زخمی یہ ہوگا
تری ماں روئیگی ؎ اس کی دنیا مین یہی سالگرہ ہوگی

سالن ۔ مذکر ۔ فقرہ ۔ آج کا سالن خوش مزہ پکا ہے۔

سالو ۔ مذکر ۔ ایک سرخ کپڑے کا نام۔

سامان ۔ مذکر ۔ سالک ؎ یوسف نے راہ مصر کی دیکھی ہے خواب مین ٭ سامان اب خرابیٔ کنعان کے ہو چکے۔

سان ۔ مونث ۔ ناسخ ؎ اس بت کو آفتاب پرستی بہانہ ہے ٭ تیغ نگہ کو چاہیے سان آفتاب کی

سانبھر ۔ مذکر ۔ ایک نمک ہے۔

سانپ ۔ مذکر ۔ امیر ؎ عجب ہے رسم جہان پر فن کہ دوست ہوتے ہین جی کے دشمن ٭ چھپائیے جسکو زیر دامن وہ سانپ بنتا ہے آستین کا۔

سانٹھا ۔ مونث ۔ گرہ ۔ گتھی۔

سانٹھ گانٹھ ۔ مونث ۔ سازش۔

سانجھ ۔ مونث ۔ شام ۔ ہندی زبان ہے۔

سانحہ ۔ مذکر ۔ میر ؎ مصائب اور تھے پر دل کا جانا ٭ عجب اک سانحہ سا ہو گیا ہے۔

سانڈ ۔ مذکر ۔ جان صاحب ؎ خدا کا قہر ٹوٹے کسبیان لونڈون سے لڑتی ہین ٭ زناخی نے نہین لڑکی یہ پالی سانڈ پالا ہے۔

سانس ۔ مونث ۔ امیر ؎ ہجر مین بسکہ ضعف دل ٭ مجھے سانس لینی بھی مشکل ہوئی ظفر ؎ ٹھنڈی ٹھنڈی جو کوئی سانس ہر آتی جاتی ٭ دل مین ہے آگ مرے اور لگاتی جاتی۔ اہل دہلی مذکر بھی بولتے ہین۔

سان گمان ۔ مذکر ۔ فقرہ ۔ ان کے آنے کا سان گمان بھی نہ تھا۔

ساون ۔ مذکر ۔ اختر (شاہ اودھ) ؎ اس وقت عجیب اک مزا تھا ٭ ساون کیا رنگ دے رہا تھا۔

ساہل ۔ مذکر ۔ معماری کا ایک آلہ۔

ساہی ۔ مذکر ۔ خارپشت ۔ ایک جانور ہے۔

سائبان ۔ مذکر ۔ ظفر ؎ ہمیشہ چشم کو مژگان سے زیب ہے دیکھو ٭ یہ اس مکان نے کیا سائبان پایا ہے۔

سایہ ۔ مذکر ۔ امیر ؎ اے چشم یار بھاگ نہ مجھ تیرہ بخت سے ٭ ہمراہ ہے غزال کے سایہ غزال کا۔

سایہ ۔ مذکر ۔ (آسیب) مصرع دیوانہ ہے پری ہو نکلا ہے سایہ مرے دل کو۔

سبب ۔ مذکر ۔ امیر ؎ دل تو مین نذر کر چکا

اے جان ؛ اب سبب کیا ہے مہربانی کا۔
سبحہ۔ مختلف فیہ۔ امیر ؎ ذکر تا ہون کسی کی
نرگسِ مخمور کا ؛ سبحہ میرے ہاتھ مین ہو دانۂ
انگور کا۔ ناسخ ؎ فصل گل مین اسقدر رہے
میکشی کا دور دور ؛ سبحہ زاہد نے بنائی
دانۂ انگور کی۔
سبد۔ مونث۔ ٹوکری
سبزہ۔ مذکر۔ امیر ؎ کھیت لاکھون رہے
مگر قاتل ؛ سبزہ شمشیر کا ہرا نہ ہوا۔
سبزہ۔ مذکر۔ آویزہ۔ آتش ؎ زلف کے
حلقے مین الجھا سبزہ گوشِ یار کا ؛ ہو گیا سنگِ
زمرد خال چشمِ مار کا۔
سبق۔ مذکر۔ برق ؎ وہی جان جبکہ عشق
مین استاد ہو گیا ؛ چھٹی ملی سبق جو مجھے یاد
ہو گیا۔
سبقت۔ مونث۔ مونس ؎ جلدی وغا
مین شیوۂ آلِ نبی نہین ؛ سبقت کبھی ہمارے
بزرگون نے کی نہین۔
سبل۔ مذکر۔ زمین کھودنے کا آلہ۔
سبو۔ مذکر۔ امیر ؎ گولرا شرب مے کیا زاہد
ناقص کو ہو ساقی ؛ بہرین پانی تو مٹی مین
سبوے خام ملتا ہے۔
سبوس۔ مونث۔ بھوسی۔
سبھا۔ مونث۔ ناظم ؎ جب کیا رقص کا
اُسنے آہنگ ؛ راجہ اندر کی سبھا لوٹ گئی
سبیل۔ مونث۔ صورت امیر ؎ مین تیغ سے
چکا ہون بہت دور قافلہ پہونچا ؛ سبیل کیا ہے
صدا سے درا کے آنے کی۔
سبیل۔ مونث۔ داغ ؎ کیا بھیڑ میکدے
کے ہے در پر لگی ہوئی ؛ پیاسو سبیل ہے
سر کوثر لگی ہوئی۔
سپاس۔ مذکر۔ شکر۔
سپاہ۔ مونث۔ امیر ؎ پڑے ہین کشتے
تری تیغ آبدار کے گرد ؛ کنارے نہر کے
جیسے سپاہ پڑتی ہے
سپر۔ مونث۔ صبا ؎ تیغ حسن یار کی
کیا تاب لائے آفتاب ؛ منہ پہ لینے کے
لئے کس دن سپر ملتی نہین۔
سپستان۔ مذکر۔ لسوڑھا۔
سپند۔ مذکر۔ امیر ؎ جہان کسی کا دُکھا
دل مین درد مند ہو جلا مین آگ پہ
نالان اگر سپند ہوا۔

سپہر - مذکر - اسیر ؎ سپہر کینہ جو دیکھا ہوا ہے
اپنے نالوں کا ÷ یہ فصیلِ بے جگر کب سامنا
کرتا ہے بھالوں کا -

ست - مذکر - کسی چیز کا جوہر -

سپیدہ - مذکر - اسیر ؎ مصور ہوں میں عاشق
قامتِ رعنائے دلبر کا ÷ مرے نقشے کو لازم
ہے سپیدہ صبحِ محشر کا -

ستار - مذکر - رند ؎ چھیڑ در پردہ جانِ عاشق
سے ÷ اس پری کا ستار کرتا ہے -

ستارہ - مذکر - امیر ؎ لگا کرتی ہے چاند
سا منہہ کسی کا ÷ ستارہ ہے چمکا ہوا
آرسی کا -

ستاور - مونث - ایک دوا ہے -

ستایش - مونث - انیس ؎ کس حسن سے
لب پر ہے ستایش اب و جد کی ÷ اعدا کو
دکھاتے ہیں وغا بدر و احد کی -

ستر - مذکر - پردہ - پردے کی جگہ تذکیر
کے ساتھ بولتے ہیں -

ستم - مذکر - سالک ؎ وہی گردشیں
ہیں وہی چال ہے ÷ ستم کونسا آسمان
رہ گیا -

ستو - مذکر - جمع کے ساتھ بولتے ہیں جیسے
ستو کھائے -

ستون - مذکر - نیر ؎ سر پر اٹھا لیا فلک
بے ثبات کو ÷ قدِ بشر ستون ہے قصرِ
حباب کا -

ستھراو - مذکر - انیس ؎ رہوار نے تو فوج
کا ستھراو کیا تھا ÷ تلوار نے واں خون کا چھڑکاو
کیا تھا -

ستیاناس - مذکر - شوق ؎ دھیان آ
اک سے بدگمانی کا ÷ ستیاناس ہے جوانی کا -

سٹ - مذکر - جیسے چابک کا سٹ -

سٹک - مونث - رشک ؎ اسے معنی لطف
سے خالی نہیں قلیاں کشی ÷ تیرے ہونٹوں
تک سٹک پہونچے گی تئے ہو جائے گی -

سجادہ - مذکر - مصلے - ہر معنی میں مذکر ہے -

سجاوٹ - مونث - رنگین ؎ ہے اجی میری
دوگانا کی سجاوٹ خاصی ÷ چمپئی رنگ غضب
تس پہ کچاوٹ خاصی -

سجدہ - مذکر - اختر - شاہ اودھ ؎ دنیا سے تو
ہم سدھارتے ہیں ÷ واں سجدۂ شکر ہو رہا ہے
سج دھج - مونث - ظفر ؎ کٹ جائے ابھی

اترا کے غیرت سے چمن مین ٭ سچ وہج یہ اگر دیکھ
لے شمشاد تمھاری ۔
سجدہ گاہ ۔ مونث ۔ وزیر ع نہین اُٹھتا ہے
سر سجدے سے میرا ٭ مگر ہے سجدہ گاہ اُس
خاکِ پا کی ۔
سجع ۔ مذکر ۔ فقرہ ۔ میرے نام کا سجع لگا کر
ہر معنی مین مذکر ہے ۔
سجل ۔ مونث ۔ دستاویز ۔
سجنجل ۔ مذکر ۔ آئینہ ۔
سچ ۔ مذکر ۔ فقرہ ۔ تمھارا سچ ہمارا جھوٹ
برابر ہے ۔
سحاب ۔ مذکر ۔ صبا ع عروجِ اہلِ کرم کے
لئے ہے دنیا مین ٭ کس آبرو سے ہوا پر
سحاب ہوتا ہے ۔
سحر ۔ مونث ۔ جلال ع اے شبِ ہجر
کیسی بیداری ٭ خواب مین بھی تری سحر
نہ ہوئی ۔
سحر ۔ مذکر ۔ رند ع مجکو مجنون کر دیا مانند
قیس ٭ سحر کیا اسے غیرتِ لیلیٰ کیا ۔
سخا ۔ مونث ۔ اختر ع ہم تو اُس شاہ کے
مداح ہین اختر جسمین ٭ شانِ جمشید کی ہے
اور سخا حاتم کی ۔
سخاوت ۔ مونث ۔ انیس ع ہمت اُسی نے
دی یہ سخاوت اُسی نے دی ٭ فاقون مین
مجکو صبر کی طاقت اُسی نے دی ۔
سخن ۔ مذکر ۔ امیر ع تابِ گویائی نہین کھلتا
دہن تصویر کا ٭ خامشی کہتے ہین جسکو ہے
سخن تصویر کا ۔
سد ۔ مونث ۔ دیوار ۔ ناظم ع میرے شیون
سے فقط قصرِ فریدون نہ گرا ٭ سدِ اسکندر
اورنگ نشین بیٹھ گئی ۔
سدابرت ۔ مذکر ۔ لنگر ۔ دوامی خیرات ۔
سدِّباب ۔ مذکر ۔ برق ع یہ عہدِ دولتِ ساقی
مین سدِّباب رہا ٭ کہ محتسب بھی یہان برسرِ
حساب رہا ۔
سدرہ ۔ مذکر ۔ بیر کا درخت ۔
سُدہ ۔ مونث ۔ میرحسن ع نہ سدھ بدھ کی
لی اور نہ منگل کی لی ٭ نکل شہر سے راہ
جنگل کی لی ۔
سُدّہ ۔ مذکر ۔ فقرہ ۔ کچھ سُدّے سے خارج ہوئی
سُر ۔ مذکر ۔ درد ع بلند و پست سب ہموار
ہین یان اپنی نظرون مین ٭ برابر سا زمین

جوان سُسر نہ بیر اور نیم کیا۔

سَمَر۔ مذکر۔ امیر سے شوق ہوتا مرے قاتل کو جو کُلبازی کا ۔ مین نے سر کاٹ کے مقتل مین اُچھالا ہوتا۔

سَمَر۔ (خیال) مذکر۔ ذوق سے جھپکتی آنکھ شب جون حلقۂ زنجیر کیا میری ۔ طلسم خواب بندی تھا سر زلف الم میرا۔

سِپَر۔ مذکر۔ رشک سے گر پڑا مین جاکے پائے یار پر ۔ سپر کسے سمجھاؤن اس اُفتاد کا۔

سَرا۔ مونث۔ منیر سے جا کے کس گھر سے نہین کوئی پھر آتا اسے روح ۔ جو اُجڑ کر نہین بستی وہ سرا کس کی ہے۔

سراب۔ مونث۔ ریتلی زمین جو پانی کا دہوکا دیتی ہے۔

سراپردہ۔ مذکر۔ امیر سے گرد باد اُٹھکے سراپردۂ در کسکا ہے ۔ اسے مجنون خانہ بدوشی مین یہ گھر کسکا ہے۔

سراج۔ مذکر۔ چراغ۔

سراچہ۔ مذکر۔ ایک قسم کا خیمہ۔ انیس سے خیمے کیے استادہ سراچے بھی لگائے ۔ اور ڈیوڑھی پہ ناموس کی قناتین کو لائے۔

سُراغ۔ مذکر۔ صبا سے عرش اعلی پہ فکر عالی ہے ۔ ہمنے پایا سُراغ کسکا ہے۔

سرانجام۔ مذکر۔ درد سے ہم کب کے چل بسے تھے پر اے مژدۂ وصال ۔ کچھ آج ہوتے ہوتے سرانجام رہ گیا۔

سراندیپ۔ مذکر۔ ایک جزیرہ ہے۔

سرپت۔ مذکر۔ ایک گھاس ہے۔ رشک سے جسے سر کی لگائی کھیل مین نیزہ اُسے مارا ۔ سروہی بن گئی جب ہاتھ مین قاتل نے سرپت لی۔

سرپٹ۔ مونث۔ گھوڑے کی ایک رفتار۔

سرپوش۔ مذکر۔ قدر سے جب اُٹھیگا جوش سے مینا سے گا وہ آفتاب ۔ جب اُڑے گا خُم کا سرپوش آسمان ہو جائے گا۔

سرپیچ۔ مذکر۔ میر حسن سے سرون پر وہ سرپیچ معمول کے ۔ خوشی سے ہوے گال گل پھول کے۔

سُرت۔ مونث۔ ہوش۔ رنگین سے گانا تو نہین آتا بہلاتی ہون جی اپنا ۔ ہون تیسی نہ مین واقف ہے سُرت نہ کچھ سُر کی

سرچشمہ۔ مذکر۔ چشمہ۔

سرچوٹ۔ مونث۔ ناظم ؎ رگِ جان رہتی ہے مشتاق اسی خنجر کی + شیشۂ دل کو ہے سرچوٹ اسی پتھر کی۔

سرحد۔ مونث۔ امیر ؎ زمانے بھر کی ایذائین سے چھٹی مرکے ملتی ہے + لحد کہتے ہین جس کو ہے وہ سرحد کشورِ غم کی۔

سرخ۔ مونث۔ کنگھی۔

سرخاب۔ مذکر۔ اختر شاہ اودھ ؎ گرجو سنتے ہین وصلت مین دل دھڑکتا ہے + جب آئی شام کی نوبت وہین اڑا سرخاب۔

سرخ بادہ۔ مذکر۔ ایک مرض ہے۔

سرخط۔ مذکر۔ مومن ؎ نیا ڈھب اور سوجھا امتحان کا + کہ سرخط ہے ضمیرِ نکتہ دان کا۔

سرخہ۔ مذکر۔ ایک خاص رنگ کا گھوڑا۔

سرداب۔ مذکر۔ تہہ خانہ۔ بعض لوگ سرداو بھی کہتے ہین۔

سرد و گرم۔ مذکر۔ فقرہ۔ ہم نے زمانے کا سرد و گرم خوب دیکھا ہے۔

سررشتہ۔ مذکر۔ امیر ؎ آہ موزون سے تجھے گلشن مین نہ کرنی تھی اسیر + مفت سررشتۂ آوازِ عنادل توڑا۔

سرگرو۔ مونث۔ ایک رگ کا نام ہے۔

سرزمین۔ مونث۔ فقرہ۔ یہ سرزمین بہت دلچسپی رکھتی ہے۔

سرزنش۔ مونث۔ انشا ؎ یہی پاؤن جانین ہین اسے وحشتِ غربت + کہ ان ساتھ خارون نے کیا سرزنش کی۔

سرس۔ مذکر۔ ایک درخت ہے۔

سرسام۔ مذکر۔ وزیر ؎ ہذیان تپ فراق سے بکنے لگا رقیب + نکلا مرا بخار اُسے سرسام ہوگیا۔

سرسون۔ مونث۔ گلزار نسیم ؎ وہ بانجھ تھی جب حمل قبولی + سرسون آنکھون مین سب کے پھولی۔

سرشت۔ مونث۔ فقرہ۔ جسکی سرشت بگڑی ہو وہ کیا سنور سکتا ہے۔

سرشک۔ مذکر۔ نسیم ؎ اُٹھے شعلے درونِ سینہ سے تعظیم فرقت مین + سرشک دیدہ استقبال کو تا آستین آیا۔

سرطان۔ مذکر۔ ایک آبی کیڑا۔ اور ایک پھوڑے کا نام۔ ہر معنی مین مذکر آتا ہے۔

سرعت۔ مونث۔ مومن ؎ سرعت تو

اس سمندکی ہے جا بجا بندہی پایان تازہ رنگ
سے صفت باد پا بندہی۔
سرقہ۔مذکر۔چوری۔فقرہ۔آپ نے اس
مضمون کا سرقہ کیا ہے۔
سرکار۔مونث۔ناسخ سے غوش رہو تم کو اگر
قدر یہ انون کی نہین پڑھونڈہ لین گے اجی
ہم بھی کوئی سرکار نئی۔
سرگلر۔مذکر۔گشتی حکم۔
سرکنگبین۔مونث۔سکنجبین۔ظفر سے میری دوا
تو شربت دیدار یار ہے جو نسخے مین کیدن طبیب نے
سرکنگبین لکہی۔
سرکہ۔مذکر۔منیر سے رہزن شب وصال ہوئی
شورش سرشک پر سرکہ مخل صحبت شیرو
شکر ہوا۔
سرگ۔مذکر۔بیکنٹھ۔ہندی زبان ہے۔
سرگزشت۔مونث۔مومن سے کہا جو مین نے
کہ مت پوچھو سرگزشت مری جب آپ جانین
کہ ہوتی ہے کیسی دل کی لگی۔
سرگم۔مونث۔سات سُرون کا مجموعہ۔
سرگین۔مذکر۔گوبر۔
سرمایہ۔مذکر۔اسیر سے کیا ہے آنسوؤن نے
نعمت دنیا سے مستغنی سمجھتا ہون مین ان
دانون کو سرمایہ توکل کا۔
سرمشق۔مذکر۔اُستاد کا لکھا ہوا جسکو
سامنے رکہکر مشق کرتے ہین۔
سرمہ۔مذکر۔اسیر سے تلوار اُنسے کہنچ نہین
سکتی نہ کہنچ سکے جو کیا سُرمہ آنکہ مین بھی لگایا
نہ جائے گا۔
سرن۔مونث۔پناہ۔ہندی زبان ہے۔
سرنامہ۔مذکر۔مکتوب الیہ کا القاب اور نام
ونشان وغیرہ۔
سُرنگ۔مونث۔اسیر سے جو بات دل مین
ہمارے تھی یار جان گیا غضب ہوا یہ کہان
سے کہان سرنگ لگی۔
سُرنگا۔مذکر۔ایک خاص رنگ کا گھوڑا۔
سرنوشت۔مونث۔ظفر سے جہان مین نام جو
روشن ہو راستی کے ساتھ تو سرنوشت
بلا سے ہو جون نگین اُلٹی۔
سرو۔مذکر۔وزیر سے ہر قدم پر ٹھوکرین کھاتا
ہے لیکن ساتھ ہے مثل سایہ سرو قد
یار کا مفتون ہوا۔
سرچراغان۔مذکر۔آتش سے کیا بیان عالم

زوالِ حُسنِ خوبان کا کرون ٭ روشنی جاتی رہی سرِ چراغان رہگیا۔

سرود۔ مذکر۔ راگ۔ اور ایک باجے کا نام بھی ہے۔

سرور۔ مذکر۔ خوشی۔ امیر ؎ وہ لطف انتظار وہ سامانِ وصل ہاے ٭ دل کو غمِ فراق مین بھی کیا سرور تھا۔

سرور۔ مذکر۔ نشہ۔ داغ ؎ عدو کو دیکھ کے آنکھون مین اپنی خون اُترا ٭ وہ سمجھے بادۂ گلرنگ کا سُرور آیا۔

سرِسامان۔ مذکر۔ ذوق ؎ بے سیاہی نچلا کام قلم کا اے ذوق ٭ روسیاہی سروسامان ہے سیہ کارون کا۔

سروکار۔ مذکر۔ امیر ؎ صاف دو ہاتھ سر ہی کے اگر چل جاتے ٭ پھر بھی مجھے تم سے تمھین مجھ سے سروکار نہ تھا۔

سریر۔ مذکر۔ تخت۔

سرشِش۔ مذکر۔ فقرہ۔ سرشِش بہت اسدار ہوتا ہے۔ زبانون پر سریس زیادہ ہی۔

سریع۔ مونث۔ ایک بحر کا نام ہے۔

سُرین۔ مذکر۔ چوتڑ

سڑاہند۔ مونث۔ بدبو۔

سڑک۔ مونث۔ ظفر ؎ زلف کے کوچے سے بہتر ہے دلا مانگ کی راہ ٭ اُس مین سو خم ہین یہ اک سیدھی سڑک جاتی ہے۔

سزا۔ مونث۔ امیر ؎ یہ گالی جو اے دلربا مل رہی ہے ٭ دعا دی تھی اُس کی سزا مل رہی ہے۔

سسرال۔ مونث۔ فقرہ۔ تمھاری سسرال کہان ہے۔

سطح۔ مونث۔ فقرہ۔ مصرع۔ جسطرح دریامین سطحِ آب لہرائی ہوئی۔ بعض لوگون نے اسکو مذکر بھی لکھا ہے مگر زبانون پر مونث ہی ہے۔

سطحہ۔ مذکر۔ امیر ؎ اگر ترکِ تعلق ہو سکے آسان ہے ہر مشکل ٭ نہین کشتی سے کم مرد کو سطحہ آبِ جیحون کا۔

سطر۔ مونث۔ برق ؎ ماجراے گریۂ فرقت اگر لکھنے لگون ٭ موج دریا سطرِ خط اے دلربا ہو جائے گی۔

سطوت۔ مونث۔ شان و شوکت۔

سعادت۔ مونث۔ وزیر ؎ وہ مشتِ استخوان

پھون اسے سگ یار ٭ اگر کہاے سعادت
سے ہما کی۔
سفارت۔ مونث۔ فقرہ۔ جاپان مین سلطنت کی
سفارت قائم ہوگئی۔
سفارش۔ مونث۔ نیر ٥ وساطت دی ہی
جام بادہ کو چشم مروت سے ٭ لگاوٹ سے نے
سفارش دختر رز کی اٹھائی ہے۔
سفاہت۔ مونث۔ کمینہ پن۔ فقرہ۔ انکی باتون
سے سفاہت ٹپکتی ہے۔
سفر۔ مذکر۔ امیر ٥ سفر مبارک ہو آخرت
کا بخیر انجام ہو خدایا ٭ جو گھر سے نکلے مرا
جنازہ تو سامنا ہو کسی حسین کا۔
سفرہ۔ مذکر۔ دسترخوان۔
سُفل۔ مذکر۔ فضلہ۔
سفوف۔ مذکر۔ فقرہ۔ حکیم صاحب کا دیا ہوا
سفوف سفید ہوا۔
سفیدہ مذکر۔ فقرہ۔ سفیدہ آنکھون کو نفع
دیتا ہے۔
سفینہ۔ مذکر۔ امیر ٥ دیدۂ تر سے جو
دامن مین گرا دل ٹھہرا ٭ بہتے بہتے یہ سفینہ
لب ساحل ٹھہرا۔

سقابہ۔ مذکر۔ پانی کا خزانہ۔ بعض لوگ سقاوہ بھی کہتے ہین
سقر۔ مذکر۔ دوزخ۔
سقف۔ مونث۔ ناسخ ٥ اثر درکار ہے
تو جا پہنچے عرش معلے تک ٭ نہین سقف
فلک اے نالۂ شبگیر لوہے کی۔
سقم۔ مذکر۔ ناسخ ٥ زہے شائبہ معائب کا نہ
زہے سقم سہو کاتب کا۔
سقنقور۔ مونث۔ ایک مچھلی۔
سقوط۔ مذکر۔ اشتہا کا سقوط ہوگیا۔
سکان۔ مذکر۔ دنبالۂ کشتی۔
سکت۔ مونث۔ رشک ٥ انگشت آرزو ہے
دو آج لت ہوئی ٭ بیمار دور چشم کو اتنی
سکت ہوئی۔
سکتہ۔ مذکر۔ بحر ٥ فرد تھی وہ بیت ابرو
حسن کے دیوان مین ٭ چڑہ گئی نخچے سے
جسمون مصرع مین سکتہ ہوگیا۔ سکتہ ایک مرض بھی ہے
سُکر۔ مذکر۔ نشہ۔
سکرات۔ مونث۔ فقرہ۔ مرحوم کو کئی روز
سکرات رہی۔
سکنجبین مونث۔ فقرہ۔ سکنجبین صفرا
شکن ہوتی ہے۔

سکنڈ۔ مذکر۔ لمحہ۔

سکوت مذکر۔ تسلیم ؎ آپ مجکو کہا کیے کیا کیا ٭ مین نے ہر بات پر سکوت کیا۔

سکورہ۔ مذکر۔ مٹی کا پیالہ۔

سکون۔ مذکر۔ نواب ؎ کس چین سے تڑپتے تھے فرقت مین رات دن ٭ تا حق ہوا وصال کہ دل کو سکون ہوا۔

سکونت۔ مونث۔ فقرہ۔ اُن کی سکونت کہان کی ہے۔

سُکھ۔ مذکر۔ شوق ؎ ہے یہی لطف زندگانی کا ٭ دیکھو سکھ اپنی نوجوانی کا۔

سکہ۔ مذکر۔ داغ ؎ اس دل کا کوئی نقشِ وفا مین نہین جواب ٭ بیٹھا ہوا ہے سکہ تیر کر زر خریدکا۔

سُکھپال۔ مذکر۔ جان صاحب ؎ دکھ نے مین بھرے بھابی کو سکھپال ہوا ٭ میرے سُر کُھنے سے بھیا کو بھی رومال ہوا۔

سُگدرشن۔ مذکر۔ ایک درخت ہے۔

سِکین۔ مونث۔ چھری۔

سگ۔ مذکر۔ وزیر ؎ استخوانِ تن سے نکل آئین سگے بہرِ تعظیم ٭ جبکہ عازم مری جانب سگِ جانان ہوگا۔

سگار۔ مذکر۔ سگریٹ۔

سگریٹ۔ مذکر۔ فقرہ۔ اب حقے کی جگہ سگریٹ پیا جاتا ہے۔

سل۔ مونث۔ ایک مرض۔ رند ؎ طبیعت پھر اک بت پہ مائل ہوی ٭ وہی دق ہوئی پھر وہی سل ہوی۔

سل۔ مونث۔ پتھر۔ اسیر ؎ کٹے یہ وار تھکے دست و بازوِ قاتل ٭ ٹلی نہ سل مری جانب سے سخت جانی کی۔

سلاجیت۔ مذکر۔ پہاڑ کا مومیائی دوائً استعمال ہوتا ہے۔

سلاح۔ مذکر۔ ناسخ ؎ دیے اُن کو سلاح بہر شکار ٭ کہ ہے اُن کی صلاح بہر شکار۔

سلاخ۔ مونث۔ ظفر ؎ بھری ہے آہ کی خون دل و جگر مین سلاخ ٭ کہ لال کی ہے کوئی آتشِ سقر مین سلاخ۔

سلاست۔ مونث۔ فقرہ۔ اس کلام مین بڑی سلاست ہے۔

سلاسل۔ مونث۔ اسیر ؎ بڑھ کے آئی ہے ادھر کاکل لیلے شاید ٭ پاے مجنون مین سلاسل

کبھی ایسی تو نہ تھی۔
سلام۔ مذکر۔ میر سے وہ کج روش نہ ملا راستہ مین
مجھسے کبھی ٭ نہ سیدھی طرح سے اُس نے مرا
سلام لیا۔
سلام۔ مذکر۔ مدحیہ نظم۔ مومن سے زمانہ مہدی
موعود کا پایا اگر مومن ٭ تو سب سے پہلے تو کہیو
سلام پاک حضرت کا۔
سلام علیک۔ مونث۔ فقرہ۔ میرے اُن کے
سلام علیک نہین رہی۔
سلخ۔ مونث۔ چاند رات۔
سلسبیل۔ مونث۔ جنت کی ایک نہر۔
سلسل بول۔ مذکر۔ ایک مرض ہے۔
سلسلہ۔ مذکر۔ امیر سے سیہ کاران اُمت اور
سب کڑیاں اُٹھالین گے ٭ الٰہی سلسلہ چھوٹے
نہ گیسوے محمد کا۔
سلطنت۔ مونث۔ بحر سے دولت دنیا کے
پیچھے دوڑتا ہے کیون بشر ٭ پاؤن توڑ دیسے
ملیگی سلطنت تیمور کی۔
سلک۔ مونث۔ رند سے عشق دندان نے
کیے رسوا جوہری بازار مین ٭ آبدار ایسی کوئی
سلکِ گہر ملتی نہین۔

سلوٹ۔ مونث۔ فقرہ۔ شیروانی مین سلوٹین
پڑ گئی ہین۔
سلوک۔ مذکر۔ سحر سے ہمنے معشوق بنایا تمہین
محبوب کیا ٭ اسکے بدلے مین سلوک آپنے
کیا خوب کیا۔
سلوک۔ مذکر۔ فقرہ۔ فقرا سے سلوک
حاصل کیا۔
سلونو۔ مونث۔ ہندوؤن کی ایک عید۔
سلیپر۔ مونث۔ زیر پائی۔
سلیٹ۔ مونث۔ پتھر کی تختی۔
سلیقہ۔ مذکر۔ داغ سے شروعِ عشق مین
گستاخ تھے اب ہین خوشامد گو ٭ سلیقہ بات
کرنے کا نہ جب آیا نہ اب آیا۔
سم۔ مذکر۔ تال۔ سحر سے جہان تان توڑی
ستم ہو گیا ٭ وہ سم حق مین شور سے نکے
سم ہو گیا۔
سم۔ مذکر۔ زہر۔ داغ سے اسے واعظ اس کا
ڈر ہے کہ آسے نہ آئے راس ٭ گر بادہ طہور
مرے حق مین سم ہوا۔
سُم۔ مذکر۔ میر سے کچلے کہین بدن کہین پامال
سر کیے ٭ کشتون کو روند روند کے سُم

خون مین تر کیے۔

سماق۔ مذکر۔ ایک پتھر ہے۔

سماع۔ مذکر۔ فقرہ۔ آج درگاہ شریف مین سماع تھا۔

سماعت۔ مونث۔ فقرہ۔ سنتے ہین کہ اُن کی سماعت جاتی رہی۔

سمان۔ مونث۔ اختر شاہ اودھ سے اسوقت عجیب اک سمان تھا ٭ صحرا تھا کہ گلشن جہان تھا۔

سمپٹ۔ مذکر۔ بھوسی کا ایک ظرف۔

سمّت۔ مذکر۔ سال۔ سنہ۔

سمت۔ مونث۔ طرف۔ فقرہ سمت متعین نہین ہوتی۔

سمجھ۔ مونث۔ ظفر سے وہ اُلٹی کا ہیکو سمجھے ہماری سیدھی بات ٭ جو اُس پری کی سمجھ ہو نہ اپنی ہی اُلٹی۔

سمرقند۔ مذکر۔ ایک شہر۔

سُمرن۔ مونث۔ اسیر سے تمھارے نام سے خطبہ کا بڑھ گیا رتبہ ٭ تمھارے ذکر سے سُمرن شمار مین آئی۔

سمن۔ مونث۔ چنبیلی۔

سمن۔ مذکر۔ طلب نامہ۔

سمند۔ مذکر۔ سالک سے ضرور رحم ہے افتادگان خاک پہ بھی ٭ سمندِ ناز ذرا روک شہسوار اپنا۔

سمندر۔ مذکر۔ ناسخ سے ابرِ مژہ کے سامنے کیا ابرِ بر شگال ٭ ہین میرے آنسوؤن سے سمندر بھرے ہوے۔

سمندر۔ (آگ کا کیڑا) مذکر۔ ناسخ سے کب ہین ہمارے سینۂ سوزان مین لختِ دل ٭ آتشکدے مین ہین یہ سمندر بھرے ہوے۔

سمندر سوکھ۔ مذکر۔ ایک دوا تذکیر کے ساتھ بولتے ہین۔

سمنک۔ مونث۔ گیہون کی گری۔

سمور۔ مذکر۔ ایک جانور جس کی کھال سے پوستین بناتے ہین۔

سموم۔ مونث۔ سالک سے نسیم خلد سے بہتر سموم تھی یا نگی ٭ یہ وہ چمن ہے کہ دنیا مین دھوم تھی یا نگی۔

سَن۔ مذکر۔ سال۔ بحر سے سبق مین سنے پڑھا اُستاد سے جس روز ابجد کا ٭ کھلا میم محمدؐ سے سنِ مبعوث احمدؐ کا۔

سَن۔ مونث۔ ایک چھال جسکی رسّی بناتے ہین

سِن۔ مذکر۔ جلال سے خوبریون مین کیا ہم نے بسر سن اپنا ٭ رات اپنی تھی کبھی اور کبھی دن اپنا۔

سُنّا ۔ مونث ۔ ایک دست آویز دوا ۔

سِنان ۔ مونث ۔ اسیر ؎ اُس حلق نازنین سے جو تانین نکل گئین ٭ نیزے سے لگے جگر سے آنتین نکل گئین ۔

سنبل ۔ مذکر ۔ اسیر ؎ اُٹھاتے ہو عبث تم دُرّۂ تعزیر سنبل پر ٭ کبھی بل کی حضورِ طرّۂ پُرخم نہین لیتا ۔

سنبل الطیب ۔ مذکر ۔ بالچھڑ ۔

سنبلہ ۔ مذکر ۔ اسیر ؎ کان سے لپٹی ہوئی دیکھی جو وہ زلفِ سیاہ ٭ سنبلۂ غم سے گھٹا ایسا کہ پانی ہوگیا ۔

سنبھالو ۔ مذکر ۔ ایک درخت ۔

سُنّت ۔ مونث ۔ فقرہ ۔ اُن سے سنت کبھی ترک نہین ہوتی ۔

سُنّت ۔ مونث ۔ مسلمانی ۔

سنجاب ۔ مذکر ۔ ایک جانور جسکی کھال پوستین وغیرہ کے کام آتی ہے ۔

سنجاف ۔ مونث ۔ معروف ؎ سبزہ رنگ اس تیر سے خط رکھنے سے نادانی کھلی ٭ پستئی چادر پہ کب سنجاف ہے دھانی کھلی ۔

سنجوگ ۔ مذکر ۔ میل ملاپ اور حسن اتفاق ۔

سند ۔ مونث ۔ اُنس ؎ سیر جن کرین گے گلشنِ عنبر سرشت کی ٭ یہ مرثیہ نہین ہے سند ہے بہشت کی ۔

سندان ۔ مذکر ۔ لوہار کا ایک اوزار ۔

سُندُس ۔ مذکر ۔ ایک ریشمی کپڑا

سِندہ ۔ مونث ۔ ایک راگنی کا نام ۔

سنڈاس ۔ مذکر ۔ بیت الخلا ۔

سنسار ۔ مذکر ۔ عالم ۔ ہندی بولی ہے ۔

سنسکرت ۔ مونث ۔ ہند کی قدیم زبان ۔

سنسناہٹ ۔ مونث ۔ فقرہ ۔ بدن مین سنسناہٹ سی معلوم ہوتی ہے ۔

سنک ۔ مونث ۔ جنون کی کیفیت ۔

سنکرات ۔ مونث ۔ ہندون کی ایک تقریب ۔

سنکھ ۔ (ناقوس) مذکر ۔ مندرون مین سنکھ بجتا ہے ۔

سنکھیا ۔ مونث ۔ اختر ؎ آپ دین گالی مجھے ہونا گوارا ٭ سنکھیا ہوگی تو کھائی جائیگی ۔

سنگ ۔ مذکر ۔ وزیر ؎ طوقِ آہن خوش سلکِ حلقۂ زر ہوگیا ٭ سنگِ طفلان مجکو پارس کے برابر ہوگیا ۔

سنگا ۔ مذکر ۔ بحر ؎ کھٹک سے آنکھون مین

میری اتنک دل اسکا بھی ہو رہا ہے دہکدہک ٭
نہ دید مجکو ہوئی مبارک نہ راس اُسکو سنگار آیا۔

سنگاردان۔ مذکر۔ اختر شاہ اودہ سے
آتے ہی سنگاردان مانگا ٭ نکھری کیا کیا وہ
شوخ زیبا۔

سنگاسن مذکر۔ تخت۔ ہندی بولی ہے۔

سنگِ اسود۔ مذکر۔ وہ سیاہ پتھر جو درکعبہ پر
نصب ہے۔

سنگ پشت۔ مذکر۔ کچھوا۔

سنگت۔ مونث۔ گلزارِ نسیم سے جوڑی جو ملی بہم
بنی کی ٭ سنگت ہوئی راگ راگنی کی۔

سنگترہ۔ مذکر۔ بازار مین سنگترے چل گئے۔

سنگ جراحت۔ مونث۔ ایک نرم پتھر مونث
مستعمل ہے۔

سنگ دانہ۔ مذکر۔ پرند کا معدہ۔

سنگر۔ مذکر۔ پتھر کی دیوار۔ عاشق سے اب
بتون کے تیر مژگان سے نہین وحشت مین ڈر ہ
سنگِ طفلان کا ہمارے گرد سنگر ہو گیا۔

سنگریزہ۔ مذکر۔ رند سے یاوری طالع کرے
توکیمیا کیا مال ہے ٭ سنگریزہ ہاتھ مین لون گا تو
زر ہو جائے گا۔

سنوار۔ مونث۔ فقرہ۔ تجکو خدا کی سنوار۔

سنیچر۔ مذکر۔ معروف سے غیر ہفتے کے دن
آیا جو سفر سے معروف ٭ مین نے جانا کہ بس اب
مجھپہ سنیچر آیا۔

سواد۔ مذکر۔ امیر سے ہوا سے زلف مین اک
حور کی سودا یہ چمکا ہے ٭ بیاضِ صبح جنت ہے
سواد اپنے بیابان کا۔ ہر معنی مین مذکر ہے۔

سوار۔ مذکر۔ ایک گھاس ہے جو پانی مین
ہوتی ہے۔

سُوال۔ مذکر۔ امیر سے مانگا جو میرے دلکو
دُرِ گوشِ یار نے ٭ دیتے ہی بن پڑا کہ سوالِ
یتیم تھا۔

سوال۔ مذکر۔ عرضی دعوی برق سے تو نے نہ ایکبار
بھی پرزہ رقم کیا ٭ دون گا سوال حشر کے
دن مین جواب کا۔

سُوانگ۔ مذکر۔ صبا سے جاتے میلے مین وہ مہ
غیرون کے ساتھ ٭ سوانگ دیکھو گردشِ
افلاک کا۔

سوانہ۔ مذکر۔ ڈانڈا۔ سرحد۔ تذکیر کے
ساتھ مستعمل ہے۔

سُوبھا۔ مونث۔ رونق۔ ہندی زبان ہے۔

سوپ - مذکر - چھاج - غلہ افشان -

سُوت - (پانی کی) مونث - ناسخ ؎ رہتے ہین عشقِ ذقن مین اشک آنکھون سے روان ٭ دیکھنا پھوٹی ہے سُوت آکر کہان اس چاہ کی

سُوت - مذکر - دھاگا -

سُوجن - مونث - فقرہ سینک سے پاؤن کی سوجن اُتر گئی -

سُوجھ - مونث - بصارت - سمجھ -

سُوچ - مذکر - ظفر ؎ کس کا ہے زخم دل مین ذرا دیکھ چارہ گر ٭ کمبخت تجکو سوچ ہے کیون اندمال کا -

سُوختت - مونث - فقرہ - اُن کو اس معاملہ مین بڑی سُوختت ہوی -

سُوختہ - مذکر - بارود مین رنگا ہوا کپڑا -

سُود - مذکر - فائدہ - غالب ؎ تہا خواب مین خیال کو تجہسے معاملہ - جب آنکھ کہل گئی نہ زیان تہا نہ سود تہا -

سُود - مذکر - بیاز - فقرہ سود کسیطرح جائز نہین ہوسکتا -

سُوبہرہ - مذکر - خنزیر -

سُورتین - فقرہ - نمازِ صبح مین بڑی سورتین پڑہی جاتی ہین -

سُورت - مذکر - ایک شہر کا نام -

سُورٹھ - مونث - ایک راگنی کا نام -

سُوراخ - مذکر - اسیر ؎ ناسور کا عبث ہے تجھے اسے ترک ہے گمان ٭ سوراخ یہ جگر مین ترے تیر سے ہوا -

سُورج - مذکر - اشک ؎ اہل رفعت کے لئے نقص کمی بیشی نہین ٭ چاند سا کس روز سورج گہٹ گیا یا بڑہ گیا -

سُورج گہن - مذکر - ؎ رخصت ہوا وہ مہر تو تا شام صبح سے ٭ اپنے سیاہ خانے مین سورج گہن رہا -

سُورہ - مذکر - میر ؎ رہنے دو باتین زوال حُسن پورا ہوگیا ٭ آیتون کو کیا کرین منسوخ سورا ہوگیا -

سُوز - مذکر - رشک ؎ داغ فرقت کم سے کم ہونگے تو ہونگے دو کروڑ ٭ سوزِ دل اب کے زیادہ سے زیادہ ہوگیا -

سُوز - مذکر - فقرہ - میر صاحب نے آج سوز خوب پڑہا -

سُوزاک - مذکر - ایک مرض ہے -

سوزش۔ مونث۔ ظفر ؎ بہایا آنسوؤں نے چشم سے دریا تو کیا حاصل + فرو کب اس سے میرے دل کی سوزش ہونے والی ہے۔

سوزن۔ مونث۔ برق ؎ کاوش مژگاں سے چھلنی ہو گئے پارے نظر + سوزن عیسیٰ زبان خار صحرا ہو گئی۔

سوز و گداز۔ مذکر۔ اختر ؎ اختر کا حال سن کے ہوئے موم سنگدل + کس قہر کا بیان میں سوز و گداز تھا۔

سوس۔ مونث۔ ایک دریائی جانور تانیث ساتھ کہتے ہیں۔

سوسمار۔ مونث۔ گوہ۔

سوسن۔ مونث۔ اختر ؎ مسی لگا کے سیر چمن کو جو آئے ہو + سوسن تمھارے ہونٹوں سے شرمائی جاتی ہے۔

سوغات۔ مونث۔ آتش ؎ اے نسیم سحری بہر اسیران قفس + تحفۂ نکہت گل سے کوئی سوغات نہ تھی۔

سوفار۔ مذکر۔ ناسخ ؎ تیر سے خدنگ اے غنچہ لب دل میں ہوئے ہیں غرق سب + پینہ کوشش کرتے ہیں تب سوفار آتا ہے نظر۔

سوگ۔ مذکر۔ امیر ؎ غیر تو زندہ ہے پھر غم ہے مری جان کس کا + سوگ رکھے ہوئے ہے زلف پریشان کس کا۔

سوگند۔ مونث۔ امیر ؎ اے تیغ جفا کی نہ کرنا + سوگند تجھے مرے لہو کی۔

سول۔ مذکر۔ برچھی کی نوک۔ ہر معنی میں مذکر ہے۔

سول لسٹ۔ مونث۔ ملازمین کی فہرست۔

سوم۔ مذکر۔ امیر ؎ عاشق کا سوگ چاہیے زینت نہ کیجیے + چہلم تو کیا ابھی تو سوم بھی نہیں ہوا۔

سومنات۔ مذکر۔ ایک مشہور بتخانہ۔

سونٹھ۔ مونث۔ خشک ادرک۔

سونڈ۔ مونث۔ ناسخ ؎ سونڈ اس کو بجائے گردن وہی + کہ اٹھایا کرے غذا اپنی۔

سونف۔ مونث۔ فقرہ سونف ہاضم ہوتی ہے۔

سوہان۔ مذکر۔ ظفر ؎ ٹوٹی وحشت جنوں سے گر نہیں زنجیر پا + تو مری قسمت سے کیا سوہان بھی جاتا رہا۔

سہاگ۔ مذکر۔ نکہت ؎ غش و دوالی پہ

کیا دسہرا ہے ٭ ان مین کیسا سُہاگ گہرا ہے۔ ہر معنی مین مذکر ہے۔

سُہال مذکر۔ روغنی روٹی کی ایک قسم۔ تذکیر کے ساتھ بولتے ہین۔

سَہالک ۔ مونث۔ ہندوون مین بیاہ کا مبارک زمانہ تانیث کے ساتھ مستعمل ہے۔

سِہام ۔ مذکر۔ تیر جسکے ہر معنی مین مذکر ہے

سہم ۔ مذکر۔ خوف۔ ڈر۔

سہو ۔ مذکر۔ رند سہ لکھدیا وصل ہجر کی جا سرنوشت مین ٭ اتنا نہ سہو کاتبِ تقدیر سے ہوا۔

سُہولت ۔ مونث۔ فقرہ کام مین سہولت ہوتی جاتی ہے۔

سُہیل ۔ مذکر۔ ایک ستارہ۔

سیاحت ۔ مونث۔ فقرہ۔ سیاحت تجربہ بڑہاتی ہے

سیادت ۔ مونث۔ فقرہ۔ ان کی سیادت مسلم ہے

سیار ۔ مذکر۔ گیدڑ۔

سَیّارہ ۔ مذکر۔ گردش کرنے والا ستارہ۔

سیاست ۔ مونث۔ امیر سہ ظلم ہے آپ ہی مظلوم سیاست ایسی ٭ سارے عالم مین ہے ایک دہوم ریاست ایسی۔

سیاق مذکر۔ قلق سہ فاضل انہین پہ سکتے ہین بولتے دمِ شمار ٭ سب سے الگ سیاق ہے اپنے حساب کا۔

سیاہ گوش ۔ مذکر۔ ایک درندہ۔

سیاہہ ۔ مذکر۔ محسن سہ محاسب ہو شفاعت تیری جب دیوانِ محشر مین ٭ صحیح آئے نہ میزان مین سیاہہ دفترِ بد کا۔

سیب ۔ مذکر۔ وزیر سہ مرتے دم سیب کو کیون سونگھ کیا یوسف نے ٭ یاد کیا آگیا سیبِ ذقنِ سرخ ترا۔

سیپ ۔ مونث۔ صدف۔

سیپ ۔ مونث۔ پتلی گُٹھلی کا آم جو ابتدا ؤ ٹپکتا ہے مونث مستعمل ہے۔

سیپارہ مذکر۔ ظفر سہ اگر ہو جائے پارہ پارہ دل اُسکی محبت مین ٭ تو پھر ہر پارۂ دل کو سمجھ سیپارہ قرآن کا

سیت ۔ مونث فقرہ۔ ہاتھ پاؤن سے سیت نکلتی ہے

سیتاپھل مذکر۔ گول کدو۔ بعض جگہ شریفے کو بھی کہتے ہین۔

سیتلا ۔ مونث۔ چیچک۔

سیٹھن مونث۔ ایک موٹا سوتی کپڑا تانیث کے ساتھ بولتے ہین۔

سیج ۔ مونث۔ بحر سہ اللہ رے تُو ترے بدن کی ٭ تو شک ہے کہ سیج ہے دُلہن کی۔

سیحون ۔ مذکر ایک دریا۔

سیخ ۔ مونث۔ قلق سہ اشکِ کباب اشک

ہین لخت جگر کباب + پلکین بنی ہین تا ہجر مین سیخین
کباب کی۔

سیدھ۔ مونث۔ ٹیڑھ کی ضد۔ راستی۔

سیر۔ مذکر۔ لہسن۔

سیر۔ مونث۔ زمیندار کی ذاتی کاشت۔

سیر۔ مذکر۔ فقرہ۔ انگریزی سیر اسّی روپیہ کا ہوتا ہے

سیر۔ مونث۔ صبا ع شراب چل کے شب ماہ
مین پیئن ہم تم + چمن کی سیر کبھی اے قمر نہین ہوتی

سیرت۔ مونث۔ خصلت۔ فقرہ۔ اچھی سیرت
اختیار کرو۔

سیس۔ مذکر۔ سر۔ ہندی بولی ہے۔

سیس پھول۔ مذکر۔ سر کا ایک زیور۔

سیسر۔ مذکر۔ کمان کا چلّہ۔

سیف۔ مونث۔ منیر ع ابرو کی تیرے ضرب
دوستی چلی گئی + جتنی کسائی سیف یہ کستی چلی گئی۔

سیفہ۔ مذکر۔ جلد سازون کا وہ اوزار جس سے
کاغذ کاٹتے ہین۔

سیَل۔ مختلف فیہ۔ پانی کی رو۔ سالک ع کنہ کو
کہہ دیا نہین حاتم پہ کیا کہون + اک سیل بہ گئی
عرق انفعال کی۔ میر ع نے دل رہا بجا ہی نہ صبر
حواس و ہوش + آیا جو سیل عشق سب اسباب لے گیا

سیل۔ مونث۔ تری۔ رطوبت۔

سیل۔ مونث۔ شرم۔ مروت۔ فقرہ آنکھون مین
سیل نہین رہی۔

سیلاب۔ مذکر۔ ناسخ ع میرے اشکون کا
فلک پر موجزن سیلاب تھا + ہالۂ مہ کی جگہ شب
حلقۂ گرداب تھا۔

سیلان۔ مذکر۔ روانی۔ تذکیر کے ساتھ بولتے ہین

سیلن۔ مونث۔ رطوبت۔

سیم۔ مونث۔ قدر ع ہے میری آنکھ کا تل
نظارے کے مین کسوٹی + سیم جمال تیری اس سے
کھری ہوتی ہے۔ بعض شعرا نے مذکر بھی باندھا ہے
مگر اتفاق مونث ہی پر ہے۔

سیم۔ مونث۔ ایک ترکاری ہے۔

سیماب۔ مذکر۔ وزیر ع سینہ و دل کی جدائی
کا سبب پوچھین نہ آپ + کیا بتاؤن آگ سے سیماب
کیونکر اڑ گیا۔

سیمرغ۔ مذکر۔ اسیر ع ڈرتے ہین تیر سے
ناوک مژگان سے یہ طائر + سیمرغ تک قاف سے
باہر نہین آتا۔

سیمیا۔ مونث۔ ایک علم ہے۔ فقرہ۔ ان کو
کیمیا آتی ہے + سیمیا آتی ہے۔

سیلن - مذکر - سماں - فقرہ - سبزہ زار کا دلچسپ سین قابل دید ہے۔

سینبھل - مذکر - ایک درخت ہوتا ہے۔

سیندر - مونث - نقب۔

سیندور - مذکر - منیر ؎ غصے مین بوسہ لون دہن لاجواب کا ٭ سیندور کھاؤن سُرخیِ رنگِ عتاب کا۔

سینک - مونث - امیر ؎ ساقی کی عطا مین کوئی کیا شاخ نکالے ٭ کاڑھی پہ چھنی بھنگ کی سینک اُسمین کھڑی ہے۔

سینک - مونث - فقرہ ورم کو سینک مفید ہوتی ہے

سینگ - مذکر - انشا ؎ پٹے جو ہیم تو پھر نہ چھوٹے ٭ بارہ سنگون کے سینگ ٹوٹے

سینہ - مذکر - امیر ؎ آتی ہے صدا سے درد چھن کر ٭ سینہ چھلنی ہے بانسلی کا۔

سینہ بند - مذکر ہر معنی مین تذکیر کے ساتھ آتا ہے

سیو - مذکر - فقرہ - اس دوکان پر سیو اچھے بنتے ہین۔

سیوا - مونث - خدمت - ہندی زبان ہے۔

سیوم - مذکر - تیجا۔

سیون - مونث - سلائی۔

باب شین معجمہ

شش - مذکر - امیر ؎ کس طرح تو ام لڑائی مین ہو فتح و شکست ٭ شین ہے مفتوح بھی مکسور بھی شمشیر کا۔

شاباش - مونث - سرور ؎ سرخ رو رکھا اُسے ایجاد نے ٭ دیکھ کر شاباش دی اُستاد نے۔

شاپ - مونث - دُکان۔

شاخ - مونث - امیر ؎ لب پہ آتے ہی دعا باب اثر تک پہونچی ٭ نخل سے چھوٹتے ہی شاخ ثمر تک پہونچی۔

شاخ - مونث - سینگ - ذوق ؎ رہتے ہین کشمکش مین پس از مرگ بھی جفا ٭ آخر کو زہ بر ازہ کٹی کرگدن کی شاخ - ہر معنی مین مونث ہے۔

شاخسانہ - مذکر - آتش ؎ نہ زلفِ یار کا خاکا بھی کر سکا مانی ٭ ہر ایک بال مین کیا کیا نہ شاخسانہ ہوا

شادیانہ - مذکر - ناسخ ؎ مجکو دم لینے کی فرصت بھی نہ دنیا مین ملی ٭ روز مولد شادیانہ کوچ کا نقارہ تھا

شارع عام - مونث - وہ راہ جسپر کثرت سے لوگ چلین۔

شاستر - مونث - ہندؤن کی مذہبی کتاب۔

شافہ - مذکر - جان صاحب ؎ دوا سے مرض مین اضافہ ہوا ٭ بڑھا قبض بیکار شافہ ہوا۔

شال - مونث - ناصر ؎ سارے کپڑون پہ اوس سی ہے پڑی ٭ شال بھی گرمیان نہین کرتی۔

شالباف ۔ مونث ۔ ایک سرخ کپڑا ۔ تانیث کے ساتھ بولتے ہین۔

شام ۔ مونث ۔ امیر ؎ نوبت نہ آئی میرے حساب وکتاب کی ٭ اللہ شام بھی ہوئی روزِ حساب کی۔

شام ۔ مونث ۔ نیر ؎ دستگیری کر رہی ہے تیرہ بختی آج کل ٭ خود بخود میری چھڑی کی شام گیسو ہو گئی۔

شام ۔ مذکر ۔ ایک ملک کا نام۔

شاما ۔ مونث ۔ ایک خوش الحان چڑیا ہے۔

شامت ۔ مونث ۔ سالک ؎ اس ضعف مین بھی گر کوئی نالہ نکل گیا ٭ شامت ہی آئے گی فلکِ بد شعار کی۔

شام کلیان ۔ مذکر ۔ ایک راگ۔

شامیانہ ۔ مذکر ۔ امیر ؎ مر گیا ہون الفتِ قامت مین آہین کھینچکر ٭ شامیانہ ہو مرے مرقد پہ مدِ آہ کا۔

شان ۔ مونث ۔ امیر ؎ خدا نے شان یوسف سے تمھاری شان افضل کی ٭ کھلی سب نقشِ ثانی سے حقیقت نقشِ اول کی۔

شانہ ۔ مذکر ۔ کاندھا ۔ امیر ؎ اے طالع بیدار مین سوتا ہون خبردار ٭ پہلو سے مرے ہو نہ جدا شانہ کسی کا۔

شانہ ۔ (کنگھی) مذکر ۔ مصحفی ؎ پاتے ہین زلف بنانے ہی پہ مائل اُسکو ٭ ہاے کب وہ دو پہر ہاتھ مین شانہ نہ رہا۔

شاہراہ ۔ مونث ۔ شارع عام۔

شاہین ۔ مذکر ۔ امیر ؎ تیر سے تیرے کوئی طائر نہ چھوٹا دہر مین ٭ رہ گیا تو ایک شاہینِ تیر زد رہ گیا۔

شائبہ ۔ مذکر ۔ غالب ؎ تم سے بیجا ہے مجھے اپنی تباہی کا گلہ ٭ اس مین کچھ شائبہ خوبیِ تقدیر بھی تھا۔

شب ۔ مونث ۔ امیر ؎ ہوا وصل اُس سے تو اک دم کے دم ٭ یہ سمٹی کہ شب آنکھ کا تل ہوئی۔

شباب ۔ مذکر ۔ امیر ؎ وہ کون تھا جو خرابات مین خراب نہ تھا ٭ ہم آج پیر ہوے کیا کبھی شباب نہ تھا۔

شباہت ۔ مونث ۔ امیر ؎ حسنِ یوسف کو بہت آنکھ جما کر دیکھا ٭ پوری تصویر تمھاری ہے شباہت کیسی۔

شب برات ۔ مونث ۔ فقرہ ۔ شب برات

چودھوین شعبان کو ہوتی ہے۔

شبخون۔ مذکر۔ مومن ؎ جان و دل پر لشکر آرائی تھی جوشِ یاس کی ٭ عصمت اس بلوے مین شبخونِ تمنا ہوگیا۔

شبد۔ مذکر۔ لفظ۔ ہندی زبان ہے۔

شبدیز۔ مذکر۔ مونس ؎ سیکھے تو ہوا اس سے چلن تیزروی کا ٭ پیرو ہے یہ شبدیز براقِ نبوی کا۔

شبدیگ۔ مونث۔ فقرہ۔ تم کو شبدیگ پکانی آتی ہے۔!

شبرنگ۔ مذکر۔ مشکی گھوڑا۔

شبستان۔ مذکر۔ ناظم ؎ غیر کے گھر مین ہو گو شمعِ شب افروز ہو تم ٭ تم سے روشن ہے تمھین دیکھو شبستان کسکا۔

شبِ قدر۔ مونث۔ فقرہ۔ شبِ قدر قسمتون سے ملتی ہے۔

شبنم۔ مونث۔ اسیر ؎ کیا باغ مین دیکھتی ہے شبنم ٭ جو گل کی ہنسی پہ رو رہی ہے۔

شبنم۔ مونث۔ ایک باریک کپڑا۔ مونث مستعمل ہے۔

شبّو۔ مونث۔ ایک سفید پھول۔ مونث مستعمل ہے۔

شبّہہ۔ مذکر۔ اسیر ؎ شوقِ دیدار مین اٹھتی ہے جو ہر وقت نگاہ ٭ ناتوان مین اُنھین شبہہ ہے توانائی کا۔

شبینہ۔ مذکر۔ فقرہ۔ یہان ستائیسوین رمضان کو شبینہ ہوتا ہے۔

شبیہ۔ مونث۔ مصحفی ؎ بے پوچھے ہوئے مسی کا عالم جو غضب تھا ٭ مانی نے شبیہ اُس کی دُھواندھار نکالی۔

شپّرہ۔ مذکر۔ اسیر ؎ بیتے ہی آج کل نکل آتا ہے اُس کا خط ٭ عاشق یہ شپرہ ہے مگر آفتاب کا۔

شتابہ۔ مذکر۔ وہ فلیتہ جس سے آتشبازی وغیرہ چھوڑتے ہین۔

شتر۔ مذکر۔ بحر ؎ ہر مسافر کو سبک ساری سفر مین چاہیے ٭ کیون شتر بنتا ہے منعم حجرہ خرگاہ کا۔

شترغمزہ۔ مذکر۔ فقرہ۔ تمھارے شترغمزے ہمین نہین بھاتے۔

شترگربہ۔ مذکر۔ شاعری مین ایک عیب کا نام ہے۔

شترمرغ۔ مذکر۔ شتر سے مشابہ ایک پرند ہوتا ہے

شجر - مذکر - وزیر ؎ کیون نہ اے شمشاد قد
کہئے چمن آرا تجھے ٭ سایہ سے ہر ہر قدم پیدا
شجر ہونے لگا -

شجرہ - مذکر - ناسخ ؎ گر سلسلہ ہے گیسوے
مشکین مصطفےٰ ٭ بے سایہ سرو شجرہ ہوا میرے
پیر کا -

شجاعت - مونث - انیس ؎ قوت اُسی نے
بخشی شجاعت اُسی نے دی ٭ اس عبد خاکسار کو
عزت اُسی نے دی -

شحم - مونث - چربی -

شخصیت - مونث - فقرہ اُن کی ساری شخصیت
نکل گئی -

شُدبُد - مونث - فقرہ جو کچھ شُدبُد آتی تھی وہ بھی
جاتی رہی -

شدت - مونث - رند ؎ ہڈیان میری جلتی
ہین دھوئین اُڑتے ہین ٭ آج بھڑکی ہے تپ
ہجر نے شدت کیسی -

شدومد - مونث - دھوم دھام -

شر - مذکر - امیر ؎ غیرون سے اشارے مرے
آگے سر محفل ٭ پھر آپ کہین گے کہ مجھے
شر نہین آتا -

شراب - مونث - رند ؎ مے چھٹے گی مجھ سے
کیونکر مے سے ہے میرا خمیر ٭ مجکو گھٹی مین پلائی
ہے شراب انگور کی -

شرارت - مونث - امیر ؎ طور پر بھی تجلی سے جو
موسی ہوے غش - خوب دیکھا تو وہ تیری ہی
شرارت نکلی -

شرار - مذکر - ناسخ ؎ کبھی نہ قطرہ دیا تو نے
ساقیا مجکو ٭ اوہر نہ آتش مے کا کبھی شرار آیا -

شرارہ - مذکر - قدر ؎ وہ برق طور تجلی آرا کلیم
نے جس سے دم نہ مارا ٭ بجھا ہوا تھا کوئی شرارہ
حضور کے سنگ آستان کا -

شرافت - مونث - فقرہ - آپ کی شرافت دیکھ لی -

شربت - مذکر - امیر ؎ اہل دنیا حرص زر
مین ہوگئے کیا کیا خراب ٭ زہر قاتل ہو گیا
شربت انھین دینار کا -

شرح - مونث - رشک ؎ اے رشک اہل علم
کو نقطہ کتاب ہے ٭ اہل نظر کو ذرہ ہے شرح
آفتاب کی -

شرر - مذکر - وزیر ؎ سخت جانی سے جھڑین
چنگاریان ہنگام ذبح ٭ سنگ و آہن مل گئے
پیدا شرر ہونے لگا -

شرط - مونث - امیر ؎ دل سے بقا سے غم ہو
تو غم سے بقا سے دل ✤ دونوں طرف سے شرط
برابر لگی ہوئی -
شرع - مونث - فقرہ - دیکھو شرع شریف
کیا کہتی ہے ؛
شرف - مذکر - فقرہ - اس عمل میں تو قنا کا شرف ضرور ہے
شرف - مذکر - آتش ؎ ڈھونڈتی ہیں آنکھیں
اس محبوب کا نقشِ قدم ✤ چاہتا ہے دل کہ ہو
حاصل شرف پابوس کا -
شرق - مذکر - طلوع آفتاب کی جگہ - شرق
شرک - مذکر - فقرہ - ایسی ہی لغویات سے
شرک پایا جاتا ہے -
شرکت - مونث - بحر ؎ دل میں بت کا فر
کے محبت نہیں ہوتی ✤ ظلمت میں کبھی نور کی
شرکت نہیں ہوتی -
شرم - مونث - غالب ؎ کعبہ کس منہ سے
جاؤ گے غالب ✤ شرم تم کو مگر نہیں آتی -
شریان - مونث - ایک رگ کا نام ہے -
شریعت - مونث - امیر ؎ حق پسندی نے
لیا کام ترے وفتر کا ✤ مہر کرنی ترے حکموں پہ
شریعت آئی -

شریفہ - مذکر - ایک پھل -
شست - مونث - مصحفی ؎ دل کو اپنے
ہدف تیر بلا پاتا ہوں ✤ اس کماندار نے کیا
شست ادھر باندھی ہے - ہر معنی میں مونث ہے
شست وشو - مونث - امیر ؎ کلفت
زمٹی امیر دل سے ✤ اشکوں نے ہزار
شست وشو کی -
ششر - مذکر - پھیپھڑا -
شش وپنج - مذکر - فقرہ - اس معاملہ میں بڑا
شش وپنج رہتا ہے
شط - مذکر - دریا -
شطرنج - مونث - امیر ؎ جہان کو وضع جہاں
پائمال رکھتی ہے ✤ نئی طرح کی یہ شطرنج چال
رکھتی ہے -
شعار - مذکر - سودا ؎ کروں کیا آہ نا آشنا
وہ ہووے کسطرح یار اپنا ✤ نہ گھر میں رہنا ہے
اسکا شیوہ نہ ساتھ پھرنا شعار اپنا -
شعاع - مونث - برق ؎ شب مہتاب شب
وصل میں درکار نہ تھی ✤ دھوپ نکلی تھی شعاع
رخ دلدار نہ تھی -
شعبان - مذکر - فقرہ - شعبان گذرا رمضان آیا -

شعبدہ - مذکر - سالک سے دم بھر مین لگاتا ہے مجھے دشمن کو بنایا + اک شعبدہ ہے یہ فلکِ شعبدہ گر کا -

شعبہ - مذکر - میر سے بہت شعبۂ کوہ مشہور تھا + زبان پہ لوگون کے مذکور تھا - ہر معنی مین مذکر ہے -

شعر - مذکر - سحر سے اثر یہ فقط فیضِ حضرت کا ہے + کہ جو شعر ہے وہ قیامت کا ہے -

شعر و سخن - مذکر - جرأت سے جرأت غزل اک اور بھی کہہ تا نہ خلق مین + کہنے کو ہو کہ ہند کے شعر و سخن گیا -

شعلہ - مذکر - امیر سے ہل ہل کے ایسی دامنِ گیسو نے دی ہوا + شعلہ بھڑک گیا ترے حسنِ جمال کا -

شعور - مذکر - امیر سے سو شعر ایک جلسے مین کہتے تھے ہم امیر + جب تک نہ شعر کہنے مین ہم کو شعور تھا -

شعیر - مذکر - جَو

شغال - مذکر - گیدڑ -

شغب - مذکر - شور -

شغف - مذکر - غایت دلچسپی - نواب سے کچھ تسلی نہ ہوگی جلنے سے + جس کو مر جانے سے شغف ہوگا

شغل - مذکر - بحر سے مزے بھرے ہوئے تھے جن دنون طبیعت مین + عجب بہار پہ شغلِ شراب ناب رہا -

شفا - مونث - امیر سے مسیحا کو دیکھا دوا ہو گئی + اشارون مین مجکو شفا ہو گئی -

شفاخانہ - مذکر - دار الشفا -

شفاعت - مونث - امیر سے آسیر گنہگار پر رحم کرنا + کہ یہ چاہتا ہے شفاعت تمہاری -

شفتالو - مذکر - آتش سے طفل کے مانند آسیر رال ٹپکے گی مری + باغِ عالم مین مجھے شفتالو لب بھائیگا -

شفعہ - مذکر - ہمسائگی کا حق -

شفق - مونث - آتش سے سُرخی پان ہے لعلِ مسی زیبِ یار پر + پھولی شفق دیارِ بدخشان مین شام کی -

شفقت - مونث - مہربانی -

شق - مونث - فقرہ یہ بھی شق نکلی - ہر معنی مین مونث ہے -

شق القمر - مذکر - رند سے تجھ مین بھی یوسف مرے ہے معجزِ ختم النبی + گر ہلی انگشت تو شق القمر ہو جائیگا

شقاوت - مونث - بدبختی -

شقہ - مذکر۔ امیر سے قول یا فعل حدیث پیمبر سے
کم نہین + فرمانِ بادشاہ سے شقہ وزیر کا۔

شقایق - مذکر۔ لالے کا پھول۔

شقیقہ - مذکر۔ آدھے سر کا درد۔

شک - مذکر۔ منیر سے سکوتِ انفعالِ جرم کا
ہمرازانہ شاہد ہے + ہوا شک چاکِ گندم پر
لبِ خاموشِ آدم کا۔

شکار - مذکر۔ امیر سے عجب ہے آئینہ کا مقدر
کہ عکس افگن ہے چشمِ دلبر + قدم نکالا نہ گھر سے باہر
شکار کھیلا غزالِ چین کا۔ فقرہ آج شکار نہین ملا۔

شکاربند - مذکر۔ رند سے اُس ترک شہسوار کو
ہے جب سے ذوقِ صید + خالی شکاربند نخچیر
سے ہوا۔

شکایت - مونث۔ امیر سے حشر کے دن نہ
شکایت مین کمی کر اے دل + اب کے بس ہو گئی اُٹھی
تو نے اُٹھا رکھی ہے۔

شکر - مونث۔ ناسخ سے کیا لبالب ہے ترے
تنگ دہن مین شکر + دیجیو مجکو بھی اے طفلِ
حسین تھوڑی سی۔

شکر - مذکر۔ امیر سے دل بتون سے اُٹھا نہین
سکتا + شکر کرتا ہون ناتوانی کا۔

شکرانہ - مذکر۔ فقرہ - یہ فقرہ پا کر مین نے شکر
ادا کیا۔

شکرپارہ - مذکر۔ فقرہ - اس حلوائی کے یہان
شکر پارے اچھے بنتے ہین۔

شکرقند - مونث۔ فقرہ شکرقند بازار مین آنے لگی

شِکرم - مونث۔ گاڑی۔

شِکرہ - مذکر - ایک شکاری پرند۔

شکریہ - مذکر۔ رند سے زبان قاصر ہے اسکا
شکریہ کیونکر ادا ہوگا + عنایت کا توجہ کی نظر کا
مہربانی کا۔

شکست - مونث۔ مونس سے نے راس و
چپ کے غول نہ صف روبرو کی تھی + اسکی
ظفر شکست سپاہِ عدو کی تھی۔

شکل - مونث۔ سالک سے زمانے
مین ہوئے کیا کیا نہ انقلاب + بدلی نہ شکل ہم نے
لیل و نہار کی۔ ہر معنی مین مونث ہے۔

شکم - مذکر۔ آتش سے ساقی شراب سے رہے
قصرِ فلک بھرا + شیشے کی طرح مے سے شکم
حلق تک بھرا۔

شکن - مونث۔ امیر سے کافی ہے مجکو چین تمہاری
جبین کی + کیون تیغ کھینچتی ہے شکنِ آستین کی۔

شکنجہ - مذکر - منیر؎ سزا دے اسے جنون
کی ہے اطاعت عقل کی مین نے - شکنجہ
چاہیے میرے لیے چاک گریبان کا -

شکوہ - مذکر - سالک؎ چاک جگر و دل کا
جب شکوہ بجا ہوتا - یوسف کا زلیخا نے دامن
تو سیا ہوتا -

شکوہ - مونث - انیس؎ ہر جا درس شکوہ
دکھاتا تھا طور کی - بجلی قدم قدم پہ چمکتی تھی نور کی

شکیب - مذکر - صبر

شگاف - مذکر - اسیر؎ سوزش فرقت کے کبھی
سے ورق جلنے لگے - جو شگاف کلک تھا آتش
جہنم ہو گیا -

شگوفہ - مذکر - بحر؎ سہرے کا دنبالہ کیونکر نیش
عقرب ہو گیا - یہ شگوفہ ہے تمہاری نرگس
مخمور کا - ہر معنی مین مذکر ہے -

شگون - مذکر - نواب؎ بوسون سے
روے یار جو شب نیلگون ہوا - کیا پھر یہ سلیمی
اعدا شگون ہوا -

شلجم / شلغم } مذکر - ایک ترکاری - تذکیر کے ساتھ
بولتے ہین -

شلّاک - مونث - اسیر؎ حسن کی کبھی جو
نزع مین ہچکی شہید کی - شلاک ہوئی انھین
سحر روز عید کی -

شلنگ - مونث - اچھل کود

شلّنگ - مذکر - چاندی کا ایک سکّہ -

شلوار - مونث - جرات؎ بے تیج و بیج
ہمتو ہوتے ہین دیکھکر وہ - انہین بھری
بھری اور شلوار خنجری کی -

شلوکہ - مذکر - ناسخ؎ ہجر مین لاغر بدن حد سے
زیادہ ہو گیا - جو شلوکہ تھا ہمارا وہ لبادہ
ہو گیا -

شلّہ - مذکر - ایک قسم کا کھانا ہے -

شماتت - مونث - خندہ زنی -

شمار - مذکر - اسیر؎ بتاؤن کیا مرے
سینہ مین داغ کتنے ہین - نجوم چرخ کا کس
شمار ہوتا ہے -

شمس - مذکر - امیر؎ ڈرتے ہین سیہ
خانے سے میرے جو یہ دو لاٹ - منہ پھیر
ہوئے شمس بھی جاتا ہے قمر بھی -

شمسہ - مذکر - رند؎ گلے مین تمہارے بہت
زیب دینگے - ستارون کے جنواؤ گچھے

سے کے شمسے ۔

شمشاد ۔ مذکر ۔ امیر ؎ نہ یہ ساعد نہ یہ بازو نہ
یہ آنکھیں نہ یہ ابرو ۔ فقط تیرا سا قد ہے اور
کیا شمشاد رکھتا ہے ۔

شمشیر ۔ مونث ۔ ناسخ ؎ برش کب تیغ ابرو
کی سی تیغ سہ تو کو ۔ کہاں شمشیر چاندی کی
کہاں شمشیر لوہے کی ۔

شمع ۔ مونث ۔ امیر ؎ جب اس شمرو سے
مقابل ہوئی ۔ چراغ سحر شمع محفل ہوئی ۔

شمعدان ۔ مذکر ۔ جسمیں موم کی بتی رکھ کر
جلاتے ہیں ۔

شملہ ۔ مذکر ۔ سحر ؎ درباریوں کی وضع تسحر ہیں
نہیں سکتی ۔ نازک سے ہے دماغ ایسا کہ شملہ نہیں
اٹھتا ۔

شمول مذکر ۔ فقرہ ۔ انکا شمول اہل زبان میں نہیں ہے

شمیم ۔ مونث ۔ امیر ؎ شمیم گل میں جو بلبل
یار کی ہوتی ۔ ہوا کچھ اور نسیم بہار کی ہوتی ۔

شمہ ۔ مذکر ۔ تھوڑی مقدار ۔ زند کیر کے ساتھ بولتے ہیں

شناخت ۔ مونث ۔ فقرہ ۔ اب مجھے ان چیزوں
کی شناخت نہیں رہی ۔

شنگرف ۔ مذکر ۔ فقرہ شنجرف بہت سرخ ہوتا ہے

شوب ۔ مذکر ۔ فقرہ کتنے شوب پڑ چکے ہیں
کپڑے کا وہی رنگ ہے ۔

شور ۔ مذکر ۔ سالک ؎ سب خبردار ہو رہے رنج
قفس سے صیاد ۔ شور سن سن کے گلستان
میں عنادل میرا ۔

شورابہ ۔ مذکر ۔ ظفر ؎ دیا جو عشق نے شورابہ
سرشک ہمیں ۔ تو نوش جان اسے بہتے
مثال دوغ کیا ۔

شورش ۔ مونث ۔ ظفر ؎ رہا گر شور زور اپنے
دل شوریدہ کا یوں ہیں ۔ تو اک دن شکل شورِ حشر
شورش ہونیوالی ہے ۔

شورہ ۔ مذکر ۔ فقرہ شورہ پانی کو سرد کر دیتا ہے ۔

شورہ ۔ مذکر ۔ منیر ؎ گیسوے خمدار کے پابند
ہونے کے لیے ۔ قید ہستی کے گرفتاروں میں
شورہ ہو گیا ۔

شوریت ۔ مونث ۔ کھاری پن ۔

شوشہ ۔ مذکر ۔ جان صاحب ؎ دیدہ سے تیرا
کھیل میں بڑھتی ہے کسیلیے ۔ پہچانتی ارے
نہیں شوشہ بھی سیم کا ۔

شوشہ ۔ (شگوفہ) مذکر ۔ محسن ؎ ہم دکھاتے
ہیں طبیعت سے تماشے کتنے ۔ عالم نور میں

چھوڑ آئے ہیں شوشے کتنے۔

شوق - مذکر - امیرؔ ۔ یار ثابت قدم تھا شوق وصال - کہ شب ہجر بھی جدا نہوا -

شوکت - مونث - انیسؔ ۔ عباس ہین صدقے ہو شوکت پہ تمہاری - زہرا کی امانت سے خبردار ہین واری -

شہ - مونث امیرؔ ۔ شہ جو پائی نگہ شاہ ظفر پیکر کی - آبرو چھین لی اسکون نے مرے گوہر کی -

شہاب - مذکر - ایک رنگ کا نام جو سرخ ہوتا ہے

شہاب - مذکر - دبیرؔ ۔ یان مہر کے پنجہ مین شہاب فلک آیا - کی رد و بدل نیزے کی خوب اُسکو تھکایا -

شہاب ثاقب - مذکر - وہ چمکتا ستارہ جو رات کو ٹوٹتا ہے -

شہادت - مونث - امیرؔ ۔ کوے جانان مین ہوئی ہے جو شہادت میری - دامن حور کے سائے مین ہے تربت میری -

شہادت - مونث - امیرؔ ۔ لگائی تو ہو خون ناحق کی منہدی - ہر انگشت دیگی شہادت تمہاری

شہامت - مونث - دلیری

شہباز - مذکر - بحرؔ ۔ تم کیا کروگے صید بھڑکتے ہو خود ابھی - شہباز حسن آپ کا تیار ہو چکا -

شہپر - مذکر - اسیرؔ ۔ اڑ چلی ہے تیرے آنے سے عجب بزم نشاط - شمع کا شعلہ ہے شہپر مرغ زرین بال کا -

شہتیرہ مذکر - فقرہ شہتیرہ خارش کو رفع کرتا ہی

شہتوت - مذکر - فقرہ - شہتوت کھٹ مٹھے ہوتے ہین -

شہتیر مذکر - ظفرؔ ۔ بجوف دل کا شعلہ چڑہا بام چرخ پر - شہتیر آہ نالہ کے جب پاڑ ہین پڑے

شہد - مذکر - ناسخؔ ۔ تیرہ بختی سوز یون نا پر کرتی ہے نازل بلا - شہد لٹتا ہے شب تاریک مین زنبور کا -

شہر مذکر - آتشؔ ۔ رات بھر تھا جشم غول آنکھون مین اپنی ہر چراغ - شہر بھی ویرانہ اک صحرا ہے وحشت ناک تھا -

شہر - مذکر - مہینہ

شہر پناہ - مونث - یہان کی شہر پناہ مضبوط

بنی ہے۔

شہرت۔ مونث۔ سحر ؎ دورۂ شمس و قمر
سے ہو گیا ثابت ہمین۔ نام کو شہرت جہان
مین سبب سفر ملتی نہین۔

شہرگ۔ مونث۔ منیر ؎ کسے ہوتی ہے
اے تُرک اسقدر پیاس آبِ آہن کی تری
تلوار کا پٹھا ہے شہرگ میرے گردن کی۔

شہرہ۔ مذکر۔ امیر ؎ اک جہان بسمل ترا
اے تند خو ہو جائیگا۔ چار ہی ہاتھون مین
شہرہ چار سو ہو جائے گا۔

شہنا۔ مونث۔ فقرہ شہنا خوب بجتی ہے
اسکو شہنائی بھی کہتے ہین۔

شہ نشین۔ مونث۔ اونچی کرسی کا دالان
ہر معنی مین مونث ہے۔

شہود۔ مذکر۔ اہل سلوک کی اصطلاح مین
ایک مقام ہے۔

شے۔ مونث۔ امیر ؎ گل تھے بلبل
کے لیے سرو تھے قمری کے لیے۔ کوئی
شے گلشنِ ایجاد مین بیکار نہ تھی۔

شیب۔ مذکر۔ بڑھاپا۔

شیاف۔ مذکر۔ فقرہ شیاف رکھا گیا تو
اچھا بیٹھ گئی۔

شیر۔ مذکر۔ رند ؎ روبہ بستہ بھی اب
کھل نہین سکتی ہے۔ باندہ لاتے تھے
کبھی شیر نیستان جیتا۔

شیر۔ مذکر۔ ظفر ؎ کھائے ہے کس
کس حلاوت سے دلِ عاشق اسے۔ شیر غم
شیرین مثال نیشکر پیدا ہوا۔

شیرازہ۔ مذکر۔ ناسخ ؎ کوئی مضمون اگر لکھتا
مین اس حال پریشان کا۔ کبھی بندھتا نہ
شیرازہ مرے اوراقِ دیوان کا۔

شیربچہ۔ مذکر۔ تپنچہ۔

شیربرنج۔ مونث۔ فقرہ شیر برنج اچھی پکی ہے

شیرخشت۔ مونث۔ ایک مسہل دوا۔

شیرمال۔ مونث۔ فقرہ شیرمالین پکی ہی ہین

شیرہ۔ مذکر۔ امیر ؎ اے خضر رندون کو
کو کچھ مشکل نہین عمر دراز۔ آبِ حیوان گر
نہین شیرہ تو ہے انگور کا۔

شیشم۔ مذکر۔ ایک درخت۔

شیشہ۔ مذکر۔ امیر ؎ سمجھے ہین جسکو
اہل زمین چرخ آبگون۔ اک شیشہ ہے مرے
عرقِ انفعال کا۔

شیوع - مذکر۔ فقرہ اس واقعہ کا شیوع کیونکر ہوا۔

شیون - مذکر۔ امیر کچھ اس درد سے عشق میں کوئی رویا۔ اثر جیب اُٹھا سن کے شیون کسیکا۔

شیوہ - مذکر۔ نواب جفا پر اُسکی اے نواب لاکھوں جان دیتے ہیں۔ ستم ہوتا جو آتا اُسکو کچھ شیوہ ترحم کا۔

باب صادِ مہملہ

ص - مذکر۔ اختر (شاہ اودھ) رشک سے ہے ہجر میں ہمت اتنا - وصل کا صاد باوصال رہا۔

صابون - مذکر۔ بول چال میں صابن بھی آتا ہے۔

صاحب سلامت - مونث۔ سحر مسیحا تو تھے ہمکو مرنے نہ دیتے - نہ کام آئی صاحب سلامت تمہاری۔

صاد - مذکر۔ رشک دکھایا جب کلام مدحت چشم دید بیضا - کسی پر بیض ہوتا ہے کسی پر صاد ہوتا ہے۔

صاع - مذکر۔ ایک وزن۔

صاعقہ - مذکر۔ انیس اک صاعقہ گرتے ہوئے جو دور سے دیکھا - موسیٰ نے اسی نور کو تھا طور سے دیکھا۔

صافہ - مذکر۔ عامہ

صبا - مونث۔ امیر بڑھ کے جب چلتی ہے موسم گل میں بلبل - جلکے پھولوں میں صبا آگ لگا دیتی ہے۔

صباحت - مونث۔ گورا پن۔

صبح - مونث۔ امیر اک بلا سر سے ٹلی دوسری آفت آئی - شب فرقت جو گئی صبح قیامت آئی۔

صبر - مذکر۔ امیر آئینہ دیکھتے ہی وہ خود لوٹ گئے - آخر پڑا ہی صبر دلِ بیقرار کا۔

صِبر - مذکر۔ ایلوا

صحاح - مونث۔ فقرہ مولوی صاحب نے صحاح پڑھی ہے۔

صحبت - مونث۔ صفدر صحبتِ عیش و طرب گرم جو دن رات ہوئی - جب سے بڑھ کر نہ کوئی بات بیہودہ بات ہوئی۔

صحت - مونث۔ بحر اندیشہ دے سے

روگ محبت کا کسیکو - عیسیٰ بھی اگر آئیں تو
صحت نہیں ہوتی -

صحن - مذکر - برق ؎ نکہت زلف سے
گھر دشت ختن رہتا تھا - پھولوں کی ڈالیوں
سے صحن چمن رہتا تھا -

صحنک - مونث - ایک خاص نیاز ہوتی
ہے -

صحیفہ - مذکر - منیر ؎ آیات قدر حضرت
زہرا ہیں مندرج - گویا بیاض صبح صحیفہ ہے
نور کا -

صدا - مونث - امیر ؎ کیسی ارنی ولن
ترانی - تھی ایک صدا ادھر ادھر کی - ہیتی
میں مونث ہے -

صدارت - مونث - سرداری - بالا نشینی

صداع - مذکر - درد سر -

صداقت - مونث - اختر ؎ خوب وعدہ
وصل کا پورا ہوا - آپ کی ہم نے صداقت
دیکھ لی -

صد برگ - (پھول) مذکر - اختر شاہ اودھ ؎ صد
برگ کسی طرف کھلا ہے - بالکل وہ عتیق زرد
کا ہے -

صدر (سینہ) مذکر - مونس ؎ پہونچا سوئے
سقر جو مہیا سے غدر تھا - نے خود تھا نہ فرق
نہ جوشن نہ صدر تھا -

صدر - مذکر - (عروض کی اصطلاح) منیر ؎
زیب کنار سر ہے بت خود پسند کا - سینہ ہے
صدر مصرع قد بلند کا -

صدف - مونث - امیر ؎ چشم تر اشک سے
دامن مرا بھر دیتی ہے - کیسے کیسے یہ صدف
مجھکو گہر دیتی ہے -

صدق - مذکر - فقرہ میرا صدق تیرا کذب
ظاہر ہو گیا -

صدقہ - مذکر - امیر ؎ اس طرف بھی نگاہ لطف
کبھی - صدقہ لے نوجوان جوانی کا -

صدمہ - مذکر - سالک ؎ بیا بانیں تلاش
یار میں ہوں گرم رویاں تک سے کف پا کو
مرے صدمہ نہیں خار مغیلاں کا -

صدور - مذکر - اجرا - نفاذ -

صراح - مونث - لغت کی مشہور کتاب -

صراحت - مونث - تصریح -

صراط - مونث - میر ؎ رکھنا سمجھ کے
قدم چاہیے یہاں - دنیا نہیں صراط ہے

یوم الورود کی۔

صرصر۔ مونث۔ مونس؏ زَرَد ہوا نفس کی جو نتھنوں سے آتی تھی۔ صَرصَر بھی مثل گرد قدم سر کی جاتی تھی۔

صرع۔ مونث۔ مرگی۔

صرف۔ مونث۔ فقرہ ہمنے صرف پوری پڑھی ہے۔

صرف۔ مذکر۔ سیر؏ گر کوئی پیر مغان مجکو کرے تو دیکھے سیر۔ میکدہ سارے کا سارا صرف ہے اللہ کا۔

صرفہ (بخل)۔ مذکر۔ سیر؏ آنکھوں میں جی ہے میرا ادھر دیکھتا نہیں۔ مرتا ہوں میں تو ہائے رے صرفہ نگاہ کا۔

صرّہ۔ مذکر۔ بحر؏ بحر ذوق کربلا کیوں خاطر ہے اگر۔ کیسۂ دل کو سمجھ صرہ ہے خاک پاک کا۔

صریر۔ مونث۔ اسیر؏ اسکے خرام ناز کے مضمون میں لکھتا ہوں۔ صریر کلک بھی سوتے ہوئے فتنے جگاتی ہے۔

صعوبت۔ مونث۔ جانصاحب؏ رنج کے گھر میں ہمیشہ میں رہی ہوں مہمان۔ آئی جو گھر میں در سے پھر وہ صعوبت نہ گئی۔

صعود۔ مذکر۔ چڑھاؤ۔ فقرہ اس کا صعود اچھا نہ نزول۔

صعوہ۔ مونث۔ ایک چڑیا جسے ممولا کہتے ہیں۔

صف۔ مونث۔ امیر؏ سب کو پاس اپنے کا ہوتا ہے یہ ہے عفو کا حکم۔ بیگیا ہوں سے صف آگے ہو گنہگاروں کی۔

صفا۔ مونث۔ اسیر؏ دیدۂ دل سے نظر کی رخ جانان پہ اسیر۔ چشم موسیٰ سے صفائے ید بیضا دیکھی۔

صفت۔ مونث۔ امیر؏ واعظ تری سمجھ کے بھی قربان جائیے۔ قرآن میں تو طہور صفت ہے شراب کی۔

صفحہ۔ مذکر۔ منیر؏ اک بت کے وصل سے رہی پیری کی آبرو۔ میری بیاض میں بھی اک صفحہ سادہ تھا۔

صفر۔ مذکر۔ ایک قمری مہینے کا نام

صفر۔ مذکر۔ ہندسے کا نقطہ

صفیر۔ مونث۔ سیٹی۔ پرند کی آواز

صلا۔ مونث۔ پکار۔ دعوت عام

صلاح - مونث - اختر (شاہ اودھ) ؎ کیا آئین صلاح ہے تمہاری - بولی وہ محوِ بیقراری -

صلاحیت - مونث - فقرہ اُس میں بڑی صلاحیت پائی جاتی ہے -

صُلب - مذکر - نطفہ -

صلح - مونث - ذوق - ؎ زال دنیا نے صلح کی کس دن - یہ لڑاکا سدا سے لڑتی ہے

صلصل - مونث - فاختہ -

صل علے - مونث - تسلیم ؎ جب بیان خوبیِ شاہ دوسرا ہوتی ہے - ہر طرف صل علی صل علی ہوتی ہے -

صلوٰۃ - مونث - نماز - درود - ہر معنی میں مونث ہے -

صلوات - مونث - گالی - میر ؎ پڑھتا تھا میں تو سبحہ لیے ہاتھ میں درود - صلواتیں آکے مجکو وہ ناحق سنا گیا -

صلہ - مذکر - امیر ؎ عزیز کیوں نہو داغ اُسکی بیوفائی کا - کہ ہے صلہ یہی مدت کی آشنائی کا -

صلۂ رحم مذکر - قرابت کا حق -

صمصام - مونث - انیس ؎ ڈھالوں پہ سواروں کی وہ صمصام نہ ٹھہری - بجلی سی سواروں پہ سرِ شام نہ ٹھہری -

صمغ - مذکر - گوند -

صندوق - مذکر - مصحفی ؎ ملے نہ خاک میں تنہا بدن فقیروں کے - ہزاروں دفن ہیں صندوقیاں امیروں کے -

صندوقچہ - مذکر - فقرہ - فولادی صندوقچہ اچھا ہوتا ہے -

صنع - مونث - صنعت -

صنعت - مونث - منیر ؎ صنعت اس باغ میں فرنگ کی ہے - ریشمی گھاس رنگ رنگ کی ہے -

صندل مذکر - رند ؎ دوا بھی ہجر میں اب ناموافق ہے طبیعت سے - ہوا ہے دردِ سر دونا اگر صندل لگایا ہے -

صنف - مونث - نوع - قسم -

صنم مذکر - اسیر ؎ ہوں وہ خدا پرست پکاریں صمد صمد ترستیں اگر صنم مرے سنگِ مزار سے -

صنوبر - مذکر - اسیر ؎ تمہارے قد کا صنوبر جواب کیا ہوگا - یہ مصرع نظری انتخاب کیا ہوگا -

صواب - (راستی) مذکر - فقرہ اسکی رائے مین کیا صواب دیکھا -

صوابدید - مونث - مصلحت

صوت - مونث - آواز عاشق ؎ کرتی ہر فرط عنایت بجھے ایسا محجوب - دست رو میرے لیے صوت طلب ہوتی ہے -

صور - مذکر - تسلیم ؎ اُٹھکے دینگے نالہ کش تیرے جواب - حشر مین جب صور پھونکا جائیگا -

صورت - مونث - غالب ؎ کوئی امید بر نہین آتی - کوئی صورت نظر نہین آتی - ہر معنی مین مونث ہے -

صوف - مذکر - امیر ؎ مین اک پردہ نشین صاحب عصمت کا زخمی ہون - میرے زخمون مین لازم صوف ہے یوسف کے دامن کا - ہر معنی مین مذکر ہے -

صولت - مونث - نفیس ؎ جا کے دو لاکھ پہ حملے کیے صولت دیکھی - صدقے کس پیاس مین شہ پہ ہوئی ہمت دیکھی -

صوم - مذکر - روزہ

صومعہ - مذکر - میر ؎ عشق رسوائی طلب نے مجکو سرگردان کیا - کیا خرابی سر پہ لایا صومعہ ویران کیا -

صوم وصلوٰۃ - مونث - اختر (شاہ اودہ) ؎ جبین ہو سجدے کی جا اور تن ہو سجادہ - خیال یار مین صوم وصلوٰۃ اتنی ہے -

صہبا - مونث - آتش ؎ خون دل آنکھون مین اسطرح سے بھر جاتا ہے - جام مین جیسے کہ صہبا سے سبو آتی ہے -

صیانت - مونث - حفاظت

صید - مذکر - امیر ؎ چوٹ اس نگہ ناز کی کھاتا نہین ناصح - یہ صید کبھی تیر کی زد پہ نہین آتا -

صیغہ - مذکر - اسیر ؎ بہتر ہے بدلے جائین جو دربان جناب کے - گردانتا ضرور ہے صیغون کو باب کے - ہر معنی مین مذکر ہے -

صیقل - مختلف فیہ - ناظم ؎ انہی بوسون سے یہ رنگ رخ روشن چمکا - ہم نے صیقل جو کیا تیغ کا آہن چمکا -

سرور ؎ آگئی تیری زبان مین وصفت

ردے صاف سی زنگ آلودہ تھی یہ تلوار
صیقل ہوگئی۔ زبانوں پر زیادہ تر تانیث کے
ساتھ ہے۔

باب ضاد معجمہ

ض۔ مذکر۔
ضابطہ۔ مذکر۔ فقرہ اسکا کوئی ضابطہ نہیں رہا۔
ضبط۔ مذکر۔ سالک ؎ بیان لطف عدو
جفا ہے یہ کتنے سو بار کہدیا ہے۔ پھر اکے
سن لو نہیں رہا ہے ہمیں بھی ضبط آہ تشنین کا۔
ضحک مونث۔ ہنسی
ضخامت مونث۔ فقرہ کتاب کی ضخامت
بڑھ گئی۔
ضد۔ مونث۔ مصحفی ؎ ضد تو نے نئی
جیسے یہ اسے یار نکالی۔ کھڑکی طرفہ خانہ اغیار
نکالی۔
ضراعت مونث۔ عاجزی۔
ضرب۔ مونث (چوٹ) مونس ؎ بچہ بھی
رک سکیگی نہ ضرب اس لئیم کی۔ امداد کیجیو اے
مرے خالق یتیم کی۔ ہر معنی میں مونث ہے۔
ضربت مونث۔ انیس ؎ کیا زور
تھا کیا ضربت شمشیر نکو بخی کہ گذر سے کی بھی
گردن اسی اک وار میں دو تھی۔
ضرر۔ مذکر۔ بحر ؎ خالق اس رشک
مسیحا کو سلامت رکھے۔ میں اگر جان بھی دونگا
تو ضرر کیا ہوگا۔
ضرغام۔ مذکر۔ اختر (شاہ اودھ) ؎ یہ رعب تھا
غیظ اسے جو آتا۔ ضرغام فلک بھی کانپ
جاتا۔
ضرورت مونث۔ گلزار نسیم ؎ کیا کہیے کہ
صورت اور کچھ تھی۔ وقت اور ضرورت اور
کچھ تھی۔
ضریح۔ مونث۔ ناسخ ؎ نذر آئی ضریح
تربت شبیر لوہے کی۔ زیادہ سیم و زر سے ہوگئی
توقیر لوہے کی۔
ضعف مذکر۔ اختر ؎ ارمان کوئی دل کا
نکلنے نہیں دیتا۔ اب ضعف مجھے ہاتھ بھی
ملنے نہیں دیتا۔
ضفدع مذکر۔ مینڈک
ضلالت۔ مونث۔ انیس ؎ دین میں سے
کفر کی بدعت جدا ہوئی۔ ایمان کی راستی سے
ضلالت جدا ہوئی۔

ضلع ۔ مذکر ۔ فقرہ ۔ ایک صوبے مین چار ضلع ہوتے ہین ۔ ہر معنی مین مذکر ہے ۔

ضم ۔ مذکر ۔ پیش کی حرکت ہر معنی مین مذکر آتا ہے ۔

ضماد ۔ مذکر ۔ لیپ ۔ فقرہ اس دوا کا ضماد مفید ہوگا ۔

ضمانت ۔ مونث ۔ داغ ؎ قرض ملجائیگی دوستے رمیسا ہیں مجکو ۔ حضرت شیخ جو کرینگے ضمانت میری ۔

ضمہ ۔ مذکر ۔ فقرہ ۔ ایسے حرف پر ضمہ آتا ہے

ضمیر ۔ مونث ۔ دل ۔ ہر معنی مین مستعمل ہے

ضمیمہ ۔ مذکر ۔ انشا ؎ سوزن عیسی سے رہم کرنے لگے قدوسیان ۔ یہ ضمیمہ رہگیا تھا عالم اسباب کا ۔

ضو ۔ مونث ۔ انیس ؎ ضو اسقدر تھی حسن علیؑ کے ظہور کی ۔ روشن تھا طور کمہ تجلی سے نور کی ۔

ضیا ۔ مونث ۔ انیس ؎ دل کی جو تقویت ہے تو قوت جگر کی ہے سینے کا ہے سرور ضیا چشم تر کی ہے ۔

ضیافت ۔ مونث ۔ مسرور ؎ اور گھر دیکھ خدا کیلیے اے عزم اسے تو ۔ خانۂ دل مین کہان تک ہو ضیافت تیری

ضیغم ۔ مذکر ۔ شیر

ضیق ۔ مونث ۔ تنگی

ضیق النفس ۔ مذکر ۔ دمہ ۔ فقرہ ضیق النفس مشکل سے جاتا ہے ۔

باب طائے مہملہ

ط ۔ مونث ۔

طارم ۔ مذکر ۔ بالاخانہ ۔ کوٹھا ۔

طاس ۔ مذکر ۔ اختر (شاہ اودھ) ؎ فلک کو بناؤنگا تخت طلا ۔ مہ و مہر کو طاس حمام کا ۔

طاعت ۔ مونث ۔ بندگی

طاعون ۔ مذکر ۔ فقرہ ۔ شکر ہے کہ طاعون اس ملک سے جاتا رہا ۔

طاق ۔ مذکر ۔ امیر ؎ نہ بھولے آپکو بھولے جو دنیا کو تو کیا بھولے ۔ یہ منت ہو اگر پوری تو بھر دے طاق نسیان کا

طاقت ۔ مونث ۔ سالک ؎ کچھ مجکو فکر ضعف و نقاہت نہین رہی ۔ خوش ہون کہ اضطراب کی طاقت نہین رہی ۔

طالع ۔ مذکر ۔ امیر ؎ کیونکر رہین نہ اسکی نظر سے گرے ہوئے ۔ جیسے ہمارے طالع

بہ ہین پھرے ہوئے۔

طاؤس - مذکر۔ امیر ؎ گلے پر میرے ارمان اُسکے خنجر کا نکلتا ہے - خرامان یون ہے جیسے باغ مین طاؤس چلتا ہے۔

طائر - مذکر۔ امیر ؎ طائر شوق کہان کھولتے ہی پر پہونچا - کیا تڑپ تھی کہ زمین سے مین فلک پر پہونچا۔

طائف - مذکر۔ حجاز مین مشہور شہر ہے۔

طائفہ - مذکر۔ گروہ - جتھا۔

طب - مونث - فقرہ ہمکو طب اعلی درجہ کی آتی ہے۔

طبابت مونث - فقرہ اُنکی طبابت خوب چلی

طباشیر - مونث - ایک دوا ہے۔

طباق - مذکر - بڑی رکابی تذکیر کے ساتھ مستعمل ہے۔

طبع (طبیعت) مونث - مونس ؎ مشاطۂ عروس سخن ہے زبان مری - نہرارم کی موج ہے طبع روان مری۔

طَبع - (چھاپنا) مونث رشک ؎ کہ ارادہ ہے طبع کا اسکی - دہوم مچ جائے جابجا اسکی۔

طبق - مذکر۔ سحر ؎ جنون مین بھوک لگی جب کبھی تو پھانکی خاک - طبق زمین کو اُلٹ کر طباق مین رکھا۔

طبقہ - مذکر۔ امیر ؎ الفت کے ولولون کو وہان نیند آگئی - [illegible] خانہ تھا کہ طبقہ نار جحیم تھا

طبل - مذکر۔ فقرہ لشکر مین طبل جنگ بجا۔

طبلق - مونث - فقرہ - طبلقین لگا کر بیچ روانہ کر دو۔

طبلکی [illegible] - مونث - طبل کی تصغیر

طبلہ - مذکر - منیر ؎ تیرے گانے سے معطر (رشک صندل) ہوئی محفل ایسی - آگ سے کہنے لگے [illegible] کا طبلہ اُڑ گیا

طبلہ - مذکر - ڈہولک کی قسم - مصرع پڑتا ہے بیٹھ جھٹ اُجھڑ سے طبلے بیگم [illegible] -

طبیعت مونث - امیر ؎ خوشخرامی پہ جو اُس بت کی طبیعت آئی - چال اُڑانیکو دبے پاؤن قیامت آئی۔

طپانچہ - مذکر - ظفر ؎ پھر گیا منہ ترا غصہ سے کہ جب دنیا نے - اک طپانچہ ہوس عیش وطرب کا مارا۔

طپش مونث - بیقراری - تپش

طحال مونث - جانصاحب ؎ سنتی ہون

یہ ہیں حکیم صاحب - مرزا کو طحال ہو گئی ہے -

طراز - مذکر نقش ونگار -

طراوت - مونث - امیر ؎ وہ ابر رحمت کہ طراوت اسی سے ہے - ایک ایک برگ نخل کی ایک ایک پھول کی -

طرب - مونث - خوشی - مومن ؎ طالع میں نہیں طرب نوری بھی - منحوس ہے زہرہ مشتری بھی -

طرح - مونث - مومن ؎ یہ تمنے نئی طرح نکالی - معشوق ہے آپکی نرالی -

طرح - مونث - رند ؎ چمن میں آمد آمد ہے خزان کی - عبث بلبل نے طرح آشیان کی -

طرح - مونث فقرہ غزل کے لیے شگفتہ طرح ہونی چاہیے -

طرز - مختلف فیہ - اسیر ؎ زلف کی مانند کنگن نے ترے بیداد کی - طرز ہے شاگرد میں بھی ٹھیک استاد کی - بحر ؎ مثل نے سینہ میں پڑجائینگے چھید اے بلبل نہ اڑا طرز مری زمزمہ آرائی کا - اب زیادہ تر تانیث کے ساتھ مستعمل ہے -

طرف - مونث - مونس ؎ رخ کیا تھا جدھر اُسیتھ رہا وہ کونسی تھی - برچھیون والون کی اس فوج میں صف کونسی تھی -

طرہ - مذکر - منیر ؎ صحن گلشن میں جو آمد سنی اس خوش قدکی - بہر جاروب کشی طرۂ شمشاد آیا - ہر معنی میں مذکر ہے -

طریقہ - مذکر - سالک ؎ فرہاد مر کے عشق کو دہبا لگا گیا - کچھ خودکشی طریقۂ اہل وفا نہ تھا

طریقت - مونث - فقرہ طریقت شریعت سے جدا نہیں ہوسکتی -

طریق - مذکر - امیر ؎ یہ کسکی راہ میں کھوئے گئے کہ ہمسے خضر - طریق پوچھتے ہیں آکی رہنمائی کا

طشت - مذکر - تسلا

طعام - مذکر - کھانا

طعمہ - مذکر - منیر ؎ اس ماہرو کے عشق میں جلتا ہوں شعلہ سان - میرا ہر ایک عضو ہے طعمہ چکور کا -

طعن - مختلف فیہ - ممنون ؎ قصہ کہتا تھا کسی عہد شکن کا میں رات - وہ لگے کہنے یہ طعن آپنے جیپر توڑا - جانصاحب ؎ کون تھا اس جگہ سوا میرے - طعن کی تم نے

؎ (۱) میں مذکر ہے لکھنؤ میں مونث جیسا کہ اشعار سے ظاہر ہے - ۱۲

اے بوا کس پر

طعن تشنیع - مونث فقرہ تمہاری طعن تشنیع سنی نہین جاتی -

طعنہ - مذکر - منیر ؎ ہم تڑپ کر ہوے ٹھنڈے ترے خنجر کے طفیل - طعنہ غیرت نے دیا مہر [illegible] کا -

طغریٰ مذکر - نوازش ؎ ہر نگین دل پہ آئے شاہ جمال - کندہ ہی طغریٰ تمہارے نام کا -

طفلانہ - مذکر - طلسم ؎ تھا کسے دہیان کہ یہ طلسم یہ طفلیان [illegible] - دل سے جو دوست ہے وہ جان کا خواہان ہوگا -

طفولیت - مونث - بچپن

طلاق - مونث - ناسخ ؎ کہ دنیا کو دی ہے تینے یکسر طلاق سہ تا ابد مجھ مین اسمین فرق -

طلاقت - مونث - تیز زبانی

طلایہ - مذکر - اسیر ؎ خیال زلف بندہ جانے نہ کیونکر جہر کی صورت - طلایہ پھر رہا ہے ؎ مولوی میر نے خلاف جمہور ایک جگہ مذکر باندھا ہے ؎ اللہ نے واسطے ہمین حیدر کا کیا ہے - دنیا کو طلاق اسنے تینگون سے دیا ہے -

ہے آنکھ مین خواب پریشان کا -

طلب - مونث سحر ؎ جان عالم تہین گل بلبل شیدا ہم لوگ - اڑکے آتے ہین چمن مین جو طلب ہوتی ہے - ہر معنی مین مونث ہے -

طلبانہ - مذکر - فقرہ - مدعی نے طلبانہ داخل کردیا -

طلسم - مذکر - جرأت ؎ گویا جگر لعل ہین اک سلک گہر ہے - اچہا یہ طلسم ان لب و دندان نے دکھایا -

طلعت - مونث - مسرور ؎ جانب ماہ مین کیا آنکھ اٹھا کر دیکھون - پھرتی ہے آنکھون مین وہ طلعت زیبا تیری -

طلوع - مذکر - وزیر ؎ آیا وہ ماہ لاؤ پیالہ شراب کا - مہتاب کے ہو ساتھ طلوع آفتاب کا -

طمانچہ - مذکر - ظفر ؎ تجھے کیا گرہنا گل گرا شبنم گلشن مین - طمانچہ اسکے منہ پر تونے کیون باد صبا مارا -

طمانیت مونث - فقرہ خط آنے سے طمانیت حاصل ہوئی

طمطراق - مذکر - تسلیم ؎ ہم نہ کہے

تجھے کہہ ہی بیجا غرور ۔ طمطراق اب آپکا وہ کیا ہوا

طمع ۔ مونث ۔ رشک ٥ بشر کو کرتی ہو
خوار و زبون بشر کی طمع ۔ خدا سے پاؤن جو
کچھ بھی ہو مال و زر کی طمع ۔

طناب ۔ مونث ۔ صبا ٥ فراق یار مین
چشم اس قدر پر آب ہوئی ۔ طناب عمر تاری
رگ سحاب ہوئی ۔

طنبور / طنبورہ } مذکر ۔ ظفر ٥ بزم نشاط و عیش
صبوحی کشان ہین صبح ۔ بانگ خروس عرش
سے ہے طنبورہ عرش کا ۔

طنز ۔ مونث ۔ جان صاحب ٥ دیکھیو ہو
سیدھے منھ مین بھی زبان ۔ جان صاحب طنز
یہ اچھی نہین

طنطنہ ۔ مذکر ۔ نوازش ٥ مجھ پہ تن تن کر
جو آتا ہے رقیب ۔ ہے اسے یہ طنطنہ کس
بات کا ۔

طواف ۔ مذکر ۔ منیر ٥ سر نیزون پر پھرے
ہین شہیدان عشق کے ۔ سچا یہی طواف ہو
اسکے حریم کا ۔

طوالت ۔ مونث ۔ فقرہ مختصر کہو طوالت
اچھی نہین ۔

طوبیٰ ۔ مذکر ۔ منیر ٥ بستان سرای فیض
و کرم مین بجای سرو ۔ سدرہ ہے نور کا کھیت
طوبی ہے نور کا ۔

طَور ۔ مذکر ۔ برق ٥ اسی صورت کی جھڑی
لگتی ہے برسات کی بھی ۔ تجھ مین طور ابر کا
اے دیدۂ تر ملتا ہے ۔

طُور ۔ مذکر ۔ امیر ٥ اے برق حسن یار یہ
اچھا ظہور تھا ۔ دیدار کو کلیم تجھے جلنے کو
طور تھا ۔

طوس ۔ مذکر ۔ ایک اونی کپڑا ۔ اور ایک
شہر کا نام ہے ۔

طوطی ۔ مختلف فیہ ۔ امیر ٥ صدا یہ قلقل
مینا سے میخانہ مین آتی ہے ۔ کہ بحثِ سخن
اک طوطی ہے ستون کر گلستان کا ۔
منیر ٥ وصف تصنیف مصنف
کی ہے تاریخ اے منیر ۔ طوطی ہند معانی
شکر افشان ہو گئی ۔ دہلی مین زیادہ تر
مذکر ہے ۔ جیسے آجکل اُن کا طوطی بولتا ہے

طوف ۔ مذکر ۔ برق ٥ جاتا ہے شیخ
کعبے کو بتخانے برہمن ۔ کرتا ہے برق طوف

طوفان - مذکر - امیر ؎ طوفان مرے رو نیکے سمندر سے بڑہین گے - انجم کے چراغ آہ کی صرصر سے بڑہین گے -

طوق - مذکر - ناسخ ؎ یہ پہنک رہا ہے مرا جسم آتش غم سے - کہ طوق تک مری گردن مین لال رہتا ہے -

طول - مذکر - وزیر ؎ لمبے لمبے ترے بال آ گئے یاد - جبکہ طول شب ہجران دیکھا

طول امل - مذکر - نواب ؎ بوسون کی ہوس شوق ہم آغوشی محبوب - دیکھا تو شب وصل مین بھی طول امل تھا -

طومار - مذکر - نسیم ؎ اک عمر کا قصہ ہے برسون ہی کا جھگڑا ہے - سنتے وہ اسے کبتک طومار ہے دفتر کا -

طویل - مونث - ایک بحر ہے -

طویلہ - مذکر - اصطبل

طہارت - مونث - ناصر ؎ دختِ رز سے شیخ جی آلودہ دامن ہو گئے - کوئی پوچھے آپکی اب وہ طہارت کیا ہوئی -

طہران - مذکر - ایران مین ایک شہر ہے -

طیران - مذکر - پرواز - تذکیر کے ساتھ مستعمل ہے -

طیش - مذکر - صریر ؎ ہجو شراب شیخ جی رندون مین بیٹھکر - ہو گی بری کسیکو اگر طیش آ گیا -

طیلسان - مونث - مومن ؎ دود آہ دل نے دکھلایا اثر - طیلسان چرخ نیلی ہو گئی -

طینت - مونث - تسلیم ؎ کیا صاف ہو گی ہم سے طبیعت رقیب کی - بگڑی ہوئی ازل سے ہے طینت رقیب کی -

باب ظای معجمہ

ظ - مونث

ظاہر - مذکر - فقرہ نہ اسکا ظاہر اچھا نہ باطن اچھا -

ظرافت - مونث - جان صاحب ؎ ہوتے ... اپنے یہ ٹھٹھا یہ مذاق - ... بھائی ظرافت تیری -

ظرف - مذکر - امیر ؎ پیاس اسکی جو بجھے گی پینے کو ... ہے - ظرف عالی ہے امیر

مینائی کا۔

ظفر۔ مونث۔ رند ے لشکر اندہ کے نرغے
مین تنہا ہے یہ دل۔ فوج غم پہ مرد غازی کو
ظفر ملتی نہین۔

ظل۔ مذکر۔ اسیر ے کیا صفا ہے تم جو نکلو گے
شب مہتاب مین۔ چاندنی مین آپ کا ظل مین
ملجائیگا۔

ظلم۔ مذکر۔ وزیر ے ظلم ابھی تو دیکھنا ہو گردش
افلاک کا۔ منتظر ہے شیشۂ ساعت ہماری
خاک کا۔

ظلمت۔ مونث۔ بحر ے مر گئے لیکن نہ قسمت
کی سیہ روزی گئی۔ گور مین بھی ساتھ ہے ظلمت
شب دیجور کی۔

ظلمات۔ مونث۔ منیر ے مسی جو لگا کر مجھے
باتون مین اڑاؤ۔ اڑ جائے دھوان بنکے یہ
ظلمات تمہاری۔

ظن۔ مذکر۔ آتش ے دہن تنگ ہو
موہوم یقین ہے کسکو۔ کمر یار ہے معدوم
یہ ظن ہو کسکا۔

ظہور۔ مذکر۔ امیر ے استاد ہیل جو ل مین اسکا
ظہور تھا۔ پریون مین تھا پری تو وہ حورون مین
حور تھا۔

باب عین مہملہ

ع۔ مذکر۔ مصرع۔ علی کا عین عین علم حق
ہے عین عرفان ہے۔

عاج۔ مذکر۔ ہاتھی دانت۔

عادت۔ مونث۔ اسیر ے سینے مین ایک
دم بھی ٹھہرتا نہین ہے دل۔ عادت اس غنچے
کو جلائے وطن کی ہے۔

عار۔ مونث۔ ننگ عزت نسیم ے تم تو کب آئے
تھے لیکن مرگ بھی آتی نہین۔ آپ کی آرزو کی
ہے سب نے ہم سے عار کی۔

عارض۔ مذکر۔ انیس ے عارض کبھی دیکھے
نہین اس حسن و صفا کے۔ کیا ایک سے دو آئینے
ہین نور خدا کے۔

عارضہ۔ مذکر۔ رند ے کرے ادھر کو سرایت
نہ عارضہ دل کا۔ بہت قریب جگر سے ہے پھپھولا دل کا

عاطفت۔ مونث۔ فقرہ۔ مین آپکی عاطفت
کا ممنون ہون۔

عافیت۔ مونث۔ فقرہ۔ تمنے تو عافیت تنگ
کردی ہے۔

عاقبت - مونث - امیر ؎ دنیا مین غم رقیب
نے ہمکو دیئے اسیر - کیون عاقبت خراب
ہو اُس یزید کی -

عالم - مذکر - کیفیت - امیر ؎ چودھوین کا
بھی چاند صدقے تھا ہائے عالم ترے بھری جوانی کا

عالم - مذکر - جہان - رند ؎ حسن کی دولت سے
ہے تجھ مین صنم شانِ خدا - جس طرف تو ہوگا اک
عالم اُدھر ہو جائیگا -

عبا - مونث - قدر ؎ مرے کعبۂ دل کے
مٹنے کا غم ہے - جو اوڑھے ہے کعبہ عبا کالی کالی

عبادت - مونث - انیس ؎ سجدہ مین کیا کسطرح کر
عبادت دکھائی ہے - سجدہ مین روزہ دار نے
تلوار کھائی ہے -

عبارت - مونث - ظفر ؎ ہمیشہ آگے
بھی آتے تھے خط پر اک بار - عبارت اُسنے لکھی
نامہ بر تو کہی ہی -

عبدیت }
عبودیت } مونث - بندگی - غلامی

عبرت - مونث - بحر ؎ نیرنگی دنیا کا
تماشا ہے غافلین - غفلت اسے کہتے ہین کہ
عبرت نہین ہوتی -

عبور - مذکر - بحر ؎ ساقی کنارہ کش ہے کشتی
مے شکستہ - مشکل ہے بحر غم سے اپنا عبور تیرا

عبہر - مونث - نرگس -

عبیر - مذکر - ایک خوشبو مسالا تذکیر کے ساتھ
مستعمل ہے -

عتاب - مذکر - امیر ؎ وہ بیٹھے بیٹھے جو دے
بیٹھے قتل عام کا حکم - ہنسی تھی اُنکی کسی پر کوئی
عتاب نہ تھا -

عتبہ - مذکر - آستانہ

عترت - مونث - آل اولاد -

عجب - مذکر - امیر ؎ جائینگے گر ہم مدیون
فردوس مین - اہل تقویٰ کو عجب ہو جائیگا -

عجب - مذکر - غرور

عجز - مذکر - ذریہ ؎ فروتنی سے نہ دست دعا
بلند ہوا - دعا بھی سجدے مین کی عجز یہ پسند ہوا

عجلت - مونث - تسلیم ؎ دیدار کا ارمان نکلنے
دے عذار - قاتل یہ دم ذبح تو عجلت نہین اچھی

عجم - مذکر - ملک ایران و توران -

عدالت - مونث - سحر ؎ بتاتے ہو مختار مجبور
کرکے ساجی دیکھ لی بس عدالت تمہاری -

عداوت - مونث - رند ؎ سر اپنا کھائیگا جو

بگڑتا ہی مجھ سے رند - اپنا ضرر کریگی عداوت حسود کی -

عِدّت - مونث - عدت پوری نہین ہوئی نکاح کیون کر جائز ہوگا -

عدو - مذکر - ظفر ؎ ہو گئے دیوان اکہزار و یکصد و ہشتاد و ادر - اے ظفر کہتے عدد ہین تمہارے نام کے -

عدس - مونث - مسور -

عدل - مذکر - انیس ؎ حافظا اگر ہو عدل جناب امیر کا - شعلہ ہین لے جسم مین کرتا حریر کا -

عدم - مذکر - انشا ؎ اس ہستیِ موہوم سے مین تنگ ہون انشا - واللہ کہ اس سے مراتب عدم اچھا -

عدن - مذکر - ایک مشہور شہر -

عدول - مذکر - فقرہ اُنکے حکم سے عدول نہین ہوسکتا -

عذاب - مذکر - سحر ؎ لحد مین کوئی کسیکا شریک حال نہین - بدن کو چین ملا روح پر عذاب رہا -

عذار - مذکر - ناسخ ؎ یاسمین دھوپ سے ہوئے گلِ سرخ - دیکھو آئینے مین عذار اپنا -

عذر - مذکر - امیر ؎ قتل کو دوڑ کر چلے آئے - وصل مین عذر تھے نزاکت کے -

عذوبت - مونث - امیر ؎ تر زبانی سے لیا کام سخن مین جو ذرا - جانِ شیرین سے سوا اسمین عذوبت آئی -

عراق مذکر - ایک ملک -

عرب - مذکر - ایک ملک -

عربدہ - مذکر - فتنہ

عرس - مذکر - صبا ؎ راگ لاتا ہے فقیرون سے زمانہ پس مرگ - بے محل عرس وگرنہ سر مدفن کیسا -

عرش - مذکر - منیر ؎ منیر اس شہر مین اوجِ کمالِ نظم پر پہونچا - الٰہی لکھنؤ بھی عرش ہے مضمونِ عالی کا

عرصہ - مذکر - دیر - رند ؎ کیون اجل کیا تجکو بھی موت آگئی - اس قدر آنے مین کیون عرصہ کیا -

عرصہ - مذکر - فاصلہ ظفر ؎ دور بین دل سے جو دیکھے تو تو وہ نزدیک ہے - تجھ مین اس مین ہے بظاہر ایک عرصہ دور کا -

عرصہ گاہ مذکر - ذوق ؎ یہ حیاتِ چند روزہ جو نہ سدِّ راہ ہوتی - تو پھر ایک عرصہ گاہِ عدم و وجود ہوتا

عرض - مذکر - اختر (شاہ اودھ) ؎ گھوڑے دوڑا ئینگے اختر نہ گھٹینگا ہرگز - عرض اس شان کا برابر جو جوڑا ہوگا -

عرض - مونث - انیس ؎ اکدن رسولِ حق سے کسینے یہ عرض کی - ارشاد آپ کیجیے کچھ رتبۂ علی

عرض - مذکر - جوہر کی ضد -

عرضداشت - مونث - فقرہ - عرضداشت ملاحظہ مین پیش ہوگئی -

عرف - مذکر - فقرہ - آپکا عرف یاد ہے نام معلوم نہین -

عرفان - مذکر - معرفت الہٰی تذکیر کے ساتھ مستعمل ہی

عرفہ - مذکر - فقرہ کل عرفہ تھا آج بقر عید ہے -

عرق - مذکر - انیس ؎ حسن علی کو دیکھہ کے ایسا اُڑا ہے رنگ - گویا عرق کھنچا ہے گل آفتاب کا -

عرق النسا - مذکر - ایک مرض ہے -

عرق گیر مذکر - خوگیر

عروج - مذکر - انیس ؎ کیکی ایک طرح بسر ہوئی نہ انیس - عروج مہر بھی دیکھا تو دو پہر دیکھا -

عروض - مذکر - امیر ؎ تفکر امتیاز جان و زبان مین کیا حد کا - عروض اب تک نہ آیا ہاتھہ اس بیت معقد کا -

عریضہ - مذکر منیر ؎ نوشتہ ہے منیر بے نوا کا شہنشہ کو عریضہ ہے گدا کا -

عزا - مونث - ماتم پرسی -

عزلت - مونث - امیر ؎ کہتے ہین اپنی نزاکت کے مین صدقے جاؤن - کہ بچا لیتی ہے یہ وصل مین عزت میری -

عزل - مذکر - فقرہ عہدے سے اُنکا عزل ہوگیا -

عزل ونصب - مذکر ہو توقی بحالی تذکیر کے ساتھ مستعمل ہے -

عزلت - مونث - فقرہ آپ نے عزلت کب سے اختیار کی -

عزم - مذکر - ناسخ ؎ بعد مرنے کے آج اے ناسخ - عزم ہے سوے کوئی یار اپنا -

عزیمت مونث - فقرہ اُنہون نے اپنی عزیمت فسخ کی - بمعنی ہمت مونث ہے -

عُسر - مذکر - تنگی - عسرت - فقرہ اس امداد سے کیا عسر جاتا رہیگا -

عسرت - مونث - فقرہ عُسرت عشرت سے بدلگئی -

عسکر - مذکر - لشکر

عسل - مذکر - آتش ؎ مال موذی سے تنفر آدمی کو چاہیے - سونگھہ کر سگ چھوڑ دیتا ہے عسل زنبور کا -

عشاق - مذکر - راگ کے ایک مقام کا نام

عُشر - مذکر - دسوان حصہ -

عِشرت - مونث - امیر ؎ تیرے ہاتھون

ہوئی افلاس کی مٹی برباد۔ رخصت اس ملک سے عُسرت ہوئی عشرت آئی۔

عشرہ ۔ مذکر۔ ذوق ؎ جہان مین عرصہ عشرت سے سوادہ چند ہے غم کا۔ کہ ہے گر عید کا اک دن تو عشرہ ہے محرم کا۔

عشق ۔ مذکر۔ اختر ؎ عشق کیا کیا کنوئین جھکاتا ہے۔ جان لیکر یہ دل سی جاتا ہے۔

عشق اللہ ۔ مذکر۔ فقیرونکا سلام۔

عشق پیچان مذکر۔ ذوق ؎ مین ہمیشہ عاشق پیچیدہ مویان ہی رہا۔ خاک پر روئیدہ میری عشق پیچان ہی رہا۔ اسکو عشق پیچہ بھی کہتے ہین۔

عشوہ مذکر۔ جانصاحب ؎ اسے دو آنکھو سبار ہے نخرا تیرا۔ غمزہ بھاتا ہے ترا مجکو نہ عشوہ تیرا۔

عصابہ ۔ مذکر۔ عورتون کے سر سے باندھنے کا کپڑا۔

عصارہ ۔ مذکر۔ افشرہ

عصبیت ۔ طرفداری ۔ مونث ۔ فقرہ قوم مین عصبیت ہونی لازم ہے۔

عصر ۔ مذکر۔ زمانہ

عصفور ۔ مونث ۔ چڑیا۔ کنجشک

عصمت مونث ۔ امیر ؎ کہتے ہین حُسن مین دیکھی کوئی عصمت میری۔ کہ نہین ملتی ہے پریون سے بھی رنگت میری۔

عصیان ۔ مذکر۔ گناہ۔

عضو ۔ مذکر۔ وزیر ؎ گرمیان کین اسقدر ہر عضو شعلہ ہوگیا۔ شب کو روشن یار کے بازو کا اکا ہوگیا۔

عطا ۔ مونث ۔ آتش ؎ عفو ہوجائینگے ہرچند کہ لاکھون ہین گناہ۔ یہ عطا ہے تیرے رحمت کو قرین تھوڑی سی۔

عطارد ۔ مذکر۔ ایک ستارہ ہے

عطر ۔ مذکر۔ ناسخ ؎ بیٹھ جائے جو گل اندام ہمارا اکدم۔ عطر کھینچین ابھی عطار گل قالین کا۔

عطردان مذکر۔ فقرہ یہ قیمتی عطردان مفت ملگیا

عطش ۔ مونث ۔ پیاس

عطف مذکر۔ فقرہ کہین عطف آتا ہے کہین اضافت آتی ہے۔

عطوفت مونث ۔ مہربانی

عطیہ ۔ مذکر۔ فقرہ آپکا عطیہ پہونچا شکرگزار ہوا۔

عظمت مونث ۔ داغ ؎ زاہد یہ اگر بیت ہے مسجد سے تو کیا ہے۔ کچھ اس سے تو عظمت میں...

کی عظمت نہین جاتی۔

عفت - مونث ؎ پرہیزگاری۔ عصمت

عفو - مذکر - مصرع عفو کہتا ہے کہ کوئی نہ جہنم مین رہے۔

عفونت - مونث - بدبو۔

عِقاب - مذکر - عذاب

عُقاب - مذکر - ناسخ ؎ نہ ملے گا کبھی نشکار یقین - گو عقاب گمان بلند ہوا۔

عقبہ - مذکر - مقام دشوار گزار۔

عقبیٰ - مونث - فقرہ کمبخت کی عقبیٰ خراب ہوئی

عقد - مذکر - نکاح - ناسخ ؎ خدا نے ترا عقد اُس کیا - جو عالم مین تھے سید او صبا۔

عقد - مذکر - لڑی - بحر ؎ کو بکو بکنے لگین جب قتیان انگور کی - پانی پانی درج مین عقد لآلی ہو گیا۔

عقدہ - مذکر - امیر ؎ ہنس ہنس کے چمن مین میرے گل نے - عقدہ کھولا کلی کلی کا۔

عقرب - مذکر - آتش ؎ ایذا جو ہوا اُس خال و گیسو سے تعجب ہے - وہ افعی بے دندان بے نیش یہ عقرب تھا۔

عقل - مونث - امیر ؎ مین دیوانہ کیون ہوش مین آگیا - یہ کیسی مری عقل زائل ہوئی۔

عقوبت - مونث - سختی۔ مصیبت۔

عقیدت - مونث - امیر ؎ ہو گئے موئے بدن نوک زبان بہر دعا - جوش مین دل کی طرح دل کی عقیدت آئی۔

عقیدہ - مذکر - امیر ؎ مسجد سے سوئے میکدہ اے شیخ یون نہ دیکھ - بالائے طاق ہو نہ عقیدہ مرید کا۔

عقیق - مذکر - آتش ؎ آویزہ تیرے گوش کا ہوا اس امید پر - کیا کیا عقیق کان مین سے نکل گیا

عقیقہ - مذکر - فقرہ آج بچے کا عقیقہ تھا۔

عکس - مذکر - امیر ؎ یہ دل مرا ہے کہ ہمین خیال یار ہے نقش - کبھی سنا ہی کہ آئنے مین عکس بستہ ہوا

علاج - مذکر - ظفر ؎ جب تک وہ خفا مجھ سے ہین اُٹھ لو یہ طبیبو - کچھ میرا علاج خفقان ہو نہین سکتا۔

علاقہ - مذکر - رشک - بجیکا پایا بوسہ آویزۂ گوش بتان - یہ خوشی مجکو ہوئی گو یا علاقہ ہو گیا۔

علاقہ - مذکر - صریر ؎ شکر ہے ملگئے وہ دشمن سے اب مرے گم نکے علاقہ نہ رہا۔

علالت - مونث - فقرہ اب اچھا ہون کوئی علالت

نہین رہی۔

علامت ۔ مونث ۔ پہچان ۔

علت ۔ مونث ۔ فقرہ آخر اس بگاڑ کی علت

گیا ہے ۔

علف ۔ مذکر ۔ چارہ

علم ۔ مذکر ۔ ناسخ ؎ اہل نفاق کفر خفی کرتے گیا

نہان ۔ تھا علم باب علم کو ما فی الضمیر کا ۔

عَلَم ۔ مذکر ۔ امیر ؎ کہتا نالا اگر دل نے تو آنسو

بھی روان ہوئینگے ۔ گر لشکر جمع ہوتا ہے عَلَم جب دم

نکلتا ہے ۔

علمیت ۔ مونث ۔ فقرہ اُن کی علمیت بڑہی

ہوئی ہے ۔

علو ۔ مذکر ۔ غالب ؎ بادشہ کا نام لیتا ہے خطیب

اب علو پایۂ منبر کھلا ۔

علوفہ ۔ مذکر ۔ روزینہ

علی بند ۔ مذکر ۔ ایک زیور ہے ۔

عماد ۔ مذکر ۔ ستون ۔

عمارت مونث ۔ سحر ؎ یہان منسوبیت

موتی محل ہے ۔ مبارک ہو تمکو عمارت تمہاری ۔

عمامہ ۔ مذکر ۔ منیر ؎ مے رنگین مین غوطے

کھاتے شوق تقدس سے ۔ عمامہ باندہتے ہیں موج

شراب ارغوانی کا

عمّان ۔ مذکر ۔ سمندر

عمد ۔ مذکر ۔ قصد ۔

عمر ۔ مونث ۔ امیر ؎ ہمین سر ٹیکتے ہی گزری

امیر ۔ یونہین عمر ساری بسر ہوگئی ۔

عمرہ ۔ مذکر ۔ ارکان حج مین ایک رکن ۔

عمق ۔ مذکر ۔ فقرہ ۔ اُس دریا کا عمق بہت ہے

عمل ۔ مذکر ۔ امیر ؎ عمل بد جو ہوئے ہم سے

سیہ کاری مین گور مین بنگئے وہی مار عذاب آتے ہین

عمل ۔ مذکر ۔ برق ۔ کشور عشق مین جرات سے

عمل بیٹھ گیا ۔ اُٹھ گئے غیر جو بین بزم مین کل

بیٹھ گیا ۔

عمل ۔ مذکر ۔ درد امیر ؎ اسد رہے شب غم

کی سیاہی کہ سحر بھی ۔ پڑہتی ہوئی آتی ہے عمل رد

بلا کا ۔

عمل ۔ مذکر ۔ احتقان ۔

عمل دخل ۔ مذکر ۔ فقرہ گانون پر اُن کا عمل

دخل ہوگیا ۔

عملدرآمد مذکر ۔ فقرہ دفتر مین اس حکم کا عمل درآمد ہوگیا

عملہ ۔ مذکر ۔ فقرہ دفتر مین نیا عملہ رکھا جائیگا

عمود ۔ مذکر ۔ ستون ۔

تجسیم — مذکر۔ فقرہ اب اس حکم کا تجسیم ہو گیا ہے

عناب — مذکر۔ منیر ؎ ہنس کے کہتا ہے
سرخ ہونٹوں سے اُن کا لبِ لعل۔ سرخ رو خونِ دو عالم
سے ہے عناب اپنا۔

عناد — مذکر۔ دشمنی فقرہ دونوں مین عناد ہو گیا ہے

عنایت — مونث۔ امیر ؎ کہتے ہین قہر کی حالت
مین تو ہو طالبِ وصل۔ کیسے کھل کھیلو گے جب
کم سے عنایت ہو گی۔

عنایات — مونث۔ درد ؎ جی فدا ہو ہی
گیا اک نگہ گرم کے ساتھ نہ درد کچھ اور عنایات
کو نے پائی۔ اسیطرح رند نے بھی مونث کہا
ہے۔ مگر اب اس قاعدے کے موافق کہ عربی
جمع کو جمع مذکر بولنا چاہیے۔ عنایات کو بھی جمع
مذکر بولتے ہین۔

عنان — مونث۔ انیس ؎ ہاتھون سے صبر کی
بھی عنان چھوٹ جائیگی۔ مرجائینگے حسین کمر
ٹوٹ جائے گی۔

عنب — مذکر۔ انگور

عنب الثعلب — مونث۔ مکو

عنبر — مذکر۔ بحر ؎ یار تیری زلف کی تعریف
سنکر تجر سے — عنبر رنگت ہو گئی کافور عنبر ہو گیا۔

عندلیب — مونث۔ رند ؎ ...
گھات مین صیاد۔ عندلیب آجکل ہین پھنستی ہے

عندیہ — مذکر۔ فقرہ۔ مین نے انکا عندیہ لیا تھا۔

عنصر — مذکر۔ رشک ؎ دانتون مین الماس
و گوہر ہونٹوں مین یاقوت و لعل۔ رنگت مین
کیا کیا دکھاتا ہے یہ عنصر خاک کا۔

عنق — مونث۔ گردن۔

عنکبوت — مونث۔ مکڑی

عنوان — مذکر۔ ظفر ؎ بھیجتے تھے خط مین پہلی
وہ جس عنوان سے۔ اب تو اک مدت سے
وہ عنوان بھی جاتا رہا۔

عنوان — مذکر۔ سرنامہ۔ ناظم ؎ دم تحریر مناسب ہے
کرون ضبط سرشک۔ ورنہ آغشتہ بخون نامے
کا عنوان ہو گا۔

عود — مذکر۔ منیر ؎ دنیا کو شانِ جلوۂ یوسف
دکھائیے۔ عودِ شباب ہو کبھی اس پیر زال کا۔

عود — مذکر۔ قدر ؎ کون سمجھے کہ عود جلتا ہے
کون سمجھے کہ تو پگھلتا ہے۔

عوض — مذکر۔ اسیر ؎ نیکی سے ہم نہ گزرے
کینا عوض بدی کا۔ ہندو کے مروسے پر بھی کلمہ
پڑھا نبی کا۔ ہر معنی مین مذکر ہے۔

عہد - مذکر۔ غالب ؎ تری نازکی سے جانا کہ
بندھا تھا عہد بودا - کبھی تو نہ توڑ سکتا اگر استوار ہوتا
عہد - مذکر - امیر ؎ کیون نہ خوش ہون محمدی
مشرب - عہد خلق محمدی آیا -
عہدہ - مذکر - اسیر ؎ پیغام مرے قتل کا لکھا کر
جو خط مین - عہدہ ملک الموت کو دو نامہ بری کا -
عیادت - مونث - رند ؎ آئے نہ عیادت کو
بھی بیمار کی اپنے - لی خوب خبر تمنے گرفتار کی اپنے
عیار - مذکر - غالب ؎ سکہ شہ کا ہوا ہے روشناس
اب عیار آبروے زر کھلا -
عیب - مذکر - امیر ؎ بوسہ کی لذت مین بھولے
شکوہ دشنام یار - عیب شعر پردہ ہمت
مین پنہان رہگیا -
عید - مونث - امیر ؎ مجکو کیا کام ہے دنیا
مین جو عید آئی ہے - کیا ملون اس سے کہ معشوق
یہ ہرجائی ہے -
عیش - مذکر - سالک ؎ یون ہی دل غم سے
اگر ہجر مین خوگر ہوگا - وصل مین عیش مجھے خاک
میسر ہوگا -
عینک - مونث - امیر ؎ ہوا نہ فائز دیدار
اگر یہ پیر فلک - تو پھر یہ عینک خورشید و

ماہ کیا ہوگی -

باب غین معجمہ

غ - مذکر - اشک ؎ طوطی مین طرہ ہے اور طوطی
پر اک نقطہ بھر - عین سے عیب اور کانے سیان
غین ہوئے -
غار - مذکر - بحر ؎ جبتک کہ پاس تھا بھی دل ان سے
ہٹ گیا - سینے کا غار گرد کدورت سے پٹ گیا -
غازہ - مذکر - امیر ؎ اتنے رہے انقلاب جہان
بلید کا - خون حسین غازہ ہے روے یزید کا -
غاشیہ - مذکر - زین پوش -
غالیچہ - مذکر - قالین -
غایت - مونث - سالک ؎ جور و ستم کی انکے
جو غایت نہین رہی - یان بھی بعری وفا کی نہایت
نہین رہی -
غبار - مذکر - سالک ؎ زمین پر نظر آجائے ایک
اور زمین - ذرا بھی دل سے نکل جائے گر غبار اپنا -
غبار - مذکر - ناسخ ؎ کسی خورشید کو جذب دل نے
آج کھینچا ہے - کہ نور صبح صادق ہے غبار اپنے
بیابان کا -
غبارہ - مذکر - فقرہ غبارہ بہت اونچا جاتا ہے -

غبطہ۔ مذکر۔ فقرہ مجکو آپ کی ریاست پر غبطہ ہوتا ہے۔

غبغب۔ مذکر۔ ٹھوڑی کے نیچے لٹکا ہوا گوشت

غبن۔ مذکر۔ اُس مال میں بڑا غبن ہوگیا ہے۔

غٹ۔ مذکر۔ غول۔ جتھا۔

غثیان۔ مذکر۔ متلی۔ فقرہ اس دوا سے غثیان جاتا رہے گا۔

غدو۔ مذکر۔ گلٹی۔ تذکیر کے ساتھ مستعمل ہے۔

غدر۔ مذکر۔ فقرہ سنتے ہیں وہاں غدر ہوگیا۔

غدیر۔ مذکر۔ تالاب۔

غذا۔ مونث۔ آتش ؎ غم بہت کھلوا نہ مجھے گریاں کو تو اے ہجر یار۔ خوف ہے ہیضے کا رکھتی ہے غذا برسات کی۔

غراب۔ مذکر۔ کوا

غرب۔ مذکر۔ پچھم

غربال۔ مونث۔ چھلنی۔

غربت۔ مونث۔ امیر ؎ کیا وفادار ہے تا گور مرا ساتھ دیا میرے گھر تک مجھے پہونچا گئی غربت میری۔

غرض۔ مونث۔ گلزار نسیم ؎ گل کی وہ غرض جتائی اسکو۔ رخصت کی طلب سنائی اسکو۔

غرغرہ۔ مذکر۔ اسیر ؎ نگئی قلقل مینا کی مرض میں نے سمجھا۔ غرغرہ سنکے کیا شیشے کا بار بار گیا۔

غرفش۔ مونث۔ تمہاری غرفش سے میں نہیں ڈرتا۔

غرفہ۔ مذکر۔ منیر ؎ وہ بے پردا ہے ہرگز خانۂ دل سے نہ جھانکے گا۔ عبث غرفہ کھلا ہوا ہے جنون چاک گریبان کا۔

غروب۔ مذکر۔ ناسخ ؎ دیکھی جو اُس کی زلف ہوا محو داغ دل۔ ہوتا ہے۔ وقت شام غروب آفتاب کا۔

غرور۔ مذکر۔ امیر ؎ مہمان ایک آن کی تھی آن حسن کی۔ اتنی سی بات پر تمہیں آشنا غرور تھا

غُرہ۔ مذکر۔ منیر ؎ زمانے میں سے رنج راحت نہیں ہے۔ کبھی سلخ سے پہلے غرہ نہ ہوگا۔ ہر معنی میں مذکر ہے۔

غِرہ۔ مذکر۔ امیر ؎ مہ کو تشبیہ رخ روشن سے غرہ ہوگیا۔ مہر اُسکے سامنے آیا تو ذرہ ہوگیا

غُلو۔ مذکر۔ شور۔

غزا۔ مونث۔ مذہبی جنگ

غزال۔ مذکر۔ امیر ؎ پلکوں کو اور یار کی آنکھوں کو دیکھ لو۔ نیزوں میں دو غزال ہیں گویا گھرے ہوئے

غزل - مونث - اختر (شاہ اودھ) ؎ جب بین مین یہ غزل بجائی - کیفیت تازہ اک دکھائی -

غزوہ - مذکر - جہاد جس مین رسولؐ شریک ہو -

غسالہ - مذکر - وہ پانی جس سے ہاتھ منہ دھویا گیا ہو -

غسل - مذکر - آتش ؎ نہین ہم سا گنہگار اے فلک کوئی زمانے مین - ہمارے مردے کو درکار ہے غسل آب آہن کا -

غسلخانہ - مذکر - حمام -

غَش - مذکر - آتش ؎ حسن کا جلوہ بھی کم برق تجلی سے نہین - چشم موسٰی سے جو دیکھے گا اُسے غش آئے گا -

غِش - مونث - کدورت - آمیزش

غُصب - مذکر - کسی مال کا غصب بہت برا ہے

غصہ - مذکر - امیر ؎ وصل مین اسکو کسنے بلوایا غصہ کیون بار بار آتا ہے -

غضب - مذکر - سالک ؎ مجھ جیسے سخت جان پر کیا بس چلے قضا کا - ہان ٹوٹتا رہا ہے اکثر غضب خدا کا -

غضنفر - مذکر - شیر

غفلت - مونث - داغ ؎ مین نہ کہتا تھا کہ لے لیجے دل گھلتا ہے - دیکھیے آپ کی غفلت ہے کہ غفلت میری -

غُل - مذکر - ظفر ؎ کیا سُنے فریاد میری وہ گلِ نازک دماغ - باغ مین غنچہ اگر چٹکے کہے غل کیون ہوا -

غِل - مذکر - (طوق) آباد ؎ اُڑ گئی زنجیر ٹکڑے ٹکڑے پرزے سب غل ہو گیا - ترہی طاقت کا بس اے دستِ جنون غل ہو گیا -

غلاف - مذکر - محسن ؎ بیان ہو کس سے شانِ روضۂ پر نور احمد کا - کہ جسپر اک غلاف سبز ہے چرخ زبرجد کا -

غلام گردش مونث - فقرہ اُس خیمے مین غلام گردش تھی -

غلبہ - مذکر - اختر (شاہ اودھ) ؎ حال دل مشکبو روی تھا - اور غلبۂ شوق ہر گھڑی تھا -

غلطاک مونث - لوٹ

غلطہ - مذکر - ایک قسم کا کپڑا - ہر معنی مین مذکر ہے

غَلَط - مذکر - فقرہ محاورے مین غلط پایا جاتا ہے

غِلظت مونث - گاڑہا پن

غلغلہ - مذکر - امیر ؎ سکہ رائج جب سے دین مصطفیٰ کا ہو گیا - غلغلہ ساری خدائی مین خدا

کا ہو گیا۔

غلو۔ مذکر۔ مومن ؎ اک غلو ہوش پہ بیہوشی کا۔
عالم آئے پری فراموشی کا۔

غلولہ۔ مذکر۔ غُلّہ

غلّہ۔ مذکر۔ جان صاحب ؎ بڑا ہو یا جی نہ پھیرو الٰہی
آ جائیں نہ کا۔ کہ جبکی ماں نے سدا غلہ سیر سے گھر بھیجا

غُلّہ۔ مذکر۔ اُنکے ہاتھ کا غلہ خطا نہیں کرتا۔

غلیان مذکر جوش

غلیل۔ مونث۔ فقرہ اس بانس کی غلیل اچھی ہوگی۔

غلیواز۔ مونث چیل۔

غم۔ مذکر۔ امیر ؎ تیرا کیا کام اس گھر میں غم
جانانہ آتا ہے۔ نکل اے درد اس گھر سے کہ
صاحب خانہ آتا ہے۔

غمزہ۔ مذکر۔ امیر ؎ یاں جان پہ بنی ہے تجھی میں
رکاوٹیں۔ اسے تیغ یار چل بھی یہ غمزے کہاں
کے ہیں

غنا۔ مونث۔ توانگری۔

غنچہ۔ مذکر۔ امیر ؎ وہ غنچہ اس چمن میں مرا
دل ہے اے امیر۔ باد بہار سے بھی کھلایا نہ
جائیگا۔

غنچہ۔ (جمع) مذکر۔ اسیر ؎ سنا ہی جب سے اُن
شوق ہی پھولوں کے زیور سے۔ کلی میں ہار
کی رہتا ہے غنچہ پھول کا مسکا۔

غنیمت۔ مونث۔ فقرہ اس جنگ سے بہت
بڑی غنیمت ہاتھ آئی۔

غور۔ مختلف فیہ۔ داغ ؎ کیا نگاہان خطا پر
تری یاد آگئیں۔ بھولے سے اپنے حال میں جب
تم نے غور کی۔

گلزار نسیم ؎ سوچا وہ کہ بیچ میں کسی طور
دشمن کا تھا ساتھ کیا غور۔ دلی میں مونث ہے۔
اور لکھنؤ میں مذکر۔

غور پرداخت۔ مونث۔ خبر گیری۔

غوطہ۔ مذکر۔ اسیر ؎ دیدۂ تر سے کرکے ہمچشمی
کیا سمندر نے غوطہ کھایا ہے۔

غوک۔ مذکر۔ مینڈک۔

غول۔ مذکر۔ رشک ؎ سمجھ کے شمع جلے
جاتے ہیں پتنگے اور دلتا۔ کبھی جو غول بہک کر
سپہر زار آیا۔

غول۔ مذکر۔ انیس ؎ بولا کوئی یہ غول ہیں
کیا شام و روم کے۔ ٹکڑے اُڑائیں گے عمرو شمر
شوم کے۔

غیبت۔ مونث۔ سحر ۵ کہتے ہیں مجکو جو سب کا جی چاہے
لیکن۔ کبھی تجھ سے ہو گئی غیبت کیسکی۔

غیبت۔ مونث۔ فقرہ میری غیبت مین خط
آیا تھا۔

غیرت۔ مونث۔ نواب ۵ وصل کیسا کہ میرے
ملنے سے۔ موت کو بھی تو غیرت آتی ہے۔

غیظ۔ مذکر۔ انیس ۵ قہر خدا تھا غیظ تھا شعلہ سرخ تھا
کا۔ لنگر تھا ٹوٹنے پہ زمین کے جہاز کا۔

باب فائے معجمہ

ف۔ مونث۔

فاتحہ۔ مختلف فیہ۔ امیر ۵ ہوا اس سے بوسہ
لب شیرین کی کیا امید۔ شربت پہ فاتحہ بھی نہ دے
جو شہید کا۔ داغ ۵ صدو پڑھتے ہین
سیفی حضرت داغ۔ پڑھو اب
فاتحہ تم اپنے دم کی۔ دلی مین
علی العموم مونث بولتے ہین اور لکھنؤ مین دونون
طرح مستعمل ہے۔

فاختہ۔ مونث۔ منیر ۵ دہی ہے سینے پہ شمشاد قدون کا عاشق
فاختہ طوق گلو ... اڑتی پھرتی ہے۔

فارم۔ مذکر۔ فقرہ۔ منی آرڈر کا فارم بدل گیا۔

فاصلہ۔ مذکر۔ امیر ۵ پڑتی نگاہ جو دل بسمل پہ تیر تن
نے کہا۔ کہ تیر جگر کا ہے دلبر سے فاصلہ دل کا۔

فاقہ۔ مذکر۔ منیر ۵ ماہ رمضان مین فاقے بہت
ہوتے۔ کبھی گوشت سے ...

فال۔ مونث۔ امیر ۵ جب نظر کیجیے اس
قرعہ کو ہے فال نئی۔ یہ وہ جوڑا ہے کہ ہر ہاتھ مین
یان حال نئی۔

فالج۔ مذکر۔ فقرہ فالج مہلک ہوتا ہے۔

فالسہ۔ مذکر۔ فقرہ۔ اب فالسے اترنے لگے

فالودہ۔ مذکر۔ فقرہ فالودہ گرمیون مین پیا
جاتا ہے۔

فالیز۔ مونث۔ خربوزے تربوز کا کھیت
تانیث کے ساتھ مستعمل ہے۔

فانوس۔ مذکر۔ سحر ۵ طبیعت سحر کی روشن
ہوئی جب صفت ابرو سے۔ ہوا فانوس مصرع
سے نو شمع مضمون کا۔ برق نے مونث بھی کہا
ہے مگر اتفاق مذکر ہی پر ہے۔

فائدہ۔ مذکر۔ سالک ۵ پہونچکر لب پہ دل پھونک سکتا
گزر کر لب سے گھر پھونکا۔ سمجھے کیا فائدہ آئے
نالہ تیری شعلہ باری کا۔

فائل۔ مذکر۔ فقرہ۔ اخبار کا فائل اٹھا لاؤ۔

فتح - مونث - دبیر ؎ انکو روان سواری سلطان
دین ہوئی - لبیک کہہ کے پشت پہ فتح مبین
ہوئی -

فتحہ - مذکر - زبر -

فتراک - مختلف فیہ - انیس ؎ فتراک بھی
ہوا سے اگر اک ذری اڑی - یون اڑ گیا کہ
سب نے یہ جانا پری اڑی - مسرور ؎
جو نخچیر تڑپے گا سفاک تیرا
سلامت رہیگا نہ فتراک تیرا -

فتق - مذکر - ایک عارضہ -

فتنہ - مذکر - امیر ؎ ڈرتا ہے کہین آپ
نہ پڑجائے بلا مین - کوچے مین ترے فتنہ محشر
نہین آتا -

فتوت - مونث - جوانمردی -

فتوح - مونث - فقرہ اس عمل سے فتوح
حاصل ہوئی

فتور - مذکر - رند ؎ قسم خدا کی بڑا بانی فساد
ہے عشق - اسی کی ذات سے اکثر فتور ہوتا ہے

فتوی - مذکر - فقرہ اس مسئلہ مین آپکا کیا فتوی
ہے -

فتیلہ - مذکر - داغ ؎ دل تو ہے وحدت سرا
داغ محبت ہے چراغ - چاہیئے انکو فتیلہ پنبہ
حلاج کا -

فٹ - مذکر - فقرہ بارہ انچ کا فٹ ہوتا ہے

فٹن - مونث - ایک قسم کی گاڑی -

فجر - مونث - صبح -

فحش - مذکر - فقرہ - یہ تمہارا فحش تمہین ذلیل
کرے گا -

فخر - مذکر - برق ؎ کیا عجب سر جو رکھون مین
قدم جانان پر - فخر کرتے ہین فرشتے بھی جبین
سائی کا -

فدیہ - مذکر - محسن ؎ شور ہے عالم بالا پہ قد
رعنا کا - سر افلاک ہی فدیہ قدم والا کا -

فر - مذکر - دبدبہ

فرات - مونث - ایک نہر -

فرار - مذکر - فقرہ - قیدیون نے جیل سے فرار کیا

فراست - مونث - فقرہ انکے بشرہ سے فراست
پائی جاتی ہے -

فراغ - مذکر - انیس ؎ ماہی کو زلزلہ سے نہ اکدم
فراغ تھا - باجون کے غل سے شیر فلک بدحواس
تھا -

فراغت - مونث - امیر ؎ دم لبون پر ہی نہیت

دیر نہین - آئیے جلد فراغت ہو گی -

فراق - مذکر - ناسخ ؎ کیون ایسا ہو مجھے ناسخ فراق یار کا - ایک دن نادان فراق روح تن ہو جائیگا -

فرح - مونث - خوشی -

فرحت - مونث - داغ ؎ رحم آیا جو اُسے دیکھ کے حالت میری - ہنس کے کہتا ہے کہ اب دیکھیے فرحت میری -

فرد - مونث - امیر ؎ ہوا گرم رحمت کا جب محکمہ - مرے جرم کی فرد باطل ہوئی -

فرد - مونث - فقرہ لکھنؤ مین فردین خوب چھبتی ہین

فردوس - مذکر - بہشت -

فرزین - مذکر - شطرنج کا ایک مہرہ -

فرس - مذکر - منیر ؎ جب ہوا محو اوا باغ مین وہ خسرو حسن - پھولون کے عکس سے گلگون فرس ناز ہوا -

فرسخ }
فرسنگ } مذکر - تین میل کا فاصلہ -

فرش - مذکر آتش ؎ مسند شاہی کی حسرت ہم فقیرونکو نہین - فرش ہے گھر مین ہمارے

چادر مہتاب کا -

فرشتہ - مذکر - داغ ؎ کس قدر تھی نگہ شوق کو قاتل کی تلاش - جب نظر بچکے فرشتے دم بسمل آئے -

فرصت مونث - ناظم ؎ وا دعا ہے کی جاری کیا ہے - یہ بھی کر لینگے جو فرصت ہو گی -

فرض - مذکر - آتش ؎ گنا ہگار ہین محراب تیغ کے ساجد - جھکایا سر تو ادا فرض بیگانہ ہوا -

فرط - مذکر آتش ؎ ہاتھ قاتل کا گریبان تک پہونچ سکتا نہین - اور فرط شوق ہے یان زخم دامن دار کا -

فرع - مونث - اسیر ؎ نخل ہستی سے نمودار ہے قدرت تیری - اصل وحدت ہے تری فرع ہے کثرت تیری -

فرق - مذکر - اسیر ؎ سلجھاتے ہین جب زلف تو الجھاتے ہین اکدل - فرق اپنے کبھی بال برابر نہین آتا -

فرق - مذکر - غالب ؎ یان سر پر شور بیخوابی سے تھا دیوار جو - وان وہ فرق ناز محو بالش کمخواب تھا -

فرقان مذکر - قرآن

فرقت - مونث - سیر؟ ؎ تیری تصویر ہم آغوش رہی - وصل سے کم نہین فرقت تیری -

فرغل - مذکر - ایک سرمائی لباس

فرقہ - مذکر - درد ؎ دل اُس فرقہ سے رکھیو نہ تو چشم راستی - اسے بخبر بُرا ہے یہ فرقہ سپاہ کا -

فرلانگ - مذکر - میل کا آٹھوان حصہ -

فرمائش مونث - امیر ؎ حکم ہے باتین کرو اغیار کی - واہ کیا فرمائشین ہین یار کی -

فرمان - مذکر - سحر ؎ معانی کے فرمان جاری ہوئے - جو اسکے تھے باون ہزاری ہوئے

فرنگ - مذکر - یوروپ

فروخت - مونث - انگریزی مال کی فروخت زیادہ ہوتی ہے -

فرودگاہ مونث - اترنے کی جگہ

فروغ - مذکر - ظفر ؎ فلک پہ مہر لئے پیدا بہت فروغ کیا - پر اُسکے رُخ سے جو دعوی کیا دروغ کیا -

فروگذاشت مونث فقرہ مجھسے کوئی فروگذاشت نہین ہوئی -

فرہنگ مونث - دانائی -

فرہنگ - مونث - کتاب لغت -

فریاد - مونث - سالک ؎ وادیِ روز جیتا گھبرا گیا - مین نے اپنی حشر مین فریاد کی -

فریب مذکر - غالب ؎ ملک کے وارث کو دیکھا خلق نے - اب فریب طغرل و سنجر کھلا

فریضہ - مذکر - انیس ؎ جب صبح قتل شہ نے فریضہ ادا کیا - فوج امیر شام سے عزم وغا کیا -

فریق - مذکر فقرہ پہلا فریق دوسرے فریق پر غالب آیا

فریم - مذکر چوکھٹا -

فساد - مذکر - برق ؎ غم کھاتے کھاتے جوش جنون مجکو ہو گیا - ثابت ہوا فساد یہ سارے غذا کے ہین -

فسان - مونث - سان -

فسانہ - مذکر - امیر ؎ جی لگی آپکا ایسا کہ کبھی جی نہ بھرے - دل لگا کر جو سُنین آپ فسانہ دلکا

فسحت مونث - کشادگی - وسعت

فسق - مذکر - بدکاری - تذکیر کے ساتھ مستعمل

فسون - مذکر - آتش ؎ دیوانے تیرے یون تو ہزارون ہین اسے پری - شیشہ مین جسنے تجھکو اُتارا فسون کیا -

فشار - مذکر - انیس ؎ کشتون پہ کشتے لاش

پہ للت شے کا بار تھا۔ عصیان کا اُس پہ بوجھ غضب
کا فشار تھا۔

فصاحت مونث۔ انیس ہ تمہید خوان تکلم
سے فصاحت ہے میری۔ ناطقے بند ہین سن
سن کے بلاغت میری۔

فصد۔ مونث۔ امیر ہ جائیگا جنون نہ سر سے
بے ذبح۔ ہو فصد مری رگ گلو کی۔

فصل۔ مونث۔ اختر (شاہ اودھ) ہ باغون
مین صبا پکار آئی۔ آئی فصلِ بہار آئی۔

فصل۔ مذکر۔ (فاصلہ) منیر ہ تمہارے تیر
کا زخم التیام اکثر نہین پاتا۔ لب سوفار ہین کیا
فصل سے چاک گریبان کا۔

فصیل مونث۔ دیوار۔

فضا۔ مونث۔ امیر ہ ابر۔ دریا۔ سبزہ۔ ساقی۔
یار۔ مطرب۔ دخترِ رز۔ ہو یہ سب سامان تو پھر
دیکھین فضا برسات کی۔

فضل۔ مذکر۔ امیر ہ حق بڑی چیز ہے
بھڑکانے سے کیا ہوتا ہے۔ بگڑے بنجاتے
ہین جب فضلِ خدا ہوتا ہے۔

فضلہ مذکر۔ فقرہ یہ فضلہ کسکے لیے اُٹھا رکھا ہے

فضہ۔ مونث۔ چاندی۔

فضیحت مونث۔ انشا ہ جالین یہ چھوڑ دے
نہین تو ناحق۔ اک روز بڑی بڑی فضیحت
ہوگی۔

فضیلت مونث۔ فقرہ اُنکی فضیلت مسلم ہے

فطانت مونث۔ امیر ہ جسکی قسمت مین
یہان شاہ جہان ہونا تھا۔ جسکی فطرت مین
فلاطون کی فطانت آئی۔

فطرت۔ مونث۔ فقرہ یہ بات اُن کی فطرت
مین داخل ہے

فعل۔ مذکر۔ رند ہ رند سے جتنے تھے
اقرار ہوے سب برعکس۔ قول سے فعل
خلاف آپکے سارے دیکھے۔

فغان۔ مونث۔ تسلیم ہ مری جانب
نظر اُس نے جہان کی۔ تڑپ کر دل نے سینے
مین فغان کی۔

فقدان۔ مذکر۔ ناسخ ہ جو نکرتا خدا ہمین
گویا۔ پاتے فقدان نفس ناطقہ کا۔

فقر۔ مذکر۔ انیس ہ اللہ رے فقر یدِ
گردون سریر کا۔ رہتا تھا خوابگاہ مین بستر حصیر کا۔

فقرہ۔ مذکر۔ فقرہ۔ عبارت مین ایک فقرہ رہگیا ہے

فقرہ۔ مذکر۔ امیر ہ دل دہان ٹھنڈی سانس لیتا

لیتا ہے - کوئی فقرہ جلا ہنہانہ سُنے -

فقہ - مونث - فقرہ - اُنکو فقہ اچھی آتی ہے

فک - مذکر - چھوٹنا - علیحدہ ہونا - جیسے فکِ رہن ہوگیا - فکِ اضافت ناجائز قرار دیا

فکر - مختلف فیہ - مصحفی ؎ سو ہر دم جو بہے اپنی ہی آرایش مین - اُسکو کیا فکر ہری بے سروسامانی کی - داغ ؎ گذر جائیگی ہر صورت کرون کیون داغ اندیشہ - مرے مولا کو ہر دم فکر ہے میرے گذارے کا - لکھنؤ مین مونث ہے اور دلی مین دونون طرح استعمال ہے - ظفر ؎ آج جو کچھ کر سکے کر کل کی کل پر رکھ ظفر - فکر کیا نلے مرد خوش اوقات کل کی آج ہے -

فلاح - مونث - ناسخ ؎ بے مربی فلاح ہے ان کی تب بے مربی صلاح ہے انکی

فلاحت - مونث - زراعت -

فلاخن - مذکر - گوپھن

فلاکت - مونث - فقرہ - ہند سے فلاکت گئی -

فلالین - مونث - فقرہ - فلالین گرم ہوتی ہے -

فلس - مذکر - فقرہ - بعض مچھلیون پر فلس نہین ہوتے -

فلسفہ - مذکر - فقرہ اُسکا فلسفہ ہی نرالا ہے

فلسکیپ - مذکر - ایک قسم کا کاغذ

فلفل - مونث - مرچ -

فلک - مذکر - تسلیم ؎ کیا خبر تھی ہم جو جا ہین گے تمہین - دشمنِ جان یہ فلک ہو جائے گا -

فلک سیر - مونث - شوق ؎ بیخودی ہے کہ بیحیائی ہے - یا فلک سیر تو نے کھالی

فلوس - مذکر - پیسہ -

فم - مذکر - منہ -

فلیتہ - مذکر - فقرہ - شاہ صاحب کا ایک فلیتہ آسیب کو جلا دیتا ہے -

فن - مذکر - آتش ؎ معتقد سے جو کہ ہون اُس چشم سیہ سے کم ہین - فتنہ پردازی جسے کہتے ہین فن ہے کس کا -

فنا - مونث - ظفر ؎ جب کوئی کہتا ہے ہستی کو کہ ہستی خوب ہے - اُسکی غفلت پر فنا اُسوقت ہنستی خوب ہے -

فنجان - مونث - برق ؎ مستی ہین سیر تشنہ دیدار کیون ہو - فنجانِ لعل یار چھلکتی

ین کی ہے

فندق - مونث - رند ؎ کیون لبھاتی ہو مرے دلکو تو اے فندق یار - کیون جہان مین مجھے انگشت نما کرتی ہے -

فنڈ - مذکر - فقرہ کالج کا فنڈ وسیع ہے -

فنس - مونث - پالکی

فواد - مذکر - قلب - دل -

فوارہ - مذکر - منیر ؎ پانی ہو نور مہر اگر دیکھے روے یار - فوارہ چھوٹے آب زر آفتاب کا -

فوج - مونث - سحر ؎ تصور چشم تر مین ہے صف [illegible] کا - اتک بر روم سے زنگیون کی فوج آئی ہے -

فوطہ - مذکر - ہر معنی مین مذکر ہے -

فوق - مذکر - مونس ؎ رکھدون سر اوسکے پاؤن پہ گردون کو شوق تھا - کرسی پر اس زمین معلی کو فوق تھا

فوقیت - مونث - فضیلت

فولاد - مذکر - آتش ؎ سختی ہجر یار سے دل مین ہوا جو درد - موم بھی ہماری آہ سے فولاد ہو گیا -

فہرست - مونث - فقرہ - ملازمین کی فہرست تیار ہو گئی

فہم - مذکر - مسرور ؎ کسکو سمجھاتا ہے اے ناصح مرے - فہم پر قربان جائین ہم ترے -

فہمایش - مونث - فقرہ آپ کی فہمایش وہ کب سنتا ہے -

فہمید - مونث - سمجھ

فیتہ - مذکر - فیتہ کمر در تھا ٹوٹ گیا -

فیر - مذکر - فقرہ آج صبح سے فوج مین فیر ہو رہے ہین -

فیروزہ - مذکر - آتش ؎ رشک سے کے ا... زہر و خاک مین ملجائیگا - سبزے پر اوس گوش کے فیروزہ سیرا کھائیگا -

فیس - مونث - فقرہ مدرسہ مین فیس داخل کر دی -

فیشن - مذکر - فقرہ اب نیا دور ہے نیا فیشن

فیصلہ - مذکر - امیر ؎ اٹھو گلے سے لگالو مٹے گلہ دل کا - ذرا سی بات مین ہوتا ہے فیصلہ دل کا -

فیض - مذکر - دبیر ؎ دندان و لب سے فیض یہ وقت سخن ملا - اک سے جزیرہ مین اک سے عدن ملا -

فیضان - مذکر - اختر ؎ دو باتون مین تسخیر کیا سارے جہان کو - کچھ اور نہ تھی بات یہ فیضان سخن تھا -

فیل - مذکر - ہاتھی - اسیر ؎ پہر کینہ جو دیکھا ہوا ہے اپنے نالون کا - یہ فیل بے جگر کب سامنا کرتا ہے بھالون کا -

فیل - مذکر - فقرہ اُسنے یہان آنے مین بڑے بڑے فیل کیے -

فیل مرغ - مذکر - ایک پرند -

فیلہ - مذکر - شطرنج کا ایک مُہرہ -

باب قافِ معجمہ

ق - مذکر

قاب - مونث - مصحفی ؎ بادام کو کب سے ہوا بچھیہ یہ روشن - نعمت سے بھری ہین یہ سب افلاک کی قابین -

قابلیت - مونث - لیاقت

قابو - مذکر - جانصاحب ؎ اُسکو اس باغ مین جیتا ہی مین گڑوا دیتی - میرا شمشاد پہ قابو جو صنوبر چلتا -

قارورہ - مذکر - مصحفی ؎ سرخی رنگ شفق سے صاف ہوتا ہے عیان - آسمان گویا ہے قارورہ کسی محرور کا -

قاز - مونث - فقرہ قازین قطار باندہ کر اُڑتی ہین

قاش - مونث - پھانک مصرع - کب پسند آئی مرے دل کی کوئی قاش تہین -

قاعدہ - مذکر - میر ؎ اُٹھ گیا ایک تو اک مرنے کو آ بیٹھے ہے - قاعدہ ہے یہی مدت سے ہمارے یان کا -

قاف - مذکر - ایک پہاڑ کا نام -

قافلہ - مذکر - سحر ؎ حال کچھ شہر خموشان کا ہی سے نہ کھلا - قافلہ یادون کا ہر روز روان ہوتا ہے

قافیہ - مذکر - اسیر ؎ مجھکو محب بیجہ کے حسین شہید کا - کرتا ہے تنگ قافیہ تک اسپ یزید کا -

قاقم - مذکر - کپڑا - ایک لباس

قال - مذکر - ناصر ؎ بھلا ایسے جھوٹے کا قول وقسم کیا - موافق ہو جو حال سے قال جسکا -

قالب - مذکر - اسیر ؎ احسان ہے اسکو بھی اگر ساتھ لیے جا - اسے موت سبک روح سے قالب ہے ہمارا -

قالیچہ - مذکر - غالیچہ -

قالین - مذکر فقرہ محل مین قالین عمدہ بنتے ہین

قامت - مختلف فیہ - صبا ؎ قتل مجکو یار نے حسن تواضع سے کیا - قامت خم گشتہ شمشیر بالی ہوگیا -

بجرے اڑا لیگی سرو سے قمریون کو۔ قیامت ہی
بوٹا سی قامت کسی کی۔

قاموس۔ مونث۔ لغت کی ایک کتاب۔

قانون۔ مذکر۔ اسیرؔ کسی کو حکم خدا و رسول
یاد نہین۔ زبان خلق پہ قانون ہے فرنگی کا۔
ہر معنی مین مذکر ہے۔

قبا۔ مونث۔ منیرؔ یہ رنگ و بو کہان گل
تر کو نصیب تھا۔ اتری ہوئی قبا کسی رشک قمر کی ہے

قباحت۔ مونث۔ انشاؔ جہانکا تو نکر عبث
فضیحت ہوگی۔ آ تو یہ سنیگی تو قباحت ہے گی

قبالہ۔ مذکر۔ سحرؔ نامہ بر یار کا خط ہے تجھے
خالی کیا دون۔ لوٹ ہوتا کسی کوٹھی کا قبالہ ہوتا

قبح۔ مذکر۔ عیب۔

قبر۔ مونث۔ اسیرؔ ہو وہ بھی کوئی روز
کہ زائر کہین اسیر۔ لو کربلا مین قبر مظفر علی بنی۔

قبرستان۔ مذکر۔ فقرہ قبرستان آباد ہوتے
جاتے ہین۔

قبض۔ مذکر۔ فقرہ سالک کو کبھی قبض ہوتا ہے
کبھی بسط۔ ہر معنی مین مذکر ہے۔

قبض الوصول۔ مذکر۔ رسید کا رجسٹر

قبضہ۔ مذکر۔ نوازشؔ قتل کرنا سخت جانون
کو کوئی آسان نہ تھا۔ ہاتھ کا نیا ٹوٹ کر قبضہ گرا تلوار کا

قبضہ۔ مذکر۔ اسیرؔ ماہ کیسا مہر بھی جوہر ہے
تیغ یار کا۔ شرق تک قبضہ ہی اسکی مغربی تلوار کا۔

قبلہ۔ مذکر۔ منیرؔ عیش و نشاط مین متوجہ
اسی طرف۔ دروازہ عیدگاہ کا قبلہ ہے عید کا۔

قبور۔ مذکر۔ پستول کا چرمی گھر جو زین پر ہوتا ہے

قبولیت۔ مونث۔ فقرہ دعا کی قبولیت مین کیا
شک ہے۔

قبّہ۔ مذکر۔ امیرؔ تھی معراج پائی ہی غبار
گو مجنون نے۔ بگولہ جو اٹھا قبہ بنا لیلی کے
محمل کا۔

قبیلہ۔ مذکر۔ فقرہ عرب مین بڑے بڑے قبیلے
ہین۔

قتل۔ مذکر۔ مونسؔ قتل اسکو ہو منظور شہ
تشنہ گلو کا۔ پیاسا ہے وہ فرزند پیمبر کے لہو کا

قتل عام۔ مذکر۔ میرؔ کوئی عاشق نظر نہین
آتا۔ ٹوپی والون نے قتل عام کیا۔

قحط۔ مذکر۔ منیرؔ جس دن سے آئے گرسنگان
کنار و بوس۔ شہرستان مین قحط دہان و کمر ہوا۔

قد۔ مذکر۔ اسیرؔ دیکھتا ہون آج مین شمشاد کو
لگا نہین۔ کل کی باتین ہین وہ قد بوٹے سے ہے

بھی کوتاہ تھا۔

قدامت ۔ مونث۔ فقرہ آثار سے قدامت
پائی جاتی ہے۔

قدح ۔ مذکر۔ آتش ؏ ہاتھوں میں یار کے
نہیں ساغر شراب کا۔ دستِ مسیح میں ہے قدح
آفتاب کا۔

قدح ۔ مونث۔ نکتہ چینی۔ تردید۔

قدر ۔ مونث۔ بحر ؏ شرابِ ناب سے شیشے
کی بالا قدر ہوتی ہے۔ پری کے کان میں گویا
صراحی دار موتی ہے۔

قدرت ۔ مونث۔ اختر ؏ آہ [illegible]
صورت دیکھی۔ [illegible] اللہ کی قدرت [illegible] دیکھی۔

قدغن ۔ مختلف فیہ۔ نوازش ؏ نہ دیکھے
خواب میں بھی کوئی اُس زہرہ شمائل کو۔ سُنا ہے
عاشقوں پر اب یہ قدغن ہونے والی ہے۔
دبیر ؏ حاکم نے کیا ہند سے عقد اپنے پسر کا۔
ایک ایک پہ قدغن کیا شرب کی خبر کا۔ ترجیح
مونث کو ہے۔

قدم ۔ مذکر۔ (گھوڑے کی ایک چال) اسیر ؏ راہ سو سال کی اک گام
میں کیوں طے کرتا۔ توسنِ عمر میں ہوتا جو قدم
تھوڑا سا۔

قدم ۔ مذکر۔ غالب ؏ گدا سمجھ کے وہ چپ
تھا مری جو شامت آئے۔ اُٹھا اور اُٹھ کے
قدم میں نے پاسبان کے لیے۔

قِدَم ۔ مذکر۔ حدوث کی ضد۔

قدم ۔ مذکر۔ ایک درخت [illegible] ہے۔

قدمچہ ۔ مذکر۔ فقرہ قدمچے بہت پست
بنے ہیں۔

قدوم ۔ مذکر۔ اختر ؏ بجا ہے دل جو مرا فخر
و ناز کرتا ہے۔ قدوم یار [illegible]

قرابت ۔ مونث۔ [illegible]
کی قرابت میں قرابت ٹھہری۔ بھائی کے
سالے سے بی جان کی نسبت ٹھہری۔

قرابہ ۔ مذکر۔ ناسخ ؏ کیا ہو ہم رندوں کے
آگے شیشۂ گردوں کی قدر۔ گر گیا نظروں سے
جب خالی قرابہ ہو گیا۔

قرابین ۔ مونث۔ سحر ؏ قرابین [illegible]
چلنے لگی۔ بہودوں پہ سروہی نکلنے لگی۔

قرأت ۔ مونث۔ فقرہ۔ [illegible]
کی قرأت [illegible] دل [illegible] ہے۔

قرار ۔ مذکر۔ اسیر ؏ دل کو اب کب قرار
آتا ہے۔ سن لیا ہو کہ یار آتا ہے۔

قرار - مذکر - مومن ؎ وہ جو ہم میں تم میں قرار تھا تمہیں یاد ہو کہ نہ یاد ہو - وہی یعنی وعدہ نباہ کا تمہیں یاد ہو کہ نہ یاد ہو -

قرار داد - مونث - فقرہ ہمارا ان کا یہی قرار داد ہوگئی ہے -

قراقر - مذکر - فقرہ دیر سے پیٹ میں قراقر ہو رہا ہے -

قرآن - مذکر - وزیر ؎ ہاتھ چھونا [illegible] گبر و مسلمان میں سے - ایک [illegible] صنم ایک میں [illegible] قرآن ہوگا -

قران - مذکر - اسیر ؎ [illegible] روشن جلوہ گر اُس روے روشن پر - قران ہے سعد اکبر سے یہ گویا سعد اصغر کا -

قران السعدین - مذکر - دو اچھے ستاروں کا [illegible]

قرب - مذکر - میر انیس ؎ [illegible] چاہتی ہوں نے عزیز کا - صاحب کے پاس تھی ہو سرا نا کنیز کا -

قرحہ - مذکر - ناسور - زخم -

قرص - مذکر - منیر ؎ گردون سے کم نہیں [illegible] یہ سیاہ [illegible] خورشید و ماہ قرص ہیں نان پاؤ کے -

قرض - مذکر - غالب ؎ کاوش کا دل کرے ہے تقاضا کہ ہے ہنوز - ناخن پہ قرض اس گرہ نیم باز کا -

قرضہ - مذکر - فقرہ - سب قرضہ ادا ہوگیا -

قرطاس - مذکر - اسیر ؎ رنگ اڑا یہ سامنے اُس گل کی رعب حسن سے - سادہ ہے قرطاس ماہ مصر کی تصویر کا -

قرع انبیق - مذکر - عرق کھینچنے کا بھبکا -

قرعہ - مذکر - ظفر ؎ نظر آتی کوئی شکل اُسکی ملنے کی - ہزار ہا کھینچے قرعہ سے فال کو کھینچے -

قرق - مذکر - مونس ؎ وطن آوارہ [illegible] قرق ہے گیہوں پانی کا - کیا زمانے میں یہ ستم ہے [illegible] کا -

قرن - مذکر - بارہ برس کا زمانہ

قرنا - مونث - انیس ؎ قرنا جو ایک دیو نے منہ سے لگائی تھی - خرطوم فیل مست نے گویا اٹھائی تھی -

قرنفل - مونث - لونگ -

قرہ - مونث - آنکھ کی روشنی

قرینہ - مذکر - انیس ؎ ان خدموں سے چھٹنے کا قرینا نہیں اچھا - سب [illegible]

جینا نہیں اچھا۔

قریہ - مذکر۔ گاؤں۔

قساوت - مونث - سنگدلی

قسط - مونث - فقرہ پہلی قسط ادا ہوگئی۔

قسم - مونث - قدر ؎ شراب سرخ کی بوتل اُٹھا لا - مجھے ساقی قسم اودی گھٹا کی۔

قسم - مونث - ناسخ ؎ حد سے قسمیں زیادہ ہیں اُن کی - اُن سے خالی نہیں جگہ کوئی

قسمت - مونث - منیر ؎ سنتے ہیں پھر وہ طفل پریرو اڑائے گا - قسمت ہوا پہ آج کسی مشت پر کی ہے۔

قشقہ - مذکر - بحر ؎ تیرے کشتوں سے لہو کی سیل جاری ہوگئی - تیغ کھینچی تو نے قشقہ کھینچکر سیندور کا۔

قشون - مذکر - فوج کا ایک دستہ۔

قصاص - مذکر - قدر ؎ ملے غمزۂ بازو ادا وحیا مجھے ذبح کیا یہ ستم سے نیا - مرا دعویٔ خون بھی نہ بیٹھ گیا کہ قصاص کسی پہ پڑا۔

قصبہ - مذکر - فقرہ طاعون سے کوئی قصبہ نہیں چھوٹا۔

قصد - مذکر - امیر ؎ راستی قدم الفت میں رہی ہم کو پسند - جب کیا قصد کیلئے شیر کی پیرانی کا

قصر - مذکر - ناسخ ؎ کچھ سمجھ کر ناتوانی نے دیا ہے خم اُسے - قصر تن میرا بنا تھا جب بے محراب نہ تھا۔

قصر - مذکر - فقرہ نماز کا قصر مسافر کے لیے جائز ہے

قصور - مذکر - امیر ؎ موقوف جرم ہی پہ کرم کا ظہور تھا - بندے اگر قصور نہ کرتے قصور تھا

قصہ - مذکر - انیس ؎ شہرہ بہت تھا حسن میں کنعان کے ماہ کا - قصہ سنا ہوا ہی زلیخا کی چاہ کا۔

قصہ - مذکر - جھگڑا - میر ؎ میر کا ہجر میں وصال ہوا - اُسکے قصہ ہی انفصال ہوا۔

قصیدہ - مذکر - امیر ؎ کہو عشاق احمد سے کہ آئیں اس کے سننے کو - قصیدہ اک نیا پڑھتا ہوں میں نعت احمد کا۔

قضا - مونث - امیر ؎ وار خالی نہ گیا قاتل کا بچ رہا میں تو قضا لوٹ گئی۔

قضا - مونث - امیر ؎ کیا سجدۂ محراب خنجر میں جب - قضا عمر بھر کی ادا ہوگئی۔

قضیہ - مذکر - رند ؎ عشق کا قضیہ کسی سے منفصل ہوتا نہیں - یہ قضیہ پیش قاضی فیصلہ

کیونکر ہوا۔

قحط - مذکر - ظفر ؎ ترے مریض کا نسخہ طبیب نے جو لکھا - قلم کو ایسا دیا اسنے قحط پڑا نہ گیا۔

قطار - مونث - امیر ؎ نہین ہے گرد لواح مدینۂ نخلستان - قطار ہے یہ ترے حاشقون کی آہون کی۔

قطب - مذکر - اسیر ؎ ہرزہ گردون کا کبھی ساتھ نہ دے گوشہ نشین - مہروماہ لاکھ پھرین قطب کہان پھرتا ہے۔

قُطر - مذکر فقرہ اس کا قطر سو میل کا ہوگا۔

قطرہ - مذکر - آتش ؎ بڑا شور سنتے تھے پہلو مین دل کا - جو چیرا تو اک قطرۂ خون نکلا۔

قطر زن } مذکر جسے قطر کہتے ہین -
قطر گیر

قطع - مونث - ظفر ؎ جی مین آیا چوم لیجے ہاتھ تراش بس خیاط کا - کل سراپا دیکھتے ہی جامۂ دلبر کی قطع۔

قطع - مونث - وضع - ظفر ؎ ہوسکے گل تا زمان چمن مین کیون نہ پھولے اے صبا - ہے اڑائی فی الحقیقت اسنے میرے گل کی قطع۔

قطع تعلق - مذکر - فقرہ میرے انکے قطع تعلق ہوگیا۔

قطع کلام مذکر - فقرہ آپکا قطع کلام ہوتا ہے۔

قطع نظر - مونث - فقرہ اس بات سے قطع نظر نہین کیجاسکتی۔

قطع و برید مونث - نفیس ؎ غل تھا یونہ زمین فوج یزید الیسی ہو - جوڑ سے جوڑ جدا قطع و برید الیسی ہو۔

قطعہ - مذکر - رند ؎ عارض سادہ ہوئی خط آتے ہی باغ و بہار - وہ عذار اُس کے ہین دو قطعے خط گلزار کے۔

قطعہ - مذکر - امیر ؎ جو ہو فردوس کا مشتاق وہ کہدو یہان آئے - کہ جو قطعہ ہے اس مین قطعہ ہے گلزار جنت کا۔

قعر - مذکر - اسیر ؎ میرے نالون سے ہوا دریا خشک - قعر دریا بھی چٹیل ہوگیا۔

قعود - مذکر - مصرع - نہ قعود آتا ہے مجکو نہ سجود آتا ہے۔

قفا مونث گدّی۔

قفس - مذکر - امیر ؎ صیاد کچھ تو پاس ہے لازم غریب کا - لٹکا دے شاخ گل سے قفس عندلیب کا

قفل - مذکر۔ سالک ؎ کہاں سے لائے
تم اک خم بھرا ہوا سالک - بتا و قفل تو توڑا
وہنیں خزانے کا۔

ققنس - مذکر۔ ایک جانور۔ یونس ؎
ققنس بھی حسن صوت میں شاگرد اس کا تھا - گویا کہ
ہمصفیر وہ روح القدس کا تھا۔

قل - مذکر۔ ناسخ ؎ وصل کے ایام میں وہ
شور قلقل ہوگیا - اب تو ساقی کی جدائی میں مرا قل
ہوگیا۔

قلاب / **قلابہ** } مذکر۔ آہنی کانٹا - حلقہ

قلادہ - مذکر۔ پٹا۔

قلاقند / **کلاقند** { مذکر۔ ایک مٹھائی تذکیر کے ساتھ مستعمل ہے

قلانچ - مونث - ذوق ؎ جستی کو دیکھا جو
اُس آہو نگاہ سے - جنگل میں بھر رہا تھا قلانچیں
ہرن سے ساتھ۔

قلب - مذکر۔ اختر شاہ اودھ ؎ عشق تجھ کب
نہ تھا اچھا تھا پر اب عاشق ہوں - آئینہ بن کے
ہوا قلب مکدر میرا۔

قلب - مذکر۔ میانہ لشکر

قلبہ - مذکر۔ ہل

قلت - مونث - منیر ؎ دریا گھٹے جو آنسو
کے قطرے بڑھ گئے - کثرت قلیل کی ہوئی قلت
کثیر کی۔

قلتین - مذکر۔ چھوٹا حوض

قلزم - مذکر۔ میر انیس ؎ تیغیں وہ جہازی
نہ وہ قلزم نظر آیا - ساحل پہ سمندر کا تلاطم نظر آیا۔

قلعہ - مذکر۔ اسیر ؎ جو نازک ہیں انہیں ہے
جامۂ باریک میں ایذا - پری کیو اسطے شیشہ ہے
قلعہ سنگ آہن کا۔

قلق - مذکر۔ میر ؎ لیکر زمیں سے تا بفلاک
رک گیا ہے آہ - کس درد مند عشق کو یارب
قلق ہوا۔

قلقل - مختلف فیہ - برق ؎ اب وہ نو چندی
کہاں اور وہ مہینا کیسا - سے کہاں جام کہاں
قلقل مینا کیسا - ناظم ؎ دور بدلا طلب شیشہ
و پیمانہ ہوئی - قلقل شیشہ سے نوبت پیشانہ ہوئی

قلم - مذکر۔ ناسخ ؎ وصف ابرو لیعد مژگان کے
جو ہیں لکھنے لگا - تیر سا سیدھا قلم مثل کمان خم ہوگیا -
آگے مونث بھی کہتے تھے - ظفر ؎ عجب احوال
ہے میرا کہ جب خط اسکو لکھتا ہوں - تو دل کچھ

اور کہتا ہے قلم کچھ اور کہتی ہے۔

قلم - مونث - امیر کے کیف ہوا سے وادی وحشت سے مست ہرن - آہو کی شاخ بھی تو قلم ہے شراب کی۔

قلم - مونث - فقرہ - ایسے درختوں کی قلم لگائی جاتی ہے۔

قلمدان - مذکر فقرہ نگینے کا قلمدان مشہور ہے

قلمتراش - مختلف فیہ - رشک کے میرے لیے تراش رہی ہے سر قلم - کرتی ہے ہاتھ صاف تمہاری قلمتراش - ظفر کے گردن پر دھار رکھ کر بولے - تو گئے نہ قلمتراش میرا - دہلی میں مذکر بولتے ہیں - اور لکھنو میں دونوں طرح سنا ہے۔

قلمدوات - مونث - انشا کے لباس آہ میں لکھنے کے واسطے اترنا - قلم دوات تجھے عرش پر سے اتری ہے۔

قلمرو - مونث - آتش کے چند برہان بھی کرو نقل سلیمان تسخیر - یہ قلمرو بھی رہے زیر نگین تھوڑی سی آتش ہی نے ایک جگہ مذکر بھی باندھا ہے مگر باتفاق مونث ہے۔

قلیا - مونث - اسیر کے کہہ کے بسم اللہ جب اس طفل نے مصحف پڑھا - ہوگیا بسمل معلم ختم قلیا ہو گئی۔

قلیان مذکر - حقہ

قلیہ - مذکر - میر کے چارسن گا جروں کا قلیہ تھا وہ بھی دیگ بیچ ولیا تھا۔

قمار - مذکر - جوا

قماش - مذکر - ریشم کا کپڑا - بہ معنی ذات مذکر ہے

قمر - مذکر - منیر کے ٹھہرے کیوں کر نہ کرے صحن زمین رفعت کا - نقش پا ہے کہ قمر ہے فلک ہمت کا

قمقمہ - مذکر - اسیر کے کیا خوب چشم تر میں چمکتا ہے لخت دل - یاقوت قمقمہ ہے ہماری سبیل کا۔

قمیص - مذکر - فقرہ - درزی نے قمیص خراب کر دیا۔

قنات - مونث - اسیر کے نہیں جو مائل سیر جہاں پردہ نشین - تو کیوں فلک کی مشبک قنات اٹھی ہے۔

قناعت مونث - فقرہ انسان کو تھوڑی قناعت چاہیے۔

قناویز / **کناویز** } مونث - ایک چمکدار کپڑا - تانیث کو ساتھ بولتے ہیں

قند مذکر - برق کے بوسے جو لب کے لیے بات

نہ منہ سے نکلی ۔ قند عاشق کے لیے سرمہ آواز ہوا۔

قندیل ۔ مونث ۔ اسیر ؎ ہے غیر کے سینے مین جو داغ غمِ ابرو ۔ روشن ہے صنم خانہ مین قندیل حرم کی ۔

قواعد ۔ مونث ۔ قدر ؎ پلکین تری جھپک گئین جب ہم نے آہ کی ۔ بولی پہ ہو رہی ہے قواعد سپاہ کی ۔

قوام ۔ مذکر ۔ نسیم ؎ بوسون سے غیر کے لب شیرین ہوئے ہین تلخ ۔ بگڑا ہی وہ چاشنی وہ قوام عسل گیا ۔

قوت ۔ مونث ۔ اسیر ممکن نہین تعریف شہ جن و بشر کی ۔ اُس نام سے قوت ہے دل و جان و جگر کی ۔

قوت ۔ مذکر ۔ روزی ۔ مصرع ۔ قوت ملتا نہین قوت ہو کہان سے پیدا ۔

قورمہ ۔ مذکر ۔ فقرہ قورمہ اچھا پکا ہے ۔

قوس ۔ مونث ۔ کمان ۔

قوس قزح ۔ مونث ۔ دہنک جو آسمان پہ نمودار ہوتی ہے ۔

قول ۔ مذکر ۔ اسیر ؎ ننگ درویشی سے کیون رکھتا ہے پتلا خاک کا ۔ قول ہے الفقر فخری صاحب لولاک کا ۔

قولنج ۔ مذکر ۔ ایک درد ہے جو پسلی کے نیچے ہوتا ہے ۔

قوم ۔ مونث ۔ انیس ؎ جب روشنی مہر منور ہوئی رن مین ۔ قوم جہلا مستعد شر ہوئی رن مین ۔

قومیت ۔ مونث ۔ فقرہ قوم مین قومیت نہین رہی ۔

قہر ۔ مذکر ۔ نسیم ؎ نہ ٹھہرایا دن گھر مین وہ اجل کی بیقراری تھی ۔ بشکل جذب الفت کھینچ لایا قہر قاتل کا ۔

قہقہہ ۔ مذکر ۔ ظفر ؎ نشے مین بزم ساقی نے جو ستون کو اڑا مارا ۔ لب ساغر پہ منہ شیشے نے دھر کر قہقہہ مارا ۔

قہوہ ۔ مذکر ۔ فقرہ ۔ عرب مین قہوہ پیا جاتا ہے

قے ۔ مونث ۔ رشک ؎ بار بار آیا جو میخانے مین ہو جائے گا بد محتسب کی شکل سے شیشوں کو قے ہو جائے گی ۔

قیاس ۔ مذکر ۔ گلزار نسیم ؎ سن سن کے اُڑے حواس اُنکے ۔ لائے نہ یقین قیاس اُنکے ۔

قیافہ - مذکر - فقرہ قیافہ کہتا ہے کہ آپ دانشمند ہین -

قیام - مذکر - ناسخ ؎ کبھی کہین سے کبھی مثل آفتاب کہین - نہین ہے ایک جگہ پر قیام سونے کا -

قیامت - مونث - امیر ؎ ہم بھی محشر مین طالب ہونگے امیر - کیا قیامت مین قیامت ہوگی -

قید - مونث - عاشق ؎ وحشت مری ہوجائے گی کم طول مرض سے - دق ہوگی تو یہ قید سلاسل نہ رہے گی -

قیطون - مذکر - فقرہ سنہرا قیطون اسپر زیب دیتا ہے -

قیف - مونث - فقرہ تیل ڈالنے کا ظرف تانیث کے ساتھ بولتے ہین -

قیل وقال - مونث - مسرور ؎ ترے دہن کا معما حل ہوا اب تک - سخنورون مین سدا قیل وقال رہتی ہے -

قیلولہ - مذکر - فقرہ آج ہمنے قیلولہ نہین کیا

قیمت - مونث - اسیر ؎ دون پیر سے فروش کو قیمت شراب کی - ہاتھ آئے اشرفی جو مجھ آفتاب کی -

قیمہ - مذکر - فقرہ قیمہ کھانے مین دیر ہضم ہوتا ہے -

باب کاف عربی

ک - مذکر - محسن ؎ قامت تک ہم نے بہت کاف کمر ڈھونڈا ہے - کمر یا دیکھی ہو... کمر عنقا ہے -

کابک - ... کابلین بانس کی بنتی ہین -

کابوس - مذکر - ایک مرض -

کابین - مذکر - مہر

کاتک - مذکر - ایک ہندی مہینا ہے -

کاٹ - مذکر - اسیر ؎ کون دل زخمی نہین قاتل ترے رخسار کا - کاٹتا ہے اس آئینہ مین تیغ جوہر دار کا -

کاٹ - مونث - برائی - جلال ؎ میری حریفون نے بھی میری ہی کاٹ کی - تلوار نگیا جوہر تمرد چپک گیا -

کاٹ پھانس - مونث - نواب مرزا شوق ؎ دیکھ کر میری عقل جاتی ہے - جو تجھے کاٹ پھانس

آتی ہے۔
کاٹھ - مذکر لکڑی - تذکیر کے ساتھ مستعمل ہے
کاٹ چھانٹ - مونث - داغ ہے عجیب
صانع قدرت نے کی تراش خراش ہے یہ کاٹ
چھانٹ تجھے باغبان نہیں آتی -
کاٹھ کباڑ - مذکر - اسباب ناکارہ -
کاج - مذکر - بوتام کا گھر -
[illegible] ناسخ - ہے ہجر جانان میں نہیں
ظلمت سے کم [illegible] دیدۂ سیارہ و ثابت میں
کاجل ہو گیا -
کاخ مذکر محل - ایوان -
کادی - مذکر - کیوڑا -
کار - مذکر - ظفر ہے افسوس تیرے پاؤں میں
مہندی لگائیں غیر - اوروں کے ہاتھ جائے
یہ کار اپنے ہاتھ کا -
کاربین مونث - بندوق کی ایک قسم -
کارتوس - مذکر - فقرہ صدہا کارتوس [illegible] صرف
ہو گیا -
کارچوب مذکر - ایک قسم کا کشیدہ
کارخانہ مذکر - سالک ہے کچھ بھی قسمت ہو موافق
تو دکھائیں سب کچھ - کارخانہ سب سبب سے ہے

[illegible] آنے کا -
کارد - مونث - چھری
کارڈ - مذکر - اپنے نام کا کارڈ چھپوالو -
کارزار - مونث [illegible] یہ کہہ کے راہوار کے
اوپر ہوا سوار - پھر جا کے فوج ظلم سے کی گرمیٔ
کارزار -
کارگاہ - مونث - کارخانہ فقرہ حذر رکھے یہ بڑی
کارگاہ ہے -
کاران - مذکر سبب - ہندی بولی ہے -
کاروان - مذکر - امیر ہے تیرے وصال کی
فرقت میں ہمکو یاد آئی - لٹا ہوا جو کہیں کوئی
کاروان دیکھا -
کاروبار - مذکر - مومن ہے بے کاری امید
سے فرصت ہے رات دن - وہ کاروبار حسرت
و حرمان نہیں رہا -
کاریز - مونث - پانی کی نالی -
کاسہ - مذکر - [illegible] خط جام جم میں لکھا تھا
[illegible] کاسہ سر [illegible]
کاشانہ - مذکر - امیر [illegible] ہے نگہ
[illegible] ہمیشہ - جو دل ہے شکستہ
وہ ہے کاشانہ کسی کا -

کاشت - مونث - فقرہ یہاں اکثر غلہ کی کاشت ہوتی ہے -

کاغذ - مذکر - ناسخ ؎ میری قسمت میں ہے بربادی عجب کیا ہے اگر - کاغذ بادی ہو کاغذ مری تصویر کا -

کافور - منیر ؎ افسردہ دل نہیں بت اثر سا کی یاد میں - کافور ہے سپیدی حسن فرنگ کا -

کاکل - مونث - وزیر ؎ کاکل جو اسکی شعلۂ رخ سے سرک گئی - کالی گھٹا میں صاف یہ بجلی چمک گئی -

کاک - مذکر - ایک روغنی ٹکیا - تذکیر کے ساتھ مستعمل ہے -

کاگ - مذکر - نواب ؎ ہوا پرشعت ہے پریوں کا جو لکہ ہے بادل کا - ارے ہین ساقی مزے تو بھی اڑا دے کاگ بوتل کا -

کال - مذکر - برق ؎ میرے قاتل کے دور میں اے برق - عاشقوں کا ہمیشہ کال رہا

کالبد - مذکر - ناسخ ؎ شگفتہ مثل گل ہر فصل گل میں داغ ہوتے ہیں - بنا ہے کیا ہمارا کالبد خاک گلستاں کا -

کالج - مذکر - فقرہ کالج ترقی کرتا جاتا ہے

کالر - مذکر - فقرہ یہ کالر گلے میں تنگ آتا ہے

کالک - مونث - جان صاحب ؎ سفتی ہوں ملکے چاند خاں سے رات - منہ میں کالک لگائی کلو نے -

کالکا - مونث - امیر ؎ کرتے ہیں فاقے فرقت زلف سیاہ میں - یہ کالکا ہمارے لیے کال ہو گئی -

کالم - مذکر - فوج کا حصہ

کالم - مذکر - فقرہ لکھنے بیٹھے تو کالم کے کالم سیاہ کر ڈالے -

کام - مذکر - میر ؎ الٹی ہو گئیں سب تدبیریں کچھ نہ دوا نے کام کیا - دیکھا اس بیماری دل نے آخر کام تمام کیا - ہر معنی میں مذکر ہے

کام کاج - مذکر - فقرہ سب کام کاج چھوڑ دیا -

کامل - مونث - عروض میں ایک بحر کا نام

کان - مذکر - رشک ؎ ہماری آنکھیں نہ دیکھی نہیں جواہر کی - جو کان حسن ہوا ہو وہ کان بہتا ہے - اور پلنگ کا کان بھی مذکر ہے -

کان - مونث - کمان - صبر ؎ بیان کس سے ہو تعریف شکل و صورت کی - وہ جان

حسن کی ہے کان ہے ملاحت کی۔

کانپ - مونث - فقرہ - پتنگونکی کانپین تیلی ہین ہر معنی مین

کانچ - مونث - فقرہ - یہ پتھر ہے کانچ ایسی نہین ہوتی - ہر معنی مین مونث ہے۔

کانس - مونث - فقرہ کمرے مین کانس جابجا سے گر گئی ہے۔

کانون - مذکر - انگیٹھی تذکیر کے ساتھ بولتے ہین

کاوش - مونث - رند ؎ رند مشرب تھا جدا تھا مرا اک سے طریق - مجھسے کاوش بیجے او کافر زنّار نہ تھی۔

کاون کاون - مونث - فقرہ تمہاری کاون کاون سے سر پھر گیا۔

کاوہ - مذکر - جرات ؎ رشک اسپ عضب گردش افلاک نے کھایا کاوہ جو ترے توسن چالاک نے کھایا۔

کاہ - مونث - آتش ؎ وہ کوہ ہون مین پر کاہ ہے گران جسکو - وہ کاہ ہون کہ کوہ پر جو بار ہوئی۔

کاہش - مونث - ظفر ؎ نگین و سینہ کا دی نا مور ہو یہ نہین ممکن - مجھے گر نام کی خواہش ہے کاہش ہونیوالی ہے۔

کاہو مذکر - فقرہ کاہو درد سر کو مفید ہوتا ہے

کایا پلٹ - مونث - تسلیم ؎ جو تھا دوست اپنا عدو ہو گیا - غضب کی یہ کایا پلٹ ہو گئی۔

کائپھل مذکر ایک دوا ہے تذکیر کے ساتھ بولتے ہین۔

کائنات - مونث - پونجی - اسیر ؎ مال کا رہے دو گز زمین کفن دس گز - بڑی بساط نہین کائنات اتنی ہے۔

کائنات - مونث - دنیا - رند ؎ رونا ہی اگر ہے تو طوفان آئیگا - اشکون مین کائنات پھرے گی بہی بہی۔

کباب - مذکر - امیر ؎ پی کے مے محتسب یہ مجبور رند گا بڑھ جاتا ہے - آڑھکے مستک صفت مرغ کباب آتے ہین۔

کبادہ - مذکر - منیر ؎ قد دوتا سے الفت ابرو کی تھی نمود - سانچا کڑی کمان کا اپنا کبادہ تھا۔

کبت - مذکر - فقرہ انکو بہت سے کبت یاد ہین

کبد - مذکر - جگر

کبر مذکر - ناظم ؎ کبر کس کس کے لیے

باعثِ تذلیل ہوا - موردِ لعن تکبر سے عزازیل ہوئے

کبریت - مونث - گندہک -

کبک - مذکر - آتش ؎ جل نہین سکتے کا ہرگز تیری اٹکھیلی کی چال - پاؤن مین موچ آئے گی کبک ایسی ٹھوکر کھائیگا -

کبوتر - مذکر - سحر ؎ احباب کی صحبت سے دل اپنا نہ اُٹھیگا - ٹکڑی کا کبوتر ہے اکیلا نہ اُٹھیگا -

کپاس - مونث - فقرہ اس سال کپاس زیادہ پیدا ہوئی -

کپٹ - مونث - فقرہ اُن کے دل سے کپٹ نہ گئی -

کپڑچھان / **کپڑچھن** - مونث - ہلدی کوٹ لو پھر کپڑچھان ہو جائیگی -

کپڑگند - مونث - کپڑا جلنے کی بو -

کتاب - مونث - بحر ؎ کیونکر نہ اُسکے مصحفِ عارض کو چومئے - یہ بھی تو ہے کتاب خدائے مجید کی -

کتابہ - مذکر - امیر ؎ ملایا خاک مین اُن کو جہان کی بیوفائی نے - کتابہ خطِ کوفی مین لکھو گورِ غریبان کا -

کتابت - مونث - لکھائی -

کتان - مذکر - آتش ؎ دل صاف مین نے عالمِ اسباب مین کیا - ہوائی چاندنی جو میسر کتان ہوا -

کتبخانہ - مذکر - فقرہ اونہون نے بڑا کتبخانہ جمع کیا ہے -

کتبہ - مذکر - تسلیم ؎ دی جان جس نے اُس لبِ لعلین کے عشق مین - خونِ جگر سے قبر پہ کتبہ لکھا گیا -

کتر - مونث - دھجی - ریزہ

کتربیونت مونث - نیر ؎ کہین کھڑکھڑ سے پاندانون کی - ہے کتربیونت اچھی پانونکی ج

کترن - مونث - کتر -

کتف مذکر - شانہ - مونڈھا -

کتمان - مذکر - فقرہ اُن سے کتمان راز نہین ہو سکتا -

کتھا - مونث - اختر ؎ سنکر وہ مرا فسانہ بولے - ہنسے یہ کتھا بہت اسنی ہے -

کٹار - مختلف فیہ - میر ؎ کتھا بدشراب کتنا ساقی کہ رات مے سے - مین نے جو ہاتھ کھینچا اُن نے کٹار کھینچا - مصحفی ؎ پھر وہ بت صاحبِ ارادہ ہوا - پھر کمر مین کٹار رہنے لگا -

مسرور ے یون ہی کیا کم تھا بانکپن تیرا۔
اُس پہ تو نے کٹار باندھی ہے۔
کٹھل ۔ مذکر۔ ایک پھل
کٹیا ۔ مونث ۔ چھوٹا کانٹا
کثافت ۔ مونث ۔ عاشق ے ہے گردِ
کدورت سے بری جوہرِ ذاتی ۔ ہیرے مین
کسی طرح کثافت نہین ہوتی ۔
کثرت ۔ مونث ۔ سالک ے مجھپر ایسی
جفا کی کثرت کی ۔ کہ اُسے غیر نے ملامت
کی ۔
کثرت ۔ مونث ۔ ورزش
کجکول ۔ مذکر ۔ منیر ے ممکن نہین ہے جلوۂ
دیدار حشر تک ۔ کجکول کیا کرے کوئی چشم کلیم کا
کچ ۔ مونث ۔ نواب مرزا شوق ے
آرسی ہیکل گلے مین ڈالے ہوئے ۔ پیاری
پیاری کچین نکالے ہوئے ۔ جمع ہی کے ساتھ
بولتے ہین ۔
کچالو ۔ مذکر ۔ فقرہ کچالو مزے کا بنا ہے ہر
معنی مین مذکر ہے ۔
کچکڑ ۔ مذکر ۔ ایک ہڈی ہے جسکے کھلونے
بنتے ہین ۔ مذکر بولا جاتا ہے ۔

کچ لہو ۔ مذکر ۔ پیپ ملا ہوا خون ۔
کچنال ۔ مونث ۔ ایک پھول ہے تانیث
کے ساتھ بولتے ہین ۔
کچور ۔ مذکر ۔ ایک دوا جسکو مذکر بولتے ہین ۔
کچھار ۔ مذکر ۔ فقرہ اس ترائی مین بڑا کچھار ہے
کحل ۔ مذکر ۔ سرمہ ۔
کد ۔ مونث ۔ مونس ے دو لاکھ مین ایسی
نہ کسی اور نے کد کی ۔ حُر نے فقط اک بندۂ بیکس
کی مدد کی ۔
کُدال ۔ مذکر ۔ زمین کھودنے کا اوزار ۔
کدو ۔ مذکر ۔ ذوق ے کیونکر بن کشتی سے
کیجئے سیر دریا ۔ سیکڑون ہیر بغل اب تو کدو ٹوٹ
گیے ۔
کدو دانہ ۔ مذکر ۔ فقرہ ۔ پیٹ مین کدو دانے
ہو گئے ہین ۔
کدورت ۔ مونث ۔ سحر ے خاک تیری راہ مین
ہون میل تیور پر نہ آئے ۔ صاف طینت کی
کدورت اسے تم چھپتی نہین ۔
کدوکش ۔ مذکر ۔ وہ آلہ جس سے کدو کو
باریک کر لیتے ہین ۔
کذب ۔ مذکر ۔ فقرہ تمہارا کذب سب پر کھل گیا ۔

کرہ - مونث - مصحفی ؎ گالیان روز جو آکر مجھے
دیجاتے ہو - مجھپہ روز آپ نے اس بات
کی کربا ندھی ہے -
کرامات - مونث - رند ؎ فخر کرتا تھا
عبث کوہکنی پر فرہاد - معجزہ عشق کا تھا اُسکی
کرامات نہ تھی - اسکو حسب قاعدہ جمع مذکر بھی
بولتے ہین - جیسے ہمنے اُن کے بہت سے
کرامات دیکھے -
کرامات - مونث - سرمایہ - اسیر ؎ جام
اگر لوٹ گیا کون کرامات گئی - خیر خُم کی ہے
ساقی تری خیرات گئی -
کرامت - مونث - انیس ؎ بندے نے
کسی مین یہ کرامت نہین دیکھی - واللہ یہ ہمت
یہ سخاوت نہین دیکھی -
کراہت - مونث - نفرت - بیزاری -
کرایہ - مذکر - امیر ؎ حلقہ گیسو مین پائی
نقد دل دیکر جگہ - دیدیا پہلے کرایہ خانۂ زنجیر کا -
کرب - مذکر - فقرہ - رات بڑی کرب مین
بسر ہوئی -
کربلا - مونث - رند ؎ مرتے تھے یون
نہ تشنۂ دیدار آن کر - قاتل گلی تھی آسکے تری
کربلا نہ تھی -
کرپا - مونث - مہربانی - ہندی بولی ہے -
کرتب - مذکر - فقرہ فوج نے بڑے بڑے
کرتب دکھلائے -
کرتوت - مذکر - فعل - عمل - مصرع میری
نظرون مین ہین ترے کرتوت - جمع کے ساتھ
بولتے ہین -
کرچ - مونث - سحر ؎ سوارون کی کرچین
چمکتی ہوئی - پڑی آنکھ جن پر جھپکتی ہوئی -
کردار - مذکر - بحر ؎ بینا ہون اگر آنکھین ارباب
دغل دیکھین - چھُپتے ہین عمامے مین کردار نہین
چھپتے -
کرشمہ - مذکر - ظفر ؎ کہتے ہین عیسیٰ کو
تھا مردے جلانے مین کمال - اک کرشمہ تھا
وہ تیری شوخیِ گفتار کا -
کرکٹ - مذکر - آجکل روز کرکٹ کھیلا جاتا ہے -
کرگدن - مذکر - ناسخ ؎ کرگدن کا بھی ذرا
حوصلہ دیکھے کوئی - اپنے قاتل کو پسِ مرگ
سپر دیتا ہے -
کرگس - مذکر - گدھ
کرم - مذکر - اسیر ؎ آنکھین دکھلا کے

وہ بوسہ بھی کبھی دیتے ہین - ساتھہ بیداد کو
کرتے ہین کرم تھوڑا سا -

کِرم - مذکر - کیڑا

کرمک شب تاب مذکر - جگنو جو رات کو چمکتا ہے

کرن - مونث - امیر ؏ چمکی یہ روے
یار سے قسمت نقاب کی - جالی سے چھن رہی ہے
کرن آفتاب کی -

کرن - مونث - مقیش کے تار اختر (شاہ
اودہ) ؏ سورج کی کرن کرن تھی اُسکی - سب
موتیون کی بنت ٹکی تھی -

کرنا - مونث - قرنا -

کرن پھول - مذکر - کان کا ایک زیور - مصرع
کانون مین سجے اُس حور کے سونے کے کرن پھول -

کروٹ - مونث - ظفر - ترے بیمار غم کا حال ہے
یہ ناتوانی سے - کہ اُس سے آج بستر پر ذرا کروٹ
نہین بدلی -

کُرہ - مذکر - اسیر ؏ سوا آہون کے اسمین
کچھ نہین ہے - ہمارا دل کرہ ہے کیا ہوا کا -

کریپ - مونث - ایک باریک کپڑا - مونث
بولتے ہین -

کُرید - مونث - کاوش - فقرہ - اِن باتون مین
اُن کو بڑی کرید رہتی ہے -

کرڑ - مونث - ایک دوا ہے -

کڑاہ - مذکر - بڑی کڑاہی مذکر بولتے ہین

کڑاک - مونث - مونس ؏ بجلی کی طرح
فوج مین تیغون کی چمک تھی - چلون کی کشاکش
تو کمانون کی کڑاک تھی -

کڑک - مونث - جیسے بجلی کی کڑک - ظفر
؏ کان مین جب مرے نالہ کی کڑک جاتی ہے
ابر مین رعد کی چھاتی سی دہڑک جاتی ہے -

کزلک - مونث - چھری

کژدم - مذکر - بچھو

کَس - مذکر - انیس ؏ دور کرتی تھی وہ ہر
کس و ناکس کو یہ کس تہا - اک ہاتھ مین تھا دس
تھا نہ زین تھا نہ فرس تھا -

کس - مذکر - آزمایش - جیسے سونے کا کس کرکے دیکھا

کساو مذکر - بدمزگی - ہر معنی مین مذکر ہے

کساوٹ - مونث - رنگین سکڑی جالی
کی پڑی سر پہ ڈوپٹہ اچھا - تھہرا جامہ اور انگیا
کی کساوٹ خاصی -

کسب - مذکر - فقرہ - کسب ہنر بہت مفید
ہوتا ہے -

کس بل - مذکر - مونس ؎ آفت کی چال ڈھال تھی کس بل بلا کا تھا - منہ دیکھ لو وہ رنگ بدن کی صفا کا تھا -

کسر - مونث - تسلیم ؎ اب فلک درپے آزار ہے کیون - کیا کسر تمنے اُٹھا رکھی ہے -

کسرشان - مونث - اختر (شاہ اودہ) ؎ آسے شاعرو تمہاری نہین کسرشان کی - دراصل کی فضیحتی اپنی زبان کی -

کسرہ - مذکر - زیر -

کسک - مونث - داغ ؎ سودوا نہین ہین اک کسک اُس کی - سوداہین ہین اک ٹک اس کی -

کسکٹ - مذکر - ایک دہات ہے جسکو تذکیر کے ساتھ بولتے ہین -

کسل - مذکر - تکان - سستی - مصرع دیکھ کر منزل کی صورت سب کسل جاتا رہا -

کسم - مذکر - فقرہ - کسم رنگ کے کام آتا ہے -

کسوت - مونث - پوشاک

کسوف - مذکر - سورج گہن

کسیرو - مذکر - فقرہ بہت کسیرو کھائی گئے

کسیس - مذکر - فقرہ - کسیس سیاہی پیدا کرتا ہے -

کش - مذکر - حقے کا گھونٹ - فقرہ تمنے ایک ہی کش لیا تھا -

کشاکش - مونث - انیس ؎ غل تھا کہ برستی ہوئی آتش نہین دیکھی - یہ کاٹ یہ کس بل یہ کشاکش نہین دیکھی -

کشت - مونث - مونس ؎ تمنے کا تھا مقام نہ جاے پناہ تھی - کشتِ حیاتِ لشکر اعدا تباہ تھی -

کشت - مونث - شہ - شطرنج کی اصطلاح

کشت و خون - مذکر - انیس ؎ دریا بہے لہو کے بڑا کشت و خون ہوا - ڈہلتی تھی دوپہر کہ علم سرنگون ہوا -

کشتہ - مذکر - ظفر ؎ کوئی بیتاب مرکر عشق مین گر خاک ہوجائے - تو نزدیک اپنے اک کشتہ ہو وہ نایاب پارے کا -

کشش - مونث - منیر ؎ ابرو کا عشق ہے خط تقدیر مین رقم - ہر حرف مین کشش نظر آئی کمان کی -

کشش - مونث - امیر ؎ سفر مین مجھے

کھتی ہے کشش ہر دم مرے دل کی۔ کہ وہ بھی
پوچھتے آتے ہی ہون گے راہ منزل کی۔

کشف - مذکر۔ تسلیم ؎ بات دل کی چھپاؤ گے
تم کیا۔ ہم فقیرونکو کشف ہوتا ہے۔

کشف اللغات - مونث۔ اسیر ؎ جلدِ
تن سے کھلے غوامضِ روح - یہی کشف اللغات
اپنی ہے۔

کشکول - مذکر - نواب مرزا شوق ؎ ہے
کہین تاج بادشاہی کا۔ کہین کشکول ہے گدائی کا۔

کشمش - مونث - فقرہ کشمش صاف نہین ملتی۔

کشمکش - مونث۔ غالب ؎ جاتی ہے
کشمکش کہین اندوہِ درد کی۔ دل بھی اگر گیا تو
وہی دل کا درد تھا۔

کشمیر - مذکر۔ ایک سرد ملک ہے۔

کشنیز - مذکر۔ دھنیا۔

کشور - مذکر۔ اسیر ؎ شوقِ غریب ہے یہان
ملک کہین لگتا نہین جی۔ ملکِ بیگانہ نظر آتا ہے
کشور اپنا۔

کشیدہ - مونث۔ بحر ؎ بھتے جو اُسکے
پنجۂ رنگین کی دید کی۔ آنکھوں سے کی ہے
عطرِ حنا کی کشیدگی۔

کشیدہ - مذکر۔ فقرہ ماشاء اللہ خوب کشیدہ
کاڑھا ہے۔

کعب - مذکر۔ پاسہ۔ ہر معنی مین مذکر ہے۔

کعبتین - مونث۔ اُن کے یہان روز کعبتین
ہوتی ہے۔

کعبہ - مذکر۔ اسیر ؎ سجدے کرتے ہین
طاقِ ابرو مین۔ ہمنے کعبہ نیا بنایا ہے۔

کف - مذکر۔ فقرہ قمیص کے کف میلے
ہو گئے ہین۔

کف - مذکر۔ پھین۔ بلغم۔ میر ؎ اُڑا دیا
آتشِ خورشیدِ عارض کی تجلی نے۔ ہوا شبنم
کی صورت کفِ شرابِ پرتگالی کا۔ فقرہ کھانسی
مین کف آتا ہے۔

کف - مذکر۔ ہاتھ (اختر۔ شاہ اودھ) یہین
انجام کیا دار سیاسے جہان۔ یہ پینا تمہارا
کفِ گلگون تیرا۔ تسلیم ؎ سن کے اغیار جلے
ہین کیا کیا کفِ افسوس ملے ہین کیا کیا برق
نے جو کہا ہے۔ کفِ موسی کبھی مہندی سے
حنائی نہوئی۔ یہان کف سے مراد ہتھیلی ہوگی
نہ ہاتھ۔

کف پا - مونث۔ تلوا۔ مومن ؎ آج

ہم رنگ حنا ہے گریہ۔ ل دو ن آنکھیں کف پا
سے تیری۔ آتش نے مذکر بھی کہا ہے لیکن
کثرت سے مونث ہی کہتے ہین۔

کفِ دست۔ مونث۔ ہتیلی۔ ناصر سے ذرط
غیرت سے اُڑا رنگ حنا کا اے شوخ۔ میرے
خون سے جو ہوئی لال کفِ دست تری۔

کفّارہ۔ مذکر۔ صریر سے یہ شغل جو اشک آہ کا
ہے۔ کفارہ مرے گناہ کا ہے۔

کفاف۔ مونث۔ معاش۔ روزی۔

کفالت۔ مونث۔ فقرہ وہی سب کی کفالت
کرتے ہین۔

کفایت۔ مونث۔ فقرہ اس مین کیا کفایت
ہوسکتی ہے۔

کفچہ۔ مذکر۔ اسیر سے۔ حلقۂ گیسو نے رکھا
بوسۂ عارض سے باز۔ ہو گیا قفلِ درِ میخانہ کفچہ
مار کا۔

کُفر۔ مذکر۔ برق سے زینتِ اسلام اسے
زاہد سیاہی دلکی ہے۔ جامۂ کعبہ ہوا جب کفر
اپنا بڑھ گیا۔

کُفران۔ مذکر۔ فقرہ تو نے یہ کفرانِ نعمت کیا۔

کفش۔ مونث۔ انیس سے شاید نہ پہونچے
یان تلک آواز دو کی۔ کفشین لیے رہیگا
یہ خادم حضور کی۔

کفش خانہ۔ مذکر۔ غریب خانہ۔ مکان۔

کفگیر۔ مذکر۔ فقرہ۔ ایک پیتل کا کفگیر لاؤ۔

کفن۔ مذکر۔ امیر سے پہنا سے جنکو پھولون
کے ہار اُن سے بعد مرگ۔ دو پھولون سے
کفن بھی بسایا نہ جائیگا۔

کگھرط۔ مذکر۔ لمبے نیچے کا حقّہ۔

کگر۔ مونث۔ کنارہ۔ فقرہ۔ اس حقے کی کگر
جاتی رہی۔

کل۔ مونث۔ چین۔ دبیر سے شمشیر
خوش غلاف یکایک اُگل پڑی۔ فردا سے حشر
کو بھی نہ بے آئے کل پڑی۔

کل۔ مونث۔ آلہ۔ انشا سے اُٹھتی
نہین جو دل سے صدا آہ کیا ہوا۔ اس ساعت
فرنگ کی کیا کل بگڑ گئی۔

کل۔ مونث۔ سمت۔ پہلو۔ جیسے اونٹ
کی کونسی کل سیدھی ہے۔

کلا۔ مونث۔ بازی۔ فقرہ بازی گرنے
خوب کلا کی ہے۔ اسکو قلا بھی کہتے ہین۔

کلابتون۔ مذکر۔ کلابتون ریشم اور سنہرے

تار سے بنتا ہی- اسکو کلابتو بھی کہتے ہین-

کلاس - مذکر- درجہ

کُلاغ - مذکر- کوّا

کلام - مذکر- بحر ؎ سے لیا مول کیا کلام کیا لہ کے صاحب مجھے غلام کیا-

کلانچ - مونث- جست- فقرہ- ایک کلانچ ماری اور نکل گیا-

کلاوہ - مذکر- کچا سوت لپٹا ہوا- ہر معنی مین مذکر ہے-

کلاہ - مونث- امیر ؎ شاعری سے حسین کیون نہ چھین لیجاتے- رباعیان مری جو گوشۂ کلا ہین تیغین-

کلبا - مذکر- کتا

کلب - مذکر- فقرہ ایک نیا کلب بنایا گیا ہی

کلبہ - مذکر- اسیر ؎ خانۂ عیش مرا کلبۂ احزان نہ ہوا- خواب آنکھون مین کب آیا کہ پریشان نہ ہوا-

کلپ - مذکر- فقرہ کپڑے مین کلپ اچھا نہین دیا گیا-

کلجگ - مذکر- برا زمانہ-

کلچہ - مذکر- فقرہ- یہان کلچے اچھے نہین بنتے-

کلس - مذکر- انیس ؎ سیدانیون مین ہوتا تھا جب شور بکا کا- ہلتا تھا کلس خیمۂ شاہِ شہدا کا-

کلف - مذکر- برق- محال ہے کہ صفا مین ہو حسینون کے- جگر سے کب کلفِ ماہ دور ہوتا ہے-

کلفت - مونث- امیر ؎ مٹا سکتی نہین مژگانِ تر کلفت مرے دل کی- نہ جھاڑی گرد دستِ موج نے دامانِ ساحل کی-

کلک - مختلف فیہ- اسیر ؎ زورِ طبیعت سے مرا کلکِ فکر- بازوئے اقلیم کشا ہو گیا- ذوق ؎ کی عطا تو خطون کو کلک ادا- کیا عاشق کو تختۂ مشقِ جفا- کثرتِ استعمال تذکیر کے ساتھ ہے

کلمہ - مذکر- اسیر ؎ نیکی سے ہم نہ گزرے کیسا عوض بدی کا- ہندو کے مردے پر بھی کلمہ پڑھا نبی کا-

کلنک - مذکر- داغ- عیب

کلنگ مذکر- ایک آبی پرند ہے

کلوخ مذکر- مٹی کا ڈھیلا-

کلّہ - مذکر- بحر ؎ آبلہ خار سرِ مژگان سے پھوڑا

سانپ کا سپیلی اُلفت رسا نے گلا توڑا سانپ کا

کلُھڑ - مذکر - بڑا آبخورہ

کلھیا - مونث فقرہ کوئی بڑی کلھیا منگوا لو -

کلیات - مذکر - فقرہ شاہ نصیر کا کلیات چھپ گیا ہے -

کلیجن - مونث - ایک دوا -

کلید - مونث - انیس سے ہے چاند نی ضیا کھتی ہر کی سرشت کی - دس انگلیان کلید ہین آٹھون بہشت کی -

کلیل - مونث - گلزار نسیم سے کچھ گا مین کلیلین کر رہی تھی - بن مین ہری دوب چر رہی تھین -

کلیہ - مذکر - قاعدہ - فقرہ - یہ کلیہ ٹوٹ نہین سکتا

کمال - مذکر - ناسخ سے یہ آدمی ہے کہ برسون جمال رہتا ہے - وگرنہ ماہ کو اک شب کمال رہتا ہے -

کمان - مونث - امیر سے مژہ کے ساتھ ہی ابرو نے بڑھ کے وار کیا - کمان بھی تیر سی نخچیر کی کمین مین رہی -

کمان - مونث - نکہت سے جنگ ہے عشق سے اے نالہ علمداری کرے - یعنی اشکون کی فوج کے رسالہ کی کمان کھلی ہے -

کمپاس - مذکر - پیمایش کا آلہ معنی بہت مذکر ہے -

کمخاب مونث فقرہ - عمدہ کمخواب کم آتی ہے -

کمر - مونث - رشک سے کہان یہ لطف چیتے نے کمر پائی اگر پتلی - تمہارے ہونٹھ پتلے انگلیان پتلی کمر پتلی -

کمربند - مذکر - انیس سے کرتا تن اطہر ہین رسول عربی کا - زیب کمر پاک کمربند علی کا

کمرکھ - مونث - پھل - فقرہ کمرکھ ترش ہوتی ہے

کمرکھ - مونث - کپڑا فقرہ کمرکھ مضبوط ہوتی ہے -

کمسریٹ - مذکر - فقرہ فوج مین کمسریٹ قایم ہوا -

کمک - مونث - امیر سے لو وصل مین بیتابی دل ہو گئی دونی - کی اور کمک درد محبت کی دوا نے

کمل - مذکر - امیر سے کمر سے اشک بہاتا ہی عبث اے زاہد - اور بہاری یہ ترا بھیگ کے کمل ہو گا -

کمند - مونث - ناسخ سے حسرت ہی رہ گئی تیری بام وصال کی - کوتاہ تھی کمند ہمارے خیال کی -

کمیونسٹی - مذکر - [illegible]

سمجھو وہ لسکہ وابستہ - کیسا خیال مضمون سواری سی بہت بچھڑ کا

کمیشن - مذکر فقرہ اس کی تحقیق کمیشن کریگا - ہر معنی میں مذکر ہے -

کمین - مونث - مومن ؎ ای حلقۂ زلف دام دار ہی رہے عبث - اسے ناز و ادا کمین ہماری ہے عبث -

کمینڈ - مونث - دغا -

کمینگاہ - مونث - مسرور ؎ سرمگین آنکھ نہیں فتنوں لے - اک کمین گاہ بنا رکھی ہے

کنار - مختلف فیہ - بحر ؎ ہلال ماہ محرم سمجھ کر دنیا ہوں - کبھی جو یار سے خالی کنار ہوتا ہے

مومن ؎ خفقان الفتنوں سے ہمدم کی طوق گردن کنار اب وغم کی - انشا نے بھی مذکر کہا ہے - مگر اب زیادہ تر مونث مستعمل ہے -

کنار - مذکر - بیر -

کنارہ - مذکر - ذوق ؎ ذوق اس بحر فنا میں کشتی عمر روان - جس جگہ پر جا لگی وہ ہی کنارہ ہو گیا

کنارہ - مذکر - جرات ؎ آسکے گور کے اس غم سے کنارے ہو تو - تو بھی غیروں سے میاں تم نے کنارہ نہ کیا -

[illegible]

خضر کی بیٹیاں اسے گل - کنارہ سبھی تر ہے تشنہ لبی آب زندگانی کا

کناگت - مونث فقرہ ہندوں کا ایک تہوار - مونث بولتے ہیں -

کنایہ - مذکر - ناصر ؎ قیامت سے ادا یاسے تمہارے - اشارے تمہارے کنایے تمہارے -

کنبہ - مذکر - خاندان -

کنٹاپ - مذکر - فقرہ [illegible] کنٹا [illegible]

کنٹر - مذکر - سحر ؎ آگے جو طور نہ تھا اب جو غضب ہوتا ہے - کنٹر ایک ایک سر اسم طلب ہوتا ہے -

کنٹرسپ - مذکر - فقرہ - یہ کنٹوپ سر پہ چھوٹا

کنٹھا - مذکر - انیس ؎ طوفاں میں ہی جہاز خبا امیر کا - سب لے دوڑ ہ کنٹھ بیٹھ گیا ہے صغیر کا -

کنٹیا - مونث - مچھلی پھنسانے کا کانٹا -

کنج - مذکر - مومن ؎ گو جیتے بھی جوش غم دل سے نہ نکلا ہائے ہائے - آپ ہی ہیں ہم نہیں جب کنج تنہائی ملا -

کنجد - مذکر - تل

کنجشک - مونث - چڑیا جو مرکانون مین رہتی ہے -

کنچن - مذکر - سونا - فقرہ اس ملک مین کنچن برستا ہے -

کُندن - مذکر - انیس ے ذرّون کی ضو سے مہر جہانتاب زرد تھا - مٹی مین چمک تھی کہ کندن بھی گرد تھا -

کُندہ - مذکر - اسیر ے کہو ظالم سے مال مفت کھا کھا کر جو پھولا ہے - کہ ہوگا جسم فربہ ایکدن کُندہ جہنم کا - سہرسعتی مین مذکر ہے -

کُنڈ - مذکر - پانی کا غار -

کُنڈل - مذکر - دائرہ

کنز - مذکر - خزانہ - مصرع - اُسجگہ ایک کنز مخفی تھا -

کنسٹر - مذکر - ٹین کا بکس جسمین تیل آتا ہے -

کُنشت - مذکر - مسرور ے نار تیری بہشت تیرا ہے - کعبہ تیرا کنشت تیرا ہے -

کنعان - مذکر - شام مین ایک مشہور شہر -

کنکر - مذکر - ظفر ے کیا کہون کیسے وہ گھبرائے ہین بیٹھے بیٹھے - مین نے شب گھر مین جو اُٹھا کے کوئی کنکر پھینکا -

کنگن - مذکر - فقرہ دکن مین کنگن اچھے بنتے ہین -

کنگورہ } مذکر - ظفر ے وہ دل کہ جس سے
کنگرہ } نقشہ لے پورا عرش کا کہتے ہین کیون غلط اُسے کنگورہ عرش کا - امیر ے رتبہ دیکھا ہمارے نالون کا - کنگرہ ... جنت کے -

کنول - مذکر - رشک ے ڈوبا گریہ سے جو دل ڈوب گیا عاشق کا - لوگ کہنے لگے پانی مین کنول بیٹھ گیا -

کنول - مذکر امیر ے بیٹھتا ہون وصف لکھنے اُس رخ پُر نور کا - شمع کافوری سے روشن ہو کنول تنور کا -

کنوان - مذکر سحر ے چاہ ذقن مین لاکھون یوسف گرے پڑے ہین - اچھا ثواب لوٹا جسنے کنوان بنایا -

کُنہ - مونث - فقرہ - اسکی کنہ کو پہونچنا محال ہے

کنیا - مونث - چھٹی راس - اہل نجوم کی اصطلاح ہے -

کُمیت - مونث - فقرہ - آپکی کمیت

ابوالقاسم تجلی-

کنیر - مذکر - ایک درخت ہے -

کو - مونث - گلی - نوازش ؎ اسے جنت بہ نثار کر دیتے - کوی جانان اگر کہیں ملتی -

کواڑ - مذکر - ناظم ؎ وہ تیغ زن ہے ترا ہمنشین تعالیٰ اللہ - سپر ہے ہاتھ میں جس کے کواڑ خیبر کا -

کوبڑ - مذکر - بوڑھے ہونے سے کوبڑ نکل آیا ہے -

کوپل - مونث - منیر ؎ مین وہ طائر ہون جسکے زمزمے کا غل ہے جنت مین - پر جبریل سے کوپل ہری شاخ نشیمن کی -

کوتھمیر - مذکر - سبز دھنیا -

کوٹ - مذکر - قلعہ -

کوٹ - مذکر - کوٹ پتلون پر زیب دیتا ہے -

کوثر - مذکر - برق ؎ موجزن آب گہر دانتون سے کیا ہنسنے میں ہے - شکل دریا کوثر دو اسے علے بڑھ گیا -

کوچ - مذکر - اسیر ؎ یاران رفتہ سے کہہ ٹھہرے ہوے چلیں - اپنا بھی کوچ شام ہوا یا سحر ہوا -

کوچہ - مذکر - امیر ؎ دست گستاخ سے کر دامن یوسف کو نہ چاک - اے زلیخا ہے یہ کوچہ تری رسوائی کا -

کودون - مونث - ایک غلہ تانیث کے ساتھ مستعمل ہے -

کور - مونث - میر ؎ ملتے راتون کو گہہ گنیں پورین - ناخنون کی ہیں پالال سب کورین - ہر معنی مین مونث ہے -

کورکسر - مونث - فقرہ اسنے کوی کورکسر باقی نہیں رکھی -

کورنش - مونث - فقرہ میری کورنش قبول ہو -

کوڑا کرکٹ - مذکر - فقرہ یہ کیا کوڑا کرکٹ جمع کر رکھا ہے -

کوڑھ - مونث - جذام - فقرہ اس علاج سے کوڑھ جاتی رہی -

کوزہ - مذکر - امیر ؎ شیرین سے محبت حضرت ہے کسقدر - شیشہ ہے اس شراب کا کوزہ نبات کا

کوس - مذکر - نقارہ - امیر ؎ جاے قیام منزل ہستی نہ تھی امیر - اترے تھے ہم سرا مین

که کوسِ سفر بجا۔

کوس۔ مذکر۔ انیس ؎ گرمی سے کہیت خشک تھا جنگل اجاڑ تھا۔ ایک ایک کوس راہ جبل مین پہاڑ تھا۔

کوس۔ مذکر۔ فقرہ آستین مین کوس ڈالا گیا ہے

کوش۔ مذکر۔ ہندی زبان کا لغت

کوشش۔ مونث۔ مونس ؎ طوفان مین دم آراستہ کوشش لب جو کی۔ پڑجاتی تھین چھینٹین بھی جو منہ پر لہو کی۔

کوفت۔ مونث۔ میر ؎ خاطر کے علاقہ کے سبب جان کھپائی۔ اس دل کے دھڑکنے سی عجب کوفت اٹھائی۔

کوفتہ۔ مذکر۔ فقرہ۔ کوفتے اچھے پکے ہین۔

کوک۔ مونث۔ سحر ؎ فرزون تیر سے کوک کو پل کی ہے۔ نہ پوچھو جو حالت مرے دل کی ہے

کوک۔ مونث۔ فقرہ گھڑی مین کوک بھری ہوئی ہے۔

کوکب۔ مذکر۔ آتش ؎ پہلو مین ہمارے جو وہ ماہ نہ تھا شب کو۔ تھا داغ سفیدا ہنی آنکھو لیتا مین جو کوکب تھا۔

کوکبہ۔ مذکر۔ شان وشکوہ۔

کوکنار۔ مذکر۔ پوست خشخاش۔

کوکو۔ مونث۔ مصرع۔ سُنی جاتی ہے کوکو فاختہ کی۔

کوکھ۔ مونث۔ انیس ؎ ماتم مین ترے کوکھ مری جل گئی بیٹا۔ تو تو بچ ہوا مجہہ پہ چھری چل گئی بیٹا۔

کولھو۔ مذکر۔ آتش۔ شیرینی اُن لبون کی گھٹتا جو تو تو کولھو۔ پانی سے تجھکو پتلا اے نیشکر نہ کرتا۔

کول۔ مونث۔ لقب۔ سینہ۔

کونچ۔ مذکر۔ فقرہ جا بجا کونچ بیچھے ہوئے ہین

کوند۔ مونث۔ مصحفی ؎ بجلی کی کوند اس سے منہ اپنا چھپا گئی۔ دل کی تڑپ تو مجھکو تماشا دکھا گئی۔

کونسل۔ مونث۔ فقرہ۔ ایران مین کونسل قایم ہوئی ہے۔

کون ومکان۔ مذکر۔ مصحفی ؎ اک حرف کن مین جسنے کون ومکان بنایا۔ اسے جانِ خلق تجھکو جان جہان بنایا۔

کوہ۔ مذکر۔ سحر ؎ فرماتے تھے شکوہ بھی

ہو جاتا کاہ - سر پہ مرے وہ کوہِ الم ٹوٹتا ہے

کوہان - مذکر - پشت شتر کی بلندی مذکر بولتے ہین -

کوہستان - مذکر - جہان بہت سے پہاڑ ہون -

کویل - مونث - مصرع - ہاے کیا کوک رہی ہے کویل -

کھاٹ - مونث - چارپائی ہندی بولی ہے

کھاج - مونث کھجلی -

کھاد - مونث - فقرہ کھیتون مین کھاد پڑتی ہے بعض لوگ کھات بھی کہتے ہین -

کھار - مذکر - فقرہ - بعض رنگون مین کھار ڈالا جاتا ہے -

کھال - مونث اسیر سہ آتش افروزی کیا کرتا ہے دمسازی سے روز - ہے شکم غماز کا یا کھال ہے حداد کی -

کھان - مذکر - فقرہ کوئلے کی کھان نکلی ہے

کھانڈ مونث - فقرہ - یہان کھانڈ اچھی بنتی ہے -

کہاوت - مونث - مثل -

کھپاچ مونث فقرہ بانس کی کھپاچین کام دیجاتی ہین -

کھپت - مونث - گنجایش فقرہ اہل نااہل سب کی کھپت ہو جاتی ہے -

کھپریل - مونث - فقرہ چارطرف کھپریلین نظر آتی ہین -

کھٹاس - مونث - فقرہ ذراسی کھٹاس مزہ دیتی ہے -

کھٹ پٹ - مونث - فقرہ دونون مین کھٹ پٹ ہو گئی -

کھٹراگ مذکر - انشا سہ اڑگئی فاختہ کیون سروپہ دم دیتی ہے - اجی اُسکا نہ کچھ اچھا مجھے کھٹراگ لگا -

کھٹک مونث - بحر سہ کیا لطفِ سیر باغ جو وہ یار ہو نہ ساتھ - ہوتی ہے دید گل سے کھٹک دل مین خار کی -

کھٹمل - مذکر - فقرہ کھٹمل بہت ستاتے ہین

کھجور مونث - فقرہ سوکھی کھجورین بھی لذیذ ہین -

کھچاوٹ مونث - رنگین سہ ہے اجی میری دوگانہ کی سجاوٹ خاصی - چمپئی رنگ غضب تسپہ کھچاوٹ خاصی -

کھر - مذکر - سُم - گاے بکری وغیرہ کے ناخن

کھرا مذکر - فقرہ جاڑون مین کھرا بہت

پڑتا ہے۔ بعض لوگ کُہر بھی کہتے ہین۔

کُہرام مذکر۔ رند ؎ اکثر مشاعرے پہ ہوا بزمِ غم کا شک۔ کیا کیا مرے کلام پہ کُہرام ہوچکا۔

کھرج۔ مونث۔ راگ مین پہلے سُر کا نام مونث بولتے ہین۔

کُھرچن۔ مونث۔ فقرہ پلاؤ کی کُھرچن بھی کھانے کی ہوتی ہے۔

کھرکھوج مذکر۔ نواب مرزا شوق ؎ سب مین بدنام کرنا تھا گویا۔ میرا کھرکھوج ہر طرح کھویا

کُھرل۔ مذکر۔ اسکو مونث بھی سُنا ہی مگر ترجیح مذکر کو ہی

کھرنڈ۔ مذکر۔ ناسخ ؎ اگر ہو پیاسا پر سمندر یقین ہے ہو خاک دم مین جلکر۔ سُنا جو ہو آفتاب محشر کھرنڈ ہے داغ آتشین کا۔

کھریا۔ مونث۔ ایک قسم کی مٹی۔

کھڑاؤن مونث۔ فقرہ یہ کھڑاوین اچھی ساخت کی ہین۔

کھسرا — مونث۔ چیچک جسمین چھوٹے دانے ہوتے ہین۔

کہسار } مذکر۔ بحر ؎ جنبش مین لا چکی
کوہسار } تھے اُسے میرے ولولے۔

مٹی پکڑ کے دشت مین کہسار رہگیا۔

کہف۔ مذکر۔ پہاڑ کا غار۔

کہکشان مونث۔ منیر ؎ چرخ نے تیر و کمان پھینکدی تیرے ڈر سے۔ کہکشان ترکش بے تیر لیے پھرتی ہے۔

کہگل۔ مونث۔ فقرہ۔ دیوار پر کہگل ہوگئی ہے

کھلیان۔ مذکر۔ خرمن۔ غلہ کا انبار

کھماچ۔ مونث۔ ایک راگنی ہے۔

کہن۔ مونث۔ طرز گفتار میر ؎ کچھ نہ سمجھی گئی کہن اُنکی۔ اب جدائی جو ہے کٹھن اُنکی۔

کھنڈ۔ مذکر۔ قطعہ حصہ۔

کھنڈت۔ مونث۔ صریر ؎ یار کا وصل میسر جو ہوا۔ ڈالدی شرم نے کھنڈت کیسی

کھنڈر۔ مذکر۔ فقرہ وہان چند کھنڈر نظر آتے۔

کھنڈسال۔ مونث۔ جسجگہ کھانڈ کا کارخانہ ہو۔ مونث بولتے ہین۔

کھنک } مونث۔ روپے کی آواز
کھنکار }

کھنکھار۔ مونث۔ کھانسنے کی آواز۔

کھنگر۔ مذکر۔ جلی ہوئی اینٹ۔ تذکیر کے ساتھ آتا ہے۔

کھوا - موٹث - نوار - کہہٹ موٹث مستعمل ہے

کھوٹ - موٹث - انیس ؎ کس اسکا دیکھ
لیتی تھی وہ جسمین کہوٹ تھی - تلوار کی بھی چار یہ
ہر بار جوٹ تھی -

کھوج - مذکر - ذوق ؎ اسے ہمتے بہت
ڈہونڈہا نہ پایا - اگر پایا تو کہوج اپنا نہ پایا -

کھوسٹ - مذکر - فقرہ کہوسٹ رات کو بولتا ہے

کھولن - موٹث - جوش - جلن - تانیث
کے ساتھ بولتے ہین -

کھونپ - موٹث - فقرہ خوکیا کیا ہے
کہونپ بھر دی ہے -

کھیپ - موٹث - بوجہہ - فقرہ بڑی کہیپ
اُٹھا کے لایا ہے -

کھیت - مذکر - منیر ؎ تخم امید جسے دلمین
نگاہون سے ترے - کہیت ہے تیرون کی بوچھاڑ
سے سیراب اپنا - ہر معنی مین مذکر ہے -

کھیر - موٹث - فقرہ کہیر مزے کی ہے -

کھیس - مذکر - فقرہ - لبعض مقامات پر کہیس
عمدہ بنے جاتے ہین -

کھیس - موٹث - فقرہ کہیس دودھ کی
بنتی ہے -

کھیل - مذکر - داغ ؎ منہ سے بولے تو
کہا آئینہ - کہیل کہیلے تو خود آرائی کا -

کھیل - موٹث - فقرہ منہ مین اڑ کر کہیل
نہین گئی -

کھیوٹ - موٹث - سررشتۂ بندوبست کا ایک
کاغذ - تانیث کے ساتھ مستعمل ہے -

کیٹ - موٹث - میل - حقے کی کیٹ - چراغ
کی کیٹ -

کیچڑ - موٹث - چار ہہندین پڑین اور کیچڑ گئی

کیچڑ - مذکر - فقرہ آنکہہ مین کیچڑ آتا ہے -

کید - مذکر - مکر

کیس - مذکر - مرغ کا تاج - میر ؎ جہکا
جو خاک کیجانب کو کیس پہچان کا - زمین پہ
تاج گرا ہے سلیمان کا -

کیس - مذکر - ڈہکنا - جیسے گہڑی کا کیس

کیسر - موٹث - زعفران

کیسہ - مذکر - منیر ؎ تا صبح روز حشر نکلنا
محال ہے - کیسہ بخیل کا لحد سیم و زر ہوا -

کیش - مذکر - مذہب

کیف - مذکر - نسیم ؎ بے ہوشیان
نصیب رہین سامعین کو - کیف شراب ناب

عمر سے ہر سخن مین تھا۔

کیفیت - مونث - امیر ؎ بجا ہے گر تغیر آگیا
اعضا مین پیری سے ✤ سحر ہوتے ہی کیفیت
بدلجاتی ہے محفل کی۔

کیک - مذکر - ایک انگریزی مٹھائی جسکو
مذکر بولتے ہین۔

کیل - مونث - نیر ؎ قینچی سے ہو نہ منھ چلتو
ہین محرم کے وصف مین ✤ مقراضی لب ہین
کیل ہے انگیا کے پان کی

کیل - مذکر - پیمانہ۔

کیلوس - مذکر - ہضم غذا کا اول درجہ۔

کیمپ - مذکر - فقرہ - انگریزی کیمپ
اٹھا دیا گیا۔

کیموس - مذکر - ہضم غذا کا دوسرا حصہ۔

کیمخت - مذکر - دانہ دار چمڑا۔

کیمیا - مونث - فقرہ - کیمیا کسکو آتی ہے۔

کینہ - مذکر - نیر ؎ افلاس مین سب کو
ہم سے کینہ ٹھہرا ✤ داغ غم و رنج کیا کیے جینا ٹھہرا

کیوان - مذکر - ایک ستارہ ہے۔

ردیف کاف فارسی

گ - مذکر۔

گابھ - مذکر - گانے وغیرہ کا حمل۔

گات - مونث - امیر ؎ جوانی کے
دن آئے نام خدا ✤ وہ گات اب چھپانیکو
قابل ہوئی۔

گاجر - مونث - فقرہ - گاجر سرخ ہوتی ہے

گاچ - مونث - ایک کپڑا - مصرع - گاچ باریک
جو جھلّی سی ہو۔

گاد - مونث - تہ نشین - تلچھٹ

گارد - مذکر - چند سپاہیون کا گروہ۔

گال - مذکر - برق ؎ پنجۂ مہر مین رہا مہتاب
ہاتھ پر خواب مین جو گال رہا۔

گام - مذکر - انشا ؎ سرگشتگی مرحلۂ شوق
مین اسے عشق ✤ پڑتا ہے نئی وضع سے
ہر گام ہمارا۔

گانٹھ - مونث - داغ ؎ باندھتی دلکو
اسکی گانٹھ سے ✤ زلف کی بھی گانٹھ لیس کی
گانٹھ ہے۔

گاؤ - مونث - مونس ؎ حملون سے

فوجِ اہلِ ستم کانپنے لگی ٭ ضرب زمین سے
گاؤزمین ہانپنے لگی۔ اُردو مین گاے کہتے ہین

گاؤتکیہ۔ مذکر۔ بڑا تکیہ۔

گاؤزبان۔ مونث۔ ایک دوا ہے۔

گاؤمیش۔ مونث۔ بھینس۔

گاؤن۔ مذکر۔ آتش سہ لاشون کو عاشقون کے
نہ اٹھوا گلی سے یار ٭ بسنے کا پھر یہ گاؤن
نہین جب اُجڑ گیا۔

گبرون۔ مذکر۔ ایک موٹا کپڑا۔

گپ۔ مونث۔ فقرہ۔ خوب گپ
اُڑا کرتی ہے۔

گت۔ مونث۔ مسرور سہ بادہ نوشون مین
پھنسے ہین بدمذہب ٭ شیخ کی آج بُری گت ہوگی۔

گت۔ مونث۔ مصرع۔ پہنکر سُرخ جوڑا
گت بناتے ہین شہانے کی۔

گٹھر۔ مذکر۔ فقرہ۔ یہ گٹھر کس سے اُٹھیگا۔

گٹھ جوت۔ مونث۔ سازش۔ فقرہ۔ دونون مین
گٹھ جوت ہوگئی ہے۔

گٹھیا۔ مونث۔ وجع مفاصل۔ تانیث
کے ساتھ مستعمل ہے۔

گجباگ۔ مونث۔ آنکس۔ مونث بولتے ہین

گجر۔ مذکر۔ امیر سہ یارب شبِ وصال
یہ کیسا گجر بجا ٭ اگلے پہر کے ساتھ ہی
پچھلا پہر بجا۔

گچ۔ مونث۔ پکا فرش۔ یا پکی چھت۔

گداز۔ مذکر۔ فقرہ۔ ذکر سے قلب مین
گداز پیدا ہوتا ہے۔

گدام۔ مذکر۔ فقرہ۔ یہ کس مال کا گدام ہے۔

گدہ۔ مذکر۔ جان صاحب سہ نہین سوکن پہ
اردلی اُتری ٭ گدہ ہین مردسے پہ بے شمار گرے۔

گُر۔ مذکر۔ فقرہ۔ آپ نے اچھا گُر بتایا۔

گراب۔ مذکر۔ گولہ۔

گراز۔ مذکر۔ سُوّر۔

گربہ۔ مونث۔ بلی۔

گرج۔ مونث۔ اختر سہ سہکر مجھ سے لپٹ
جاتے ہین ٭ جب وہ سُنتے ہین گرج بادل کی

گرد۔ مونث۔ امیر سہ ملاکر خاک مین آئے ہو
کس کو ٭ یہ کیسی گرد دامن پر پڑی ہے۔

گرداب۔ مذکر۔ اسیر سہ یہ مضمون پیچ مین
لایا مجھے اُس کان کے دُر کا ٭ گریبان بن گیا
گرداب دریاے تفکر کا۔

گردباد۔ مذکر۔ اسیر سہ ہے کشتی مین وہ تلاطم

مرتبت ہین ہم اسیر ٭ خم ہناگہ دبا دُنھا ہماری خاک کا۔

گردش۔ مونث۔ ظفر ے کیا اُس ماہ وش سے اسے فلک تو نے جُدا ہم کو ٭ نہ تھے واقف کہ تیری یون بھی گردش ہونیوالی ہے۔

گردگان۔ مذکر۔ اخروٹ۔

گردن۔ مونث۔ ظفر ے تیغ قاتل کے تلے سر نہ جھکایا جس نے ٭ اُس کی پھر شرم سے گردن ظفر اونچی نہ ہوی۔

گردون۔ مذکر۔ ناسخ ے سائل سے کوئی ہوتا ہے اگر اسے ناسخ ٭ ساغر عمر کو گردون وہین بھر دیتا ہے۔

گرد وغبار۔ مذکر۔ ظفر ے ظالم جو تو نہ ہوے مکدر تو جھاڑ دون ٭ سر پر عدو کے گرد وغبار اپنے ہاتھ کا۔

گرداب۔ مذکر۔ رشک ے لطمے کھاتا ہون خوشی سے قلزم آفاق مین ٭ خوان نعمت مجھکو گرداب بن گیا گرداب کا۔

گُردہ۔ مذکر۔ فقرہ۔ گُردے کمزور تو نہین ہوگئے۔

گرز۔ مذکر۔ اسیر ے ذرا مضمون نہ باندھے غیر اپنے شعر مین کہہ دو ٭ نہین زیبا کہ دست زال مین ہو گرز رستم کا۔

گرفت۔ مونث۔ فقرہ۔ یہ آپ نے بڑے سب گرفت کی ہے۔

گرگ۔ مذکر۔ ناسخ ے تو وہ یوسف ہے کہ تجھپر کیا بشر دیوانے ہین ٭ گرگ دیکھے گا تو کتا باؤلا ہوجائے گا۔

گرگٹ۔ مذکر۔ میر ے روان ساتھ اُس کے نبا نہ ہوے ٭ کئی گرگٹ آگے روانہ ہوئے

گرمابہ۔ مذکر۔ حمام۔

گرم مصالحہ مذکر۔ فقرہ۔ سالن مین گرم مصالحہ زیادہ پڑگیا۔

گرم وسرد مذکر۔ نوازش ے تجربہ مدتون کا اپنا ہے ٭ ہم نے سب گرم وسرد دیکھا ہے

گرنٹ۔ مونث۔ ایک کپڑا ہے۔ تانیث کے ساتھ بولتے ہین۔

گروہ مذکر۔ نسیم ے کیا قوت بازو تھی نہ ہمت قاتل ٭ دیکھا تو کئی کوس گروہ بھاگا

گرہ۔ مونث۔ منیر ے جوانی پاون گا بوٹ تمہارے ہاتھ کے ٭ لیکر دہ بنے گی چوب چینی ہر گرہ شاخ انامل کی۔

گرہ - مونث - داغ ؎ گرہ جو پڑگئی رنجش
مین وہ مشکل سے نکلے گی ٭ نہ اُن کے دلسے
نکلے گی نہ میرے دل سے نکلیگی -

گریبان - مذکر - امیر ؎ وہ خار ہون جسنے
کبھی دامان نہین دیکھا ٭ وہ پھول ہون
مین جس نے گریبان نہین دیکھا -

گریز - مونث - کنارہ پرہیز - ناسخ ؎
عشق جب وارد ہوا کی عقل نے دل سے
گریز ٭ ایک جا دیکھا ہے کس نے شیر اور
روباہ کو - بعضون نے مذکر بھی کہا ہے مگر
اتفاق مونث ہی پر ہے -

گریز - مذکر - فقرہ - قصیدہ مین گریز کس
سے ہوئی ہے -

گریہ - مذکر - امیر ؎ لگی دل کی بجھاسے
بیکسی مین کون ہے ایسا ٭ مگر اک گریۂ
حسرت کہ بیتابانہ آتا ہے -

گڑ - مذکر - منیر ؎ بوسے ترے لب کے
لے چکے خواب مین ہم ٭ چوری کا بھی گڑ
اکثر پھیکا پایا -

گڑبڑ - مونث - فقرہ - دفتر مین بڑی گڑبڑ
ہو رہی ہے -

گڑنت - مونث - فقرہ - زمین مین دفن کی
ہوی چیز جو ٹوٹکے جادو کی قسم سے ہو -

گڑہ - مذکر - قلعہ -

گڑھیا - مونث - فقرہ - تالاب کیا ہے ذرا سی
گڑہیا ہے -

گڑہل - مذکر - فقرہ - گڑہل درد کو مفید ہوتا ہے

گڑیا - مونث - فقرہ - لڑکیون مین گڑیا کھیلی
جاتی ہے -

گز - مذکر - انیس ؎ اُن جنگلون مین بادیہ
پیما تھا دین کا ٭ گز بن گیا تھا راہ خدا کی زمین کا

گزار - مذکر - سالک ؎ ہم اور دیکھ سکین
تیرے پاس دشمن کو ٭ خدا کرے ترے
گھر مین نہ ہو گزار اپنا -

گزارش - مونث - منیر ؎ گزارش ہے
منیر مدح خوان کی ٭ گزارش ہے فقیر
خستہ جان کی -

گزارہ - مذکر - جان صاحب ؎ مین باز
آئی اسے مردوے باز آئی ٭ ترے ساتھ
میرا گزارہ نہ ہوگا -

گزٹ - مذکر - سرکاری اخبار -

گزر - مذکر - امیر ؎ کہان ہم کہان در ترا

شاد حسن ؛ فقیرانہ یان بھی گزر ہو گیا۔

گزر۔ مونث۔ بسر۔ فقرہ۔ بے معاش کے کیونکر گزر ہو گی۔

گزران۔ مونث۔ بسر اوقات۔

گزک۔ مونث۔ صبا ؎ بوسے آنکھون کے کباب نرگسی سے ہین لذیذ ؛ ساقیا ایسی گزک ہر جام پر ملتی نہین۔

گزند۔ مختلف فیہ۔ وزیر ؎ یہ تیرے افعی گیسو مین زہر ہے قاتل ؛ پڑا جو سانپ پہ سایا اُسے گزند ہوا۔ صبا ؎ گیسوے یار سے کس کس کو گزند ین پہونچین ؛ اڑ کے کاٹا کیا یہ افعی رہزن کیسا۔

گشت۔ مونث۔ فقرہ۔ اُس کوچے کی روز گشت کرتے ہین۔

گفتار۔ مونث۔ امیر ؎ چبھتی ہے جو نشتر کی طرح دل مین امیر آہ ؛ ناصح نے وہی چھیڑ کی گفتار نکالی۔

گفتگو۔ مونث۔ آتش ؎ پڑھا ہے ہم نے بھی قرآن قسم ہے قرآن کی ؛ جواب ہی کہتی ہے گفتگو تیری۔

گفت وشنید۔ مونث۔ آتش ؎ افسانہ سنئے یار کا ذکر اُس کا کیجئے ؛ مقصود ہے یہی مری گفت وشنید کا۔

گل۔ مذکر۔ سحر ؎ کیا حرارت ہے مری نبض مین سوزِ غم سے ؛ ہاتھ پر گل تر سے پھولون کے ہین مرجھائے ہوئے۔

گل۔ مذکر۔ نسیم ؎ بہار غنچگی دیتا ہے جو دل خستہ ہوتا ہے ؛ پس از خندیدگی کھلا کے گل سربستہ ہوتا ہے۔

گل۔ مذکر۔ امیر ؎ حاجت مشاطہ کیا رخسار روشن کے لئے ؛ دیکھ تو گل کاٹتا ہے کون شمع طور کا۔

گِل۔ مونث۔ آتش ؎ غافل نہ مثلِ برق ہو شادی سے خندہ زن ؛ باران غم سے ہے گلِ آدم خمیر کی۔

گلاب۔ مذکر۔ عرق۔ ناسخ ؎ ہوی یہ شیشے سے نفرت فراق ساقی مین ؛ کہ ہے گلاب بھی مجھکو حرام شیشے کا۔

گلاب۔ پھول۔ مذکر۔ مصحفی ؎ رہا کرا تو اسیرِ قفس کو اے صیاد ؛ کلی چٹکنے لگی رنگ پر گلاب آیا۔

گلاب پاش۔ مذکر۔ وہ ظرف جس سے

گلاب چھڑکتے ہین۔

گلاب جامن ۔ مونث ۔ ایک قسم کی مٹھائی۔

گلاس ۔ مذکر۔ سحر ۔ حلبہ تاڑی کا بھلا تم نے کیا تھا کس روز ٭ یون گلاس آپ نے بھر بھر کے پیا تھا کس روز۔

گلال ۔ مذکر۔ برق ۔ باغ مین روز گلال اڑ کے شفق ہوتا تھا ٭ یا دلا چرخ کا سونے کا ورق ہوتا تھا۔

گلبانگ ۔ مونث ۔ آوازِ خوش۔

گلبدن ۔ مذکر۔ ایک ریشمی کپڑا۔

گلبرگ ۔ مذکر۔ ناسخ ۔ نزاکت شاخِ گل مین ہے کہان اُس گل بے کے ہاتھون کی ٭ کوئی گلبرگ بھی تعویذ بازو ہو نہین سکتا۔

گلبن ۔ مذکر۔ درختِ گل۔

گل حکمت ۔ مونث ۔ کپڑوٹی۔

گلخپ ۔ مونث ۔ فقرہ ۔ یہ کیا آپس مین گلخپ ہو رہی ہے۔

گلخن ۔ مذکر۔ ظفر ۔ سدا دل شعلہ افروز آتشِ ہجران سے رہتا ہے ٭ نہین ہوتا ہے یہ گلخن کبھی ارمان مین ٹھنڈا۔

گلدام ۔ مذکر۔ برق ۔ خاک دیکھیں ہم چمن اتنا گلشنِ ایجاد کا ٭ خار طائر کے لئے گلدام ہے صیاد کا۔

گلدان ۔ مذکر۔ وہ ظرف جس مین پھولونکا گلدستہ رکھتے ہین۔

گلدستہ ۔ مذکر۔ غالب ۔ ستائش گر ہے زاہد اسقدر جس باغِ رضوان کا ٭ وہ اک گلدستہ ہے ہم بیخودون کے طاقِ نسیان کا۔

گلدستہ ۔ مذکر۔ غزلونکا پرچہ۔ فقرہ۔ گلدستہ ماہوار نکلتا ہے۔

گلدم ۔ مذکر۔ لڑنے والا بلبل۔

گلریز ۔ مونث ۔ پھلجھڑی۔

گلزار ۔ مذکر۔ اسیر ۔ مانندِ صبا ہم ہین گل برگ سے واقف ٭ چھانا ہوا گلزار جہان سب ہے ہمارا۔

گلستان ۔ مذکر۔ باغ۔ نسیم ۔ ایک سے دو داغ دو سے چار پھر تو سیکڑون ٭ کھلتے کھلتے پھول سینے پر گلستان ہو گیا۔

گلستان ۔ مونث ۔ ایک کتاب ۔ آتش ۔ تصویر کھینچی اُس کے رُخِ سُرخ فام کی ٭ اک صفحہ مین قلم نے گلستان تمام کی۔

گلشن ۔ مذکر۔ میر ۔ کچھ غم نہین رہا کرو کوئی صفت اسیر ٭ سرسبز ہو گلشن رہا کیا۔

گلشن لوٹ یا گلشن لیٹ۔ مونث۔ ایک قسم کی جالی۔

گلقند۔ مذکر۔ فقرہ۔ گلقند محرک ہوتا ہے۔

گلگشت۔ مونث۔ رند سے چلئے شبِ جمعہ تو مزارِ شہدا پر ✤ گلگشت کریں آپ شہادت کے چمن کی۔

گلگون۔ مذکر۔ آتش سے بُوئے گُل کی طرح گردِ راہ دکھلائی نہ دی ✤ یار کا گلگون نسیمِ صبح سے چالاک تھا۔

گلگونہ۔ مذکر۔ اختر مینائی سے رنگ لایا ہے خونِ بلبل کا ✤ بنگئے گلگونہ چہرۂ گُل کا۔

گُلگیر۔ مذکر۔ اسیر سے گردن پہ کیوں وبال لیا سر کو کاٹ کر ✤ تقصیر وار شمع کا گُلگیر ہو گیا۔

گل لالہ۔ مذکر۔ فقرہ۔ چار طرف گل لالہ کھلا ہوا ہے۔

گلیخ۔ مونث۔ ایک قسم کی کیل۔

گلو۔ مذکر۔ امیر سے مقتل سے کم نہیں ہے قلمدان مرا اؔمیر ✤ ہر کلک ہے گلوئے بریدہ شہید کا۔

گلو۔ مونث۔ گرچ۔ ایک کڑوی بیل ہے۔

گلوبند۔ مذکر۔ فقرہ۔ گلے میں گلوبند ہار تھا۔

گلہ۔ مذکر۔ بھیڑ بکریوں کا غول۔

گِلہ۔ مذکر۔ قلق سے او اسے دیکھ تو بجا تا رہے گِلہ دل کا ✤ بس اک نگاہ پہ ٹھہرا ہے فیصلہ دل کا۔

گلیم۔ مونث۔ آتش سے نہ روزِ ہجر ہی کچھ خوف ہے نہ شامِ فراق ✤ گلیمِ بختِ سیہ سیہ ہی ہووے یا اُلٹی۔

گمان۔ مذکر۔ سالک سے ناموسِ ضبط کھوتی ہے کیوں اسے صدائے صور ✤ اُس بدگُمان کو ہو نہ گمان مجھ پر آہ کا۔

گمان۔ مذکر۔ غرور۔ آتش سے کیا اک آن میں تیغ قضا نے صاف دو ٹکڑے ✤ گمان ہی رہ گیا دشمن کو آتش اپنے جوشن کا۔

گُمک۔ مونث۔ مصرع۔ نہ ترسے دریچے سے آکے پکھاوج کی گمک۔

گن۔ مذکر۔ نواب سے تمہیں پہ نہیں منحصر کچھ شرارت ✤ بھرے ہیں گن افلاک میں کیسے کیسے۔ ہر معنی میں مذکر ہے۔

گناہ۔ مذکر۔ امیر سے بندہ نوازیوں پہ خدائے کریم تھا ✤ کرتا نہ میں گناہ تو گناہ عظیم تھا۔

گنبد۔ مذکر۔ ناسخ سے بنائے مہرِ تاباں قصرِ قوت اپنے جلوے سے ✤ سیہ خانہ نظر آتا ہے یہ گنبد زبرجد کا۔

گنبدِ آہو۔ مذکر۔ اسیر سے مر گیا ہی دیکھ کر کس
چشمِ وحشی کو اسیرؔ ٭ قبر پر بھی گنبدِ آہو نظر آیا مجھے
گنج۔ مذکر۔ اسیر سے اک نہ اک مضمون
روے سیم تن ملجائے گا ٭ اس زمین مین بھی
ہمین گنجِ سخن ملجائے گا۔
گنج۔ مذکر۔ ایک مرض جس سے سر کے
بال گرجاتے ہین۔
گنجائش۔ مونث۔ فقرہ۔ مکان مین اتنی
گنجائش نہ تھی۔
گنجِ شہیدان۔ مذکر۔ ذوق سے ہے کوچۂ
قاتل مین شہادت کا دفینہ ٭ کھودا جو کنواں
گنجِ شہیدان نکل آیا۔
گنجفہ۔ مذکر۔ اسیر سے ورقِ عقل و ہوش
ہین برہم سخت ابتر ہے گنجفہ میرا۔
گنجلک۔ مونث۔ فقرہ۔ اس عبارت
مین بڑی گنجلک ہے۔
گنجینہ۔ مذکر۔ اسیر سے وہ پیاسا ہون کہ پانی
[illegible] سے چھپاتے ہین ٭ خزانہ حوض کا
گنجینہ بن جاتا ہے قارون کا۔
گند۔ مونث۔ دبو۔ مصرع۔ خدا چاہے
تو پاک اس زندگی کی گند کرتے ہین۔

گُندہاوٹ۔ مونث۔ رنگین سے سر کے
تعویذ ستم اور فتح پیچ عجب ٭ بال جھکے ہوے
چوٹی کی گندہاوٹ خاصی۔
گندہ بہار۔ مونث۔ موسم سرما کی بارش۔
گندم۔ مذکر۔ گیہون۔
گندہار۔ مونث۔ راگ مین تیسرے سُر کا
نام ہے۔ تانیث کے ساتھ مستعمل ہے۔
گندہک۔ مونث۔ فقرہ۔ گندہک گران
بکتی ہے۔
گنگ۔ مونث۔ گنگا۔
گنگا۔ مونث۔ اسیر سے ہم تو پیاسے رہین
مے غیر کو دے پیر مغان ٭ اُلٹی اس شہر
مین بہتی ہوئی گنگا دیکھی۔
گنگا جل۔ مذکر۔ گنگا کا پانی۔
گو۔ مذکر۔ اسیر سے سرنگون پیش گریبان
ہے یہ چوگانِ فلک ٭ گو سے سبقت ہے
جب گو سے گریبان اُن کا۔
گوبر۔ مذکر۔ سوکھا ہوا گوبر جلایا جاتا ہے۔
گوبھن۔ مختلف فیہ۔ فلاخن۔ اس کو تذکیر و
تانیث دونون صورت سے بولتے ہین۔
گوٹ۔ مونث۔ انشا سے بیچ بھو تو کی

یاد ہے انشاء۔ اور ظالم وہ گوٹ تکیے کی۔
گوٹ۔ مونث۔ جو سر کی زرد۔
گود۔ مونث۔ انشا۔ غنچۂ گل کی صبا گود
بھری جاتی ہے + اک پری آتی ہے اور
ایک پری جاتی ہے۔
گودڑ۔ مذکر۔ تکیے مین گودڑ بھرا ہوا ہے۔
گور۔ مونث۔ امیر۔ مرکر حریص نان کو
گیا۔ حرص کا مزہ + گور آتش عذاب سے
تنور ہوگئی۔
گورخر۔ مذکر۔ ایک صحرائی جانور۔
گورستان۔ مذکر۔ قبرستان۔
گور غریبان۔ مونث۔ جس مین پرٹوٹی پھوٹی قبرین ہین
گورنمنٹ۔ مونث۔ فقرہ۔ انگلش گورنمنٹ بڑی اولوالعزم
گوزن۔ مذکر۔ بارہ سنگا۔
گوسالہ۔ مذکر۔ بچھڑا۔
گوسفند۔ مونث۔ بکری۔
گوش۔ مذکر۔ غالب۔ ہون تری وعدہ
نہ کرنے مین بھی راضی کہ کبھی + گوش منت
کش گلبانگ تسلی نہ ہوا۔
گوشت۔ مذکر۔ اختر (شاہ اودھ)۔ نہ دانت
مار و رقیبون کے منھ پہ جانے دو + ابھی یہ گوشت
بالکل حرام ہونٹون کا۔
گوشت پوست۔ مذکر۔ قدر۔ دوڑی ہے
سے رگون مین ہماری بجائے خون + بالکل
ہے گوشت پوست ہمارا شراب کا۔
گوشمال۔ مونث۔ فقرہ۔ بدمعاش کو اچھی
گوشمال دیگئی۔ گوشمالی بھی کہتے ہین۔
گوشوارہ۔ مذکر۔ منیر۔ ملے خلعت جو تیری
گرد رہ کا خاکسارون کو + بندھے دستار سر مین
گوشوارہ عرش رفعت کا۔
گوشہ۔ مذکر۔ امیر۔ شوق خلوت مین بھی ہے
انجمن آرائی کا + آئنہ خانہ ہے گوشہ مری تنہائی کا
گوکھرو۔ مذکر۔ امیر۔ تنگی ان کی بناوٹ
سے ہماری جان پر + پاؤن مین گوکھرو
ٹانکا تو پیکان ہوگیا۔ ہر معنی مین مذکر ہے۔
گوگرد۔ مونث۔ گندھک۔
گوگل۔ مذکر۔ ایک درخت کا گوند۔
گولر۔ مذکر۔ فقرہ۔ گولر میٹھے ہوتے ہین۔
گولک۔ مونث۔ دکاندارون کا صندوقچہ
تانیث کے ساتھ بولتے ہین۔
گولہ۔ مذکر۔ فقرہ۔ فوج پر گولے برسا گئے
گون۔ مونث۔ ظفر۔ ہم کو جز بوسہ لب

سے گون ÷ نہین مسہلے خوشگوار کی گون۔

گون ۔ مونث۔ خرجین۔

گون ۔ مونث۔ ایک قسم کا کپڑا۔ اور ایک لباس۔ ہر معنی مین مونث ہے۔

گونج ۔ مونث۔ رنگین ؎ شاباش تجھے کو کا کہہ تو نے دیا مجھ سے ÷ گرنے مین رہا کیا تھا تھی گونج کھلی ڈر کی۔

گونج ۔ مونث۔ منیر ؎ فریاد عاشقان زقن کان مین پڑے ÷ بالی مین تیری گونج ہو آواز چاہ کی۔

گوند ۔ مذکر۔ منیر ؎ قند لب سے یہ حلاوت پاسے گا منہ کا اگال ÷ نخل شمع طور کا گوند انگبین ہو جائے گا۔

گوہ ۔ مونث۔ سوسمار۔

گوہر / گہر ۔ مذکر۔ امیر ؎ کچھ اُن کو زیب گوش کی حاجت نہ تھی مگر ÷ منظور پرورش تھی کہ گوہر یتیم تھا۔

گھات ۔ مونث۔ امیر ؎ تنہا نہ پھرو امیر شب کو ÷ ہے گھات مین ہر عدو تمہاری۔

گھاٹ ۔ مذکر۔ امیر ؎ کھنچی جو تیغ تو خوش ہو کے مجھ سے دل نے کہا ÷ یہ دیکھو گھاٹ

سے ہے دریا سے آشنائی کا۔ ہر معنی مین مذکر ہے۔

گہار ۔ مونث۔ فریاد۔ پکار۔

گھاس ۔ مونث۔ اسیر ؎ اے دل وہ اہو کیا مرض اہل دید کی ÷ ٹوٹی قبا کی گھاس نہین ہے خوید کی۔

گھاگرا ۔ مونث۔ ایک دریا۔

گھاؤ ۔ مذکر۔ ظفر ؎ زہراب دے نہ تیغ نگہ کو عتاب سے ÷ اچھا نہ ہوگا دل پہ اگر گھاؤ پڑ گیا۔

گھبراہٹ ۔ مونث۔ فقرہ۔ تمہین ایسی گھبراہٹ کیون ہے۔

گھٹا ۔ مونث۔ امیر ؎ ہنس پڑے آپ تو بجلی تڑپی ÷ بال کھولے تو گھٹا لوٹ گئی۔

گھٹاٹوپ ۔ مذکر۔ پالکی اور رتھ وغیرہ کا غلاف۔

گھر ۔ مذکر۔ امیر ؎ غربت کدۂ دہر مین صدمے سے ہین صدمے ÷ اس بیکسی کی قید مین یاد بھی گھر نہین آتا۔

گھر بار ۔ مذکر۔ جرأت ؎ کوچے مین اُنکی مین جو گرا تو بول اُٹھا ÷ کیا جانے اس ضعیف کا گھر بار کیا ہوا۔

گھرگھاٹ ۔ مذکر۔ انشا ؎ بھلا حاصل جو دیدے

دہوئے وہائی سات پانی سی۔ کہ یان گہر گہاٹ
سب معلوم ہے اُنکی صفائی کا۔

گھریا مونث۔ فقرہ۔ مٹی کی گھلیا جس مین
سونا وغیرہ رکھکر گلاتے ہین۔

گھڑت مونث۔ بناوٹ۔

گھڑ دوڑ۔ گھوڑ دوڑ مونث۔ فقرہ۔ آج سُنتے ہین
گھڑ دوڑ ہوگی۔

گھڑنال مونث۔ توپ۔

گھڑیال۔ مذکر۔ نہنگ۔ گرمچھ۔

گھڑیال۔ مختلف فیہ۔ گھنٹا۔ دہلی مین
مونث ہے۔ ظفرے ہر گھڑی ہے سینہ کوبی
ہر گھڑی فریاد ہے ٭ پوچھین گھڑیالی سے
کیون گھڑیال ہم سنی ہوگئی۔ لکھنؤ مین مذکر ہے۔
اسیرے سہا شب وصال صدا اُس کے
دل مرا گھڑیال اُس کے واسطے گھڑیال
ہوگیا۔ ناسخ ے وصل کی شب ہوچکی اے
اشک بجتا ہے گجر ٭ ہمنشین گھڑیال اب ہے
پانی کے گھڑیال کا۔

گھگھو مذکر۔ اُلو۔ بُوم۔

گھلاوٹ مونث۔ گداز۔ نرمی۔

گھمسان مذکر۔ مصحفی ے مارے گئے
استنے کہ ہوئے لاشون کے تودے ٭ گھمسان
پڑا عشق کے میدان مین دیکھا۔

گھمنڈ مذکر۔ سحرے آخر ستم رسیدۂ ہجران
نکل گیا ٭ سارا گھمنڈ اے بت نادان نکل گیا

گہوارہ۔ مذکر۔ منیرے مکرر آنسو دن کے
قطرے گردش مین ہین اے گردون ٭
میری ہر آنکھ گہوارہ نہی طفلانِ توام کا۔

گھن۔ مذکر۔ اسیرے پہلوان مانتے ہین
دب کے تمہارا لوہا ٭ ہاتھ تلوار کا پڑتا ہی
کہ گھن پڑتا ہے۔

گھُن۔ مذکر۔ فقرہ۔ لکڑی مین گھن لگ گیا

گھِن مونث۔ نفرت۔ کراہت۔ فقرہ
جانے دو ان باتون سے گھن آتی ہے۔

گہن۔ مذکر۔ اسیرے چاند سا رخ ہے تہِ
زلف تو بوسہ ہو عطا ٭ کیجئے صدقے کی
تدبیر گہن پڑتا ہے۔

گھنگرو۔ مذکر۔ قدرے یہ قتلگہ یار کی ہے
محفل ذرا ادہر سیر دیکھ قاتل ٭ کہ ہو رہا ہے
جو رقصِ بسمل لگا ہے گھنگرو دمِ پسین کا۔
ہر معنی مین مذکر ہے۔

گھونٹ مذکر۔ امیرے تیر سے کشتون کے

حق مین ہین قاتل ❊ رگڑ سے خنجر کے گھونٹ
شربت کے۔

گھونس ۔ مونث ۔ میر ؎ ایک دن گھر مین
ایک گھونس آئی ❊ اپنے پاؤن اجل آئی لائی

گھونگھٹ ۔ مذکر ۔ ظفر ؎ ہمارے شوق
نظارہ مین کچھ تو ہے گرمی ❊ جو گھونگھٹ
آپ نے رخسار پر سے کھولدیا ۔ ہر معنی مین
مذکر ہے۔

گھی ۔ مذکر ۔ روغنِ زرد ۔ فقرہ ۔ بازار
مین گھی اچھا نہین ملتا۔

گھیر ۔ مذکر ۔ درد ؎ اشک نے میرے
ملا سے کتنے ہی دریا کے پاٹ ❊ دامن
صحرا مین ورنہ اسقدر کب گھیر تھا۔

گھیان ۔ مونث ۔ اردی ۔ ایک کاری ہے

گھیکوار ۔ مذکر ۔ ایک پودا ہے۔

گیان ۔ مذکر ۔ دانائی ۔ علم ۔ ہندی
زبان ہے۔

گیان چوسر ۔ مونث ۔ ایک قسم کی چوسر۔

گیاہ ۔ مونث ۔ امیر ؎ کبھی نہ حشر مین سرسبز
ہوسکے زاہد خشک ❊ زمین کوہ سے پیدا
گیاہ کیا ہوگی۔

گیت ۔ مذکر ۔ فقرہ ۔ خوشی کے گیت گائے
جاتے ہین۔

گیٹس ۔ مذکر ۔ فقرہ ۔ تم نے گیٹس کیون
کھول ڈالی۔

گیدڑ ۔ مذکر ۔ میر ؎ قدم غوک سے گرد کا
چل گیا ❊ بھروسا تھا گیدڑ پہ سو ٹل گیا۔

گیرو ۔ مذکر ۔ فقرہ ۔ گیرو سرخ رنگ کا ہوتا ہے۔

گیرودار ۔ مونث ۔ فقرہ ۔ وہان خوب
گیرودار ہو رہی ہے۔

گیسو ۔ مذکر ۔ امیر ؎ یہ تر و تازہ چمن ہے
کہ تمہارے عارض ❊ وہ ہالہ گھٹا ہے کہ تمہارے گیسو

گیند ۔ مختلف فیہ ۔ امیر ؎ تاکی ہری دیکھئے کیا ہوتے
ہین ۔ سب گیند [illegible] کے اچھالے ہوئے ہین ۔
ظفر ؎ جی نزاکت سے کلائی کی وہ ڈرتا ہے مرا
ہاتھ مین گیند اٹھا کے تمنے اچھالی بیڈھب ۔

گیہون ۔ مذکر ۔ جان صاحب ؎ لایا جو
دانہ بال کا گیہون ❊ سیر مین پاؤ سیر کم نکلے۔

باب لام مہملہ

ل ۔ مذکر ۔ ظفر ؎ لٹکی عجب انداز سے
ہے رخ پہ تری زلف ❊ ایسا حرفِ لفظ التعلیق مین

ہین کبھی فاصلہ نہ پایا۔

لابھ۔ مذکر۔ نفع۔ فائدہ۔ ہندی زبان ہے۔

لات مونث۔ صبا سے رفتار سے کرتے رہو پامال بتون کو + چلتی سر اعدا پہ رہے لات تمھاری۔

لاٹ ۔مونث۔ فقرہ۔ قطب صاحب کی لاٹ بہت بلند ہے۔

لاج مونث۔ جان صاحب سے پیاری ہاتھ مرے سر پہ مین واری رکھنا + سوت کے سامنے تم لاج ہماری رکھنا۔

لاجورد ۔مذکر۔ آتش سے کرتے مصور اسکو تصویر خضر مین صرف + ہوتا جو تیرے خط سا کچھ لاجورد پایا۔

لاڈ / لاڈ پیار } مذکر۔ فقرہ۔ تمہارے لاڈ نے بچے کو خراب کیا۔ ایسا لاڈ پیار بھی کیا۔

لازمہ ۔مذکر۔ یہ بھی ایک امارت کا لازمہ ہے

لاش ۔مونث۔ امیر سے خوش سمند ناز کو دوڑا رہے ہین وہ + کیا غم کسی کی لاش جو پامال ہوگئی

لاشہ مذکر۔ امیر سے اٹھانے کو رکھا ہے لاشہ کسی کا + یہ کیا وقت ہے آئی آرسی کا۔

لاف ۔مذکر۔ آتش سے وہ دہن ہون نہ نکلا حرف غرور + وہ زبان ہون نہ جس سے لاف ہوا۔

لاف وگزاف مذکر۔ مصرع۔ چل نہین سکتا یہان لاف وگزاف اغیار کا۔

لاکھ ۔مونث۔ فقرہ۔ شیشے کے منہ پر لاکھ لگی ہوئی ہے۔

لاگ مونث۔ رشک سے اچھی رفیق کی گولی کا ہے توڑ تل مین بھی + مژگان یار مین ہے اگر لاگ تیر کی۔

لاگت مونث۔ منیر سے اک چھلے کے گل پہ دل پر داغ نہ دین گے + یہ باغ یہ بیچین گے کہ لاگت نہین ملتی۔

لاگ ڈانٹ ۔مونث۔ فقرہ۔ دونون مین قدیم سے لاگ ڈانٹ تھی۔

لال ۔ مذکر۔ وزیر سے رنگین لب لعل کی صدا ہے + کیا خوب یہ لال بولتا ہے۔

لال بیگ مذکر۔ ایک پردار کیڑا۔

لالٹین ۔مونث۔ فقرہ۔ لالٹین صاف نہین جلتی۔

لالچ ۔ مذکر۔ ناسخ سے حسن بھی کیا چیز ہے

زاہد ذرا انصاف کر۔ اپنے بندونکو خدا دیتا ہو
لالچ حور کا۔

لالہ۔ مذکر۔ امیر ؎ ہے داغ چراغ لحد کشتۂ
الفت۔ پہولا ہے یہ لالہ تری بیدادگری کا۔

لام۔ مذکر۔ امیر ؎ چڑہائی ہو خطِ پر یا خطا پر
دیکہیے کیا ہو۔ کئی دن سے بندہا ہے لام اُس
زلف پریشان کا۔

لام کاف۔ مذکر۔ فقرہ غصے مین منہ سے
لام کاف نکل جاتا ہے۔

لب۔ مذکر۔ امیر ؎ خامشی مین بھی کیا
حلاوت ہے۔ کہ کبھی لب سے لب جدا نہوا۔

لبادہ۔ مذکر۔ منیر ؎ دنیا کے گرم و سرد سے
نکلے نہ عمر بھر۔ ہر وقت دہوپ چھاؤن کا تن پر
لبادہ تھا۔

لباس۔ مذکر۔ امیر ؎ باطن مین غم ہے عشرت
دنیا ہے ظاہری۔ سب پہنے ہوئے لباس محرم ہے
عید کا۔

لبِّ لُباب۔ مذکر۔ جرات ؎ اے جان
جان جو دیکہو تجہکو بچشم غور۔ لب لباب ہے تو ہی
کل کائنات کا۔

لبن۔ مذکر۔ دودھ۔

لب و لہجہ۔ مذکر۔ امیر ؎ حورین کیونکر تری
زبان سیکہین۔ لب و لہجہ کہین بدلتا ہے۔

لبیک۔ مونث۔ فقرہ۔ منہ سے بے اختیار
لبیک نکلتی ہے۔

لپٹ۔ مونث۔ امیر ؎ پہول کہلتے ہین
تو اسلام کی بو آتی ہے۔ بڑہ کے خوشبو کی لپٹ
عرش کو چہو آتی ہے۔

لپ جھپ۔ مونث۔ پہرتی مصرع خدا بچائے
کہ ان لونڈونکو یاد لپ جھپ ہے کس بلا کی۔

لپک۔ مونث۔ لَو۔ جیسے شعلے کی لپک ہر معنی مین
مونث ہے۔

لپیٹ۔ مونث۔ انشا ؎ ہو جس مین لپیٹ اژدہا کی
صورت دیوار قہقہہ کی۔

لت۔ مونث۔ میر ؎ پاؤن میرا کلبۂ احزان
مین اب ہٹتا نہین۔ رفتہ رفتہ اُسطرف جانیکی
مجہکو لت ہوئی۔

لتاڑ۔ مونث۔ فقرہ بھری محفل مین اُنکی لتاڑ
ہوئی۔

لتہ۔ مذکر۔ فقرہ تن پر لتہ نہین رہا۔ آتش ؎
آفرین صد آفرین دست جنون۔ خوب ہی
لتے لیے پوشاک کے۔

لَٹ - مونث - امیر ؎ کہوے دیتی ہین اتر ے
دلکو لٹین زلفون کی - انہین گلیون ہین بھٹک
جاتی ہے سنیت امیری -

لٹس - مونث - فقرہ - جاگیر مین لٹس پڑی
ہوئی ہے -

لٹک - مونث - داغ ؎ سو دو آئین ہین
اک کسک اُسکی - سوادائین ہین اک لٹک اُسکی

لٹکن - مذکر - گھڑار کہنے کی تپائی اور ایک
زیور بہر معنی مین مذکر ہے -

لٹو - مذکر - نصیر ؎ لوٹی نہ آس ہرگز ہون
آشنا فغان کا - لٹو یہ تیرا نگی ہے میرے
اُستخوان کا -

لٹھ - مذکر - گلزار نسیم ؎ بولا وہ کہ یہ جو لٹھ میرا
ہے - موسیٰ کا عصا ہے اژدہا ہے -

لٹیا - مونث - چہوٹا لوٹا -

لجاجت - مونث - خوشامد

لجالو - مذکر - چھوئی موئی کا درخت

لجام - مونث - رند ؎ گردش ہے آسمان
کو میری دعا کے ساتھ - ہاتھ آگئی ہے میری لجام
اس کبود کی -

لجہ - مذکر - دریا -

لچک مونث - سحر ؎ صاف تو یہ ہے یہ نشہ
یہ گزک کا ہیکو تھی - صاف تو یہ ہے کمر مین یہ لچک
کا ہیکو تھی -

لچھن - مذکر - رند ؎ کسلیے کرتا ہے تدبیر
مداوا اے مسیح - موت کے لچھن نظر آتے ہین اُس
بیمار کے - بہر معنی مین مذکر ہے -

لحاظ - مذکر - اسیر ؎ گھورتے دیکھا جو چشمون
مین جھنجھلا کر کہا - کیا لحاظ آنکھون کا بھی او بیحیا
جاتا رہا -

لحاف - مذکر - انشا ؎ بسکہ زمہریر زدان
جو بیکلے ہوے - زردشالی لحاف سارے ہوگئے

لحد - مونث - سحر ؎ غول کے غول چلے
آتے ہین پڑہنے کے لیے - گھر مین یہ دھوم
دھڑکا ہے لحد سونی ہے -

لحظہ - مذکر - لمحہ - مصرع - ایک لحظہ بھی اگر
گزرا بہت دن ہوگئے -

لحم - مذکر - گوشت -

لحن - مذکر - فقرہ قاری صاحب نے لحن داؤدی
پایا ہے -

لخت مذکر - نسیم ؎ بڑے ثابت قدم یاران
ایذا دوست ہوتے ہین - کہ اشک دیدہ سے

لخت جگر ہو کر بہم نکلا۔

لخت ۔ مذکر۔ مونس سے یہ زمیں پہ لختے ہیں
اُنہیں کے تو لہو کے ٹکڑے ہوئے تینوں
سے کئی رونے کے بھوکے ۔

لخلخہ مذکر۔ امیر سے دہیان بند رہتا ہے
جو اُس عارض و گیسو کا امیر۔ متصل لخلخۂ مشک
و گلاب آتے ہیں ۔

لڈو مذکر۔ برق سے لذت فراق و وصل کی دو زبان
رہیں دلکو زہر۔ بوسے دہان یار کے لڈو ہیں
بورکے ۔

لذت ۔ مونث ۔ بحر سے اس محبت کے
مرے سے جو کوئی واقف ہوا۔ زندگی کی اسکو
لذت عمر بھر ملتی نہیں ۔

لرزش ۔ مونث ۔ ظفر سے بہوون کا یار کے
ہلنا ہلا ہی دیگا دل میرا۔ کہ اس بھونچال سے
اس گہر کو لرزش ہونیوالی ہے ۔

لرزہ ۔ مذکر۔ اسیر سے تپ سوز فرقت بھی کیا
بلا ہے ۔ مجھے کس نے دیکھا کہ لرزہ نہ آیا۔

لڑ ۔ مونث ۔ جیسے رسّی کی لڑیں۔ ہر معنی
میں مونث ہے ۔

لڑکپن ۔ مذکر ۔ امیر سے وہ کیا جانے ہوتی
ہے کیسی جوانی ۔ ابھی کھیلتا ہی لڑکپن گیا۔

لڑنت ۔ مونث ۔ کشتی

لزوجت ۔ مونث ۔ چسپیدگی

لس ۔ مذکر۔ فقرہ اس گوند میں لس نہیں رہا

لسان مونث ۔ زبان ۔

لشکر ۔ مذکر۔ ظفر سے تاراج یوں کیا جو مرا ملک
دل تمام ۔ مژگان تھی تیری یا کوئی لشکر غنیم کا

لطافت ۔ مونث ۔ انیس سے تصویر ہے
حباب رسالت مآب کی ۔ پیری دکھا رہی ہے
لطافت شباب کی ۔

لطف ۔ مذکر۔ صفدر سے لطف اس رات
جو اُٹھا وہ بشرکت اُٹھا ۔ روح کو ذائقۂ میوۂ جنت
اُٹھا ۔

لطمہ ۔ مذکر۔ امیر سے لطمے نہ گر بھی مری
کشتی کے بائیں گے ۔ کیا سر ٹیک کے شوریدہ
طوفان میں رہ گئے ۔

لطیفہ ۔ مذکر۔ فقرہ بات کیا تھی ایک لطیفہ تھا

لعاب ۔ مذکر۔ ناسخ سے شیریں سخنی ایسی
کہاں پائی کسی نے ۔ چھوٹا ہی مرے منہ میں
لعاب اسکے دہان کا ۔

لعابیہ ۔ مذکر ۔ جانصاحب سے نگوڑی

بھنڈیاں ایسی بُری یہ ہوتی ہین - کسی جتن
سے پکاؤ لعاب رہتا ہے -

لعب - مذکر - کھیل

لُعبت - مونث - پتلی گڑیا

لعل - مذکر - امیر ؎ لاؤن ہین اُن سے
دل ہین کدورت محال ہے - یہ لعل خاک ہین
تو ملایا نہ جائیگا -

لعل - مذکر - لب -

لعن - مونث - اختر شاہ اودھ ؎ روکیے
سجدہ نہ کرو اسے ان ہاتھون سے - برزبان
لعن سپے لات ومنات آپہونچی -

لعنت - مونث - مسرور ؎ غیر سے مجھے
آج خوب ہوئی - آسکے نفرین تو مین نے لعنت کی

لعنت ملامت - مونث - فقرہ اسپر روز
لعنت ملامت ہوتی رہتی ہے -

لعن طعن - مونث - فقرہ آپ کی لعن طعن مجھ سے
نہین سنی جاتی -

لعوق - مذکر - فقرہ - نزلے کو لعوق سپستان
مفید ہوتا ہے -

لُغت - مذکر - منیر ؎ توحید کردگار کی ہر رنگ
ڈھونڈ دیکھ - ہرگز لغت نہین ہے عدیل و سہیم کا

لغزش - مونث - امیر ؎ گردش مری
قسمت کی چھڑاتی ہے وہ کوچہ - اسے لغزش
پا تو بھی گراتی نہین مجھکو -

لفافہ - مذکر - امیر ؎ لکھا تھا خط مین جو
حال اپنی چشم حیران کا - ہزار بند لفافہ کیا نہ بند
ہوا -

لفظ مختلف فیہ - ظفر مذکر ؎ اُس زلف پریشان
کا جب باندھتا ہوں مضمون - جو لفظ کہ آتا ہے
اُلجھا ہوا آتا ہے - امیر ؎ وہ اور وعدہ وصل
کا قاصد نہین نہین - سچ سچ بتا یہ لفظ انہین کی
زبان کے ہین - رشک - مونث ؎ وصل
کی رات بنا نامہ شوق گیسو - شام لفظین ہین
سپیدی ہے سحر کاغذ کی - دلی ہین مذکر ہے
اور لکھنؤ مین دونون طرح بولتے ہین - کثرت
استعمال تذکیر کے ساتھ ہے -

لف و نشر - مذکر - فقرہ اس شعر مین لف نشر
کیا مزہ دیتا ہے -

لقا - مونث - ناصر ؎ خدا کے فضل سے
جو نکے نصیب ہوتے سے - لقا سے یار مجھے
خواب مین نصیب ہوئی -

لقب - مذکر - ناسخ ؎ یہ اُسکی ہے ساعد کا

عالم کہ جسنے دیکھا ہوا دہ بیدم - نیام تیغ قضا سے مبرم لقب ہے قاتل کی آستین کا -

لقلقہ - مذکر - قوت بیانی - لب ولہجہ فقرہ افسانہ گو کا لقلقہ غضب کا ہے -

لقمہ - مذکر - میر ؎ مانگے جو رزق اُس کے سوا غیر سے حریص - لقمہ ملے طپانچہ دست لئیم کا -

لقوہ - مذکر - فقرہ سرد ہواؤں سے اُسکو لقوہ ہوگیا -

لک - مذکر - فقرہ ایسی چمک ہے جیسی لک پھرا ہوا ہے -

لکھر - مذکر - فقرہ آج بڑے زور کا لکھر ہوا ہے

لکد - مونث - لات -

لکڑ - مذکر - شہتیر - لٹھا -

لکنت - مونث - انیس ؎ ہے سینے دلیل مرگ سے لکنت زبان کی - ہچکی نہیں یہ جسم سے رخصت ہے جان کی -

لکہ - مذکر - امیر ؎ ہے کشتی کی ہے خوشی ہجر میں کسکو ساقی - لکہ ابر تو اور آگ لگاتے آئے -

لکیر - مونث - ظفر ؎ قد مصور سے نہ ٹیڑا کھنچ سکا پر اک لکیر - سیدھی کاغذ پہ مثال تیر کھنچ کر رہگئی -

لگاھم - مونث - فقرہ لگام کرتی ہوئی اور گھوڑا الف ہوگیا -

لگان - مذکر - فقرہ - اس زمین کا لگان دُونا ہوگیا ہے -

لگاؤ - مذکر - میر ؎ پایا علی کو جا کے محمد نے اُس جگہ - جس جا نہ تھا لگاؤ گمان وخیال کا -

لگاوٹ - مونث - امیر ؎ مشتاق تھے نہ کو وہ دو ہاتھ لگا کر - کہتے ہیں لگاوٹ بہت آتی نہیں مجھکو -

لگڑ - مذکر - ایک شکاری پرند -

لگن - مونث - مصرع - شمع کے اشک سے بہتی ہے لگن دریا ہیں - بعض شعرا نے مذکر بھی کہا ہے - مگر زبان پر مونث ہی ہے -

لگن - مونث - تعلق - محبت - مصرع لگ گئی جسکی لگن کیا وہ پھر افسوس جیے -

للکار - مونث - مونس ؎ شیروں کو منا کرتی ہے للکار ہماری - سرکوب ہمیشہ رہی تلوار ہماری -

للو - مونث - زبان - عورتوں کی بولی ہے -

للو پتو مونث - خوشامد کی باتیں - فقرہ مجھے للو پتو نہیں آتی -

لم - مونث - عیب فقرہ اُسکو ناحق کی لم لگاتی ہین -

لمپ - مذکر - فقرہ یہ لمپ خوب روشنی دیتا ہے -

لمحہ - مذکر - ایک لمحہ گذرا ہوگا -

لمعہ - مذکر - تنویر - روشنی تذکیر کے ساتھ آتا ہے -

لنکا - مونث - ایک جزیرہ مونث مستعمل ہے

لنکلاٹ - مونث ایک کپڑا تانیث کے ساتھ بولتے ہین -

لنگ - مذکر - فقرہ علاج سے پاؤن کا لنگ جاتا رہا -

لنگر - مذکر منیر - دور پھیکے گی طپش سنگ فلاخن کی طرح - لنگر اُکھڑے تو کہین کو وہ شکیبائی کا

لنگر - مذکر - اسیر - دہشت سے ہین تلاطم دریا کے غم سے کیا - دل ہے جہاز صدمہ ہے لنگر جہاز کا

لنگر مذکر - فقرہ وہان روز لنگر بٹتا ہے -

لنگوٹ مذکر - فقرہ واہ کیا خوب لنگوٹ باندھا ہے -

لنگور - مذکر - فقرہ لنگور بندر سے مشابہ ہوتا ہے -

لَو - مونث - اسیر - سوا اسکے کا ہش جان اور کچھہ نہین حاصل - عبث اسی شمع سے لو تیری اسے پتنگ لگی -

لَو - مونث - امیر - فلک کو پھونکتی ہے آہ دل کی - ذرا سی شمع لو اتنی بڑی ہے -

لُو - مونث - منیر - گرم لو تن کو پھونکے دیتی تھی - بھاڑ کی طرح گرم رہتی تھی -

لوبان - مذکر - ایک گوند خوشبو کے لیے جلایا جاتا ہے -

لوتھہ - مونث - سودا - کیسا جانیے کس کس سے نگہ اُسکی لڑی ہے - جس کوچہ مین جا دیکھو تو اک لوتھہ پڑی ہے -

لوٹ - مونث فقرہ اُسنے زمین پر ایک لوٹ ماری -

لُوٹ - مونث - صبا - کرتی ہے فوج آرزو دل سے - لوٹ قارون کے مال کی ہوتی -

لوٹ مار - مونث - فقرہ سرحد پر روز لوٹ مار ہوتی ہے -

لوث - مذکر - فقرہ - اس مقدمہ مین اُسکا لوث نہین پایا جاتا -

لوچ - مذکر - نزاکت - فقرہ - اُسکے کلام

مین ایک طرح کا لوچ پایا جاتا ہے۔

لوح - مونث - امیرؔ ۔ کاتب صنع نے نام اس لیے پہلے لکھا - لوح راضی نہ کسی طرح قلم سے ہوگی -

لوز - مونث - بحرؔ ۔ جسدن سے یار پسند لیا تیری ہونٹہ کا - پستے کی لوز مجھکو بہت بیمزا لگی -

لوزات - مونث - منیرؔ ۔ مٹھائی بوسون کی تیار ہوتی ہے تصور مین - تری یاقوتی لب سے نئی لوزات بنتی ہے -

لوزیتہ - مذکر - بادام کا حلوا

لوکاٹ - مذکر - ایک میوہ ہے -

لولو - مذکر - موتی -

لُون - مذکر - نمک

لَون - مذکر - رنگ -

لَوند - مذکر - زاید مہینا

لونگ - مونث - فقرہ لونگ گرمی کرتی ہے -

لہجہ - مذکر - فقرہ کیسا دلکش لہجہ ہے -

لہر - مونث - امیرؔ ۔ سرنگون بحر حوادث مین ہون مانند حباب - آنکھ کھل جاتی ہے جسدم کوئی لہر آتی ہے -

لہر مونث - بحرؔ ۔ یہ جائین سے آب ہو کی موتی - جسدن لہر آگئی وطن کی -

لہر - مونث - شوقؔ ۔ رخ پہ گیسو کی لہر آفت تھی - جو ادا اُسکی تھی قیامت تھی -

لہسن - مذکر - فقرہ کچا لہسن کوئی کھاتا ہے

لہسن - مذکر - سُرخ یا سیاہ داغ جو بدن پہ کسی جگہ ہوتا ہے -

لہک مونث - بحرؔ - مصرع تم اپنی شیلا پر کے سبزے کی لہک دیکھو -

لہو مذکر امیرؔ ۔ قریب ہے یار روز محشر چھپیگا کشتون کا خون کیونکر - جو چپ رہیگی زبان خنجر لہو پکارے گا آستین کا -

لہولعب مذکر - فقرہ تمکو لہولعب بہت پسند آتا ہے -

لے - مونث - رشکؔ ۔ شوق اگر یونہی رہا آواز مطرب کا مجھے - آہ جو منہ سے نکل جائیگی لے ہو جائیگی -

لیاقت - مونث - فقرہ خوب لیاقت پیدا کی ہے -

لیپ - مذکر - درد پر لیپ لگایا جاتا ہے -

لیت ولعل - مونث - جان صاحبؔ ۔ جان اے جان یہان جاتی ہے کسکو لیت ولعل

بہائی جاتی ہے۔

لید ۔ مونث ۔ فقرہ ۔ گھوڑے کی لید اٹھوا دو۔

لے دے ۔ مونث ۔ فقرہ آج انکی بہت لے دے ہوئی ۔

لیزم ۔ مونث ۔ فقرہ اُن سے لیزم نہیں ہلائی جاتی ۔

لیس ۔ مونث ۔ منیر ۔ برق نظر سے جامۂ ہستی چاک گیا ۔ میری قبا میں لیس ہے تیر نگاہ کی یہ معنی مین مونث ہے ۔

لیک ۔ مونث لکیر جیسے ۔ پتھر کی لیک

لیل ۔ مونث فقرہ شاہزادہ نے جب محمد سانبی گزرا تو دنیا ہے خاک ۔ پیٹتے دن سے کہ وہ لیل وفات آپہونچی ۔

لیمو ۔ مذکر ۔ فقرہ لیمو صفراشکن ہوتا ہے ۔

لین ۔ مونث ۔ فقرہ لین کی لین صاف ہوگئی ۔

لینت ۔ مونث ۔ نرمی ۔ فقرہ مزاج مین لینت پائی جاتی ہے

لین دین مذکر ۔ فقرہ کہان کا لین دین نکالا ہے

لیلة القدر ۔ مونث ۔ شب قدر

—— ·+· ——

باب میم

م ۔ مذکر ۔ اسیر ۔ جو آنکھین ہون تو نام پاک سے پیدا ہے یکتائی ۔ کہ آغوش احد مین جلوہ گر ہے میم احمد کا ۔ ایک جگہ رشک نے مونث کہا ہے مگر اتفاق مذکر ہی پر ہے ۔

مات ۔ مونث ۔ اسیر ۔ دل گھرا غم سے سوا ہار کے اب جیت کہان ۔ شاہ شطرنج جو محبوس ہوا مات ہوئی

ماتا مونث ۔ چیچک

ماتم ۔ مذکر ۔ سالک نے میرے نالونکو سمجھا نہ شکایت اپنی ۔ نوحہ صبر ہے ماتم ہے شکیبائی کا

ماٹھ ۔ مذکر ۔ اسیر ۔ چرچا بہت دروغ کا ہے زیر آسمان ۔ شاید کہ ماٹھ تیل کا کوئی بگڑ گیا

ماحصل مذکر ۔ فقرہ اس تقریر کا ماحصل کیا ہوا ۔

ماحضر ۔ مذکر ۔ فقرہ مہمان کے سامنے ماحضر پیش کیا ۔

مادّہ ۔ مذکر ۔ فقرہ ۔ اس شخص مین کسی قسم کا مادہ نہین ۔

مادّہ ۔ مذکر ۔ فقرہ نشگاف دینے سے بہت مادہ خارج ہوا

مادّہ - مذکر - فقرہ - تاریخ کا مادہ اچھا ہے -

مار - مذکر - ناسخ کے شب فرقت مین سیہ خانہ ہجر
تاریک ایسا - شمع دیکھون تو سیہ مار نظر آتا ہے -

مار - مونث - رند کے عشق ابرو نے سے مجھے
ڈالدیا نرغہ مین جسطرف دیکھتا ہون مار ہے تلوار
کی -

مار پیٹ - مونث - فقرہ وہان خوب مار پیٹ
ہوئی -

مار دھاڑ - مونث - انیس کے غلبہ تھا دین کو
کفر کی بستی اُجاڑ تھی - میدان مار میں عجب
مار دھاڑ تھی -

مازو - مذکر - ایک دوا ہو جس میں ماجو بھی کہتی ہین آپ
جان صاحب کے مٹی خراب ہوتی ہے کوکا تو
ڈھونڈلا - سوسن کو طاق مین نہین ماجو نظر پڑا -

ماس - مذکر - مہنیا - گوشت بہا کا زبان ہی -

ماست - مذکر - چھاچھ - دہی -

ماش - مذکر - عاشق کے آنکھ کے تل کو ہوئے
دیکھ کے لاکھون حبشی - ماش ہے چشم فسون ساز
سے ہے کس جادو کا -

ماشہ - مذکر - آٹھہ رتی کا ایک
ماشہ ہوتا ہے -

مافی الضمیر - مذکر - فقرہ آپکا مافی الضمیر کچھ
معلوم نہین ہوتا -

ماکیان - مونث - مرغی -

ماگھ - مذکر - ہندی مہینا ہے -

مآل - مذکر - داغ کے لوگ کہتے ہین
بھلائی کا زمانہ نہ رہا - یہ بھی کہدین کہ بُرائی کا
مآل اچھا ہے -

مال - مذکر - غالب کے بوسہ دیتے نہین
اور دل پہ ہے ہر لحظہ نگاہ - جی مین ہے مفت
جو ہاتھ آئے تو مال اچھا ہے -

مال - مونث - مصرع - پیسہ نہو جو پاس تو چرخہ
کی مال ہے -

مالا - مختلف فیہ - دلی مین مونث بولتے ہین
اور اہل لکھنؤ کے کلام مین تذکیر پایا جاتا ہے -

مالش - مونث - فقرہ - تیل کی مالش مفید
ہوتی ہے -

مالکوس - مذکر - ایک راگ -

مالیت - مونث - فقرہ کچھ بڑی مالیت
نہ تھی -

ماستا - مونث - فقرہ - ان کی ماستا مشہور ہے

مامن - مذکر - فقرہ - غریب کے لیے

کوئی ہامن نہین رہا

مان - مذکر - عزت - وقعت - ظفر ع
الطاف وکرم غیر پہ رہتا ہے تمہارا - تم جانتے
ذرہ بھی نہین مان کسی کا -

مان باپ - مذکر - فقرہ اُسکے مان باپ
کیا کہتے ہونگے -

مانگ - مونث - اختر شاہ اودہ ع تسبیح گل
مین ایک ڈالی - اور مانگ بھی بالون مین نکالی

مانگ - مونث - طلب - فقرہ ایسی چیزون
کی بڑی مانگ ہے -

مائنت - مونث - واویلا ع کیسی مائنت
مچائی ہے -

ماہ - مذکر - مومن ع دل مین شوق رخ روشن
نہ چھپیگا ہرگز - ماہ پردے مین کتان کے کوئی
پنہان ہوگا -

ماہ - مذکر - اسیر ع غیر کی بھیجی ہوئی پوشاک
پہنی یار نے - مجھکو ماہ عید بھی ماہ محرم ہوگیا -

ماہانہ - مذکر - قدر ع دے کردہ بوسہ مہ رخسار
کہتے ہین - بس لیجیے یہ آپ کا ماہانہ ہوگیا -

ماہتاب - مذکر - صبا ع یہ وہ فلک ہے
کہ جسکے سبب سے عالم مین - نہ ایک حال پہ
دو روز ماہتاب رہا -

ماہیت مونث - فقرہ اسکی ماہیت ہی
بدلگئی -

ماہی مراتب - مذکر - اعزازی نشان -

مار الجبن - مذکر - فقرہ مریض کو مار الجبن
دیا جاتا ہے -

مار اللحم - مذکر - فقرہ مار اللحم اچھا کھنچا ہے

مایا - مونث - محبت - قدرت مہا کا زبان ہے

مایہ - مذکر - سودا - فلک خوشی سے جو تو کچھ
عوض کرے مین کرون - سوائے غم کے ہے
مایہ مرے توکل کا -

مائین - مونث - ایک فقرہ چھوٹی بڑی
مائین نسخہ مین لکھی ہے -

مباحثہ - مذکر - فقرہ آج دیر تک مباحثہ رہا -

مبادرت مونث - فقرہ تمنے بڑی مبادرت کی -

مبادلہ - مذکر - ناظم ع نہ درد و رشک رہیگا
نہ رنج پاس وفا - عدو سے کیجیے ناظم مبادلہ
دل کا -

مبارزت مونث - لڑائی -

مبارکباد - مونث - اختر ع آکے میعاد لین
جسدم تیر یار - درد نے اُٹھکر مبارکباد دی -

مبارک سلامت مونث - فقرہ وہان مبارک سلامت ہو رہی ہے -

مبالغہ - مذکر - امیر ؎ یہ وصف مین کیا شعرا نے مبالغہ - نقطہ دہان تنگ کمر بال ہوگئی

مباہات - مونث - اسیر ؎ چپ ہوے سن کے مرے نالہ موزون کو اسیر - نغمہ سنجان گلستان کی مباہات گئی -

مبحث - مذکر - فقرہ کون سا مبحث تھا جس پر گفتگو ہوئی -

مت - مونث - صبا ؎ الٹی تقدیر مری قسمت اغیار پھری - ہائے کیسی تری مت لے بت عیار پھری -

متاع - مختلف فیہ - ظفر ؎ بلا غارتگری آتی ہے ظالم تیرے غمزے کو - متاع صبر و طاقت سب مری اک پل مین غارت کی - نسیم ؎ کی گھری ہی ہمارے آبلون نے لوٹ کر تھا متاع عمر جو وقف بیابان ہو گیا - کثرت استعمال تانیث کے ساتھ ہے -

متانت - مونث - فقرہ اس لڑکے مین بڑی متانت ہے

متدارک - مونث - عروض مین ایک بحر ہے

متعہ - مذکر - فقرہ - مذہب امامیہ نے متعہ جائز رکھا ہے -

متن - مذکر - فقرہ متن تھوڑا ہے اور حاشیہ زیادہ

متنجن مذکر - ایک قسم کا مزعفر

مٹر - مذکر - ایک غلہ

مٹھ - مذکر - دہرم سالا

مٹھاس - مونث - فقرہ اس بسکٹ مین خفیف سی مٹھاس ہے -

مٹھور - مونث - بڑا مٹکا - تانیث کے ساتھ بولتے ہین -

مٹھیا - مونث - دستہ - تانیث کے ساتھ بولتے ہین -

مٹی - مونث - سالک ؎ اب تک تری گلی مین ٹھکانے نہین لگا - مٹی خراب ہے مرے مشت غبار کی -

مثال - مونث - امیر ؎ اس رخ کو دیتا آئینہ کہو تو کیا ہے یہ لو - مثال رو برو کی -

مثانہ - مذکر - فقرہ - مثانہ ورم کر گیا ہے

مثقال - مذکر - ایک طلائی سکہ

مثل - مونث - کہاوت - فقرہ اس پر ایک

مثل یاد آئی ہے۔
مِثل۔ مونث۔ فقرہ۔ ہمارے مقدمے کی
مثل منگوالو۔
مثلث۔ مذکر۔ اسیر؎ معمار ترے گھر کا
تھا شاید کوئی شاعر۔ کیا خوب کیا نظم مثلث سہ درکی
یہ معنی مین مذکر ہے۔
مثنّٰی۔ مذکر۔ فقرہ اس سرکار کا ایک مثنّٰی
یہان بھی آیا تھا۔
مجادلہ۔ مذکر۔ جنگ ستذکیر کے ساتھ مستعمل ہے
مجاز۔ مذکر فقرہ مجاز حقیقت کو نہین پہونچ سکتا۔
مجال۔ مونث۔ انیس؎ یارا فرار کا نہ
مجالِ قرار تھی۔ چھوٹے سے تیغون کی چمک
دیکھے یار تھی۔
مجاورت۔ مونث۔ قرب ہمسائگی۔
مجاہدہ مذکر۔ فقرہ شاہ صاحب نے برسون
مجاہدہ کیا ہے۔
مجلس۔ مونث۔ رشک؎ مونث ہے
دیدۂ چشم مین اس دل کباب کی۔ پہلے ہو عین
کعبہ مین مجلس شراب کی۔
مجلس حیران۔ مونث۔ مستی کی ایک قسم
مجمر۔ مذکر۔ نوازش؎ سینے مین ہر داغ

انگر ہوگیا۔ دیکھ سبکو سرد مجمر ہوگیا۔
مجمع۔ مذکر۔ داغ؎ کہان رہ کے تو یہ
بنا ہون الٰہی۔ کہ جنت مین بھی مجمع حور نکلا۔
مجموعہ۔ مذکر۔ منیر؎ محشر مین جمع دفتر
عصیان ہوا اگر۔ مجموعۂ حواس پریشان رہگیا
مجان۔ مذکر۔ فقرہ کوٹھری مین مجان بھی
تھا۔
مجّحر۔ مذکر۔ انشا؎ آکے مجھر جو پھر دو چار
ہوئے۔ حرف بے نقطہ نقطہ دار ہوئے
محاسبہ۔ مذکر۔ فقرہ کیا اس رقم کا محاسبہ ہوگا
محاسن۔ مونث۔ داڑھی۔ فقرہ محاسنِ لطیف تر
آنسوون سے تر تھی۔
محاصرہ۔ مذکر فقرہ فوج نے قلعہ کا محاصرہ کرلیا
محافظت مونث فقرہ اس روپیہ کی
محافظت نہین ہوسکتی۔
محافہ۔ مذکر۔ سولس؎ جلدی سواریان
ہون کہ عرصہ سوا ہوا۔ ڈیوڑھی پہ ہے دلہن
کا محافہ لگا ہوا۔
محاکمہ۔ مذکر۔ فقرہ۔ اسکا محاکمہ [illegible]
محاورہ۔ مذکر۔ فقرہ یا [illegible] ہے
[illegible]

محبت - مونث - امیر سے پہول داغوں کے مرے دلمین جو دیکھے تو کہا - کیا ریان خوب بنالی ہے محبت میری -

محبس - مذکر - جیلخانہ -

محراب - مونث - صبا سے صحبت بسوزش دل کی جو دعا کرتا ہوں - آگ لگ اٹھتی ہے محراب دعا جلتی ہے -

محرم - مذکر - مومن سے ذیحج گزرا محرم آیا - ہنگام وفور ماتم آیا -

محرم - مونث - انگیا - جانصاحب سے وہ ہاتھا پائی رات کو کی مجہہ سے جاندخان - بوسکتان کی تنے مری تار تار کی -

محشر - مذکر - داغ سے رازدل کوئی کہی لاکہہ مین کیو نکر اپنا - داور حشر جدا چاہیئے محشر اپنا -

محصل - مذکر - نقرہ اس کلام کا محصل کیا ہوا -

محصول مذکر - ظفر سے دیکے جان دلکو بچاؤ نہین ہوجائے گا ضبط - ہکو دینا ظفر اس عشق کا محصول پڑا -

محضر مذکر - جرأت سے ملا کیا ہے اب اُسکو دے گا تو قاتل - اگر خون کا مین نے محضر بنایا -

محفل - مونث - بحر سے کلو واشر لو پر عمل ہو گیا - کئی دن جو رندون کی محفل ہوئی -

محک - مختلف فیہ - کسوٹی - ناسخ سے نفاق اس سے نہان کیا ہو جیسے شرک خفی کیونکہ محک ہے اسکا سنگ آستانہ نیک اور بد کا منیر سے دیکہو نگاہ قہر سے کہلجائے حال عشق - آنکھ نہین پتلیان ہین محک امتحان کی - ترجیح تانیث کو ہے

محکمہ - مذکر - امیر سے جو پہولون کے اٹھا جی نہ چرا اسے بلبل - گھر مین صیاد کے ہے محکمہ گلبرائی کا -

محل - مذکر - مقام - امیر سے مری طرف سے کوئی جا کے کوہکن سے کہے - تجہہ نہین یہ محل زور آزمائی کا -

محل - مذکر - ظفر سے اور یہ کہا کیجئے آباد محل کے خلد - خالی ہین تم بغیر تمہارے محل پڑے -

محلسرا - مونث - گلزار نسیم سے دلبر نام ایک بیسوا تھی - اُس ماہ کی وان محلسرا تھی -

محلہ - مذکر - جرأت سے آیا تھا جب کے جکو وہ رشک چمن سو آہ - چہلی ہے گھر مین لوگ

محلہ مہک گیا۔

محمل۔ مختلف فیہ۔ امیر ؎ جب مدینے کو
روان ہندسی محمل ہوگا۔ مجھ سے بھی چار قدم آگے
مرا دل ہوگا۔ ناصر ؎ قیس کا ہے یہ بگولے
پہ گمان۔ میری لیلیٰ کی یہ محمل ہوگی۔ کلام مین
زیادہ تر مذکر پایا جاتا ہے۔

محنت۔ مونث۔ امیر ؎ وصل کی دولت
میسر کوئی ہوتی ہے بزور۔ بیستون مین رائیگان
فرہاد کی محنت ہوئی۔

محور۔ مذکر۔ دُھرا۔ جیسے پہیے کا محور۔

محویت۔ مونث۔ استغراق۔

محیط۔ مذکر۔ دریا۔ آتش ؎ یہ جو سے آب
بھی نیرنگ اپنا دکھلاتی۔ محیط خون تری شمشیر
سے روان ہوتا۔

مخاصمت مونث۔ دشمنی۔

مخالفت۔ مونث۔ فقرہ باہم مخالفت اب
ہوگئی ہے۔

مخرج۔ مذکر۔ فقرہ۔ اس دریا کا مخرج کہان
سے ہے۔

مخزن۔ مذکر۔ رشک ؎ مرگ ناسخ سے نہ آتش
کو لگا داغ اسے رشک۔ مخزن دولت اردو ہے

معلّی نہ رہا۔

مخلوق۔ مونث۔ داغ ؎ اُس بت
کی ہین نہین ہین بندے۔ مخلوق غلام ہوگئی
ہے۔

مخلوقات مونث۔ فقرہ تمام مخلوقات
گواہی دیتی ہے۔

مخمس۔ مذکر۔ امیر ؎ صلِ خمسۂ اسلام
جو مشہور ہین پانچون مخمس آپ کے دیوان
ارشاد سوکلدکا۔

مخمصہ۔ مذکر۔ فقرہ۔ یہ نیا مخمصہ پیدا ہوگیا

مخمل۔ مختلف فیہ۔ امیر ؎ عجب اُنس
خسروِ دین کو خدا نے دی ہے بیداری۔ کہ مخمل
خواب سے واقف اہل بیج اُسکی مسند کا فقرہ
مخملین اب خراب آتی ہین۔ اکثر شعرا نے
مذکر باندھا ہے مگر بول چال مین مونث زیادہ ہے

مُد۔ مذکر۔ ایک پیمانہ

مَد۔ مذکر۔ علامتِ اشباع۔ جیسے آ
کا مد۔

مد۔ مذکر۔ درخت وغیرہ سے جو رطوبت نکلتی
ہے۔ جیسے نیم کا مد۔

مد۔ مذکر۔ دریا کا چڑھاؤ۔

مد - مونث - جیسے عرضی کی مد - حساب کی مد -
برق ؎ ہر عضو فرد فرد کھیگا تمام حال - ہر رگ بدن
مین مد ہے ہمارے حساب کی -

مداخلت - مونث - فقرہ - اُس نے مداخلت
بیجا کی -

مداد - مونث - اختر (شاہ اودہ) ؎ مداد فکر
یہان تک بھری ہی سینہ مین - شبیہ یار کھینچین
پانچ سات اتنی ہے -

مدار - مذکر - ایک درخت - منیر ؎ کہین اڑتا
ہوا بگولا تھا - کسی جا شب مدار پھولا تھا -

مدار - مذکر - ناظم ؎ تمام اہل جہان سیر نہ کیون
ہون سرگردان - جہان کا چرخ کی گردش
پہ جب مدار ہوا -

مُدارا - مونث تواضع -

مُدارات - مونث - جلال ؎ ملتفت
مجھسے وہ ہین غیر کے کہنے سے تو کیا - پاس
خاطر کی مدارات بڑی ہوتی ہے -

مُدافعت - مونث - فقرہ فوج مخالف
کی مدافعت نہ ہو سکی -

مُداومت - مونث ہمیشگی

مَدت - مونث - رند ؎ قابل نہ تھی دیکھنے
آنکھین - مدت اسے نرگس شہلا گزری -

مدح - مونث - برق ؎ اسے برق یہ غزل
تو فقط عاشقانہ تھی - سن مدح مجھ سے خسرو دریا
صفات کی -

مدحت - مونث - مدح -

مدد - مونث - ناسخ ؎ ناسخ فلک نے خاک مین لیکر ملا
دیا - اب چاہیے ہے مجکو مدد بوتراب کی -

مدد - مونث - فقرہ مکان مین مد لگی ہوئی ہے

مدرسہ - مذکر - فقرہ ایک نیا مدرسہ کھلا ہے

مدفن - مذکر - اسیر ؎ ادھر بھی کرم اسے
نسیم بہاری - ترستا ہے پھولون کو مدفن کسی کا

مدک - مونث - منیر ؎ شاید افیون آج
کم کھائی - یا مدک پینے مین نہین آئی -

مدن بان - مذکر - موتیا - اسکو مدن بان بھی کہتے ہین

مدہ - مونث - شراب - ہندی زبان ہے -

مدینہ - مذکر - اسیر ؎ اللہ اللہ مدینہ جو قریب
آتا ہے - خود بخود سر پئے تسلیم جھکا جاتا ہے -

مڈبھیڑ - مونث - مصرع - رستے مین آج یار
سے مڈبھیڑ ہو گئی -

مذاق - مذکر - جلال صاحب ؎ جل بجھے
مردو سے سر کیان سے - مجکو بھاتا نہین مذاق ترا

مذکور۔ مذکر۔ جرات ے جرات دیکھ تو کس شخص کا گھر ہے سے پوچھا۔ پھر بھلا کیونکہ نہ مذکور ہو گھر گھر اپنا۔

ذلت۔ مونث۔ ذلت

مذمت۔ مونث۔ امیر ے وہ جاٹ دون کرے نہ مذمت شراب کی۔ واعظ کے منہ پہ مہر لگا دون کباب کی۔

مذہب۔ مذکر۔ ناظم ے دیدار ہی نہین تو خوشی کیا بہشت کی۔ مذہب ہمین پسند نہین اعتزال کا۔

مرات۔ مذکر۔ آئینہ

مراجعت مونث۔ واپسی

مراد ۔مونث اختر ے دل مین تصویر یار اتر آئی۔ آج دل کی مراد بر آئی۔

مراسلت مونث۔ خط وکتابت۔

مراسلہ۔ مذکر۔ فقرہ دفتر سے مراسلہ آیا ہے۔

مراعات ۔ مونث۔ رعایت۔ فقرہ انکو بہت کا مراعات منظور تھی۔

مرافعہ۔ مذکر۔ فقرہ اس مقدمہ کا مرافعہ ہوا ہے۔

مراق ۔ مذکر۔ خفقان۔ فقرہ ان کا مراق نہیت جاتا۔

مراقبہ۔ مذکر۔ فقرہ۔ یہ کیا مراقبہ ہو رہا ہے۔

مرام۔ مذکر۔ مقصد۔

مربے۔ مذکر۔ رشک ے خط سے شیرینی لب منگنی مشاطہ بھی جاے۔ اب مربی سے غرض کیا ہو مربی نہ رہا۔

مرتبان مذکر۔ چٹنی وغیرہ رکھنے کا ظرف۔

مرتبہ ۔ مذکر۔ جلال ے مین روح قدس کا ہمزبان ہون۔ یہ مرتبہ عجز نے بڑھایا۔

مرثیہ ۔ مذکر۔ منیر ے ایک ہفتہ دوست کی ہے شکایت حضور سے۔ سن لیجیے یہ مرثیہ ہے سات بند کا۔

مرجان۔ مذکر۔ مونگا۔

مرجع ۔ مذکر۔ منیر ے یہی کعبہ ہی قبلہ ہی مرجع ہے عالم کا۔ ترے کوچے مین ہو چھڑکاو اک بت آب زمزم کا۔

مرچ ۔مونث۔ فقرہ۔ سالن مین مرچ بہت تھی

مرحبا۔ مونث۔ جان صاحب ے تو جوانے سوت بہت سوتی ہے۔ مرحبا چار طرف ہوتی ہے

مرحلہ۔ مذکر۔ امیر ے نہ سیر عرش ہے مشکل نہ قطع راہ عدم۔ خدا کرے کہین سطے ہو یہ مرحلہ دل کا۔

مرحمت ۔مونث۔ مومن ے جبکہ بہت تکلیف

اُٹھنا تھی۔ حال بیراپنے مرحمت آئی۔

مردارسنگ ۔ مذکر۔ ایک دوا جسکو تذکیر کیساتھ بولتے ہین۔

مردنگ ۔ مونث۔ ایک ڈھولک ہے
مصرع سہ دیر مین بجتی ہے مردنگ حرم مین ڈھولک۔

مردنگ ۔ مونث۔ روشنی کا ایک فانوس
اختر (استاد اودہ) مردنگین جا بجا نمودار۔ فرشتی کنول اک طرف ہنڈا کار۔

مردمک ۔ مونث۔ برق سہ اُس کی آنکھون پر حسینون کی لگی رہتی ہے آنکھ۔ طوطیا ہے چشم جانان مردمک ہے حور کی۔

مردم گیا ۔ } مونث۔ امیر سہ ہر ایک چیز
مردم گیاہ } ہے کیا خوشنما مدینے کی۔ پری کی شکل ہے مردم گیا مدینے کی۔

مردہ ۔ مذکر۔ اسیر سہ آیا جو ساتھ غیر کے تابوت پردہ شوخ ۔ مردہ ہمارا ناک ہین غیرت سے گڑ گیا۔

مرزبوم ۔ مونث۔ سرزمین پیدائش

مرسلہ ۔ مذکر۔ گلے کا تعویذ۔ گلے کا ہار۔

مرض ۔ مذکر۔ برق سہ شربت وصل سے دردِ غم فرقت نہ رہا۔ پاس آیا جو مسیحا تو مرض دور ہوا۔

مرغ ۔ مذکر۔ اسیر سہ کرے گا صورتِ طاؤس رقص جنت مین۔ جو مرغ اُس کی گزک کے لیے کباب ہوا۔

مرغزار ۔ مذکر۔ سبزہ زار۔

مرقد ۔ مذکر۔ دبیر سہ گو قبر سے زہرا کا پسر ٹل گیا تھا۔ پر مرقد خاتونِ جنان کانپ رہا تھا۔

مرقع ۔ مذکر۔ امیر سہ نہین وصل و ہجر اک مرقع کھچا ہے۔ تری بے لبی کا مری بیکسی کا

مرکب ۔ مذکر۔ مصحفی سہ دہ اوگھٹ راہ ہے اے مصحفی دشت محبت کی۔ کہ شل لیتا ہے مرکب جس زمین پر پایہ تازون کا۔

مرکز ۔ مذکر۔ نقطہ۔ امیر سہ نہ کیون سوئے مقدم ہو رجوع دل موخر کی۔ کہ مرکز ہے ہر اک مسند الیہ اسنادِ مسند کا۔

مرکز ۔ مذکر۔ محسن سہ شب و روز آسمان ہوتے ہین قربان اُسکی روشنی پر۔ کہ ہے لو دائرون مین ایک مرکز کافِ گنبد کا۔

مرگ ۔ مونث۔ رند سہ مرگ عاشق آپکو منظور اسے جانی ہوئی۔ دوستی کا ہے کو ٹھہری

خصمی جاتی ہوئی۔

مرگ ۔ مذکر۔ ہرن۔

مرگ ۔ مذکر۔ پانچوان بچھتر

مرگھٹ ۔ مذکر۔ امیر ؎ رخ وگیسو پہ مرے اتنے مسلمان ہندو۔ ہو گئے مقبرے تعمیر بھرے سب مرگھٹ۔

مرمت ۔ مونث۔ فقرہ۔ مکان کی مرمت ہوگئی۔

مرمر ۔ مذکر۔ ایک سفید پتھر

مروارید ۔ مذکر۔ موتی۔

مروت ۔ مونث۔ امیر ؎ چاہ سے قتل کرو پیار سے مٹی دیدو۔ ہاے اتنی بھی نہین تمکو مروت میری۔

مروحہ ۔ مذکر۔ پنکھا۔ امیر ؎ کیا خاک ہو امید کمینون سے عیش کی۔ کب مروحہ بنا پر زاغ سیاہ کا۔

مروبر ۔ مذکر۔ امیر ؎ روشن ہے وہ کہکشان سے بڑھ کر۔ جس راہ سے ہے مرور تیرا۔

مرہم ۔ مذکر۔ وزیر ؎ رہا کرتا ہے وا اپنا دہانِ شکوہ فرقت مین۔ کوئی مرہم نہین جز وصل اس زخم نمایان کا۔

مریخ ۔ مذکر۔ آتش ؎ پوشاک سرخ پہنی جس روز سے کہ تو نے۔ مریخ تیرے آگے اسے نوجوان نہ ٹھہرا۔

مڑک ۔ مونث۔ اینٹھ۔ فقرہ اُسکی مڑک نہین جاتی۔ ہر معنی مین مونث ہے۔

مروڑ ۔ مونث۔ پیچ۔ فقرہ پیٹ مین رہ رہکر مروڑ ہوتی ہے۔

مزاج ۔ مذکر۔ امیر ؎ آنکھین لڑائین آپ تو کچھ درد دل کہون۔ پھرون مزاج ہی نہین ملتا حضور کا۔

مزاح ۔ مونث۔ خوش طبعی۔ ظرافت

مزاحمت ۔ مونث۔ فقرہ اُن سے کوئی مزاحمت نہوئی۔

مزار ۔ مذکر۔ سالک ؎ رہیگا دوش صبا پر ہی جسم زار اپنا۔ زمین پر نہ بنے گا کہین مزار اپنا۔ میر کے وقت مین مونث بھی کہا جاتا تھا۔

مزامیر ۔ مذکر۔ مطربون کا ساز

مزاولت ۔ مونث۔ فقرہ۔ مجھے اس فن مین مزاولت نہین رہی۔

مزبلہ ۔ مذکر۔ کوڑا کرکٹ اور کھاد ڈالنے کی جگہ۔

مذکر مستعمل ہے -

مزرع - مختلف فیہ - بندہ آبیاری ابر رحمت
نے نہ کی اب کی برس - مزرع امید اپنی خشک
بے پانی ہوئی - امیر - چار ہی دن کی جدائی
مین یہ احوال ہوا - کہ مرا مزرع دل مفت مین پا
مال ہوا - ترجیح تذکیر کو ہے -

مزعفر - مذکر - میٹھا پلاؤ جس مین زعفران پڑی ہو -

مزمہ - مذکر - مصرع - جان نثارون کے مزمے
پاسبان لینے لگا -

مزہ - مذکر - ظفر - اگر کچھ منہ سے کہتا ہون مزہ
الفت کا جاتا ہے - اگر چپکا ہی رہتا ہون کلیجا منہ
کو آتا ہے -

مژدہ - مذکر - داغ - مین کلمہ گو ہون خاص
خدا اور رسول کا - آتا ہے بام عرش سے مژدہ قبول کا

مژگان - مونث - ظفر - ہجوم اشک سے
مژگان اگر اوپچے نہین ہوتی تعجب کیا کہ بتاج
پر نگرا دیجی نہین ہوتی -

مژہ - مونث - مصحفی - یا وفندق مین
شب اس دل سے جو بیتابی کی مین نے رو رو
کے لہو مژہ عنابی کی -

مس - مذکر - تانبا -

مساحت - مونث - پیمایش -

مساس - مذکر - ناسخ - رگھبا ہین مسوس کر
دل کو - کب میسر مجھے مساس ہوا -

مساعدت - مونث - فقرہ تقدیر نے مساعدت
کی -

مسافت - مونث - فقرہ ادہر سے زیادہ
مسافت پڑتی ہے -

مسافرت - مونث - فقرہ تنہائی کی مسافرت
سخت ہے -

مسام - مذکر - فقرہ - نہانے سے مسام کھل
جاتے ہین -

مسان مذکر - مرگھٹ -

مساوات - مونث - امیر - ہین وہ مغرور
بہت اپنی مسیحائی پر - کیون نہو زندگی و مرگ
مساوات مری -

مستزاد - مذکر - امیر - شعر گیسو آنکھ کی
تعریف مین مصرع لکھکر - مستزاد اور لگا دیتے
ہین دنبالے کا -

مستقر - مذکر - قیام کی جگہ - فقرہ آپ کا
مستقر کہان ہے -

مستک - مونث - مصرع - ایک اک شا

سبنے مستک نیل کی۔

مستول۔ مذکر۔ برق سے اے کمان ابرو مجھے دریاے غم سے پار کر۔ کشتی تن مین لگا مستول اپنے تیر کا۔

مسجد۔ مونث۔ ناسخ سے طاق ابروے صنم مسجدم نظر آیا مجھے۔ ایک مسجد بس وہین راہ خدا تعمیر کی

مسح۔ مذکر۔ فقرہ۔ چوتھائی سر کا مسح جائز ہے۔

مسدس۔ مذکر۔ امیر سے فرد ع دین جو شش یگانہ ہین شایع اہل ایمان مین۔ مسدس آپ کی فکر مضامین مجدد کا۔

مسرت۔ مونث۔ امیر سے لب پہ تکبیر کی آواز نے باندھا احرام۔ دل مین نا رکتی ہوئی ایک مسرت آئی۔

مسطر۔ مذکر۔ امیر سے لکھنے لگے جو دیدۂ گریان کا حال ہم۔ موجون نے سطح آب کا مسطر بنا دیا۔

مسک۔ مونث۔ میر سے مرے ضبط غم فرقت سے دریا تنگ ہوتے ہین۔ شکنجہ ہوتی ہے مجکو مسک آغوش ساحل کی۔

مسکراہٹ۔ مونث۔ سرور سے چھیڑ کرتی ہوئی جب باد صبا آتی ہے۔ مسکراہٹ لب غنچہ کی ستم ڈھاتی ہے۔

مسکن۔ مذکر۔ جلال سے حسرتین پوچھین جو اسے عشق ٹھکانا دل کا۔ نہ بتانا انھین مسکن نہ بتانا دل کا۔

مسکوٹ۔ مونث۔ فقرہ یہ آپس مین کیا مسکوٹ ہو رہی ہے۔

مسکہ۔ مذکر۔ بحر سے دل ترے آئینے ٹھہرا عاشق بیتاب کا۔ کان کے پتے سے مسکہ بنگیا سیماب کا۔ ہر معنی مین مذکر ہے۔

مسلخ۔ مذکر۔ وہ مقام جہان جانور ذبح ہوتے ہون۔

مسلک۔ مذکر۔ ناصر سے دیر کی راہ بتاتا ہے نہ کعبے کی شیخ۔ کچھہ سمجھہ مین مری آتا نہین مسلک تیرا۔

مسند۔ مونث۔ امیر سے یاد آتے ہین امیری مین فقیری کے مزے۔ بوریا خوب تھا مسند ہمین درکار نہ تھی۔

مسواک۔ مونث۔ منیر سے لازم ہے تکلیون کے لیے آب تیغ بھی۔ مسواک سے دہان جراحت مین بشر کی۔

مسودہ۔ مذکر۔ منیر سے باقی بیاض موسم پیری جو قید مین۔ صاف ان دنون مسودۂ مو ہوئے

سر ہوا۔
مسور۔ مونث۔ ایک غلہ۔ فقرہ مسور گرم ہوتی ہے
مسوس۔ مونث۔ مروڑ۔
مسہل۔ مذکر۔ فقرہ آج مرزا نے مسہل لیا از
مسئلہ۔ مذکر۔ اسیر ؎ ہوا کب فکر سے حل مسئلہ
توصیف کاکل کا۔ نظر آیا ہمیں اس دور میں عالم
تسلسل کا۔
مسین۔ مونث۔ میر ؎ ہے سبزۂ لب جو اس
لطف سے چمن میں۔ جوں بھیگتی مسین ہوں
اک سرو نوجوان کی۔ جمع مونث مستعمل ہے۔
مشابہت۔ مونث۔ فقرہ دونوں میں بہت مشابہت
پائی جاتی ہے۔
مشارکت۔ مونث۔ شرکت
مشاعرہ مذکر۔ فقرہ آج کا مشاعرہ بھی ہمارے
ہاتھ رہا۔
مشام۔ مذکر۔ برق ؎ سو سے عذار بامرہ
چشم حور ہے۔ مشتاق ہے مشام ہلک بوے
یار کا۔
مشاورت۔ مونث۔ مشورت۔ صلاح۔
مشاہدہ۔ مذکر۔ رند ؎ عیاں ہر صورت
شاہد جو چشم حق بین سے۔ کرے بغور تو غافل

مشاہدہ دل کا۔
مشاہرہ۔ مذکر۔ تنخواہ۔ فقرہ کہو کیا مشاہرہ مقرر
ہوا۔
مشایعت مونث۔ فقرہ۔ ہم نے دور تک
اُن کی مشایعت کی۔
مشت۔ مونث۔ مٹھی۔
مشت خاک۔ مونث۔ ظفر ؎ کیا اٹھانا
خاکسار عشق کا ہے مشت خاک۔ ایک کونے
میں جہاں چاہے اٹھائی ڈال دی۔
مشت غبار۔ مذکر۔ سحر ؎ اٹھنا ہے حشر
کے دن فریاد کو فلک کی۔ رکھے زمیں امانت
مشت غبار میرا۔
مشجّر۔ مذکر۔ ایک کپڑا ہے۔
مشرب۔ مذکر۔ قدر ؎ مشرب اپنا نیا نکالا
ہم نے۔ خرقہ جبہ اتار ڈالا ہم نے۔
مشرق۔ مذکر۔ ناسخ ؎ مرا سینہ ہے مشرق
آفتاب داغ ہجران کا۔ طلوع صبح محشر چاک ہے
میرے گریبان کا۔
مشروع۔ مذکر۔ ایک کپڑا ہے۔
مشعل۔ مونث۔ ناسخ ؎ لو جو تے تو
نخیف تار تہ میں یاں بہر سو۔ مشعلیں نالۂ شبگیر

لیے پھرتے ہین۔

مشعلہ ۔ مذکر۔ امیر سے تراپ ہے اسکو چو ناوک کی اسکو پیکان کی۔ یہ مشعلہ ہے جگر کا وہ مشعلہ دل کا۔

مشق ۔ مونث۔ انیس سے مشق شناوری تھی تو نہایت بڑھی ہوئی۔ اُتری وہ تیغ خون کی ندی چڑھی ہی ہوئی۔

مشقت ۔ مونث۔ رند سے رہزن تھی اجل منزل الفت نہ ہوئی طے۔ افسوس مشقت ہوئی برباد ہماری۔

مُشک ۔ مذکر۔ امیر سے کیا رنگ تیری زلف کی بو نے اڑا دیا۔ کافور ہو کے مشک ختن سے نکل گیا۔

مَشک ۔ مونث۔ انیس سے چلاتے مشک لٹ گئی پیاسون سکے نام کی۔ آقا مدد کو آئے اپنے غلام کی۔

مشکل ۔ مونث۔ امیر سے مشکل آسان نہ ہوئی تیرے گنہگارون کی۔ حیف منہ موڑ گئی باڑھ بھی تلوارون کی۔

مشکنافہ ۔ مذکر۔ قدر سے نشان ہے پیا برو حسین کا اثر ہے یہ زلف عنبرین کا۔ کہ داغ اپنے دل حزین کا ہے مشک نافہ غزال چین کا

مشکوے ۔ مذکر۔ امیرونکا مکان

مشکوٰۃ ۔ مونث۔ حدیث کی مشہور کتاب

مشکیزہ ۔ مذکر۔ بحر سے جو گرمی آئی تو آنکھ کیا غم تمہارا خستہ جانہ چھڑکین گے ہم۔ کہ چشم تر کی مدد سے ہردم بھرا ہے مشکیزہ آستین کا۔

مشکین ۔ مونث۔ مونس سے آنکھون سے خون ٹپکتا تھا اُس نابکار کی۔ مشکین بندھی ہوئین تھین ضلالت شعار کی۔ جمع مونث مستعمل ہے۔

مشن ۔ مذکر۔ سفارت۔ فقرہ کابل سے مشن واپس آیا۔

مشورت ۔ مونث۔ صلاح۔ مشورہ

مشورہ ۔ مذکر۔ مومن سے غم سے شگون تازہ لیا پھر۔ مشورہ دل سے ہین نے کیا پھر

مشہد ۔ مذکر۔ شہادت گاہ۔ مدفن بزرگان الٰہی

مشیت ۔ مونث۔ امیر سے برہمن کعبہ نشین شیخ حرم بندۂ بت۔ مصلحت ہی جو مشیت ہے الٰہی تیری۔

مشیخت ۔ مونث۔ فقرہ تمہاری مشیخت یہان نہ چلے گی۔

مشین ۔ مونث۔ کل۔

مصاحبت - مونث - منیرؔ - مین انکی خدمت عالی مین خوش رہا لیکن - مصاحبت مری ارامش جانگزائی کی -

مصاف - مونث - جنگ

مصافحہ - مذکر - فقرہ - سب نے شیخ سے مصافحہ کیا -

مصالحہ - مذکر - فقرہ - اس کام کے لیے بڑا مصالحہ چاہیے - اب اردو مین تصرف ہو کر مسالا ہو گیا ہے -

مصالحت - مونث - صلح

مصباح - مذکر - چراغ

مصحف - مذکر - ناسخؔ - خلق نے قرآن دیکھا جب ہوا ماہ رجب - ہمنے دیکھا مصحف رخسار اپنے ماہ کا -

مصدر - مذکر - بحرؔ - تو ہی ارا جہ کتاب آب سماوی کا خلاصہ ہے - تو ہی مصدر ہے بیشک اس رباعی بحر دکا -

مصدر - مذکر - فقرہ اس صیغہ کا مصدر کیا ہوگا

مصداق - مذکر - برقؔ - مصداق قول لحمک لحمی دکھا دیا - ہیبت کسے تھی آپ پاک تن ان جتی پیا -

مصراع
مصرع } مذکر - مومنؔ - نہ کیون کر مطلع دیوان ہو مطلع مہر وحدت کا - کہ ہاتھ آیا ہے روشن مصرع انگشت شہادت کا -

مصرف - مذکر - سوداؔ - سعادت مند ہو کر جی کہ بعد از مرگ عالم مین - ہما کے بال کا مصرف بجز افسر نہین ہوتا -

مصقل - مذکر - فقرہ - تلوارون پر مصقلہ ہو گیا

مصلحت - مونث - جراتؔ - آج دم ٹھہرتا نہین کیا جائیے آہ - مصلحت لوگون نے وان بیٹھ کے ٹھہرائی کیا -

مصلی - مذکر - منیرؔ - اہل ہمت کے دل ہی وسیع و رفیع تر - فرش زمین پاک مصلی ہر عیدکا -

مصیبت - مونث - مسرورؔ - انقلابات ہوئے کیا کیا کچھ - شب فرقت کی مصیبت نہ گئی -

مضائقہ - مذکر - فقرہ - آپ دم بھر کو گر چلے آتے اسمین کیسے مضائقہ کیا تھا -

مضحکہ - مذکر - بحرؔ - مضحکہ جب اشک بے تاثیر پر ہونے لگا - مثل اشک اپنے پسینے مین تر

ہونے لگا۔

مضراب - مونث - فقرہ اُنکی اُنگلی مین ہر وقت مضراب رہتی ہے -

مضرت - مونث - فقرہ اُن سے بڑی مضرت پہونچی -

مضغہ - مذکر - لوتھڑا - پارہ گوشت -

مضمضہ - مذکر - کلی - تذکیر کے ساتھ مستعمل ہے -

مضمون - مذکر - سالک سے یہ رغبت ہی اُنسے اغیار سے جب شعر کہتا ہے - تو مضمون بھی خیال یار مین بیگانہ آتا ہے -

مطابقت - مونث - موافقت

مطالبہ - مذکر - فقرہ - روپیہ کا مطالبہ ہوتا ہے

مطالعہ - مذکر - فقرہ کتابون کا مطالعہ مفید ہوتا ہے -

مطب - مذکر - فقرہ دن بھر مطب رہتا ہے

مطبخ - مذکر - باورچیخانہ

مطبع - مذکر - چھاپہ خانہ -

مطلب - مذکر - برق سے کوئی مطلب رہ نہین جاتا ہے دولت خواہ کا - مرتبہ اکسیر سے زائد ہے گرد راہ کا -

مطلع - مذکر - وزیر سے عوض مطلع کی کھینچ گئے نقشہ رو سے جانان کا - سبنے تا مطلع خورشید مطلع اپنے دیوان کا -

مطلع - مذکر - جا سے طلوع - نسیم سے اُنہین ہٹ گئی تھی خواہش رہا جھگڑا انہین ہان کا - وہان دامن نہ تھا یان صاف تھا مطلع گریبان کا

مطوّل - مونث - فقرہ تمنے مطول پڑھی ہے

مظلمہ - مذکر - فقرہ یہ مظلمہ اُنکے سر رہا -

مظنہ - مذکر - فقرہ - میرا مظنہ غلط نکلا -

مظہر - مذکر - جرات سے خون فرہاد ہی پر کچھ نہین موقوف یہ بات عشق ہر ایک مین دکھلاتے ہے مظہر اپنا -

معاوضہ مذکر - جھگڑا

معاش - مونث - فقرہ - قلیل معاش کافی نہین ہوتی -

معاشرت - مونث - فقرہ قوم کی معاشرت بدلتی جاتی ہے -

معالجہ - مذکر - رند سے مسیح وقت نذکر تو معالجہ دل کا - کہ جان گسل نظر آتا ہے عارضہ دل کا -

معاملہ - مذکر - اسیر سے دم تک کے آنکھون مین اٹکے تو کچھ نہین کھٹکا - ایک نجا سے الٰہی

معاملہ دل کا۔

معانقہ۔ مذکر۔ منیر ؎ عید صلوٰۃ وصوم بھی گزری نصیب سے۔ دیکھا کیے معانقہ امید و بیم کا۔

معاودت۔ مونث۔ واپسی

معاوضہ۔ مذکر۔ رند ؎ دیکھ متاعِ عقل لیا ہے جنونِ عشق۔ کیا معاوضہ یہ دل وارِ دو کیا

معاونت۔ مونث۔ منیر ؎ مرافقت کے لیے بیخودی کبھی آئی۔ معاونت کبھی ضعفِ شکستہ پائی کی۔

معائنہ۔ مذکر۔ فقرہ سرکار نے خود معائنہ کیا ہے

معبد۔ مذکر۔ فقرہ وہاں ہنود کا ایک معبد تھا۔

معتاد۔ مونث۔ مقدارِ خوراک

معجزہ۔ مذکر۔ رشک ؎ ایلے مجھے نہانے کو جذبِ کنارِ بحر۔ کہنے کو معجزہ لبِ دریا سے ہو گیا

معجون۔ مونث۔ منیر ؎ زرِ گل ہی حسینانِ جہاں غازہ بناتے ہیں۔ اسی نسخے سے معجون طلا دزات بنتی ہے۔

معدلت۔ مونث۔ عدل

معدن۔ مذکر۔ داغ ؎ جگر لوٹے ہی جاتا ہے تو دل تم لیے ہی جاتا ہے۔ یہ سینہ ہے الٰہی یا کوئی معدن ہے یار سے کا۔ بعض شعرا کے کلام میں مونث بھی پایا جاتا ہے مگر اب کثرتِ استعمال تذکیر ہی کے ساتھ ہے۔

معدہ۔ فقرہ۔ معدہ قوی ہوتا جاتا ہے۔

معذرت مونث۔ میری معذرت قبول ہو

معراج۔ مونث۔ انیس ؎ کیا عرشِ الٰہی پہ جگہ آج ملی ہے۔ کاندھے پہ نبی کے ہمیں معراج ملی ہے۔ بعضوں نے خلافِ جمہور مذکر بھی کہا ہے۔

معرفت۔ مونث۔ امیر ؎ بو نہیں رنگ نہیں نور نہیں نام نہیں۔ معرفت کیوں نہ ہو دشوار الٰہی تیری۔

معرکہ۔ مذکر۔ داغ ؎ روزِ دیدار عدا خیر کرے معرکہ ہے تری زیبائی کا۔

معروضہ۔ مذکر۔ عریضہ

معصیت۔ مونث۔ ذوق ؎ مرے حسنِ عمل سے معصیت بھی عار کرتی ہے۔ مری توبہ پہ توبہ استغفار کرتی ہے۔

معقول۔ مونث۔ فقرہ آپ نے پوری معقول پڑھی ہے۔

معقولات۔ مونث۔ معقول کی جمع ہے

مگر واحد مونث مستعمل ہے۔

معقولیت - مونث۔ فقرہ۔ انہیں بھی معقولیت ہے۔

معلومات مونث۔ فقرہ۔ آپکی معلومات بہت بڑھی ہوئی ہے

معمورہ - مذکر۔ ظفر؎ سیلاب گریہ سے مرے دریا اگر چڑھا۔ ہوگا خرابہ وہ جو ہے معمورہ عرش کا

معنی - مذکر۔ انیس؎ وہ نکتے طول میں جو وہم امتحان ہوئے۔ غل تھا کہ معنی ید طولی عیاں ہوئے۔ جمع کے ساتھ مستعمل ہے۔

معمول - مذکر۔ جرات؎ ہے زمین خوب غزل در غزل ہمیں کہیے۔ بس کہ معمول ہے جرات یہی اکثر اپنا۔

معیار - مذکر۔ فقرہ آپ نے جانچ کا معیار کیا رکھا ہے۔

معیت - مونث۔ فقرہ۔ تیری معیت کیا فائدہ دیتی ہے۔

معیشت - مونث۔ روزی

مغاک - مذکر۔ گڑھا۔

مغالطہ - مذکر۔ فقرہ تمنے بڑا مغالطہ دیا۔

مغایرت - مونث۔ فقرہ اب اُن سے کوئی مغایرت نہیں رہی۔

مغرب - مذکر۔ غروب کا مقام پچھم

ایک ملک کا نام۔ ہر معنی میں مذکر ہے۔

مغز - مذکر۔ صبا؎ اُس گل کے داغ عشق نے ایسا کیا گداز۔ گُھل گُھل کے مغز شمع کے سر سے نکل گیا۔

مغفر - مذکر۔ امیر؎ نام حضرت کا لیا فتح ہوئی جنگ عدو۔ یہی جوشن ہے وظائف ہی مغفر اپنا

مغفرت - مونث۔ فقرہ اللہ اُسکی مغفرت کرے۔

مفاخرت - مونث۔ فقرہ اسمین مفاخرت کیا ہوئی۔

مفارقت - مونث۔ نوازش؎ خدا کیواسطے اب نام لے نہ جانے کا۔ نہیں ہے دلکو گوارا مفارقت تیری۔

مفاوضہ - مذکر۔ خط۔

مفتاح مونث۔ کلید۔ کُنجی۔

مفر - مذکر۔ فقرہ مان لینے کے سوا کوئی مفر نہیں رہا۔

مفسدہ - مذکر۔ رند؎ اک پری کا پھر مجھے شیدا کیا۔ عشق نے پھر مفسدہ برپا کیا۔

مقابلہ - مذکر۔ میر؎ شکست و فتح نصیبوں سے ہے ولے اے میر۔ مقابلہ تو دل ناتوان

نے خوب کیا

مقابہ - مذکر - سنگار دان اور پاندانکو بھی کہتے ہین -

مقاتلہ - مذکر - کشت وخون

مقالہ - مذکر - فقرہ اقلیدس کا پہلا مقالہ دیکھا ہے

مقام - مذکر - سالک سے سالک شکوہ نطق خموشی ہے اس جگہ - چپ رہ کہ یہ مقام نہین قیل وقال کا -

مقاومت - مونث - مقابلہ برابری -

مقبرہ - مذکر - اسیر سے وہ طالب فنا ہون کہ جب کوئی محل - سمجھا یہ مین کہ مقبرہ تیار ہو گیا -

مقبولیت - مونث - فقرہ آپکی مقبولیت مین کیا کلام ہے -

مقتل - مذکر - نوازش سے تیغ کھینچے ہوئے آتا ہے وہ قاتل سیہ چشم - یا خدا خیر ہو مقتل یہ صدا دیتا ہے -

مقتضے - مذکر - نواب مرزا شوق سے ناک مین دم کا مقتضا کا - شوخی چالاکی مقتضے سن کا -

مقدار - مونث - فقرہ - دوا کی مقدار تھوڑی ہے -

مقدر - مذکر - صفدر سے دم پہ اک دم ہو گئی بخت کا اختر چمکا - دن پھرے عاشق شیدا کا مقدر چمکا -

مقدمہ - مذکر - اسیر سے وہ بوسے دیتے دیتے یکایک ترش ہوئے - کیسا مقدمہ یہ کھٹائی مین پڑ گیا -

مقدمہ - مذکر - دیباچہ - مصرع گویا مقدمہ ہے یہ ام الکتاب کا -

مقدور - مذکر - امیر سے عمر رفتہ کے تلف ہونیکا آیا نہ خیال - لیکن اُس دن کہ تلافی کا نہ مقدور رہا -

مَقَر - مذکر - جائے قرار - دبیر سے کہتے تھے سقر جسکو وہ اعدا کا مقر تھا - جنت کی طرف پشت تھی رخ سوئے سقر تھا -

مقراض - مونث - اسیر سے مقراض کتر کتر کے وہ خط - کاٹتے مرے حق مین ہو رہی ہے

مقسوم - مذکر - مصرع - نقشے کھینچنے لگو نقاشون کا چمکا مقسوم -

مقصد - مذکر - اسیر سے اہل دنیا جو مقصد سے اُٹھاتے ہین جو لطف - ترک سے مقصد کو ہمین حاصل وہ مقصد ہو گیا -

مقصود - مذکر - اختر سے شکر ہے مقصود حاصل

ہو گیا۔ یار کو مضطر دل ہو گیا۔

مُقَطَّر۔ مذکر۔ فقرہ یہ مقطر تیز کیا ہے۔

مَقْطَع۔ مذکر۔ فقرہ غزل میں نہ مطلع تھا
نہ مقطع تھا۔

مقناطیس۔ مذکر۔ فقرہ۔ مقناطیس غضب
کی کشش رکھتا ہے۔

مقنعہ۔ مذکر۔ مصرع۔ سر پہ مقنعہ تھا نہ چادر
تھی نہ ردا لی تھی۔

مقیاس۔ مذکر۔ وہ آلہ جس سے کسی چیز کا اندازہ
کیا جائے۔

مقیش۔ مذکر۔ مومن کے آنچلوں سے کہو
مقیش کہاں جھڑ رہا تھا۔ کب دوپٹہ یہ سر سے طرح
گرا پڑتا تھا۔

مکابرہ۔ مذکر۔ جھگڑا

مکاشفہ۔ مذکر۔ فقرہ شیخ کا مکاشفہ بہت بڑا
ہوا ہے۔

مکافات۔ مونث۔ رند کے ترک کرانی تجھ
اے شوخ ملاقات نہ تھی۔ گنہ عشق کی میرے
یہ مکافات نہ تھی۔

مکالمہ۔ مذکر۔ اسیر کے ہم دل سے ہم سخن
ہے دل ہم سے ہم سخن۔ خلوت میں بھی مکالمہ
انجمن رہا۔

مکان۔ مذکر۔ امیر کے شب وصال وہاں
وہ روشنی وہ نشاط۔ ہوئی جو صبح تو اجڑا ہوا مکان
دیکھا۔

مکتب۔ مذکر۔ ناسخ کے میں جو عاشق تربیت
سے اور ہوتے ہیں خراب۔ باعث دیوانگی
مجنوں کو مکتب ہو گیا۔

مکتوب۔ مذکر۔ جلال کے کہہ سکتے ہیں کچھ
کو بھلا اپنے برا ہم۔ سنگ کہے دوست یہ مکتوب
ہے میرا

مکٹ۔ مذکر۔ تاج بھاکا زبان ہے۔

مکث۔ مذکر۔ تامل۔ توقف

مکر۔ مذکر۔ امیر کے اہل دین کی اور مصلحت
طرز دنیا اور ہے۔ مکر ان شیروں سے ہوسکتا
ہے کب روباہ کا۔

مکرمت۔ مونث۔ بزرگی۔ نوازش

مکڑ۔ مذکر۔ بڑی مکڑی۔ فقرہ دیکھو مکڑ جا رہا ہے

مکنت۔ مونث۔ قدرت۔ توانگری

مکو۔ مونث۔ فقرہ مکوے نیز اسکے لیے مفید
ہو گئی۔

مکہ۔ مذکر فقرہ خوش نصیب جس نے مکہ معظمہ دیکھا۔

مکھیہ - مذکر۔ مت ہندی زبان ہے

مکھن - مذکر۔ فقرہ دودھ سے مکھن نکالا جاتا ہے

مکیال - مذکر۔ پیمانہ

مگدر - مذکر۔ رشک ؎ ہیں پہلوان عشق وہ
تھا جسکی خاک سے - نکلا کوئی درخت تو مگدر بنا
لیے -

مگر
مگرمچھ } مذکر۔ میر ؎ ٹھٹک سو تن گھڑیال رہ
رہگئے - مگرمچھ نہ جانا کدھر بہ گئے -

مگس - مونث۔ ظفر ؎ خال سیاہ کب یہ
شیرین پہ ہے ترے - شکر سے ہے جا کے مگس
پر لگی ہوئی -

مُل - مونث - شراب -

مَل - مونث - کپڑے - کاغذ وغیرہ کی کل -

ملاپ - مذکر۔ ظفر ؎ غیر سے ملکر کیا ساتھ
اک لگاوٹ کے ملاپ - اور ہم سے کر لیے ہو
تم دیکھے سو جھنکے ملاپ -

ملاحت - مونث۔ انیس ؎ یہ جان ہے
ہاشمی و مطلبی کی - اس میں تو ملاحت ہے رسولؐ
عربی کی -

ملاحظہ - مذکر۔ لحاظ - پاس

ملار - مختلف فیہ - اسکو دونوں طرح بولتے سنا
ہے - ملار گایا - ملار گائی -

ملازمت - مونث - منیر ؎ حضور حضرت
منشی غلام عباس آج - ملازمت دل مشتاق پیران
کی

ملاقات - مونث - جلال ؎ دل نے سینہ کو
یوں کیا خالی - پھر ملاقات عمر بھر نہ ہوئی -

ملال - مذکر - برق ؎ اتنا تو جذب عشق
نے بارے اثر کیا - اسکو بھی اب ملال ہے
میرے ملال کا -

ملالت - مونث - میر ؎ دل ٹھہرتا نہ تھا
ملالت تھی - جان کو رفتگی کی حالت تھی -

ملامت - مونث - سالک ؎ مجھپر ایسی
جفا کی کثرت کی - کہ اسے غیر نے ملامت کی -

ملبوس - مذکر - دبیر ؎ ملبوس لقا حق نے
جو اس قد کو پہنایا - سائے کو پئے چشم جہاں سرمہ
بنایا -

مِلّت - مونث - غالب ؎ ہم موحد ہیں ہمارا
کیش ہے ترک رسوم ملتیں جب مٹ گئیں
اجزائے ایمان ہو گئیں -

مُلتان - مذکر ایک شہر ہے -

ملٹ - مذکر - فقرہ کتاب پر ملٹ لگا ہوا ہے

ملح - مذکر - نمک -

ملخص - مذکر - خلاصہ -

ملفوظ - مذکر - اولیا اللہ کے اقوال کا مجموعہ -

ملک - مذکر - اسیر سے دل ہار اتھا حسینو اب
تمھارا ہوگیا + ملک یہ آخر امانی سے اجارا
ہوگیا -

ملک - مونث - انیس سے وہ بولے کہ بیکار
ہے تقریر یہ ساری + حاکم کا عمل ہے یہ نہین
ملک تمھاری -

ملکہ - مذکر - کمال - فقرہ - اس کام مین اُنکو
ملکہ ہوگیا ہے -

ملکیت - مونث - فقرہ - یہ کسی کی ملکیت
نہین ہے -

ملمس - مذکر - فقرہ - حرارت سے ملمس
گرم رہتا ہے -

ملمع - مذکر - فقرہ - خاصدان پر چاندی کا ملمع تھا -

ململ - مونث - فقرہ - ململین اب اچھی
نہین آتین -

ملیدہ - مذکر - فقرہ - فاتحہ کے دن ملیدہ
بٹتا ہے -

ملین - مذکر - فقرہ - دس لاکھ کا ایک
ملین ہوتا ہے -

ملینہ - مذکر - ایک کپڑا ہے -

ممات - مونث - موت -

مماثلت - مونث - مشابہت -

ممارست مونث - مشق -

ممانعت - مونث - فقرہ - حُقّہ پینے کی سخت
ممانعت ہوگئی ہے -

مملکت مونث - سلطنت -

من - مذکر - چالیس سیر کا وزن -

من - مذکر - دل - جی - بھاکا زبان ہے -

من - مذکر - گلزار نسیم سے منھ کھول کے
سانپ اک نکالا - اُس کالے نے من
زمین پہ ڈالا -

مناجات مونث - اسیر سے صلہ اشعار کا حضرت
سے عطا ہوگا ضرور + جب نظر سے یہ مناجات
گزر جائیگی -

منار - مذکر - فقرہ - جامع مسجد کے منار بہت بلند
منارہ

منازعت - مونث - جھگڑا - تکرار -

مناسبت مونث فقرہ - اب اس کام سے مناسبت
نہین رہی -

مناظرہ - مذکر - فقرہ - اُن دونون مین خوب مناظرہ ہوا -

مناقب - مونث - جمع منقبت - تعریف -

منافرت - مونث - نفرت -

مناقشہ - مذکر - قضیہ - جھگڑا -

مناکحت - مونث - نکاح -

منبت - مونث - رند - ہیچ ہین پیش نظر نقش و نگار مانی * جیسے دیکھی ہے منبت تری [illegible] دیوار و در [illegible] -

منبر - مذکر - ناسخ - [illegible] ساتویں زینے کا کیا حق [illegible] منبر [illegible]

منبع - مذکر - چشمہ -

منت - مونث - داغ - پیر گردون ہے اگر پیر مغان اے ساقی * نہ سفارش تری مقبول نہ منت میری -

منت - مونث - امیر - امیر منت جان بھی ہو چکا قتل * چلو منت ہوئی پوری قضا کی -

منت احسان - مونث - [illegible] پاس گل اس چمن مین چھوڑ گیا نہ ہم سے * سر پہ بہار کے ابھی منت ہے لیے پری کی -

منتشر - مذکر - اسیر - [illegible]

[illegible]

منت - مذکر - فقرہ - چند [illegible] ہو گئے -

منجدھار - مذکر - گرداب - بھنور -

منجن - مذکر - اسیر - [illegible] دندان [illegible] منجن [illegible]

منجنیق - مذکر - ایک بڑا فلاخن جس سے بڑے بڑے پتھر پھینک کر دیوار کو گراتے ہین -

منار - مذکر - فقرہ - بنارس مین سیکڑون منار نظر آتے ہین -

منڈل - مونث - پکھاوج -

منڈیل - مونث - رند - [illegible] مین شیخ * یہ منڈیل ایک دن اتر جائے گی -

منڈل - مذکر - دائرہ - ہالہ -

منڈیر - مونث - میر - [illegible] منڈیر گری * لہر پانی کی جھاڑو دیتی پھری -

منزل - مونث - رند سے - رہ عشق مین اس کے
گھبرا کے دل ہو گڑھی سی کڑی منزل آگے
پڑی ہے -

منزل - مونث - برق سے - تم کچھ جو شریعت
بشارت کی، تو قرآن کی ایک منزل ہوتی -

منزلت - مونث - سودا سے - چشم بہت مین
ہماری قدر کیا دنیا کی ہو، جو تھی سبب طالب کو
آگے منزلت مطلوب کی -

منسرح - مونث - عروض کی ایک بحر ہے -

منش - مونث - فقرہ - ہماری منش اسکو
گوارا نہین کر سکتی -

منشا - مذکر - نوازش سے - بوسے وہ دل پر
لگا کر اک خدنگ، اتنو منشا تیرا پورا ہو گیا
بعض لوگ غلطی سے مونث بول جاتے ہین -

منشور - مذکر - فرمان -

منصب - مذکر - سالک سے - اے چرخ کچھ
نہ کر شب غم مین غیر کا، منصب نہین کہ تجھسے
گھٹایا نہ جائے گا -

منصوبہ - مذکر - ناصر سے - وہ سے قسمت وہم
پنجے مین رہا، قتل عاشق کا جو منصوبہ ہوا -

منضج - مذکر - مومن سے - کوئی کہتا ہے دیکھو
تملی سے نبض مسہل دو، ولیکن پیشتر سے گر کوئی
منضج پلایا ہے -

منطق - مونث - فقرہ - آپ کی منطق نرالی ہے
مولوی صاحب کی منطق نظیر نہین رکھتی -

منظر - مذکر - سالک سے - یہ تو سپہرہ ہون
ستارہ اگر اپنے، تو کیا بتائین کہ منظر ہے
کہان اپنا -

منفذ - مذکر - رشک سے - وہ لاغری مین خستہ
و بیمار و زار ہون، تنہا نے مجھکو منفذ بستر بنا گئی

منفعت - مونث - فقرہ - اس مین کونسی
منفعت دیکھی ہے -

منقار - مونث - امیر سے - بہار آئی عجب حالت
ہے ان روزون مرے دل کی، جگر مین چٹکیان
لیتی ہین منقارین عنادل کی -

منقبت - مونث - فقرہ - ائمہ کی منقبت لکھی ہے

منقصت - مونث - فقرہ - کسیکی منقصت کرنی چاہیے

منقے - مذکر - فقرہ - منقے ملین ہوتے ہین -

منگل - مذکر - سہ شنبہ -

منگل - مذکر - جنون - صبا سے آیا اپنے پاس وہ ماہ وحشت
شہر سے، آہ جنون لوٹ پھر کر جنگل مین منگل ہو گیا

من و سلوی - مذکر - انیس سے - منبر سے جو اترے

نئے مضمون پڑھ کر + اُن کے لئے گویا منّ و سلویٰ اُترا

مُنھ - مذکر - اسیر سے نہ گئی قلقلِ مینا کی مرض مین
تقلید + غرغرہ سے کیا منہ جو ہمارا آیا - ہر معنی
مین مذکر ہے -

مُنھ - مذکر - انیس سے ملتا تھا نشان رنگین صفون کا
نہ پرون کا + تھا شور کہ منھ آج برستا ہے
سرون کا -

مُنیا - مونث - چڑیا - لال کی مادہ -

مو - مذکر - وزیر سے پاس کے شیر سلاتی ہے طفل
کو دایہ + دلیل خواب اجل ہے سفید مو آیا -

مواجب - مذکر - تنخواہ - اُن کے مواجب کیا
ہین - جمع مذکر مستعمل ہے -

مواخذہ مذکر - زند سے پرا سے جھگڑے مین
کیا مفت جانِ زار چلی + پڑا ہمارے سر آ کر
مواخذہ دل کا -

مواد - مذکر - فقرہ - ابھی زخم سے مواد آتا ہے -

مواد - مذکر - سرمایہ - فقرہ - تاریخ کا مواد جمع
ہو گیا ہے -

موازنہ مذکر - فقرہ - جمع خرچ کا موازنہ پیش ہو گیا

مواسات مونث - دوستی -

مواصلت مونث - ملاقات -

موافقت مونث - فقرہ - باہم موافقت
رہنی چاہئے -

موالفت مونث - اُلفت -

موانست - مونث - اُنس - محبت -

موباف - مذکر - امیر سے موباف کھل گیا ہے
کسی گلعذار کا + آنچل لٹک رہا ہے
عروسِ بہار کا -

موت - مونث - امیر سے جلانا مارنا ہے کام
اِن خورشید رویون کا + کہ جی اُٹھتے ہین ذرے
موت آ جاتی ہے شبنم کی -

مُوت - مذکر - پیشاب -

موتی - مذکر - امیر سے لگائین افسرون مین
سپہ سلطان پر کہان پائین + کسی کے ہاتھ
کب آتا ہے موتی میرے آنسو کا -

موتیا - مختلف فیہ - داغ سے دل کی کلی نہ تبسم
کبھی اے صبا کھلی + چمپا کھلا گلاب کھلا موتیا کھلو
یہ دلی کا استعمال ہے - لکھنو مین مذکر ہے -
تسلیم سے موتیا چار سمت پھولا ہے + باغ
سارا پٹا مہکتا ہے -

موتیا - مونث - چیچک کی ایک قسم جیسے
موتیا نکلی ہے -

موتیا بند۔ مذکر۔ فقرہ۔ سوجھائی نہین دیتا موتیا بند
ہو گیا ہے۔

موٹھہ۔ مونث۔ ایک غلہ۔ اور پانی نکالنے کا
چرس۔ ہر معنی مین مونث ہے۔

موٹھہ۔ مونث۔ مصحفی ؎ اس دست حنائی
کا جو دست گرفتہ ہے + موٹھہ اُس پہ دوائی
مین زنہار نہین چلتی۔ ہر معنی مین مونث ہے۔

موج۔ مونث۔ لہر۔ امیر ؎ عمر روان کو جانا
کوئی موج آب کی + تار نفس لگاؤ ہے چشم
حباب کی۔

موج۔ مونث۔ خیال۔ امیر ؎ صبا کو یہ کیا آج
موج آگئی + کہ پھولون سے تربت مری چھاگئی

موجب۔ مذکر۔ جرأت ؎ اُسی کے عشق
مین پابند اُلفت رہ دلا ہر دم + کہ ہوئیگا یہی
روز جزا موجب رہائی کا۔

موجودات۔ مونث۔ مصرع۔ گھر کی موجودات
میرا میہمان لینے لگا۔

موجہ۔ مذکر۔ امیر ؎ خلیل اللہ پہ کیسی
گلستان ہوگئی آتش + ہوا مشکل کشا موجہ
نسیم باغ احمد کا۔

موچ۔ مونث۔ مصرع۔ پاون مین موچ
آگئی کبک ایسی ٹھوکر کھائیگا۔

موچھہ۔ مونث۔ مصرع۔ داڑھی منڈی ہوچکی
ہے تو موچھین چڑھی ہوئی۔

مودّت۔ مونث۔ دوستی۔

مور۔ مذکر۔ مصرع۔ ناچا جنگل مین مور دیکھا
کس نے۔

مور۔ مختلف فیہ۔ چیونٹی۔ ناسخ کا مصرع ہے
کیا دبگئی ہے مور کوئی مار کے تلے۔ اور امیر
کہتے ہین ؎ ہین یہ اونکے شوخیان رنگ
حنائے یار کی + مور آیا پاون کے نیچے تو
جگنو ہوگیا۔

مُور۔ مذکر۔ قلق ؎ ڈھاک پھولا ہے مُور
آیا ہے + لالہ کوہ رنگ لایا ہے۔

مورت۔ مونث۔ مصرع۔ جیسے مورت
ہو کوئی پتھر کی۔

مورچال۔ مونث۔ ناسخ ؎ کیا کم تہین
کچھ قزہ کی صفین میرے قتل کو + قائم جو فوج
خط نے صنم مورچال کی۔

مورچہ۔ مذکر۔ امیر ؎ ہون وہ کشتۂ ناوک
سینہ سپری اگر دانہ اُگے + بال و پر پھیلا
کے دوڑے مورچہ شمشیر کا۔

مورچہ - مذکر۔ ظفر سے ہجوم خال رو سے یا کا سلے ہی لیا بوسہ ۔ ظفر یہ خوب تم سے نے تنگ ہو اکیا مورچہ مارا ۔

مورچھل مذکر۔ ناسخ سے جو کہ ادنے ہیں خوشنما سے وہ اعلی ہوتے ہیں ۔ مورچھل افسر یہ ہوتا ہے دم طاؤس کا ۔

مورد - مذکر۔ فقرہ۔ اتنی ہی جان مت بلاؤں کا مورد ہے

موڑ - مذکر گھماؤ جیسے راستے کا موڑ ۔

موز - مذکر۔ کیلے کی پھلی ۔ فقرہ۔ بازار میں موز آنے لگے ۔

موزونیت - مونث ۔ فقرہ ۔ صرف موزونیت کیا کام دیتی ہے ۔

موزہ - مذکر۔ عاشق سے دبلا سپے مین قدم بھی کسی کے بڑے ہے نہین ۔ چونٹی کے پاؤن مین مرے موزے سے چڑھے نہین ۔

موسل - مذکر۔ جس سے اناج کوٹتے ہین

موسم - مذکر۔ برق سے تیر ے جاتے ہی گئی اپنی بہار زندگی ۔ جوش غم سے موسم جوش جوانی پھر گیا ۔

موسیقار - مذکر۔ ایک باجے کا نام ہے ۔ اور ایک پرند بھی ہے جسکو ققنس کہتے ہین ۔

موش - مذکر۔ چوہا ۔

موضع - مذکر۔ فقرہ ۔ ایک تحصیل مین بہت سے موضع ہوتے ہین ۔

موعظت - مونث ۔ نصیحت ۔

موقع - مذکر۔ امیر سے مرے سے چھوٹ گیا ہے موقع ہنسی کا ۔ انکا بھی سبب در موقع ہنسی کا ۔ انکا بھی سبب درد دل کہینگا ۔

موقلم - مذکر۔ ناسخ سے کھینچا ہے جو تیرے رخسار تابان کی شبیہ ۔ شمع روشن بنگیا ہے موقلم بہزاد کا ۔

موک - مذکر۔ لشکر ۔

موکل - مذکر۔ فقرہ۔ کیا کوی موکل تسخیر کیا ہے ۔

مول - مذکر۔ آتش سے دل بیچتے ہین عاشق بیتاب لیجئے ۔ قیمت وہ ہے جو مول ہے مال فرید کا ۔

مول - مذکر۔ اصل روپیہ ۔ جیسے مول تھوڑا سود زیادہ ۔

مول تول - مذکر ۔ فقرہ ۔ ایک قیمت کہو مول تول اچھا نہین ۔

مولد مذکر۔ جہان پیدا ہوا ہو ۔ وطن ۔

مولد | مولود ۔ مذکر۔ ناسخ ؎ آج مولد ہے جناب
احمد مختار کا ۔ خار زرا وحہ سر مین عالم ہوا گلزار کا۔
موم ۔ مذکر۔ ناسخ ؎ شب ہوا ہے لگ گئی
اسکی جو زلف عنبرین ۔ دم مین دم شمع سا را
عنبر ہارا ہوا۔
موم جامہ ۔ مذکر۔ فقرہ۔ اتنا موم جامہ تعویذ کو کافی
ہوگا۔
مونج ۔ مونث۔ فقرہ۔ مونج رسی بٹنے مین
صرف ہو گئی۔
مونڈن ۔ مذکر۔ عقیقہ۔ فقرہ۔ آج بچے کا
مونڈن ہے۔
مونگ ۔ مذکر۔ انشا ؎ آسیا آپ کی ہے
چشم ترا اپنی جس سے ۔ روز چھاتی پہ مری مونگ
دلے جاتے ہین۔
موہبت ۔ مونث۔ بخشش۔
مویز ۔ مذکر۔ خشک انگور جس کو منقے
کہتے ہین۔
مہابت ۔ مونث۔ ہیبت۔ عظمت۔
مہاجرت ۔ مونث۔ جدائی۔
مہار ۔ مونث۔ نکیل۔ جیسے اونٹ کی
مہار۔

مہارت ۔ مونث۔ فقرہ۔ خوشنویسی مین تمنے
مہارت پیدا کی ہے۔
مُہال ۔ مونث۔ شہد کی مکھیون کا چھتا۔
تانیث کے ساتھ مستعمل ہے۔
مہاوٹ ۔ مونث۔ جاڑے کی بارش۔
مہتاب ۔ مذکر۔ برق ؎ شب کو جو بے نقاب
وہ گلفام ہوگیا ۔ مہتاب آفتاب لب بام ہوگیا
مہتاب ۔ مونث۔ ایک آتشبازی۔ مصرع
مہتاب چھوٹتی ہے رخ ماہتاب پر۔
مہد ۔ مذکر۔ گہوارہ۔ پالنا۔
مُہر ۔ مونث۔ رشک ؎ ہستی اپنی ایک دن یا
نقش فنا ہوجائے گی ۔ مُہر انگشت سلیمان
سے جدا ہوجائیگی۔
مُہر ۔ مونث۔ اشرفی۔
مِہر ۔ مذکر۔ آفتاب۔ برق ؎ فرقت یار مین
گر مجھکو ہوا ہے ظلمات ۔ ایک دن مہر نہ ذرے
کے برابر چمکا۔
مِہر ۔ مونث۔ محبت۔ صبا ؎ عذاب قبر
کہان پرسش گناہ کہان ۔ ذرا جو مہر تری
فلک جناب ہوئی۔
مُہر ۔ مذکر۔ اسیر ؎ ساقی سے یہ پوچھتا ہے

قاضی ؎ کیا مہر ہے دخترِ عنب کا۔

مہر گیا ۔ مونث۔ ایک گھاس۔ گلزارِ نسیم سہ خورشید مین ضیا کرن کی ؎ ہے مہر گیا اُسی چمن کی

مُہرہ ۔ مذکر۔ اسیر سہ رو نے مین ہے جو گیسوِ شبرنگ کا خیال ؎ ہر ایک اشک مُہرہ ہے مارِ سیاہ کا۔ ہر معنی مین مذکر ہے۔

مہک ۔ مونث۔ امیر سہ ہو مزہ وصل کا کیا ہوش اُڑا دیتی ہے ؎ بھینی بھینی مہک اے یار ترے ہارون کی۔

مہلت ۔ مونث۔ منیر سہ دنیا مین مثلِ کاغذ آتش زدہ ہین لوگ ؎ مُہلت ہزار آنکھونکو اک اک نظر کی ہے۔

مہلکہ ۔ مذکر۔ فقرہ۔ سخت مہلکہ پیش آیا تھا۔

مہم ۔ مونث۔ برق سہ اجل سے مہم عمر کی سر ہو گئی ؎ سرِ شام اپنی سحر ہو گئی۔

مہمیز ۔ مذکر۔ ذوق سہ ذوقِ صحرا سے جنون مین ہو گیا ہے گرد باد ؎ توسنِ وحشت کو ہین مہمیز خارون کے لگے۔

مہنال ۔ مونث۔ امیر سہ محفل مین کہہ رہی ہے انا الحق پکار کے ؎ منصور کی زبان تری مُہنال ہو گئی۔

مہورت ۔ مذکر۔ سنجوگ۔ بھاکا زبان ہے۔

مے ۔ مونث۔ امیر سہ ساقی کمال پیاس سے جلتا ہے یان جگر ؎ لا جلد برف مین مجھے احمر لگی ہوئی۔

میان ۔ مذکر۔ برق سہ اے بت مہر تجھم تیری قبا لال نہین ؎ مخملی میان ہے شمشیرِ صفاہانی کا۔

میانہ ۔ مذکر۔ پالکی کی قسم۔ تذکیر کے ساتھ مستعمل ہے۔

میت ۔ مونث۔ لاش۔

میخ ۔ مونث ہے۔ جیسے میخ گاڑ دی ہے۔

میخانہ مذکر۔ امیر سہ جب وہ کہتے ہین امیر سے کہتے ہین ہم مست ؎ جاتا ہے یہ اُڑتا ہوا میخانہ کسیکا۔

میچھو ۔ مذکر۔ بڑی موگری۔ مذکر مستعمل ہے۔

میدان ۔ مذکر۔ امیر سہ یون تو رکھا سیکڑون نے تیرے مقتل مین قدم ؎ رہگیا جو کھیت اُسکے ہاتھ میدان رہ گیا۔

میدہ ۔ مذکر۔ فقرہ۔ میدہ باریک نہین پِسا۔

میراث ۔ مونث۔ بحر سہ واعظو ہم رند کیونکر قابلِ جنت نہین ؎ کیا گنہگارون کو

میراث پدر ملتی نہین۔

میر فرش ۔ مذکر۔ مصحفی سے کم چاندنی کا فرش نہین سطح آب سے ✤ صورت مین میر فرش ہین اسپر حباب سے۔

میز ۔ مونث۔ برق سے میز سر روز لب شہر ششہ جاتی تھی ✤ چادر راہ دو دھپٹو کو بنی جاتی تھی

میزاب ۔ مذکر۔ پرنالہ۔

میزان ۔ مونث۔ ترازو۔ امیر سے اللہ رے قدر میرے گناہون کی روز حشر ✤ تعظیم کو کھڑی ہوئی میزان حساب کی۔

میزان ۔ مونث۔ حساب کی ۔ منیر سے یکسان ہوا اخیر کو انجام جزو و کل ✤ میزان برابر آئی قلیل و کثیر کی۔

میسرہ ۔ مذکر۔ حصۂ فوج جو بائین جانب ہو۔

میش ۔ مونث۔ بھیڑ۔

میعاد ۔ مونث۔ امیر سے کھول کر بال جو آئی ہین وہ زندان کیطرف ✤ کچھ بڑھا جاتے ہین میعاد گرفتارون کی۔

میغ ۔ مذکر۔ بادل۔ ابر۔

میکدہ ۔ مذکر۔ سالک سے کیا محتسب کو رند کئے لائے راہ پہ ✤ یون میکدہ کبھی متضائت

کھلا نہ تھا۔

میگزین ۔ مذکر۔ بارودخانہ۔ سلح خانہ۔ فقرہ۔ غنیم کا میگزین اڑا دیا گیا۔

میگھ ۔ مذکر۔ ابر۔ بھاکا زبان ہے۔

مَیل ۔ مذکر۔ برق سے رنگ و بو مین گل سی وہ گلرو زیادہ ہو گیا ✤ میل تن پر لال صندل کا برادہ ہو گیا۔

میل ۔ مذکر۔ رجحان۔ رغبت۔ فقرہ۔ ان کا میل خاطر تمہاری طرف پایا جاتا ہے۔

مِیل ۔ مذکر۔ منیر سے بالاے دار دیکھ خباب مسیح کو ✤ دکھاتا ہو جو میل رہ مستقیم کا ✤

میل ۔ مختلف فیہ۔ سرمے کی سلائی۔ کلام مین اکثر مذکر یا مذکر گیا ہے چنانچہ ناسخ کا مصرع ہے ع میل جو ہے سرمہ کا وہ میل ہے مگر سلائی کے اعتبار سے مونث بھی کہا جائے تو کہہ سکتے ہین۔

میل ۔ مذکر۔ ملاپ۔ آمیزش۔ ناسخ سے دل ہمارا اسقدر سوزش طلب پروانہ ہے شمع سے بھاگے جو اسمین میل ہو کافور کا۔ ہر جگہ اسمین مذکر ہے۔

میل ۔ مذکر۔ ڈاک گاڑی فقرہ۔ پنجاب میل

بہت تیز جاتا ہے۔

میلاد۔ مذکر۔ امیر سے ہے فضل جہان پر خدا کا ٭ میلاد ہے شاہِ انبیا کا۔ رشک کے کلام مین ایک جگہہ مونث لکھا ہوا دیکھا مگر کثرتِ استعمال مذکر ہی کے ساتھ ہے۔

میلان۔ مذکر۔ رشک سے یاد آیا میکہ میلان مزاجِ یار تھا ٭ یاس مین امید تھی انکار مین اقرار تھا۔

میل جول۔ مذکر۔ تسلیم سے زبانِ خلق پہ ذکر اس کا جا بجا ہوگا ٭ یہ میل جول ترا غیر سے بڑا ہوگا۔

میمنہ۔ مذکر۔ حصۂ فوج جو دہنی جانب ہو۔

میمون۔ مذکر۔ بندر۔

مینا۔ مونث۔ فقرہ۔ پہاڑی مینا خوب بولتی ہے۔

مینڈھ۔ مونث۔ فقرہ۔ ہارمونیم مین مینڈھ نہین نکلتی۔

مینڈ۔ مونث۔ فقرہ کھیت کی مینڈ پانی سے کٹ گئی۔

مینڈک۔ مذکر۔ میر سے رعونت سے مینڈک آپ چلتے چلے ٭ بلون مین سے جیسے نکلی چلے

مینک۔ مونث۔ آنکھ کی پتلی ع چراغ گل ہے روشن دیدۂ مینو کی مینک ہے۔

میوہ۔ مذکر۔ امیر سے حاصل ہوا تصور پستان مین دستِ غیب ٭ اٹھا جو ہاتھ میوۂ باغ جنان ملا۔

باب نون

ن۔ مذکر۔ وزیر سے چشم و ابرو کو بنایا ایکجا استاد نے ٭ صاد کے قابل ہے یہ تحریر

نا۔ ۔۔۔ ہوا۔

ناب۔ مونث۔ تلوار کی نالی مصحفی سے اتنا تو بتا کس کو کہان قتل کیا ہے ٭ جو خون سے تر ہین تری تلوار کی نابین۔

نابدان [ناودان]۔ مذکر۔ پرنالہ۔ فقرہ۔ نابدان صاف نہین کیا جاتا۔

ناپ۔ مونث۔ فقرہ۔ قد کی ناپ لو اور سی دو قمیص۔

ناٹک۔ مذکر۔ تھیٹر تماشا۔

ناچ۔ مذکر۔ گلزار نسیم سے ناچ اسکا اگرچہ خوشنما تھا ٭ سنگت کا بیکھا وجی ترکا تھا۔

ناخن۔ مذکر۔ امیر سے روشن دلونکا عیب بھی

سب بے شبہہ سے ہے ہنر + کیونکر نہ بڑ کے بدر ہو ناخن
ہلال کا۔ بعض شعرا نے ناخون بھی کہا ہے۔
ناختہ۔ مذکر۔ آنکھ کا مرض۔ منیر سے ابرو محراب
در سے کیونکر آنکھیں مل سکیں + ناخنہ ہے چشم
گردون مین ہلال عید کا۔ ہر معنی مین مذکر ہے۔
نار۔ مونث۔ برق سے زہر انسان کو امرت
ہے جو حد سے گذری + طور پر برق اجل
نور ہو نار تھی۔
نارجیل۔ مذکر۔ ناریل۔
نارنج۔ مذکر۔ ایک پھل۔
نارو۔ مذکر۔ رشتہ کا مرض۔
ناریل۔ مذکر۔ فقرہ۔ دکن مین ناریل بہت
پیدا ہوتا ہے۔
ناز۔ مذکر۔ امیر سے تیرے ہزار غمزے مین
قاتل اٹھاؤن گا + خنجر کا تیرے ناز اٹھایا نہ جائیگا۔
نازبو۔ مونث۔ چنبیلی۔
نازش۔ مونث۔ مصرع۔ ہم سے بیتری
نازش بیجا نہ اُٹھیگی۔
ناز و نیاز۔ مذکر۔ امیر سے ہم لوٹتے ہین
وہ سو رہے ہین + کیا ناز و نیاز ہو رہے ہین
ناس۔ مونث۔ فقرہ۔ انھون نے سونگھ
کی ناس لی ہے۔
ناس۔ مذکر۔ ظفر سے جب عاشقی مین دل نے
مرا پاس کھو دیا + مین نے بھی اُس کا ایسا کیا
ناس کھو دیا۔
ناسپال۔ مذکر۔ پوست انار۔ ہر معنی مین
مذکر ہے۔
ناسوت۔ مذکر۔ عالم اجسام۔
ناسور۔ مذکر۔ انیس سے ناسور اس الم سے
کلیجے مین پڑ گیا + مین لٹ گیا تباہ ہوا گھر
اُجڑ گیا۔
ناشتہ۔ مذکر۔ فقرہ۔ یہ ناشتہ سفر مین کافی
نہ ہوگا۔
ناطقہ۔ مذکر۔ مصرع۔ ناطقہ بند کیا تم نے ہر اک
ناطق کا۔
ناف۔ مونث۔ ظفر سے جو دریا سے ملتا
ہے شفاف سینہ + تو گرداب سے ہے
تری ناف ملتی۔
نافرمان۔ مذکر۔ ایک اودے رنگ
کا پھول۔
نافہ۔ مذکر۔ برق سے پردے سے چشم یار
کی ظاہر مین شوخیان + چھپتا نہین ہے نافہ ختن

نافۂ غزال کا۔

ناقوس ۔ مذکر۔ امیرؔ سے ۔ دیا ہے دل خدا نے پاک کینے کرتے ہو بدگوئی ٭ قیامت ہے بجے ناقوس کعبے مین برہمن کا۔

ناقہ ۔ مذکر۔ امیرؔ سے ۔ جوشِ وحشت مین اُس دشت مین لایا کہ جہان ٭ آہو سے قیس نہین ناقۂ لیلےٰ کیسا۔

ناک ۔ مونث۔ آتشؔ سے ۔ بینی یار سے دیتے ہے گلِ زنبق کو ٭ بیحیائی سے مگر ناک نہین کٹتی ہے۔

ناگ ۔ مذکر۔ ناسخؔ سے ۔ شب [illegible] جو تیری زلفِ پیچان سے ٭ نہین ہوتا وہ جان بر جسکو کالا ناگ ڈستا ہے۔

ناگن ۔ مونث۔ نفیسؔ سے ۔ جب آئی سن سے کاٹ کے جوشن نکل گئی ٭ اُڑ کر صفون کے بیچ سے ناگن نکل گئی۔

نال ۔ مختلف فیہ۔ [illegible] منیرؔ سے ۔ اسی ویرانے مین پھر پھر کے [illegible] رہا کرتا ہے ٭ دلین کیا نال گڑا ہے بت ہرجائی کا۔ امیرؔ سے ۔ کٹتی ہی نہین مسجد سے یہ واعظ ٭ خدا اسکے گھر مین نال انکی گڑی ہے۔

نال ۔ مختلف فیہ۔ بحرؔ سے ۔ جی چھوٹتا ہے کوہِ الم سخت گران ہے ٭ ستم ہے کبھی یہ نال اُٹھایا نہین جاتا۔ فقرہ ۔ اُن [illegible] سے نال بھی نہ اُٹھی۔

نال ۔ مونث۔ بندوق کی۔ فقرہ ۔ بندوق کی نال پھٹ گئی۔

نالش ۔ مونث۔ رشکؔ سے ۔ دعوے مدعی جو کچھ تھا باطل [illegible] ناحق کی اُس نے نالش کی۔

نالہ ۔ مذکر۔ [illegible] دیکھ ٭ ہم کو نالہ بھی کر نہین آتا۔

نام ۔ مذکر۔ امیرؔ سے ۔ وعدہ جو کیا ذبح کا [illegible] آئے وہ سپاہی قتل ٭ ہے حسن کی مشرب مین وفا نام جفا کا۔

ناموس ۔ مختلف فیہ۔ میرؔ سے ۔ نسبت تو دیتے ہین ترے لب سے پر دیکھین ٭ ناموس [illegible] جائیگی آبِ حیات کی [illegible]

دبیرؔ سے ۔ ناموس [illegible] شام کے بازار مین آیا ٭ سر حضرتِ شبیر کا دربار مین آیا۔

نامہ ۔ مذکر۔ امیرؔ سے ۔ گیا اُڑ کے اُس شوخ کے ہاتھ تک ٭ مرا نامہ خود نامہ بر ہو گیا۔

نامۂ اعمال - مذکر - مصحفی سے دیوان ہی میرا
تھا مرا نامۂ اعمال + کاہیکو فرشتوں نے
لکھا نامۂ اعمال -
نامیہ - مونث - نمو کی قوت -
نان - مونث - اسیر سے آسودہ خاک خوانِ
فلک پر ہو میہمان + سہے ایک نانِ مہر سو
بھی جلی ہوئی -
نان پاؤ - مذکر - فقرہ - وہان نان پاو اچھے
بنتے ہین -
ناند - مونث - بڑا کونڈا - مونث مستعمل ہے
نانہال - مونث - فقرہ - اس شہر مین مرزا
کی نانہال ہے -
ناؤ - مونث - بحر سے جان صدقے کان کی
موتی پر اسے جانی ہوئی + ایک قطرے سے مین
ہاری ناؤ طوفانی ہوگئی -
ناوک - مذکر - امیر سے اللہ ہی اُس ابرو
مژگان سے بچاسے + یہ قہر کی تلوار وہ ناوک
سے بلا کا -
ناول - مذکر - فقرہ - ناول اخلاق پر برا
اثر ڈالتے ہین -
ناونوش - مذکر - نوازش سے عیش کا انجمن مین
جوش رہا + رات بھر خوب ناونوش رہا -
ناہید - مونث - زُہرہ
نای - مونث - رشک سے ہے یہی کثرت
توظرفِ بادہ بن جائین گے ڈھب + میکشو
نای گلو ہیکے کی نے ہوجائیگی -
نب - مونث - زبانِ قلم - فقرہ - نئی نئی
نبین نکلی ہین -
نبات - مونث - اختر شاہ سے وہ کو دلواتی
سہے شیرین دہنی اے نوشاہ + کھائیے
کھائیے مصری وہ نبات آپہونچی -
نباہ - مذکر - ظفر سے کیا ہم سے کیا نباہ کیا
خوب + صد آفرین اُنکو واہ کیا خوب - مومن
نے مونث بھی باندہا ہے وہ خلاف جمہور ہے -
نبرد - مونث - جنگ - لڑائی -
نبض - مونث - امیر سے نہین ملتی یہ بھی تو
دو دو پہر + مری نبض اُسکی نظر ہوگئی -
نبوت - مونث - مسرور سے دونون عالم
پر مسلم ہوگئی + خواجۂ عالم نبوت آپکی -
نبیذ
نبیذہ - مونث - شراب -
نتیجہ - مونث - فقرہ - تمہاری نتیجہ اور
چھوڑ ظمیبا برقرار ہے -

نتیجہ - مذکر - امیر ۔ وہ کہتے ہین دوا دیجئے کو دعائین + یہ سب گالیان ہین نتیجہ اُسیکا۔

نثر - مونث - اسیر ۔ نظم کا اپنی طبیعت سے تعلق نہ گیا + نثر بھی ہم نے جو دیکھی تو مقفٰے دیکھی۔

نجابت - مونث - شرافت۔

نجات - مونث - اختر ۔ چھٹرا اسکے گیسو خمدار سے دل کو بڑے عذاب سے مین نے نجات پائی ہے۔

نجاست - مونث - ناپاکی۔

نجد - مذکر - عرب مین ایک شہر ہے۔

نجف - مذکر - جہان حضرت علی کرم اللہ وجہہ کا مزار ہے۔

نجم - مذکر - اسیر ۔ اسے صنم مذکور تیرا کیا کہ تیرے عشق مین + نجم طالع بھی مرا مثل زحل سیہ رو ہوا۔

نچوڑ - مذکر - میر ۔ جیب اور آستین سے ہو دونے کا کام گذرا + سارا نچوڑا تو دامن پر آرہا ہے۔

نچھاور - مذکر - مصرع - مشت زر مہرِ درخشان کا نچھاور ہوگیا۔

نچھتر - مذکر - ستارہ - طالع۔

نخافت - مونث - امیر ۔ شان پیدا ہوی ہے عشق مین معشوقی کی + جوڑ سے ہے تیری نزاکت کا نخافت میری۔

نحو - مونث - مصرع - صرف آتی ہے نہ بےعقل کو نحو آتی ہے۔

نحو - مذکر - طرز - انداز - عنوان - فقرہ - اُنکا نحو بیان بہت اچھا ہے۔

نحوست - مذکر - داغ ۔ چھٹگئی بدلی فلک پر اُڑگئی بادِ بہار + توبہ کرتے ہی ہمارے یہ نحوست چھاگئی۔

نخ - مونث - ریشم کی ڈور۔

نخاس - مذکر - گدڑی بازار۔

نخچیر - مذکر - غالب ۔ تو مجھے بھول گیا ہو تو پتا بتلا دون + کبھی فتراک مین تیرے کوئی نخچیر بھی تھا۔

نخرہ - مذکر - سوز ۔ پڑا ہوگا کسی کونے مین جا پہچان کر ایجا + مرا دل دو مرا دل دو نیا نخرہ نکالا ہے۔

نخل - مذکر - امیر ۔ فکر رنگین کب ہوا کرتی ہے پیری مین ضعیف + خشک ہوتا ہے

کہیں نخلِ کہیں تصویر کا۔

نخوت۔ مونث۔ بحر سے وہ کیا دن تھے اے دل تجھے یاد ہے کچھ ٭ وہ میری خوشامد وہ نخوت کسی کی۔

نخود۔ مذکر۔ چنا۔

ندا۔ مونث۔ ناسخ سے جو کعبہ سے باہر ہین آنے لگی ٭ ندا مجھکو اُسدم یہ ہاتف نے دی۔

ندامت۔ مونث۔ انیس سے سب بے وطن ہیں فرزند ندامت یہ بڑی ہے ٭ ہم چھپتے ہین اور دہوپ مین لاش اُسکی پڑی ہے۔

ندرت۔ مونث۔ فقرہ۔ اس کلام مین ایک ندرت پائی جاتی ہے۔

نذر۔ مونث۔ رشک سے پاؤن تصویر اُسکی تو ارژنگ تک صدقے کرون ٭ مین تو کیا بہزاد کی یہ نذر تھی مانی ہوئی۔

نذرانہ۔ مذکر۔ منیر سے بوسہ بھی تو دو کھا کے گزک لختِ جگر کی ٭ یون ہضم نہ ہوگا کبھی نذرانہ ہمارا۔

نرخ۔ مذکر۔ صبا سے زوالِ حسن نے سودا سے زلف کو کھویا ٭ بڑھا خط آپ کا تو نرخ مشکِ ناب گھٹا

نرد۔ مونث۔ اسیر سے چاہے جو زندگی تو ہو یار سے جدا ٭ چوپڑ مین جگ جو چھوٹ گیا نرد مر گئی۔

نردبان۔ مختلف فیہ۔ آتش سے دکھلائی سیر آنکھون کو بامِ مراد کی ٭ ایسی کوئی کمند کوئی نردبان نہ تھی۔ ظفر سے بجا ہے عشقِ مجازی کے پاس بھی عاشق ٭ جو یہ نہ بامِ حقیقت کا نردبان ہوتا۔ ترجیح تانیث کو ہے۔

نرغہ۔ مذکر۔ آتش سے گرچہ پیشِ طاقِ ابروے صنم گیسو نہین ٭ کعبے پر نرغہ ہوا ہے لشکرِ کفار کا۔

نرک۔ مذکر۔ دوزخ۔ بھاکا زبان ہے۔

نرکل۔ مذکر۔ نَے۔ فقرہ۔ پورب مین نرکل بہت پیدا ہوتا ہے۔

نرگس۔ مونث۔ اسیر سے ضعف رکھتے ہین ازل سے تری آنکھون کے مریض ٭ خاک سے لیکے عصا نرگسِ شہلا نکلی۔

نژاد۔ مونث۔ اصل۔ نسل

نزاع۔ مونث۔ اسیر سے ایک مسجد ایک سجدہ ایک مسجود ایک خلق ٭ کیون نزاعین تم مین اکر گبر و مسلمان پڑ گئین۔

نزاکت۔ مونث۔ مومن سے اب اغیار سے

ہاتھا پائی ہے کیوں ؎ نزاکت بس اسے نازنین ہو چکی۔

نزدات۔ مونث۔ بقیہ مطالب۔ اہلِ حساب کی اصطلاح ہے۔

نزع۔ مونث۔ جانکنی۔

نزلہ۔ مذکر۔ داغ ؎ بزم سے گلدستے سب اٹھوا دیئے ؎ داغ کا نزلہ گل تر پر گرا۔

نزول۔ مذکر۔ ورود۔ آنکھ وغیرہ کا مرض۔ خالصہ۔ ہر معنی میں مذکر ہے۔

نزہت۔ مونث۔ تازگی۔

نس۔ مونث۔ رگ۔ فقرہ۔ گردن کی نسیں پھول گئی ہیں۔

نسب۔ مذکر۔ مونس ؎ ہے تابع فرمان عجم ان کا عرب ان کا ؎ عالم پہ ہے روشن حسب ان کا نسب ان کا۔

نسبت۔ مونث۔ غالب ؎ گو واں نہیں تو واں کے نکالے ہوئے تو ہیں ؎ کعبے سے ان بتوں کو بھی نسبت ہے دور کی۔

نسبت۔ مونث۔ جان صاحب ؎ سمدھیانے کی قرابت میں قرابت ٹھہری ؎ بھائی کے سالے سے بی جان کی نسبت ٹھہری۔

نسترن۔ مونث۔ سیوتی۔

نستعلیق مذکر۔ ایک قسم کا خط۔

نسخ۔ مذکر۔ ایک قسم کا خط۔

نسخہ۔ مذکر۔ اسیر ؎ ہوں وہ مریض غم کہ بدلتا ہے روز رنگ ؎ ٹھہرا مرا مزاج بھی نسخہ طبیب کا۔

نسخہ۔ مذکر۔ کتاب۔ میر حسن ؎ نئے فقد نے منطق سے حکمت کا رسالا ہے ؎ اس فن محبت کا تو نسخہ ہی نرالا ہے۔

نسر۔ مذکر۔ رشک ؎ صید مرغان چمن کا جب خیال آیا مجھے ؎ نسر واقع نسر طائر کے برابر ہو گیا۔

نسرین۔ مونث۔ سیوتی۔

نسق۔ مذکر۔ میر ؎ دل میں رہا نہ کچھ تو کیا ہم نے ضبط شوق ؎ یہ شہر جب تمام لٹا تب نسق ہوا۔

نسل۔ مونث۔ رشک ؎ اس کم آزاری پر اس غربت پہ تھے ایسے امام ؎ نسل دنیا میں نہ رہنے دی غریب آزار کی۔

نسوار۔ مونث۔ ناس۔

نسیان۔ مذکر۔ منیر ؎ ابروئے یار دیکھ کے

اب بھولنا محال ہے ٭ بالا سے طاق آج سے نسیان رہ گیا۔

نسیم۔ مونث۔ برق ؎ جھونکون سی لال لال ترے گال ہو گئے ٭ غازہ نسیم چہرۂ نازک پہ مل گئی۔

نشاستہ۔ مذکر۔ فقرہ۔ نشاستہ جمایا جاتا ہے۔

نشاط۔ مونث۔ نوازش ؎ باتین جو تم نے آج بھی چھیڑین لال کی ٭ پھر کیا رہی نشاط تمھارے وصال کی۔

نشان۔ مذکر۔ مونس ؎ جب آسمان پہ مہر کا زرین نشان کھلا ٭ پھولی شفق درِ چمنِ آسمان کھلا۔

نشان۔ مذکر۔ امیر ؎ کہان کا کعبہ ہے دیر کیا بتاؤ کوچے کا اُسکے رستہ ٭ مین پوچھتا ہون پتہ کہین کا نشان دیتے ہو تم کہین کا۔

نشانہ۔ مذکر۔ برق ؎ اشارہ تیر بیداد قضا ہے اُس پریرو کا ٭ نہین بچتا نہین بچتا نشانہ قوسِ ابرو کا۔

نشتر۔ مذکر۔ برق ؎ اللہ رے حرارتِ جوشِ جنونِ عشق ٭ پانی لہو سے نشترِ فصّاد ہو گیا۔

نشست۔ مونث۔ رند ؎ راستہ چھوڑ کے اُس کوچے سے بھاگین گے غیر ٭ جب نشست آٹھ پہر رہنے لگی یارون کی۔

نشست و برخاست۔ مونث۔ فقرہ۔ ضعف سے نشست و برخاست دشوار ہو گئی۔

نشور۔ مذکر۔ حشر۔

نشو ونما۔ مختلف فیہ۔ صبا ؎ چشم پرآب سے ہے نشو ونما ساون کی ٭ نفسِ سرد نے باندھی ہے ہوا ساون کی۔ ناسخ ؎ غلط کردۂ یار پر نشو ونما ہوتا نہین ٭ سبزۂ بیگانۂ گل بھی آشنا ہوتا نہین۔ اب مونث ہی مستعمل ہے۔

نشہ۔ مذکر۔ برق ؎ مر گئے پیکر مے الفت فراقِ یار مین ٭ بند آنکھین ہو گئین نشہ جو اپنا بڑھ گیا۔

نشیب۔ مذکر۔ فقرہ۔ اس زمین کا نشیب بٹانا چاہیئے۔

نشیب و فراز۔ مذکر۔ مسرور ؎ بتون کے غمزے حسینون کے ناز دیکھے ہین ٭ زمانے بھر کے نشیب و فراز دیکھے ہین۔

نشید۔ مونث۔ الاپ۔ گانے کی آواز۔

نشیمن۔ مذکر۔ صبا ؎ خاک پر لوٹتے ہین

طائر بسمل ہین ہم + آشیانہ کسے کہتے ہین نشیمن کیسا

نص ۔ مونث ۔ آیت ۔

نصاب ۔ مذکر ۔ کورس ۔ فقرہ ۔ دار العلوم مین نصاب بدل دیا گیا ۔

نصاب ۔ مذکر ۔ جس مال پر زکوٰة واجب ہو وہ نصاب کہلاتا ہے ۔

نصرت ۔ مونث ۔ مدد ۔ یاری ۔

نصفت ۔ مونث ۔ انصاف ۔

نصیب ۔ مذکر ۔ امیر ؎ باتین بھی کین خدا نے دکھایا جمال بھی + اللہ کیا نصیب جناب کلیم تھا ۔

نصیبہ ۔ مذکر ۔ بحر ؎ مرجائے جس کے عشق مین وہ نام بھی نہ لے + یہ بھی نصیبہ عاشق حسرت نصیب کا ۔

نصیحت ۔ مونث ۔ انیس ؎ کیا واری جاؤن ماں کی نصیحت بُری لگی + سچ تو یہ کیا کہا کہ جگر پر چھُری سی لگی ۔

نضج ۔ مذکر ۔ پختگی جیسے مادہ کا نضج ہوگیا ۔

نطاق ۔ مذکر ۔ کمربند ۔

نطع ۔ مذکر ۔ چمڑے کا فرش ۔

نطفہ ۔ مذکر ۔ ناظم ؎ تمہین نوشیروان نا

نگر پھر غیر کا ڈر ہے + بد آموزی مین وہ نطفہ ہے نجابت ابن القش کا ۔

نطق ۔ مذکر ۔ رشک ؎ تیری گرما گرم باتون سے یہ سمجھا اسے شرر یہ + نطق ہے گویا زبانِ شعلۂ ادراک کا ۔

نطول ۔ مذکر ۔ فقرہ ۔ بخار مین نطول مفید ہوتا ہے ۔

نظارہ ۔ مذکر ۔ سالک ؎ آتا نہ غش سے حضرت موسیٰ کو ہوش پھر + نظارہ تمام جو ہوتا جمال کا ۔

نظام ۔ مذکر ۔ انتظام ۔ فقرہ ۔ نظامِ سلطنت ہمارے ہاتھ آگیا ۔

نظامت ۔ مونث ۔ فقرہ ۔ ابتو ان کو نظامت ہوگئی ہے ۔

نظر ۔ مونث ۔ امیر ؎ کی جب نگاہ تجھکو دیکھا ، اب تک تو نظر کہین نہ چوکی ۔

نظر گزر ۔ مونث ۔ فقرہ ۔ بچون کو نظر گزر ہوتی رہتی ہے ۔

نظم ۔ مونث ۔ لڑی ۔ رشک ؎ جب پیرنے مین عکس پڑا تیرے دانتون کا + دریا مین نظمِ گوہرِ شہوار گر پڑی ۔

نظم - مونث - نسیم سے یہ ہے فیضِ نعت حبیبِ خدا
مری نظم مقبولِ عالم ہوئی -
نظم ونسق - مذکر - مونس سے ابتر رسالہ اردو کا
نظم ونسق ہوا + دیباچۂ اجل مین لعین کا سبق ہوا
نظیر - مونث - تسلیم سے کرے مدح ربِ قدیر
آپ کی + کہان دو جہان مین نظیر آپ کی -
نعت - مونث - اسیر سے غزل جو کہتے ہین
ہم نعت مین رسولون کی + ہمارے شعر نہین
ڈالیان مین پھولون کی -
نعرہ - مذکر - اسیر سے بدلی ہے کہ سے خانہ ہے
بجلی ہے کہ سے ہے + یہ رعد ہے یا نعرۂ مستانہ
کسی کا -
نعش - مونث - اسیر سے تا قیامت کوئی ایذا
نہ ہوا سے کنجِ مزار + بطنِ مادر کی طرح نعش
ہماری رکھنا -
نعل - مذکر - اسیر سے فلک نے سر پہ رکھ کے
اپنے ماہِ نو بنایا ہے + گرا تھا جو زمین پر ٹوٹ کر
نعل اُس کے توسن کا -
نعلین - مونث - تسلیم سے کرون اور تعظیم
مین کیا تری + مرے سر پہ نعلین شاہا تری -
نعم البدل - مذکر - اسیر سے شوخیان تہین جو
حسینون مین وہ حور و نہین کہان + مر کے ہمنے
خلد مین نعم البدل پایا تو کیا -
نعمت - مونث - منیر سے تقدیر ہو یا در تو
سے ملے ذائقۂ فقر + یون بھیک بھی مانگو تو نعمت
نہین ملتی -
نعناع - مذکر - پودینہ -
نعیم - مونث - جنت -
نغمہ - مذکر - برق سے جلسۂ محشر بھی کچھ کم
بزم عشرت سے نہین + صور اسرافیل نغمہ ہے
رباب و چنگ کا -
نفاذ - مذکر - فقرہ - اسی سال اس قانون کا
نفاذ ہوا ہے -
نفاس - مذکر - فقرہ - نفاس عورتون کو ہوتا ہے
نفاست - مونث - قدر سے کیسا ملا ہے
ساقیِ رنگین مزاج واہ + شیشون مین سے مجھے
وہ کامنی نفاست بھری ہوی -
نفاق - مذکر - رند سے موافقت مین ہم
کی گر نفاق ہوا + فراقِ روح کا غالب سے
اتفاق ہوا -
نفت (لفظ) مذکر - ایک روغن جو بارود کا کام
دیتا ہے -

نفخ ۔ مذکر ۔ فقرہ ۔ بادی چیزون سے نفخ ہو جاتا ہے

نفخہ ۔ مذکر ۔ ناصر ۔ دل نے آج اس طرح سے نالے کیے ۔ یاد آیا مجھکو نفخہ صور کا ۔

نفرت ۔ مونث ۔ مسرور ۔ جان تم دیتے تھے مجھپر کل تلک ۔ آج کیون صورت سے نفرت ہو گئی ۔

نفرین ۔ مونث ۔ مصحفی ۔ بسکہ نازک ہو گئی حالت دل بیتاب کی ۔ اب اٹھا سکتا نہین نفرین عزیز احباب کی ۔

نفس ۔ مذکر ۔ تسلیم ۔ مار ڈالا ہم کو اس کمبخت نے ۔ نفس امارہ مگر مرتا نہین ۔

نفس ۔ مذکر ۔ میر ۔ آیا تو سہی وہ کوئی دم کے لیے لیکن ۔ ہونٹون پہ مرے جب نفس باز پسین تھا ۔

نفسانیت ۔ مونث ۔ فقرہ ۔ آپ کی نفسانیت نہین جاتی ۔

نفع ۔ مذکر ۔ میر ۔ تدبیر تھی تسکین کی لیکن لوگون کی ورنہ ۔ معلوم تھا مدت سے ہمین نفع دوا کا ۔

نفقہ ۔ مذکر ۔ فقرہ ۔ عیال کا نفقہ دینا پڑیگا ۔

نفیر ۔ مونث ۔ بحر ۔ یہ غافلی مین بسر کی شب شباب اپنی ۔ کبھی نہ کان مین پہونچی نفیر خواب اپنی ۔

نقاب ۔ مختلف فیہ ۔ غالب ۔ منہ نہ کھلنے پہ ہے وہ عالم کہ دیکھا ہی نہین ۔ زلف سے بڑھکر نقاب اس شوخ کے منہ پر کھلا ۔ بحر ۔ نہ دیکھے غیر تمہین اور ہم تمہین دیکھین ۔ ہماری آنکھ کا پردہ کرو نقاب اپنی ۔ اب علے العموم مونث مستعمل ہے ۔

نقارہ ۔ مذکر ۔ امیر ۔ بیان کیا ہو شہنشاہ عرب کی شان و شوکت کا ۔ فلک جس کے در دولت پہ نقارہ ہے نوبت کا ۔

نقاہت ۔ مونث ۔ فقرہ ۔ مریض کی نقاہت بڑہتی جاتی ہے ۔

نقب ۔ مونث ۔ منیر ۔ کیونکر نہ آسے قلعہ دل مین سپاہ غم ۔ چاک جگر ہے نقب حصار پناہ کی ۔

نقد ۔ مذکر ۔ تسلیم ۔ ہو انقد دل نذر بتان دہر ۔ فقط نقد جان اور باقی رہا ۔ بعضون نے خلاف جمہور مونث بھی کہا ہے ۔

نقرس ۔ مذکر ۔ ایک مرض ہے ۔

نقرہ ۔ مذکر ۔ مصرع ۔ نقرۂ خام ہے عبث ہوتا ہے ۔

نقش ۔ مذکر ۔ سالک سے اُس درپہ لاغری کر
نہ آیا نظر تو کیا ٭ یہ نقش پسلیوں کا مٹایا نہ جائیگا۔

نقشہ ۔ مذکر ۔ امیر سے تھا وہیان مین نقشہ
جو تری جادہ گری کا ٭ منہ پھیر لیا دیکھکے رُخ
ہم نے پری کا۔

نقص ۔ مذکر ۔ مونس سے نسبت ہے کیا کہ ماہ
مین ہے نقص داغ کا ٭ عالم ہے آفتاب مین
دن کے چراغ کا۔

نقصان ۔ مذکر ۔ سالک سے اُس بیوفا سے
مل کر یون منفعل ہو ادل ٭ ہو جیسے آشنا سے
نقصان آشنا کا۔

نقطہ ۔ مذکر ۔ امیر سے کسی نے لفظِ رُخ کی نقطہ
کب عالم مین دیکھا ہے ٭ نہ ہوتا کس طرح نقطہ
رُخِ محبوب پر تل کا۔

نقل ۔ مونث ۔ امیر سے نقشہ ہی اپنے روئے
کتابی کا بھید و ٭ سے ہے ہم کو نقل و اصل برابر
کتاب کی۔

نقل مونث ۔ فقرہ ۔ ناٹک مین خوب خوب
نقلین ہوتی ہین۔

نقل ۔ مذکر ۔ تبدیلی ۔ نسیم سے ایک صورت
پر رہی صورت نہ مانندِ خیال ٭ جب ہوئی ہستی
سے مجھے نقلِ مکان پیدا ہوا۔

نُقل ۔ مذکر ۔ گزک ۔ سرور سے رند کیا کیا بناتے
ہین اسکو ٭ شیخ گویا ہے نُقل محفل کا۔

نقیض ۔ مونث ۔ ضد۔

نکاح ۔ مذکر ۔ نوازش سے نہ پوچھو میکدے
مین آج کیا تماشا ہے ٭ نکاح شیخ کا بنت العنب
سے ٹھہرا ہے۔

نکاس ۔ مذکر ۔ فقرہ ۔ پانی کا نکاس کدھر ہے۔

نکہت ۔ مونث ۔ فقرہ ۔ آگے تو نکہت
برستی تھی اب فضلِ الٰہی ہے۔

نکتہ ۔ مذکر ۔ ظفر سے خیال اُس خالِ لب کا
دل سے جاتا ہی نہین اپنے ٭ غرض یہ دلنشین
نکتہ کچھ ایسا ہے کہ کیا کہئے۔

نکس ۔ مذکر ۔ فقرہ ۔ نکس مرض بُرا ہوتا ہے۔

نکسیر ۔ مونث ۔ فقرہ ۔ کسی کی نکسیر تک
نہین پھوٹی۔

نکوہش ۔ مونث ۔ ملامت۔

نکھاد ۔ مونث ۔ راگ مین ایک سُر کا نام ہے
تانیث کے ساتھ بولتے ہین۔

نکھار ۔ مذکر ۔ سرور سے برستا ہے جب مینہ
تو کہتے ہین میکش ٭ نکھار آج سے ہے وختِ رز

پہ پلا گا۔

نکہت - مونث - امیر سه ہے ترے پیرہن
پاک کی حسرت اُسکو + ورنہ کیون نکہت گُل جامہ
سے باہر ہوتی -

نکیل - مونث - مہار - فقرہ - اونٹ کی نکیل
ٹوٹ گئی -

نگ - مذکر - ناسخ سه ہے گلشنِ خوبی وہ
پر پیرو سلیمان + خاتم مین نہ کیون نگ ہو عقیقِ
شجری کا۔

نگا - مذکر - نقش -

نگاہ - مونث - غالب سه دل سے تری
نگاہ جگر تک اُتر گئی + دونون کو اک ادا مین
رضامند کر گئی۔

نگر - مذکر - رند سه ہے جو منظور اُدہر ہو
اب ادہر کی دنیا + اُجڑی جاتی ہے یہ بستی
وہ نگر بستا ہے۔

نگہداشت - مونث - محافظت - فقرہ
ہم سے اُسکی نگہداشت نہین ہوسکتی۔

نگین - مذکر - آتش سه کس لعلِ آتشین
کا ہے دل اپنا شیفتہ + جسپر ہمارا نام کھدا وہ
نگین جلا۔

نگینہ - مذکر - ظفر سه افسوس اپنے اشک
کی جانی نہ ہم نے قدر + کیا بے بہا نگینۂ الماس
کھو دیا۔

نل - مذکر - جیسے پانی کا نل۔

نم - مذکر - مومن سه چھوڑا نہ دل مین کچھ
بھی تپ ہجر نے کہ رات + روتے تھے زار
زار اور آنکھون مین نم نہ تھا۔

نماز - مونث - بحر سه وہ زلف ہے گوری
مُنھ پہ آفت + اسے بحر نماز پڑہ گہن کی۔

نمائش - مونث - ظفر سه تیری موجِ تبسم
لب نے + کی نمائش تو موجِ مے سے کی۔

نمبر - مذکر - امیر سه آسمے وہ باری باری
عشاق کے پڑہین گے + عجلت سے کچھ نہوگا
نمبر لگے ہوے ہین۔

نمدا | نمدہ - مذکر - وہ اونی کپڑا جو گھوڑے پر
ڈالتے ہین۔

نمش - مونث - فقرہ - نمش دودہ سے
بنائی جاتی ہے۔

نمط - مذکر - دستور - طریقہ۔

نمک - مذکر - ظفر سه آگاہ تو کیا مجھے لذت
سے عشق کی + زخمون مین اُسنے مگر نمک بھرا ظفر

نمگیرہ۔ مذکر۔ اختر (شاہ اودھ) ہر تجلی تمامی سے
منڈھا ہو ☆ نمگیرہ بھی پُر زر اک گھڑا ہو۔
نمو۔ مونث۔ بحر کا مصرع ہے۔ سبزے سے نمو
کی ہے عقیق شجری سے۔
نمود۔ مونث۔ رند۔ بحر جہان میں تیری
کرم سے حباب وار ☆ دم بھر نمود ہو گئی
اس سے بے نمود کی۔ حباب۔ ذوق دہلوی
کے کلام میں ایک جگہ مذکر بھی بندھا
ہوا ہے مگر اتفاق مونث ہی
پر ہے۔
نمونہ۔ مذکر۔ داغ۔ جس نے ہمارے
دل کا نمونہ دکھا دیا ☆ اُس آئینے کو خاک میں
اُس نے ملا دیا۔
نمیقہ۔ مذکر۔ خط۔ مکتوب۔
ننگ۔ مذکر۔ میر۔ ٹالا مرے مزار پہ
اُسکو یہ جذبِ عشق ☆ جس بے وفا کو نام
سے بھی میرے ننگ تھا۔
نوا۔ مونث۔ ناصر۔ بہار آتے ہی حالت
کچھ اور زار ہوئی ☆ نوائے دلکش بلبل جگر
کے پار ہوئی۔
نواڑ۔ مونث۔ فقرہ۔ اتنی نواڑ پلنگ کو
کافی نہ ہو گی۔
نوازش۔ مونث۔ انیس۔ میدان میں
سرکشی جو ہر اک نے پسند کی ☆ اُس ایک لعین
نے نوازش دو چند کی۔
نواسیر۔ مونث۔ فقرہ۔ غریب کو نواسیر ہو گئی ہے
نوالہ۔ مذکر۔ منیر۔ غیر کو آئی چشک مجھکو نہ بھیجا زہر
بھی ☆ گور کے منہ کا نوالہ خوانِ احسان میں نہ تھا
نوبت۔ مونث۔ منیر۔ ہوئی تکرار نالہ سے
(حالت)
عجب نوبت مرے دل کی ☆ ملے دو داغ
جب باہم صدا نکلی جلاجل کی۔
نوبت۔ مونث۔ امیر۔ نوبت نہ آئی
(باری)
اپنے حساب و کتاب کی ☆ اللہ شام بھی ہوئی
روزِ حساب کی۔
نوبت۔ مونث۔ قدر۔ ہمیشہ سر کو ٹکرایا
کئے ہم ☆ ترے دروازے پر نوبت بجا کی۔
نوٹ۔ مذکر۔ فقرہ۔ سو روپے کا نوٹ ہے
مختصر سا نوٹ لکھا ہے۔
نوچ کھسوٹ۔ مونث۔ فقرہ۔ تمہاری نوچ کھسوٹ
سے ناک میں دم ہے۔
نوحہ۔ مذکر۔ رشک۔ شکر میں محسود ہو کر
مرگیا ☆ نوحہ ہے شورِ مبارکباد کا

نور - مذکر - امیر سے میرے سیاہ خانے مین
شب کو وہ حور تھا + پتلی کی طرح پردۂ ظلمت مین
نور تھا۔

نورتن - مذکر - اسیر سے آٹھ آٹھ آنسو جو روتی
ہے ہماری چشم تر + کیا کسی بازو کا اسکو نورتن
یاد آگیا۔

نورس - مذکر - تازہ پھل۔

نوروز - مذکر - سودا سے فکر مین ہجر کے
دل وصل کا دن کھوتا ہے + یان محرم ہی مین
نوروز سدا ہوتا ہے۔

نورہ - مذکر - منیر سے مانع مستی کی دعوت
میکشون پر فرض ہے + ریش قاضی کے
لئے تیار نورہ ہوگیا۔

نوسادر - مذکر - ایک نمک ہے۔

نوش - مذکر - نوازش سے گالیان دیکے
وہ دیتے ہین لبون کا بوسہ + نیش کے ساتھ
یہان نوش عطا ہوتا ہے۔

نوشت - مونث - ظفر سے کوئی جاتی ہے
اسمین پیش تدبیر اسے خردپیشہ + نوشت
اپنی جو پیشانی مین ہے وہی ہے پیش آتی۔

نوشت وخواند - مونث - فقرہ - لڑکون کی
نوشت وخواند خراب ہو رہی ہے۔

نوشتہ - مذکر - سالک سے سجدۂ نقش کف
پا سے بتان کے نہین داغ + یہ نوشتہ ہے مری
ناصیہ فرسائی کا۔

نوشدارو - مونث - مسرور سے جان لی
اُس کے لب جان بخش نے + نوشدارو سم
قاتل ہوگئی۔

نوع - مونث - قسم - جنس۔

نوک - مونث - ناسخ سے کردن تحریر ناسخ
توڑا اسکے تیر مژگان کا + جو ہو نوک قلم مانند نوک
تیر لوہے کی۔

نوک - مونث - اسیر سے تیز صفحہ پر کھینچی اس
موسے مژگان کی شبیہ + نوک رہ جائے الٰہی
خامۂ بہزاد کی۔

نوک پلک - مونث - داغ سے دلمین عاشق
کے تصور سے کھٹک ہوتی ہے + ان حسینون
مین غضب نوک پلک ہوتی ہے۔

نوک جھونک یا نوک چونک - مونث - اختر سے دل سے
سیدھی ہے ہوتین وہ پلکین + نوک جھونک انکی
چلی جاتی ہے۔

نوم - مونث - نیند۔

نونہال - مذکر - نیا پودہا -

نوید - مونث - داغ ؎ بعد میرے کیون نوید وصل یار آنے کو تھی ❊ وہ چمن ہی مٹ گیا جسمین بہار آنے کو تھی -

نہار - مذکر - دن -

نہال - مذکر - ناسخ ؎ ہے فیضِ خاک مشہدِ دون سے سربلندون کو ❊ کہ سبز پانی ہی سے ہر نہال رہتا ہے -

نہالچہ - مذکر - چھوٹی توشک - اسکو نہلچہ بھی کہتے ہین

نہان - مذکر - اشنان - جیسے گنگا کا نہان -

نہایت - مونث - سالک ؎ جور و ستم کی اُنکے جو غایت نہین رہی ❊ یان بھی مری وفا کی نہایت نہین رہی -

نہج - مذکر - طریق - فقرہ - اس کا کوئی نہج ہی نہین پڑتا -

نہر - مونث - امیر ؎ نہالِ عشق کو رو رو کے ہم سرسبز کرتے ہین ❊ نہین آنکھین یہ دو نہرین ہین اپنی گلشنِ دل کی -

نہضت - مونث - روانگی - کوچ -

نہنگ - مذکر - انشا ؎ اس وضع سے سب نہنگ نکلے ❊ جیسے کوئی پیکے بھنگ نکلے -

نہیب - مونث - وحشت -

نہین - مونث - مومن ؎ کہو مرگ سے بات نوازش کرے ❊ کہ اُس سے زیادہ نہین ہو چکی

نَے - مونث - منیر ؎ دلیری کر کے آئی گڑگڑی باتین بنانیکو ❊ نے قلیان برابر سے ہمدمی کچھ آگ لائی ہے -

نیاز - مذکر - آتش ؎ نہ ہوگا حسن کا محتاج بھی عاشق کوئی دنیا مین ❊ نیاز اُس سے کیا پیدا نظر جو ناز مین آیا -

نیاز - مونث - داغ ؎ اسے داغ قتل ہو کے طلب رتبہ شہید ❊ ہوتی ہے اب نیاز دہان میرے نام کی -

نیام - مذکر - دبیر ؎ فی الفور پیکِ فتح کا لبیک کہہ گیا ❊ منھ کھولکر نیام تعجب سے رہ گیا -

نیابت - مونث - منیر ؎ سیلی بھی تو پیٹ کی ہے باریک ❊ کرلیگی نیابت اُس کمر کی -

نیاو - مذکر - انصاف -

نیایش - مونث - تعریف -

نیت - مونث - داغ ؎ یون تو برسون نہ پیون اور نہ پلاؤن زاہد ❊ توبہ کرتے ہی بدلجاتی ہے نیت میری -

نیچر - مذکر - فقرہ - ایسے واہیات کو نیچر تسلیم نہیں کرسکتا۔

نیچہ - مذکر - فقرہ - اس حقہ پہ یہ نیچہ زیب نہیں دیتا۔

نیّر - مذکر - برق سے نیر اقبال کیا چمکا ثریاجاہ کا۔ آسمان تک ہوگیا شہرہ ثریاجاہ کا۔

نیر - مذکر - پانی - ہندی زبان ہے۔

نیرنگ - مذکر - غالب سے سادگی ہائے تمنا یعنی + پھر وہ نیرنگ نظر یاد آیا۔

نیزہ - مذکر - امیر سے ختم ہے میرے بن اداؤں اس ستم ایجاد پر + ہاتھ میں جس دم لیا نیزہ کنارہ ہوگیا۔

نیسان - مذکر - رشک سے رو چکے یاد در دندان میں جب ہم چاند چہرہ + ہنسکے فرمانے لگے نیسان پورا ہوگیا۔

نیستان - مذکر - رند سے پابند اک مقام کو ہوتے نہیں ہیں مرد + شیروں کے واسطے ہیں نیستان سنے سنے۔

نیش - مذکر - ناسخ سے ترک لذت کر دلا سوچے نہ تا تجھکو گزند + خوش نہ ہو پیچھے سے ہے پہلے نیش ہے زنبور کا۔

نیشتر - مذکر - ناسخ سے بلبلیں کیا گل بھی دیوانی ہیں تیرے عشق میں + خار سے بھی ہے رگ گل نیشتر فصاد کا۔

نیشکر - مختلف فیہ - آتش سے یا تیغی دونوں کی چکھی ہے جو حق پوچھیے + اُن لب شیرین سے شیرین نیشکر کوئی نہ تھا + رشک سے تمہاری انگلیوں نے وصف پایا پتلی ہونے میں پہ نہیں تو عیب ہے ہو جائے جتنی نیشکر پتلی - کثرت استعمال تذکیر کے ساتھ ہے چنانچہ ذوق کا شعر ہے ۔ خدنگ عشق کھاکر زخم دل فرماوے کے باہم + لگے کہنے کہ شیرین نیشکر ایسے تو ہوتے تھے۔

نیفہ - مذکر - سحر سے چراغ نات کی بتی کہ ہے گریبان دیکھو + بنا ہے شعلہ جوالا نیفہ سرخ جالی کا۔

نیگ - مذکر - فقرہ - سب حقداروں کو نیگ مل گیا۔

نیل - مذکر - نصیر سے اس رخ پہ پسینے سے کا تل کا بنا جب تل - عالم میں بگڑنے ہی پھر نیل تلک دیکھا۔

نیل - مذکر - مراغ بیمر سے چٹکی انگلیاں میں تم نہ ٹکواؤ + گورے سینے میں نیل پڑتا ہے۔

نیل - مذکر - آنکھوں کی سیاہی - مومن سے کیا
رو رو کے خیرہ بختی چشم سیاہ کو * وان شغل پھر یہ ہو
ابھی یان نیل ڈھل گیا -

نیل - مذکر - مصرع - نشے سے بو رہا -

نیلام - مذکر - وسیر سے رخصت تن میرا قفس کے
ہاتھ بیچا عشق نے * جیسے ہو نیلام باقی دار کی
املاک کا -

نیل کنٹھ - مذکر - فقرہ - دسہرے مین نیل کنٹھ
چھوڑے جاتے ہین -

نیل گائے - موئنث - مصرع - نیل گا بن کے کا
بھوتی ہین -

نیلم - مذکر - فقرہ - اس انگوٹھی کا نیلم کیسا ہے -

نیلوفر - مذکر - ظفر سے خال مشکین آتش رخسار
سے پیدا ہوا * جیسے خورشید مین بھی نیلوفر پیدا ہوا -

نیم - موئنث - فقرہ - نیم کڑوی ہوتی ہے -

نیمچہ - مذکر - منیر سے آتے ہین عاشق ابروی
بتان حج کے لئے * نیمچہ تیز رکھ اپنے کعبہ کی
محراب اپنا -

نیمہ - مذکر - ایک لباس - مصرع - نیمہ بھی ترا
رنگ سے کیسر کے بھرا ہے -

نیم آستین - موئنث - فقرہ - انگرکھے پر نیم آستین
زیب دیتی ہے -

نین - مذکر - آنکھ - ہندی زبان مین مذکر مستعمل ہے
نین سکھ - مذکر - ایک قسم کا کپڑا -

نیند - موئنث - مومن سے یہ سمجھتی تو آنکھوں لیا
نینہ غضب نیند بھری ہے * میری ہی جبین کو
جو یہ کھٹنے پہ دھری ہے -

نینو - مذکر - ایک پھول دار کپڑا -

نیو - موئنث - بنیاد - فقرہ - آج مکان کی نیو
ڈالی گئی -

باب واو

واو - مذکر -

وادی - مذکر - صحرا - نوازش سے دلکو کسو نت
خیال رخ روشن نہ ہوا * ہم سے وحشت مین
جدا وادی ایمن نہ ہوا -

وار - مذکر - ظفر سے زخمی کو اپنے آپ سسکتا
چھوڑ دے * اک اس پہ وار کیجیو اور اپنے
ہاتھ کا -

واردات - موئنث - رند سے بیان کیجئے کیا
واردات اتنی ہے * وہ بولتے نہین کچھ منھ
سے بات اتنی ہے -

وارنٹ ۔ مذکر ۔ فقرہ ۔ مجرم کے نام وارنٹ جاری ہوا ہے۔

وارنش ۔ مونث ۔ روغن ۔ تانیث کے ساتھ مستعمل ہے۔

واسطہ ۔ مذکر ۔ امیر ۔ ہنسا عکس ہنسنے پہ اُن کے تو بولے کہ میرے تر سے واسطہ کیا ہنسی کا۔

واسطی ۔ مذکر ۔ ایک قسم کا قلم۔

واسوخت ۔ مذکر ۔ فقرہ ۔ کیا [illegible] واسوخت کہا ہے ماشا اللہ۔

[illegible]

جیسے غنچہ دلگیر [illegible]

بھی تقصیر میں بیٹھا۔

واقعہ ۔ مذکر ۔ رند ۔ رہ گئے گا اکڑ میں لٹکا جو شعر حسب حال ✤ واقعہ اپنا بھی اک روز مرثیہ ہو جائیگا۔

واقفیت ۔ مونث ۔ آپ بڑی واقفیت رکھتے ہیں۔

واگذاشت ۔ مونث ۔ فقرہ ۔ علاقہ کی واگذاشت ہو گئی۔

وام ۔ مذکر ۔ قرض۔

واویلا ۔ مونث ۔ فریاد ۔ مصرع ۔ ہو رہی ہے جہان میں واویلا۔

واہ ۔ مونث ۔ میر ۔ واہ رے عشق اُس ستمگر نے ✤ جانفشانی پہ میری واہ نہ کی۔

واہ واہ / **واہ وا** ۔ مونث ۔ امیر ۔ امیر چستی مضمون سے ہے امید ثواب ✤ کہی جو سست غزل واہ واہ کیا ہوگی۔

واہمہ ۔ مذکر ۔ امیر ۔ دل وصلت جانان کا جو مشتاق ہوا ہے ✤ کچھ اور نہیں واہمہ خلاق ہوا ہے۔

وبا ۔ مونث ۔ ظفر ۔ ہزاروں مر گئے اُسپر سسکتے ہیں لاکھوں ✤ عجیب روگ ہے یارب یہ کیا وبا آئی۔

[illegible] سے

بسا ہوا [illegible] کا جہاں ✤ [illegible] سے تھے جی کو وبال اور لگا۔

وتیرہ ۔ مذکر ۔ میر ۔ یار کو لاکھا جانے کا وتیرہ ہو گیا ✤ دعوت لب خون ناحق کا ذخیرہ ہو گیا۔

وثوق ۔ مذکر ۔ فقرہ ۔ اس قول پر وثوق نہیں ہو سکتا۔

وثیقہ ۔ مذکر ۔ فقرہ ۔ آپ کے نام وثیقہ ہو گیا۔

وجاہت ۔ مونث ۔ فقرہ ۔ میر صاحب کی وجاہت کا کیا کہنا۔

وجب - مذکر - بالشت -

وجد - مذکر - اختر شاہ اودھ ؎ جنگلا اس ٹھاٹھ سے بجاتا ✤ مرغانِ ہوا کو وجد آتا -

وجدان - مذکر - فقرہ - وجدانِ سلیم اسکو تسلیم نہین کرتا -

وجع مفاصل - مذکر - فقرہ - دشمنون کو وجع مفاصل ہوگیا ہے -

وجود - مذکر - ناسخ ؎ شکر و شکوہ ہے سو بیجانے کا اسے ناسخ یہی ✤ دوست دشمن کا وجود اک دن عدم ہوجائے گا -

وجہ - مونث - شوق ؎ ایسی حالت جو پیچ و تاب کی ہے ✤ تم کو کیا وجہ اضطراب کی ہے -

وحدت - مونث - اسیر ؎ رسی دراز ظلم کی کوتاہ ہوگئی ✤ وحدت جو رہبر دلِ آگاہ ہوگئی -

وحشت - مونث - مومن ؎ تم اٹھ گئے محفل سے تو کر آتے ہی مجنون کا ✤ سایہ سے مرے وحشت اے رشکِ پری اتنی -

وداد - مونث - محبت - دوستی -

وداع - مونث - رخصت - اسیر ؎ رخصت طلب ہے عاشقون سے حسن یار کا ✤ پروانو نسے وداع چراغِ سحر کی ہے -

ودیعت - مونث - مصرع - سینے مین اپنے ہمارے ودیعت خدا کی ہے -

وراثت - مونث - فقرہ - کچھ ہو وراثت نہین جا سکتی

ورثہ - مذکر - میراث - فقرہ - کیا باپ دادا کا ورثہ ہے

وَرد - مذکر - آتش ؎ باغِ جہان مین حق انصاف سے نہ گزرا ✤ شربت بنایا بہر بلبل جو ورد پایا -

وِرد - مذکر - ناسخ ؎ ہوگیا قرآن کا پڑھنا غنیمت اسکو ورد لن ترانی ہوگیا -

ورزش - مونث - کثرت - مشق -

ورطہ - مذکر - گرداب -

ورع - مونث - پرہیزگاری -

ورق - مذکر - وزیر ؎ یوسف کی اور یار کی تصویر کیا ملے ✤ وہ سے ورق غلام کا یہ آفتاب کا

ورم - مذکر - بحر ؎ خوبی قسمت سے جگر بیش ختم ہوجائے گا ✤ دل اگر خوش ہو سکے پھولے گا ورم ہوجائیگا -

ورود - مذکر - فقرہ - اچھے وقت آپ کا ورود ہوا -

وزارت - مونث - مصرع - لیجئے آپ کے حصے مین وزارت آئی -

وزن - مذکر - محسن سے سنئے اس نظم کا ہر حرف میزانِ قیامت میں بطرزِ تازہ ہو وزن اپنے اشعارِ مجید کا۔

وساطت - مونث - ذریعہ - فقرہ - میں کسی کی وساطت نہیں چاہتا۔

وسادہ - مذکر - تکیہ - رشک سے رنج اٹھائے اسیو قسمت سے کہ ہٹ ہٹ گئی اب یہاں سے انگائی پر وسادہ ہوگیا۔

وسعت - مونث - امیر سے وہ کام کر کہ تجھکو کشادہ سے لحد کیا چاہیے مکان میں وسعت زمین کی

وسمہ - مذکر - خضاب - فقرہ - بہت دنوں سے وسمہ نہیں لگایا۔

وسواس - مذکر - میر سے نہیں وسواس جی گنوا سے یکے ہائے ذوق دل لگانے کے۔

وسوسہ - مذکر - امیر سے خیالِ دولتِ دنیا کبھی گر دل میں آجائے سمجھ اسکو کہ یہ ہے وسوسہ ابلیس مرتد کا۔

وسیلہ - مذکر - امیر سے لکھی تاریخ امیر اس نعت کو مجموعہ کی میں سنے جو صنعت ہے وہ اک سچا وسیلہ ہے شفاعت کا۔

وصف - مذکر - سالک سے خوش خوش وہ سرِ ہیں تنگی دل کا شکوہ گویا کہہ رہا ہوں وصف اُن کے ہی دہن کا۔

وصال - مذکر - غالب سے یہ نہ تھی ہماری قسمت کہ وصالِ یار ہوتا اگر اور جیتے رہتے یہی انتظار ہوتا۔

وصال - مذکر - رند سے دعائے مغفرت اُنکی کرو اُٹھا کر ہاتھ تمہارے ہجر میں جن لوگوں کے وصال ہوئے۔

وصل - مذکر - سالک سے صبح تک جلوہ عارض سے رہا میں بیہوش اُن سے اسطور ہوا وصل کہ گویا نہ ہوا۔

وصیت - مونث - شوق سے دل پہ جو گذری کچھ بیان نہ کی کچھ وصیت بھی میری جان نہ کی

وضع - مونث - مومن سے لطف میں سستی و آزار میں چالاکی ہے کہہ دیا آپ کو کیا وضع یہ پیدا کی ہے۔

وضع حمل - مذکر - فقرہ - خیر سے وضع حمل بھی ہوگیا۔

وضو - مذکر - امیر سے کعبہ دل کی زیارت کو طہارت تھی ضرور تیر کو واجب وضو سے آپ پیکان ہوگیا۔

وطن - مذکر - امیر سے یہ گور غریبان یہ کہتی ہے حسرت کہ اصلی وطن سے یہی بیکسی کا -

وظیفہ - مذکر - جرأت سے بگتا ہم اپنا کیا کہین اور آہین کہینچنا - وہ ورد و شام سے ہے یہ وظیفہ پگاہ کا -

وظیفہ - مذکر - فقرہ - سرکار سے وظیفہ ملتا ہے -

وعدہ - مذکر - امیر سے بے وفائی کو تیری لگتا داغ ہ وعدہ اچھا ہوا وفا نہوا -

وعظ - مذکر - تسلیم سے ہوش ہی مجکو کب ہوا واعظ ہ وعظ سننا مین کیا تر اواعظ - بعض لوگ مونث سے لکھتے ہین لیکن کثرت استعمال تذکیر ہی کے ساتھ ہے -

وغا - مونث - انیس سے نانا کی طرح دونون نواسون سنے وغا کی + بچون کی نہ تھی جنگ یہ قدرت تھی خدا کی -

وفا - مونث - ناظم سے رہا اس بے وفا کے غم مین جیتا + الہی عمر نے کیونکر وفا کی -

وفات - مونث - میر سے غم سے یہ راہ مین نے نکالی نجات کی + سجدہ اس آستان کا کیا پھر وفات کی -

وفور - مذکر - ناسخ سے دکھائی دیگا فلک ایک نیلوفر کا پھول ہ ہمارے رونے سے جب دم وضو آب ہوا -

وقت - مذکر - امیر سے کیا نہ ہم کیا ہے تیرے بیمار کی حالت ہ عیسیٰ بھی یہ کہتے ہین کہ ہو وقت دعا کا -

وقر - مذکر - سیر سے ہے کیمیا گر ان محبت مین قدر خاک ہ پر وقر کچھ نہین ہے دل بے گداز کا -

وقفہ - مذکر - اسیر سے مضطرب زیست کے ہاتھون سے نہ ہون یون اے مرگ ہ وقفہ چاہئین تیرے آنے مین جو ہم تھوڑا سا -

وقار - مذکر - برق سے غم اُٹھنے اور بڑے ہے جس قدر وقار ہوا + ثمر سے نخل ثمر دار سنگسار ہوا -

وقعت - مونث - سرور سے تری بزم مین اب ہے ذلت ہماری ہ نہ عزت ہماری نہ وقعت ہماری -

وقف - مذکر - فقرہ - ایسے مال کا وقف جائز نہین ہوتا - ہر معنی مین مذکر ہے -

وقوع - مذکر - تسلیم سے کب یہ جھگڑا کہو شروع ہوا + کیونکر اس امر کا وقوع ہوا -

وقوف - مذکر - اختر سے واعظ کو کیا ہو کشف

کہ بات کا وقوف ہو سبب ہے بیوقوف اس کو
نہین بات کا وقوف۔

وکالت ۔ مونث۔ امیر سے نکاح قبول ہے
نیاب سے قصد جو کرتا ہے مجھ سے وکالت
تمھاری۔

ولا ۔ مونث۔ نفیس سے حب سبطین تمھی حشر
مین کام آئے گی + خلد مین ان کی ولا کھینچ کے
لیجائے گی۔

ولادت ۔ مونث۔ تسلیم سے ازل سے
سارے خلق سے خلقت رسولؐ کی + آخر ہوئی اگرچہ
ولادت رسولؐ کی۔

ولایت ۔ مونث۔ فقرہ۔ شیخ کی ولایت مین
کیا شک ہے۔

ولولہ ۔ مذکر۔ امیر سے تم اپنی اٹھتی جوانی کی
شوخیان دیکھو + ابھر ابھر کر چڑھاتی ہے ولولہ
دل کا۔

ولیمہ ۔ مذکر۔ سرور سے کھانے پینے کا بھی
جھگڑا ہوگا + عقد کے بعد ولیمہ ہوگا۔

وہلہ ۔ مذکر۔ فقرہ۔ یہ وہلہ بھی خالی گیا۔

وھیل ۔ مونث۔ ایک بڑی مچھلی۔

وہم ۔ مذکر۔ داغ سے شکوہ نہین کسی کی
ملاقات کا سبب ہے + تم جانتے ہو وہم سبب
جس بات کا سبب ہے۔

ویدہ ۔ مذکر۔ ہندوون کی مقدس کتابون کا نام

ویرانہ ۔ مذکر۔ امیر سے پوچھتا پھرتا ہے غم اسکا
مرے سینے مین اب + کیا ہوا وہ جو یہان
دل نام اک ویرانہ تھا۔

ویفر ۔ مذکر۔ جان صاحب سے خط بند کرو گی
لو تمھین دون کب سے + الماری سے اٹھک
اری وہ ویفر نکالا۔

باب ہای ہوز

ہ ۔ مونث۔

ہاتھ ۔ مذکر۔ امیر سے وعدۂ قتل مین منظور تھا
ایسا جو خلاف + ہاتھ پر ہاتھ نہ جلاد نے
مارا ہوتا۔

ہاتھی ۔ مذکر۔ برق سے ہر نامور بزرگ
بلا کا نشانہ ہے + پہلے ہدف ہے جنگ
مین ہاتھی نشان کا۔

ہاتھی دانت ۔ مذکر۔ فقرہ۔ ہاتھی دانت
بہت کام آتا ہے۔

ہارنا ۔ مذکر۔ رند سے تم جاتے ہو کس لیے

پھر آئے خیر سے * چمپا کلی کرو تیون کا ہار
رہ گیا۔

ہار - مونث - جرات سے یاد اُس سے بدسے
ہم نے بنت کئی بوسے * ہار سے بھی تو کیا
ہار خرید ار نکالی۔

ہار سنگار - مذکر - ایک درخت - فقرہ - ہار سنگار
پھولا ہوا ہے۔

ہال - مذکر - ہلاکرہ۔

ہالہ - مذکر - برق سے گرد جب غیر نظر آئے
ہر سے اشک سے ہے * ہوئی بارش جو کبھی چاندکا
ہالہ دیکھا۔

ہامون - مذکر - وزیر سے مین وہ مجنون ہون
نہ اس سے ملے مرا ہامون ہو * پھرتے پھرتے
صاف شکل آبلہ گرد دن ہوا۔

ہان - مونث - ظفر سے وعدہ وصل سے انکار
کرے سے ہے وہ ظفر * منہ سے اُس بت کے خدا جانے
کہ کب ہان نا ہوگی۔

ہانک - مونث - فقرہ - تمہاری بے تکی ہانک
سنی نہین جاتی۔

ہاون دستہ - مذکر - سرور سے نسخے کا جو بیان
دل مین آیا * ہاون دستہ وہین منگا یا۔

ہاویہ - مذکر - دوزخ۔

ہاسے - مونث - فقرہ - غریب کی ہاسے
بُری ہوتی ہے۔

ہائیکورٹ - مذکر - عدالت العالیہ - مذکر
مستعمل ہے۔

ہبہ - مونث مذکر - عطا - فقرہ - ایسی ہبہ جائز
نہین ہوگی۔

ہتک - مونث - اختر (شاہ اودہ) سے محکوم
نے ہم پہ فتح پائی * کیا کیا ہم نے
نہ ہتک اُٹھائی۔

ہتہ پھول - مذکر - ایک آتشبازی - مذکر
بولتے ہین۔

ہتھیار - مذکر - مونس سے جھکی وہ جب تو
ہاتھون سے ہتھیار گر پڑے * گھوڑون سے
ڈر کے خاک پہ اسوار گر پڑے۔

ہتیا - مونث - نولز شش سے جان عاشق
اگر فنا ہوگی * آپ کے سر پہ ہتیا ہوگی۔

ہٹ - مونث - عاشق سے اب تک مزاج
مین وہ لڑکپن کی بات نہ ہے * نام خدا جوان
ہوئے پر نہ ہٹ گئی۔

ہجر - مذکر - ناسخ سے ملتی ہے عاشق کو

لذت فرقت معشوق مین ہو اختیار سی ہجر ہے
سرخاب سے سرخاب کا۔

ہجران ۔ مذکر۔ نسیم ؎ تم نہ آئے تو یہان
موت کا سامان ہوگا ✤ ملک الموت مری جان
کو ہجران ہوگا۔

ہجرت ۔ مونث۔ انیس ؎ ہجرت زمین
کعبہ سے جب مصطفیٰ نے کی ✤ اُس روز مصطفیٰ
کی مدد مرتضیٰ نے کی۔

ہجمہ ۔ مذکر۔ عطار تسلیم ؎ ہجمۂ اشتران
بغدادی ✤ مثل ریگِ روان رواں
دیکھا۔

ہجو ۔ مونث۔ صریر ؎ ہجو کی واعظ نے مے
کی اسے صریر ✤ کیا کہین کیا سوچ کر ہم پی گئے۔

ہجوم ۔ مذکر۔ امیر ؎ کمال احباب سے ہے
شکوہ کیا نہ عرس ایک دن ہمارا ✤ سر لحد ہی ہجوم
ہوتا کبھی حسینانِ مہ جبین کا۔

ہجے ۔ مذکر۔ فقرہ۔ اس لفظ کے ہجے تو
کہو۔ جمع مذکر مستعمل ہے۔

ہچکی ۔ مونث۔ امیر ؎ نالۂ بلبل سے دلپر
چوٹ ایسی لگ گئی ✤ روتے روتے باغبان کو
آج ہچکی لگ گئی۔

ہدایت ۔ مونث۔ اختر ؎ پڑھا کلمہ بتون نے بھی
رسالت ایسی ہوتی ہے ✤ عدو بھی راہ پر آئے
ہدایت ایسی ہوتی ہے۔

ہدف ۔ مذکر۔ رشک ؎ تیر جو ایک اسطرف
مارا ✤ تم نے گویا بڑا ہدف مارا۔

ہدہد ۔ مذکر۔ ایک پرند۔

ہدیہ ۔ مذکر۔ امیر ؎ مزا ملا سگ جانان کو
استخوان کھا کر ✤ ہزار شکر کہ ہدیہ مرا پسند ہوا۔

ہذیان ۔ مذکر۔ فقرہ۔ اُن کی باتین کیا تھین
ہذیان تھا۔

ہراس ۔ مذکر۔ انیس ؎ رخ پر ہراس کچھ دم
جنگل وجدل نہ تھا ✤ تلوار چل رہی تھی پہ ابرو پہ
بل نہ تھا۔

ہراول ۔ مذکر۔ لشکر کا پیش خیمہ۔

ہڑبونگ ۔ مذکر۔ اختر ؎ بزم مین سر پہ قیامت
کو اٹھا رکھا ہے ✤ یار لوگون نے تو ہڑبونگ
مچا رکھا ہے۔

ہرتال ۔ مونث۔ ایک دوا ہے۔

ہڑتال ۔ مونث۔ (بدعملی) فقرہ۔ بازار مین
ہڑتال ہوگئی۔

ہرج ۔ مذکر۔ اختر شاہ اودھ۔ کچھ ہرج نہ ہوئیگا

کسی کا ٭ نقصان ہے اسمین آپ ہی کا۔
ہرجانہ۔ مذکر۔ فقرہ۔ تم کو ہرجانہ دینا پڑیگا
ہرج مرج۔ مذکر۔ فقرہ۔ بچون کو ہرج مرج لگا رہتا ہے۔
ہرن۔ مذکر۔ امیر۔ غیر ممکن ہے کہ فیض اصل آئے نقل مین ٭ نافہ کرتا ہے کہان پیدا ہرن تصویر کا۔
ہریاول۔ مونث۔ سبزہ زار۔ سرور۔ چشم نرگس مین کھب رہی تھی ٭ ہریاول باغ کی پری تھی۔
ہریسہ۔ مذکر۔ تسلیم۔ سلیقے سے اُس نے ہریسہ پکایا ٭ مزے وار ہر ایک کھانا پکایا۔
ہریل۔ مذکر۔ ایک پرند۔
ہڑ۔ مونث۔ رشک۔ تیری بڑھی ہے سبزی پھولی ہوی بیل کی طرح ٭ پھل زمرد کے ہڑین مین پر ب الماس کے پھول۔
ہڑ۔ مونث۔ ایک دوا۔ فقرہ۔ چھوٹی ہڑین بہت نافع ہوتی ہین۔
ہڑتک۔ مونث۔ ایک باجا ہے۔ مونث بولتے ہین۔
ہڑک۔ مونث۔ عادت۔ ظفر۔ یا دلادو دنیا کی ہے خواہش مین حریص ٭ سگ دیوانہ یہ کوئی ہڑک جاتی ہے۔
ہڑواڑ۔ مونث۔ خاندانی قبرستان۔ فقرہ۔ سید صاحب اپنی ہڑواڑ مین دفن کئے گئے۔
ہزج۔ مونث۔ عروض کی ایک بحر ہے۔
ہزار۔ مونث۔ بلبل۔ مصرع۔ منارہی ہے چمن مین ہزار سالگرہ۔
ہزارداستان۔ مذکر۔ ایک ولایتی بلبل۔ مذکر مستعمل ہے۔
ہزل۔ مونث۔ فقرہ تمہاری ہزل سننے کی تاب نہین ہے۔
ہزبر۔ مذکر۔ شیر۔
ہزیمت۔ مونث۔ فقرہ۔ فوج غنیم کو ہزیمت ہوئی۔
ہست وبود۔ مونث۔ رند۔ دیکھی نہ آکے سیر عدم سے وجود کی ٭ دن موت کے گزار کئے یون ہست وبود کی۔
ہشت مشت۔ مونث۔ فقرہ۔ آپس مین ہشت مشت ہوگئی۔
ہضم۔ مذکر۔ میر۔ کہ اس آب کا ہضم دشوار تھا ٭ کہ جون آب شمشیر و مد ارتھا۔
ہفتخوان۔ مذکر۔ فقرہ۔ رستم کا ہفتخوان مشہور ہے

ہفتہ - مذکر - فقرہ - سات دن کا ہفتہ ہوتا ہے -

ہل - مذکر - ناصر سے سلائی سرمے کی کیون پھیرتا ہے چشم گریان بین ÷ ارے او کور دیدہ ہل کہین پانی مین چلتا ہے -

ہلاس - مونث - ناس -

ہلاک - مذکر - غالب سے شہید عاشق سے کوسون تک جو اگتی ہے حنا ÷ کس قدر یارب ہلاک حسرت پابوس تھا -

ہلال - مذکر - وزیر سے جہان کو قتل کرتے ہین یہ ابرو جامہ زیبی سے ÷ اگر تیغ ہلالی ہے ہلال انکو گریبان کا -

ہلاہل - مذکر - زہر قاتل -

ہلچل - مونث - داغ سے نہ آئے داغ تو اچھا ہے ورنہ ÷ بڑی ہلچل تری محفل مین ہو گی -

ہلڑ - مذکر - مسرور سے واعظ کی خیر یارب پگڑی رہے سلامت ÷ میخانے مین یہ کیسا ہلڑ مچا ہوا ہے -

ہلہ - مذکر - حملہ - دھاوا -

ہلیلہ - مذکر - فقرہ - نسخہ مین ہلیلہ لکھا ہے -

ہم - مذکر - غم -

ہمالیہ - مذکر - ایک بڑے پہاڑ کا نام -

ہمت - مونث - داغ سے شوق کہتا ہے ابھی عرض تمنا کیجئے ÷ دل یہ کہتا ہے کہ پڑتی نہین ہمت میری -

ہمزاد - مذکر - داغ سے آتش غم نے جلایا ہے سراپا ایسا ÷ میرے سائے مین نہ میرا کبھی ہمزاد آیا -

ہمزہ - مذکر - فقرہ - شروع مین آکر ہمزہ الف ہو جاتا ہے -

ہُن - مذکر - سحر سے زلفون سے افشان جھڑ رہی ہے گورے گالون پر ÷ گھٹا گھنگھور چھائی ہے حلب مین ہُن برستا ہے -

ہنٹر - مذکر - چابک -

ہند - مذکر - ہندوستان -

ہندسہ - مذکر - مسرور سے اُس اشارے سے نام بتلایا ÷ ہندسہ چار سو کا لکھوایا -

ہندوانہ - مذکر - تربوز -

ہندوستان - مذکر - ناصر سے دیکھ کر حور و نکو انداز بتان یاد آگیا ÷ باغ جنت مین ہمین ہندوستان یاد آگیا -

ہنڈول - مذکر - ایک راگ کا نام -

ہنر - مذکر - برق سے ہمارے عیب نے بے عیب کر دیا ہمکو ÷ یہی ہنر ہے کہ کوئی ہنر

نہین آتا۔

ہنس - مذکر - ایک مشہور پرند -

ہنگام - مذکر - میر سے یا خط چلے ہی آتے تھے
یا حرف ہی نہین ٭ شاید کہ سادگی کا وہ ہنگام ہو چکا

ہنگامہ مذکر - امیر سے اب بلبلین چمن مین کہان
آگئی خزان ٭ تھی دہوم چار دن کی وہ ہنگامہ
ہو گیا -

ہوا - مونث - سالک سے مالک پہ زہد اور یہ میخانہ
خیر ہے ٭ تجکو بھی اس زمانے کی ہا رسے
ہوا لگی -

ہوا - مونث - اختر (شاہ اودھ) پھر سر مین ہوا خواہش
بھری وطن کی ٭ بلبل کو ہوس ہوئی چمن کی -

ہوادار - مذکر - صبا سے اسے منعوسامان
سواری پہ نہ پھولو ٭ اڑ جائیگا اک روز ہوادار
تمہارا -

ہوحق - مونث - آتش سے مدۃ العمر سے اک
چشم زدن کا وقفہ کرے ہوحق یہ خرابات
نشین تھوڑ لیسی -

ہودج - مذکر - کجاوہ - محمل -

ہوس - مونث - سالک سے جاتے نہین مین
اب تو در یار تک بھی ہم ٭ وہ دن گئے کہ یان
ہوس عز و جاہ تھی -

ہوش - مذکر - امیر سے وہ کہتے ہین شب عدو
مین کس سے کے پاس آتا ٭ تجھے تو ہوش ہی اے
خانمان خراب نہ تھا -

ہوک - مونث - مومن سے دل مین جب
ہوک اٹھی بیٹھ گیا ٭ پاؤن اٹھا بھی تو جی بیٹھ گیا

ہول - مذکر - شوق سے اپنا تو جی بھی تھر تھراتا
ہے ٭ تیرے دیدے سے ہول آتا ہے -
ایک جگہ شوق نے مونث بھی کہا ہے مگر اتفاق
مذکر ہی پر ہے -

ہوم - مذکر - ہندوون کی ایک پوجا ہے -
مذکر بولتے ہین -

ہونٹ / **ہونٹھ** } مذکر - امیر سے نازک بہت ہین
ہونٹھ مرے نونہال کے ٭ ساقی پلا ہو پھول
تو کہا نکال کے -

ہونس - مونث - نظر بد - ظفر سے یکسکی ہونس
وصل کو اک بار کھا گئی ٭ بیماری فراق مجھے یار
کھا گئی -

ہیاو / **ہیاو** } مذکر - جرات - حوصلہ - جیسے میرا ہیاو
نہین پڑتا -

ہیبت - مونث - اختر (شاہ اودھ) آواز جیب

ایک آئی + ہیبت سی دلون مین اک سمائی۔

ہیجان - مذکر - ناسخ سے تیرے گیسو مین نے دیکھے جوشِ سودا ہوگیا + روئے آتشناک سے ہیجان صفرا ہوگیا۔

ہیڈ کوارٹر - مذکر - صدر مقام۔

ہیر پھیر - مذکر - جرات سے ہم گئے وان تو یان وہ آیا واہ واہ خوب قسمت نے ہیر پھیر رکھا۔

ہیزم - مونث - خشک لکڑی۔

ہیضہ - مذکر - فقرہ - ہیضہ ہوگیا تھا بچ گئے۔

ہیکل - مونث - مونس سے یون گردنِ معشوق مین ہیکل نہین دیکھی + ایسی تو چھلادے مین بھی چھل بل نہین دیکھی - ہر معنی مین مونث ہے۔

ہیل - مونث - الاچی۔

ہینگ - مونث - فقرہ - ہینگ دواؤ کہائی جاتی ہے۔

ہیولے - مذکر - نوازش سے اسی روز سے مجکو شیدا بنایا + کہ جسدن تمہارا ہیولی بنایا۔

ہیئت - مونث - انیس سے ٹکڑے تھے متہ سترا تھی یہ اعمال زشت کی + ہیئت بدل گئی تھی ہر اک بد سرشت کی۔

باب یا

ی - مونث - صریر سے نشۂ مے کی دہن مین ساقی کو + جو لکھا حرف میم ی ہی بنی۔

یابو - مذکر - تسلیم سے پست قد غیر نظر آیا تو بولا وہ شوخ + دیکھئے دیکھئے وہ سامنے یابو آیا

یاد - مونث - سالک سے ہچکیان آئین تو رونا تھم گیا + ایسے وقت اس نے ہماری یاد کی

یاد اللہ - مونث - فقرا کا سلام - فقرہ - ہماری اس سے اب یاد اللہ نہین رہی۔

یادداشت - مونث - فقرہ - ہماری یادداشت مین اب فرق آگیا ہے۔

یادگار - مونث - مسرور سے ہے یہ داغ دل تمہاری یادگار + نیل بوسہ کا ہماری یادگار
فقرہ - مرحوم اچھی اچھی یادگارین چھوڑ گئے ہین

یارانہ - مذکر - آتش سے وہ یاد ہے اسکی کہ بھلا دے دوجہان کو + حالت کو کرے غیر وہ یارانہ ہے اسکا۔

یاس - مونث - جلال سے زندہ ہی شوقِ وصل ابتک ہون + یاس غالب امید پر نہ ہوئی۔

یاسمین - مونث - آتش ؎ اُن عذاروں کی
جو پائی ہے صباحت آتش ؛ یاسمین باغ میں پھولی
نہ سنبھالی ہوتی -

یافت - مونث - صرف ہے ؎ بے وکالت تنخواہ
پہ بہت ؛ کچھ اس سال کتنی یافت ہوئی -

یاقوت - مذکر - ظفر ؎ ظفر اُس کے لب
رنگین سے ہم تو کام رکھتے ہین ؛ کہان کا لعل
رمانی ہے یاقوت یمن کس کا -

یال - مونث - مونس ؎ یال اُسکی جو بکھری
نظر آتی تھی ہوا مین ؛ گویا کہ پری بال سکھاتی تھی
ہوا مین -

یاہو - مذکر - ایک قسم کا کبوتر -

یبس - مذکر - خشکی - جان صاحب ؎ ہے
شکایت قبض کی کھانا مجھے بھاتا نہین ؛ لاکھ
نسخے لی چکی ہون یبس پر جاتا نہین -

یبوست - مونث - خشکی -

یثرب مذکر - امیر ؎ وہ بیان اس دل کو
مدینے کا کہین جاتا ہے ؛ خواب مین بھی مجھ
یثرب ہی نظر آتا ہے -

ید - مذکر - ہاتھ - ظفر ؎ حیرت نہین کہ پرتو
رخسار یار سے ؛ آئینہ ہو اگر ید بیضا کلیم کا -

ید طولی - مذکر - ملکہ - فقرہ - اس کام مین اُسکو
ید طولے حاصل ہو گیا ہے -

یراق - مذکر - سامان جنگ -

یرقان مذکر - آتش ؎ خاک پاتو نے
نہ اُس عیسی نفس کی چھڑکی ؛ باغبان نرگس
گلزار کا یرقان نہ گیا -

یسر مذکر - توانگری - فقرہ قسمت سے یسر
حاصل ہوتا ہے -

یسین - مونث - تسلیم ؎ تیرے بیمار کی
حالت پہ سُنی جاتی ہے ؛ نزع کا وقت ہی یسین
پڑھی جاتی ہے -

یشب - مذکر - ایک قیمتی پتھر -

یکشنبہ - مذکر - اتوار کا دن -

یقظہ - مذکر - بیداری - تذکیر کے ساتھ مستعمل ہے

یقین مذکر - سالک ؎ یون عمر گزاری تری
فرقت مین کہ ہر دم ؛ جینے کا گمان تھا مجھے مرنے
کا یقین تھا -

یکہ - مذکر - اسیر ؎ نور رخسار یہ جبین سے ہے
لباس و زیور سے جو حسین ہے ؛ جو شکل فانوس
آستین ہے تو شمع یکہ ہے آستین کا -

یم - مذکر - دریا - رشک ؎ رگ خلط ہو موسی کے نشتر

وحشت سے کھلی ہیں خوابِ عدم سے جو ہیں آنکھیں ہم
خیرہ رہا۔

یمن۔ مذکر۔ رشک سے اڑ گیا طائرِ بہارِ چمن
دیکھئے یمن آشیان میرا۔

یمن۔ مذکر۔ مشہور شہر۔

یورپ۔ مذکر۔ فقرہ۔ یورپ ترقی کرتا جاتا ہے

یورش۔ مونث۔ فقرہ۔ فوج غنیم پر
یورش کی گئی۔

یوم۔ مذکر۔ ناصر۔ آج ہی کیوں نہ وصل کی
ٹھہرے۔ راحت اچھی ہے یوم اچھا ہے۔

یومیہ۔ مذکر۔ روزینہ۔ فقرہ۔ تنخواہ نہیں ہے یومیہ ملتا ہے

یونان۔ مذکر۔ فقرہ۔ یونان فتح ہو گیا۔



فہرست اُن شعراکی جنکا کلام لیا گیا ہی

آباد۔ مہدی حسین خان لکھنوی شاگرد ناسخ۔ بڑے پُر گو تھے کہا جاتا ہے کہ ہر بحر مین ان کا ایک دیوان ہے۔

آتش۔ خواجہ حیدر علی لکھنوی شاگرد مصحفی۔ کلام گرما گرم اور اُسمین انتہا کا بانکپن۔ انسے پہلے زبان ایسی فصیح نہ تھی جسپر لکھنو ناز کرتا۔

اختر۔ واجد علیشاہ آخری فرمانروائے لکھنؤ۔ بہ گو وہ وان۔ نظم مین باتین کرتے نظم مین عرضیون پر حکم لکھواتے۔ صاحب تصانیف کثیرہ۔ کلام مین مقبول الدولہ قبول سے مشورہ فرماتے تھے۔

اختر۔ لطیف احمد مینائی خلف اوسط امیر مینائی۔ کریم النفس برگزیدہ صفات۔ شاعر نازک خیال۔ ماہر رموز سخن حضرت امیر کی قابل قدر یادگار ہین۔ نو دس برس سے شاہ دکن کے در دولت پر امید وارانہ بسر کر رہے ہین۔ اور اس مزے کی امیدواری ہے کہ اگر عمر گرانمایہ اسی مین صرف ہو جائے تو اُنکے نزدیک کچھ مضائقہ نہین۔

اسیر۔ تدبیر الدولہ دبیر الملک منشی مظفر علیخان لکھنوی۔ شاگرد مصحفی۔ مجمع کمالات و مصدر افادات شاعری مین بحر مواج۔ امیر مینائی سے نامور اُستاد کے اُستاد تھے۔ تصانیف اُنکی بہت ہین۔

امیر۔ مفتی منشی امیر احمد مینائی لکھنوی۔ ملک سخن کے آخری بادشاہ۔

انشا۔ سید انشا اللہ خان دہلوی۔ شوخ طبع۔ قادر اصناف سخن۔ نواب سعادت علیخان والی لکھنؤ کے مصاحب تھے۔

انیس۔ میر ببر علی لکھنوی۔ افصح الفصحا شیرین زبان۔ مرثیہ گوئی کو آسمان ہفتم پر پہونچا دیا۔ میر حسن کے پوتے اور میر خلیق کے خلف و شاگرد تھے۔

بحر۔ شیخ امداد علی لکھنوی۔ شاگرد ناسخ۔ بحرِ معانی کے پیراک۔ اُستادِ ذی استعداد۔ محاورات اور ہندی الفاظ کو حسن کے ساتھ باندھنا انکا حصہ تھا۔

برق۔ فتح الدولہ مرزا محمد رضا خان لکھنوی قادر الکلام۔ ہمہ دان۔ ناسخ کے نامور شاگرد تھے۔

تسلیم۔ شیخ امیر اللہ لکھنوی شاگرد نسیم دہلوی۔ خوش فکر کہنہ مشق۔ ریاست رام پور کے وظیفہ خوار۔

جان صاحب۔ میر یار علی لکھنوی۔ ریختی گو۔ شوخ طبع۔ بیگمات کی زبان پر قادر۔ کلیات موجود کے علاوہ اور کلام بھی ہے جو غیر مطبوعہ رہگیا۔

جلال۔ حکیم سید ضامن علی لکھنوی شاگرد ہلال و برق ماہر فن صاحب مذاق سلیم۔ کلام عاشقانہ ہے۔ ریاست رام پور کے وظیفہ خوار ہیں۔

جرأت۔ قلندر بخش دہلوی۔ استادِ نامور۔ معاملہ کہنے مین مشاق۔ واقعات کی تصویر کھینچتے تھے۔

حسن۔ میر حسن دہلوی شہسوارِ میدانِ مثنوی۔ اُستاد قدیم۔ انکا ایک دیوان بھی ہے جو چھپا نہین

داغ۔ فصیح الملک نواب میرزا خان دہلوی۔ شاگرد ذوق۔ شاعر گرم بیان۔ شوخ طبع۔ فصیح زبان بیساختہ گو۔ تغزل مین وہ گلفشانی کی کہ بلبل ہندوستان کہلائے۔ کلام مقبولِ عام ہوا شاہ دکن نے شرفِ اُستادی بخشا۔

دبیر۔ مرزا سلامت علی لکھنوی۔ عالی خیال۔ بلند پرواز۔ طبیعت معنی آفرین۔ کلام مین شوکت۔

درد۔ خواجہ میر درد دہلوی۔ قادرِ رنگِ تصوف۔ چھوٹی بحرون مین کرامت کرتے تھے۔ مختصر دیوان یادگار ہے۔

ذوق۔ خاقانیِ ہند شیخ محمد ابراہیم۔ اُستاد کامل۔ فخر شعرائے دہلی۔ قصائد مین ید طولے حاصل شاہ نصیر کے شاگرد اور شاہِ ظفر کے اُستاد تھے۔

رشک۔ میر علی اوسط لکھنوی محقق علم شعر فخر تلامذہ ناسخ۔

رند۔ نواب سید محمد خان لکھنوی سرغنہ تلامذۂ آتش۔ خوشگو۔ پاکیزہ بیان

رنگین۔ سعادت یار خان دہلوی۔ رنگین خیال۔ ریختی مین کامل۔

سالک - مرزا قربان علی بیگ دہلوی - مرزا غالب کے شاگرد تھے - انکا کلام مرزا کے رنگ مین ڈوبا ہوا ہے - وہی نزاکتین وہی ترکیبین -

سحر - شیخ امان علی لکھنوی - ناسخ کے شاگرد - کلام فصیح - رنگ عاشقانہ -

سودا - مرزا محمد رفیع دہلوی موجد زبان ریختہ - میر کے ہمعصر و ہم پلہ - قصائد مین کامل ہجو کے بادشاہ -

سوز - سید محمد میر دہلوی - شیرین زبان - اُستادِ نواب آصف الدولہ بہادر -

شعور - شیخ عبد الرؤف لکھنوی - مصحفی کے شاگرد اور بڑے گویا - انکا دیوان غیر مطبوعہ حضرت امیر کے کتب خانے مین نظر سے گزرا ہے -

شوق - حکیم نواب مرزا لکھنوی - خواجہ آتش کے شاگرد - مصنفِ مثنوی زہر عشق وغیرہ زبان آبِ کوثر کی دہوئی ہوئی - اور بیان چلتا ہوا جادو -

صبا - میر وزیر لکھنوی - فخر تلامذۂ آتش - اُستادِ نامور - کلام مین رنگ کے ساتھ لنگر بھی ہے -

صریر - مولوی محمد احمد خلف اکبر امیر مینائی - صاحب علم و فضل - شاعری مین دریا - پہلے تخلص قمر تھا پھر محو ہوا اب صریر بروزن امیر ہے - نواب حامد علیخان بہادر والی رامپور کے اُستاد ہین -

صفدر - نواب صفدر علیخان - تلمیذ امیر مینائی - خاندان ریاست رامپور کے تابان اختر - ذیوقار و ذی جوہر انکا پُر لطف دیوان جو اُستاد کا دیکھا اور بنایا ہوا ہے اہلِ سخن مین نہایت مقبول ہے اور اکثر غزلین زبانون پر ہین -

ظفر - بہادر شاہ سلطنتِ دہلی کے آخری تاجدار - مشاقِ سخن پُرگو - چار دیوان مطبوعہ ہین - ذوق سے تلمذ تھا -

عاشق - نواب والاجاہ لکھنوی - زبان مستند - کلام عاشقانہ - اہلِ دول شعرا مین نامی تھے -

غالب - میرزا اسد اللہ خان دہلوی - اُستادِ یگانہ - انتخابِ زمانہ - خیالات اچھوتے - ترکیبین

پیچدار۔ جو شعر صاف ہے وہ صیقل کی ہوئی تلوار ہے۔

قدر ۔ سید غلام حسنین بلگرامی۔ صاحبِ علم وفضل۔ ماہر فن۔ خاندان ناسخ کے شاگرد تھے۔ اور مرزا غالب سے بھی مشورہ رہا ہے۔ انکے قصائد معرکہ آرا ہین۔

قلق ۔ آفتاب الدولہ خواجہ اسد لکھنوی۔ خواجہ وزیر کے شاگرد۔ مصنف مثنوی طلسم الفت جسکی شہرت عام ہے۔ صاحب دیوان بھی ہین۔

محسن ۔ مولوی محمد محسن کاکوروی۔ بلبل سدرہ کے ہمصفیر۔ نعت گوئی مین موید من اللہ اور مقبولِ بارگاہِ رسالت پناہ تھے کلام ایسا بلند ہے جہان ہر فکر کی رسائی مشکل ہے۔

مسرور ۔ شیخ پیر بخش لکھنوی مصحفی کے شاگرد تھے۔ پُرگو سلیس بیان۔ ان کا دیوان غیر مطبوعہ دیکھا گیا ہے۔

مصحفی ۔ غلام ہمدانی لکھنوی۔ جگت استاد۔ شاعری کے بحر ذخار۔ جن کے فیض سے سرزمین سخن ہمیشہ کے لیے سیراب ہوگئی آٹھ دیوان ہین۔

معروف ۔ نواب الٰہی بخش خان دہلوی۔ شاگرد شاہ نصیر۔ خوش فکر وخوش گو۔ محاورے کو نہایت لطف سے موزون کرتے تھے۔ ان کے چیدہ اشعار کہین کہین دیکھنے مین آئے ہین۔

ممنون ۔ میر نظام الدین دہلوی۔ خوش بیان وپاکیزہ زبان۔ دیوان غیر مطبوعہ دیکھا گیا۔ شاہ اکبر ثانی کے استاد تھے۔

منتظر ۔ نور الاسلام لکھنوی شاگرد مصحفی۔ کہنہ مشق پختہ کلام۔ دیوان غیر مطبوعہ دیکھا گیا۔

منیر ۔ سید اسمعیل حسین شاگرد ناسخ ورشک۔ یکہ تاز میدانِ معانی۔ پہلوانِ سخن۔ استعارہ کے بادشاہ۔ بندش مین کامل۔ تین دیوان ہین۔ اور ہر غزل قصیدہ ہے۔

مومن حکیم مومن خان دہلوی۔ کلیم طور سخنوری۔ عاشق مزاج۔ کلام مین برشتگی۔ کئی مثنویان بھی دلگداز کہی ہین مصرع لگانے مین فرد تھے۔

مونس - میر نواب لکھنوی - مرثیہ گوئی مین اپنے بھائی میر انیس کے قدم بقدم - تغزل مین خاص رنگ تھا - اکثر غزلین زبانون پر ہین -

میر - میر تقی دہلوی - شعرا کے سرتاج - غزل کے بادشاہ - دنیا نے جن کو مانا وہ میر ہی ہین - کلیات مین چھ دیوان اور کئی مثنویان ہین -

ناسخ - شیخ امام بخش لکھنوی - آسمان کمال کے آفتاب - استاد زمانہ - زبان کو انہون نے صاف و صحیح کیا - کلام بلند - استعارات و تشبیہات سے آراستہ -

ناصر - سعادت خان لکھنوی - نہایت پرگو - ایک تذکرے مین لکھا ہے کہ انکی تصنیف سے پانچ دیوان اور ایک تذکرہ ہے - کچھ کچھ کلام غیر مطبوعہ دیکھنے مین آیا ہے -

ناظم - نواب یوسف علیخان والی رام پور - نواب کلب علیخان کے والد - پہلے مرزا غالب کے شاگرد تھے پھر اسیر و امیر سے مشورہ رہا - انکا دیوان اور کئی واسوخت نہایت مقبول و محبوب ہین -

نسیم - اصغر علیخان دہلوی - خوش فکر و پاکیزہ کلام - زیادہ عمر لکھنؤ مین بسر کی - مومن کے شاگرد تھے -

نسیم - پنڈت دیاشنکر لکھنوی - شاگرد آتش - انکی مثنوی گلزار نسیم مشہور آفاق ہے -

نصیر - شاہ نصیر دہلوی - ذوق کے استاد تھے - مشکل اور پیچیدہ زمینون مین غزل کہنا انکا حصہ تھا - مہاراجہ چندو لعل وزیر اعظم دکن کے وقت مین حیدر آباد آئے اور یہین رہے -

نفیس - میر خورشید علی لکھنوی - میر انیس کے خلف الرشید - کلام مین وہی رنگ ہے - بندشین جدت کے ساتھ خوبصورت - علم عروض مین دستگاہ کامل رکھتے تھے - زبان بہت فصیح تھی -

نکہت - مرزا ایاز علی بیگ دہلوی - مصنف لغت نکہت - جسمین اردو کے محاورات ہین - انکا کلام اسی لغت سے لیا گیا ہے -

نواب - حاجی حرمین شریفین نواب کلب علیخان والی رام پور - شاگرد امیر مینائی - جامع کمالات

صوری و معنوی۔ سرپرست زبانِ اُردو۔ قدردانِ اہلِ کمال اپنے عہدِ حکومت مین تمام اساتذۂ دہلی و لکھنو کو رامپور مین جمع کر رکھا تھا۔ خود بھی صاحبِ کمال تھے اور امیر کے فیضِ صحبت و مشورۂ سخن نے اور بھی چار چاند لگا دیے۔ پانچ دیوان اُردو اور ایک دیوان فارسی مطبوعہ موجود ہے۔

نوازش۔ نوازش حسین خان لکھنوی شاگرد میر سوز۔ کلام پختہ ہے۔ مگر غیر مطبوعہ۔ سرور لکھنوی مصنفِ فسانۂ عجائب انہین کے شاگرد تھے۔

وزیر۔ خواجہ وزیر لکھنوی۔ اگرچہ تخلص وزیر تھا مگر اقلیم سخن مین شاہی کا رتبہ رکھتے تھے بہت صحیح کہا ہے۔ ع لیا ملکِ معانی بادشاہ شاعران ہو کر۔ شاگرد ناسخ اور فخرِ ناسخ تھے۔ بندش کا رنگ صفائی کے ساتھ ان سے پہلے کسی کے کلام مین نہین پایا جاتا۔

ہلال۔ امیر علیخان لکھنوی۔ شیخ ناسخ کے عمدہ شاگرد تھے۔

ان شعراے نامی کے علاوہ اور بہت سے اساتذۂ ماضی و حال ہین جنکا کلام مجھے وقت پر نہین مل سکا۔

جناب داغ۔ جناب تسلیم۔ جناب ضریر۔ جناب اختر کا مین شکر گزار ہون کہ ان حضرات نے میری ضرورت سے نئے اشعار کہکر مرحمت فرمائے ہین۔



غلط نامہ

صفحہ	لفظ	غلط	صحیح
۳۲	افغان بمعنی فغان	مذکر	مختلف فیہ ثبوت صحیح تانیث کو ہے۔
۳۲	اوک	مذکر	مونث
۵۵	بھیرویں	داغ	اختر
۷۰	پولسا	مختلف فیہ	مونث
۸۷	تسنیم	مذکر	مونث۔ شعور نے خلاف کہا ہے۔
۱۵۸	دسترس	کثرت استعمال تذکیر کے ساتھ	کثرت استعمال تانیث کے ساتھ
۱۶۱	دوات		مونث

صفحہ	لفظ	غلط	صحیح
۱۶۹	دیر	مذکر	مونث
۱۶۷	ڈاب	مذکر	مونث
۱۹۰	ساچق	مذکر	مونث
۲۸۷	گلشن لوٹ	مونث	مذکر
۳۱۶	مصالحہ	مصالح	مصالحہ
۳۱۸	معدہ	۔	مذکر
۳۳۰	مہورت	مذکر	مونث
۳۳۲	ناج	مونث	مذکر
۳۳۶	نشست	مذکر	مونث

اعلان

اس کتاب کی رجسٹری حسبِ قاعدہ سرکار مین ہوچکی ہے۔ اور تمام حقوق محفوظ ہین۔ کوئی صاحب قصد طبع نہ فرمائین۔

وَمَا عَلَیْنَا اِلَّا الْبَلَاغ

